UNIVERSAL LIBRARY
OU_222175
UNIVERSAL LIBRARY

Osmania University Library

Call No. A915.J1

Accession No.

Author

Title

This book should be returned on or before the date last marked below.

مقدس نازنین

OSMANIA UNIVERSITY
LIBRARY
HYDERABAD

تاریخی و عجیب حیرت انگیز اور [illegible] جنوری سنہ ۱۸۹۹ء
سے مارچ سنہ ۱۹۰۰ء تک پیام یار کے ساتھ شائع ہوا تھا

Checked 1975

مصنفہ

جناب مولانا مولوی محمد عبد الحلیم صاحب شرر مصنف فردوس برین
ایام عرب۔ فلورا فلورنڈا۔ ملک العزیز ورجنا۔ وغیرہ وغیرہ وغیرہ

(سنہ ۱۹۰۱ء میں)

قومی پریس لکھنؤ بہ اہتمام شمس الدین سے چھپکے شائع ہوا

رجسٹری شدہ

قیمت فی جلد ۔۔ بارہ سو جلد ۔۔ [تعداد اشا]عت

1573

لکھنو کا عطر! ہر قسم اور ہر قیمت کا!!

یون تو لکھنو کا عطر مشہور و معروف ہی۔ مگر اس کارخانے نے اس بارہ خاص مین ملک کی مدت خدمت کرکے بہت اعلیٰ نیکنامیان حاصل کی ہین۔ شاید بہت کم ایسے رئیس ہونگے جو اس کارخانے کی خوش معاملگی اور عمدگی اور اسکی مدد سے اپنے دماغ کے خوش کر سکنے کے معترف نہون۔ گو کہ نمائشگاہ لکھنو سے تمغا اور سرٹیفکیٹ بھی حاصل ہو چکا ہے۔ مگر یہ کارخانہ اوس سرٹیفکیٹ کو زیادہ بیش قیمت سمجھتا ہے جو روساے ملک و قوم کی تعریف اور پسند سے اسکو حاصل ہوا ہے اور ہوتا رہتا ہے۔ اے رؤساے قوم! اگر آپ اپنے دماغ کی تقویت اور ترقی چاہتے ہین۔ یا ملکی تجارت مین آپ کو ذرا بھی دلچسپی حاصل ہوتی ہے تو اس کارخانے کو اپنا بہت بڑا دست اور اپنا ملکی خادم تصور فرمایئے۔ ہمکو زیادہ لکھنے کی ضرورت نہین۔ آپ خود معاملہ کرکے امتحان کر سکتے ہین۔ آپ کا دماغ ہی آپ کو مجبور کرے گا کہ اس کارخانے سے ہمیشہ معاملہ رکھیے۔

پیام یار

(اردو شاعری اور نظم کا اکیلا ہمدرد)

جذبات کا دریا۔ خیال کا چشمہ۔ عشاق کا تقفل۔ معشوقانہ اداؤن کا البم۔ یعنی وہ اچھوتا صحیفہ جسمین خاص خدا کے پاس سے نادل ہو ہو کے الہاما فراہم کیے جاتے ہین۔ یا وہ سچا سانچہ جسکو ملک نے زبان اردو کے حسن و خوبی پہچاننے کا حکمی پیمانہ تسلیم کر لیا ہے۔ جسے "پیام یار" کہتے ہین۔ قومی پریس۔ لکھنو۔ چوک سے ماہوار سترہ برس سے نہایت حسن و خوبی سے شایع ہوتا ہے۔

سنہ ۹۹ سے ایک دلچسپ ناول بھی اسکے ساتھ ایک جزو شایع ہوتا ہے۔ قیمت مع ناول عام سے عہ سالانہ مع محصول۔

علاوہ ناول۔ عہ سال۔ مع محصول۔ صرف ناول عہ سال۔

جنوری سنہ ۹۹ سے مولوی محمد عبد الحلیم شرر مشہور اور مقبول ناولسٹ کا تصنیف ناول شایع ہوتا ہے لیکن بغیر وصول قیمت پیشگی بھیجنا ممکن نہین۔ ایک نمبر بطور نمونہ ۳ آنے پر ارسال ہوتا ہے۔ راقم مہتمم پیام یار۔ لکھنو۔ چوک

فہرست عطر موجودہ کارخانہ

عطر حنا قسم اول فی تولہ [illegible] دوم [illegible] سوم [illegible] چہارم [illegible] پنجم [illegible] ششم [illegible]

عطر موتیا قسم اول فی تولہ [illegible]

عطر بہار قسم اول فی تولہ [illegible] دوم [illegible]

عطر گلاب قسم اول فی تولہ [illegible] دوم [illegible]

عطر کیوڑہ قسم اول فی تولہ [illegible] دوم [illegible]

عطر گلاب بصرہ فی تولہ [illegible]

عطر فردوس فی تولہ [illegible]

عطر شمامہ قسم اول [illegible] دوم [illegible]

عطر چنبیلی قسم اول [illegible]

[illegible]

عطر چمپا فی تولہ [illegible]

عطر مجموعہ فی تولہ [illegible]

عطر فتنہ قسم اول فی تولہ [illegible] دوم [illegible]۔ عطر ناز نو ایجاد بندہ فی تولہ [illegible]۔ عطر برگ حنا فی تولہ [illegible]۔ عطر گل حنا [illegible] عطر شمامۃ العنبر فی تولہ [illegible]۔ روغن حنا قسم اول فی سیر [illegible] دوم [illegible] سوم [illegible]۔ روغن بیلہ جونپوری فی سیر [illegible]۔ روغن چمیلی [illegible] فی سیر۔ روغن کیوڑہ فی سیر قسم اول [illegible] دوم [illegible] زردہ یعنی تمباکو خوردنی خوشبو دار مع عطر خوش ذائقہ و لطیف گولیان فی تولہ ۸ قوام گولیون کا [illegible] فی تولہ لکھنو کا ہر قسم کا اسباب یہ کارخانہ بکفایت اور عمدگی نہایت دیانتداری کے ساتھ روپیہ وصول ہوتے روانہ کر سکتا ہے۔

المشتہر کارندہ کارخانہ منشی محمد نثار حسین۔ لکھنو۔ چوک [illegible]

No 1573

بسم اللہ الرحمن الرحیم

پہلا باب

اقرارِ گناہ

"مقدس[عـ۱] باپ! ایسا نہ کہیے۔ مین بالکل پاکدامن ہون ہین مین گنہگار نہین ہون"

یہ جملہ ایک کمسن اور نہایت ہی حسین و پری جمال لڑکی کی زبان سے نکلا۔ جو اقرار گناہ[عـ۲] کے لیے ایک نوجوان اور خوش رو پادری کے سامنے شرم سے سر جھکائے کھڑی تھی۔ اور کسی مافوق العادت رعب سے کانپتی جاتی تھی۔ رات کا وقت تھا۔ اور زیتون کے تیل کے چراغ کی مانند شعاعین اُسکے گلابی رخسارون کو زرد ثابت کر رہی تھین۔

پادری کی تیز متجسس اور پُر معنی نگاہون مین کوئی خاص بات تھی جو اس ناتجربہ کار اور ناز آفرین لڑکی کو شرم و ندامت کے دریا سے اُبھارنا چاہتی تھی۔ اُسکے روکھے پھیکے ہونٹون مین یکایک ایک رس پیدا ہوا۔ اور انتہا درجے کی متانت ظاہر کرنے والے ہونٹون پر ایک مسکراہٹ نمودار ہوئی۔ جسکے ساتھ ہی اُسنے پوچھا "اور وہ نوعمر جوان جسکا تو نے ذکر کیا" لڑکی نے سر سے پاؤن تک پسیج کے ذرا اور سر جھکا لیا اور شرم بھرے لہجے مین بولی "ہان! وہ بیشک میرے پاس آتا ہے۔ میری محبت کا دعویٰ کرتا ہے۔ میرا ہاتھ پکڑنے کا آرزومند ہے۔ اگرچہ اماں اُسکے خلاف ہین مگر مین اُسے نیک اور اپنا دوست سمجھتی ہون۔ تاہم ہولی فادر[سـ۳]

عـ۱ رومن کیتھولک مذہب والون کا معمول ہے کہ تمام زن و مرد عام اس سے کہ وہ کسی عمر کے ہون اپنے متقدا اور پادری کو "مقدس باپ" یا "باپ" کے لفظ سے یاد کرتے ہین۔

عـ۲ اقرار گناہ جسے انگریزی مین کنفشن کہتے ہین۔ رومن کیتھولک مذہب مین نہایت ہی ضروری ہے ہر شخص پر فرض ہے کہ کم از کم سال مین ایک مرتبہ پادری کے سامنے جاکے اپنی معاصی کا اعتراف کرے اور معافی کا[illegible]

سـ۳ مقدس باپ ۱۲

مین پاکدامن ہون۔"

پادری (ایک ناگوار ہنسی کے ساتھ) "لڑکی۔ کیا اُسنے کبھی تجھے گلے بھی نہین لگایا؟"

نازنین۔ (جوشِ حیا کے دبانے مین اپنی قوت سے زیادہ کوشش کر کے) "نہین۔"

پادری "کبھی ان تیرے سنہرے بالون مین بھی اُسکا ہاتھ نہین لگا؟"

نازنین۔ (اب ذرا جھنجلاہٹ کے تیورون سے) "ہرگز نہین۔"

یہ سنکے پادری نے ذرا سکوت کیا اور یکایک جیسے کسی نئی بات کو یاد کر کے بولا "ان آتشین رخسارون کے بوسے تو ضرور لیے ہونگے؟"

شرمیلی لڑکی کو ابھی تک جذباتِ عشق پر غالب آنے کے بہت کم سبق قدیم انگلشمن سے ملے تھے۔ تاہم اُسنے خود ہی دل کو مضبوط کر کے سر اُٹھایا اور نوعمر پادری کے خوبصورت چہرے کو گھور کے دیکھا جسپر اسوقت تک مسکراہٹ نمایان تھی۔ چار آنکھین ہوتے ہی پادری کے دلی جذبات کا تیز اثر فوٹوگرافی کے عکس کیطرح ایک چشم زدن مین لڑکی کے لوحِ دل پر جا پڑا اور وہ بھی مسکرا دی۔ مگر ہنسی کے آتے ہی وہ نیلی خوبصورت آنکھین جھپنے لگی تھین۔ اور سارا بدن پسینے مین غرق۔

نازنین کی اس دلربا ادا نے دل از دست دادہ پادری کا حوصلہ بڑھا دیا۔ اب وہ اپنے مذہبی تقدس اور ظاہرداری کی متانت کو چھوڑ کے کہنے لگا۔ "ایگنس۔ (یہ اس آفت کی لڑکی کا نام ہے) اب اس آزمائشگاہ (وہ مخصوص جگہ جہان کھڑے ہو کے لوگ اعترافِ گناہ کیا کرتے ہین) کو چھوڑو۔ اور ذرا دوسرے خیمے مین چل کے دو باتین کر لو۔"

درصل یہ پادری ایک معزز بشپ تھا جو فرانس کے مذہبی دربار اور وہان کے نامی کلیسیا کی طرف سے ایک مختصر جماعتِ رُہبان کے ساتھ مختلف بلاد و امصار کا دورہ کرتا رہتا تھا خیمون ڈیرون کا ایک کمپ ہر جگہہ اسکے ہمراہ رہتا۔ اور انھین خیمون مین اس مقدس گروہ کی زندگی بسر ہوتی۔ چنانچہ یہان ونچسٹر واقع انگلینڈ مین بھی یہ سب لوگ خیمون مین ٹھہرے ہوے ہین۔ اور مسیح کی منادی کرنے کے بعد کسی اور طرف کا ارادہ کرینگے۔

اس پادری اس بشپ کی ان باتون نے خوبصورت اور زاہد فریب لڑکی کے دل پر عجیب اثر کیا۔

ایک پادری ایک دینی مقتدا کی وضع مین ناگہان اتنا بڑا انقلاب دیکھ کے وہ سناٹے

مین آگئی - اور دل ہی دل مین حیرت کر رہی تھی کہ وہی شخص جسے مین باپ کہکے پکارتی
تھی مجھے کس نظر سے دیکھ رہا تھا اور اُسکے بے شرمی کے جرحی سوالات کس پہلو کو لیے ہوئے
تھے - اُسکے دل مین نوعمر پادری کی طرف سے ایک نفرت سی پیدا ہوئی - پھر آپ ہی
پادریون کے اثر اور انکی حکومت کا لحاظ کیا اور دل ہی دل مین پچھتانے لگی کہ افسوس
ان سے کسی طرح انتقام نہین لیا جا سکتا - مگر ان سب باتون کے ساتھ یہ بھی نہین کہا جا
سکتا کہ ریاکار پادری کی طرف سے وہ بالکل متنفر ہو گئی تھی - نوعمر مقتدا کے خوبصورت چہرے
اسکی مسکراہٹ - اسکی دلفریب اور مشتاق آنکھون نے ہماری انجلنا اور سادہ دل
نازنین کے دل مین ایک خفیف سی محبت کی گرمی بھی پیدا کر دی تھی - شوخ طبع پادری
کے جوش دل بڑھانے والے سوالات نے اسکے پہلو مین گدگدا دیا تھا - جن باتون
کو یاد کر کے وہ کبھی شرما جاتی تھی اور کبھی چاہتی تھی کہ ذرا پادری صاحب سے دو ایک
باتین اور کرے - یہ متضاد خیالات تھے جو بار بار اُسے مجبور کرتے تھے کہ پادری کے
خوبصورت چہرے کو ایک نظر اور دیکھے - آخر ان جذبات سے مغلوب ہو کے اُسکی
شرم آلود آنکھین پادری کی شوخ و گستاخ آنکھون سے پھر دوچار ہوئین - مگر یہ جرأت
نہوتی تھی کہ نوعمر مقتدا کی آرزو کے مطابق اُسکے پرائیوٹ خیمے مین چلی جائے -

پادری شرمیلی لڑکی کی اخلاقی کمزوری کو اُسکی نگاہون سے پہچان گیا تھا - اپنا
دل ذرا اور مضبوط کیا - اُسکا ہاتھ پکڑ کے اپنی طرف کھینچا - اور کہا "صرف دو باتین مگر
تنہائی مین ——" انجلنا ایک بے بسی کی وضع سے کھنچتی ہوئی چلی جاتی تھی کہ
سامنے کا دروازہ کھلا - اور ایک نوعمر شخص یہ کہتا ہوا اندر گھس پڑا "مقدس باپ!
میرا گناہ بھی معاف کیجیے" اسکے ساتھ ہی انجلنا کی زبان سے چیخ کی ایک آواز
نکلی اور وہ زمین پر بیہوش پڑی تھی - نوجوان پادری نے آناً فاناً اپنے چہرے پر
تقدس مآبی کے آثار نمایان کیے اور اس نوعمر شخص کی طرف دیکھ کے چلایا "گنہگار شخص
تجھے نجات نہین! میری خلوت مین خلل انداز ہوا! اور اپنی سیہ کاری مین اتنا بیباک
ہے کہ اس مقدس مقام مین بھی ایک بیگناہ لڑکی کی عزت پر حملہ کرنے کی جرأت کی!"
نوعمر شخص - (حیرت سے) "مین نے! ہرگز نہین - مین صرف اقرار گناہ کو آیا تھا"
یہ کہتے کہتے نوجوان کی آنکھون سے غیظ و غضب کے آثار نمایان ہوئے - اور دل کو مضبوط

کر کے بولا۔ "مگر آپ اِس لڑکی کو ہاتھ پکڑ کے کہان ——"

جملہ تمام نہین ہوا تھا کہ پادری زور وشور سے چلّایا "گنہگار! بے ادب! گستاخ!" پادری کی آواز سے انگینس کو ہوش آگیا۔ وہ اُٹھ کے زمین ہی پر بیٹھ گئی۔ اور کچھ کہنے نہین پائی تھی کہ پھر دروازہ کھُلا اور دس بارہ راہبون کا ایک گروہ داخل ہوا۔ جنکی طرف دیکھ کے پادری نے نہایت ہی برہمی اور تحکّم کی شان سے کہا۔ "یہ شخص بڑا گنہگار ہے۔ خانقاہ کی توہین۔ کلیسا کی بے وقعتی۔ اور روحانی مقتداؤن کے سامنے گستاخی۔ کوئی ایسا جرم نہین جو اسپر نہ عائد ہو"

نوجوان عذرداری مین کچھ کہنے کو تھا۔ مگر زبان سے ایک لفظ بھی نہ نکلنے پایا تھا کہ ایک راہب نے کپڑا ٹھونس کے اُسکا مُنہ بند کیا۔ دوسرون نے کس کے ہاتھ پاؤن باندھ لیے۔ اور اُسے گھسیٹتے ہوئے باہر نکال لے گئے۔ اِن لوگون کے جاتے ہی پادری نے مُسکرا کے انگینس کی طرف دیکھا۔ جو زمین پر اِس وضع مین پڑی تھی کہ سنہرے بال سارے جسم مین لپٹے تھے۔ خوف زدہ بھولا سا چہرہ گورے ہاتھ پر تھا۔ اور صبح کے آسمان کی سی نیلی آنکھین اوپر اُٹھی تھین جن سے وہ عجیب مرعوبیت اور خوف زدگی کی شان سے پادری کا مُنہ دیکھ رہی تھی۔ وہ اِسی حالت و وضع مین تھی کہ نوجوان پادری نے تنہائی مین موقع پاتے ہی مُسکرا کے اُسکی طرف دیکھا اور کہا "ظالم اور گستاخ سے کتنی جلدی انتقام لے لیا جاتا ہے!"

انگینس نے یہ سن کے اور زیادہ حیرت سے پادری کی صورت دیکھی۔ اور ناتوان آواز مین بولی۔ "جی ہان"

پادری۔ "تو اُٹھو چلو"

انگینس۔ (خوف سے کانپتے ہوئے اور ڈرتے ڈرتے خوشامد کے لہجے مین) "مگر اسوقت نہین۔ مین ناتوان ہون۔ اور ہوش وحواس بھی ٹھکانے نہین کہ کسی بات کو سمجھ سکون"

پادری۔ (تحکّم و استمالت آمیز لہجے مین) "نہین انگینس۔ مجھے ضروری باتین کرنی ہین۔ اور یہان سے نکلنے سے پیشتر ضرور ہے کہ تم اُنکو سُن لو۔ مگر کوئی گھبرانے کی بات نہین اِس گستاخ شخص کے لیے مین جتنا سخت تھا اُتنا ہی تمھارے مقابلے مین نرم ہون"

انگینس کی آنکھون کے سامنے سے سخت گیری کا ایسا ہولناک سمان گزر چکا تھا کہ زیادہ

کار کرنے کی مجال نہ ہوی- انتہا سے زیادہ بیکسی کی وضع سے اُٹھی اور پادری کے ساتھ
خیمے مین چلی گئی جو اس آزمائشگاہ کے بڑے خیمے سے ملا ہوا تھا- خیمے مین جاتے ہی
پادری نے خوف زدہ اور شرمگین لڑکی کو لکڑی کی ایک بدقطع تپائی پر بٹھایا- پھر اسکے سامنے
ہی ایک دوسری تپائی کھینچ کے خود بیٹھ گیا- اور اُسکا گورا اور نرم و نازک ہاتھ جو اسوقت
خوف و دہشت کے اثر سے برف کی طرح سرد ہو رہا تھا اپنے ہاتھ مین لیا- اور اُسے آہستہ
آہستہ سہلا سہلا کے کہنے لگا "اے اگینس اب اپنے گھر کی طرح آرام سے بیٹھو- اپنے ہوش
و حواس درست کرو- اور جو کچھ پوچھون سچ سچ بتا دو"
اگینس پر اسوقت بیخودی اور خوف زدگی کا عالم طاری تھا- ایک بے اختیاری کے
ساتھ بول اُٹھی "آپ جو پوچھین گے بتا دونگی"

پادری- (تسلی دینے کے لہجے مین) "ڈرو نہین"

اگینس- "نہین مین نہین ڈرتی- مگر جو پوچھنا ہو جلدی پوچھیے"

پادری- (مسکرا کے) "وہ نوجوان کہان ——— ؟"

اگینس- "کون ؟"

پادری- "وہی جسکا نام تمنے لیا تھا- ہان کیا نام بتایا تھا ؟"

اگینس- "ہنری !"

پادری- "ہان ہان ہنری"

اگینس نے پادری کو پھر خوف و حیرت کی نظر سے دیکھا اور بولی "اُسی کو تو آپ نے
ابھی گرفتار کر لیا-"

پادری- (انتہا سے زیادہ متحیر ہو کے) "یہ وہی تھا !"

اگینس- "جی ہان وہی"

یہ جواب سنتے ہی پادری کے چہرے سے غصے کے آثار نمایان ہوے- اور جیسے خود
اپنے دل کی طرف خطاب کر کے کہنے لگا "یہ وہی تھا ! تو بیشک یہان بدنیتی سے آیا ہوگا
(ذرا بشاش صورت بنا کے) مگر خوب سزا ملی ——— (اگینس کی طرف دیکھ کے) خیر
مگر تم سچ بتاؤ کہ فقط اُسی کو تم سے محبت ہے یا تم بھی اُسکو چاہتی ہو ؟"
یکایک شرم و ندامت کا سرخ رنگ اگینس کے زرد اور سہمے ہوے گالون پر دوڑ گیا-

شرما کے سر جھکا لیا۔ اور آنکھیں نیچی کر کے بولی ـــ "میری محبت تو اُن کے حکم کے تابع ہے مگر ہاں اتنا سمجھتی ہوں کہ وہ مجھے دل سے چاہتا ہے۔"

پادری۔ (کسی فوری جوشش سے مغلوب ہو کے) "بالکل غلط!۔ ایسا ہوتا تو وہ تمھارے چال چلن پر بدگمان ہو کے یہاں نہ دوڑا آتا۔ اور نہ ایسی گستاخی کی جرأت کرتی کہ مذہبی آداب تک سے بے پروا ہو جائے۔"

اگینس۔ "مگر اب آپ ہی بتائیں گے تو مجھے یہ معلوم ہوگا کہ اس سے کیا گستاخی ہوئی؟"

پادری۔ "ایک ایسے موقع پر جبکہ تم اقرارِ گناہ کر رہی تھیں بے خبر کیے گھس آنا گستاخی نہیں؟"

اگینس۔ "مگر غالباً وہ ان آداب سے ناواقف ہوگا۔"

پادری۔ "تم اپنی سادہ دلی سے اُسکو ناواقف سمجھتی ہو۔ مگر میں سچ کہتا ہوں کہ اسکے دل میں بدگمانی اور بدنیتی نہ پیدا ہوتی تو یہاں آنے کی جرأت نہ کرتا (اگینس کے ہاتھ کو جسے ابتک وہ اپنے ہاتھ میں لیے بیٹھا تھا زرا دبا کے) اور اگینس۔ مجھے تعجب معلوم ہوتا ہے کہ تم ایسے شخص کو پسند کرتی ہو جو ادنی ادنی باتوں پر تمھاری طرف سے بدگمان ہو جائے! یقین جانو کہ عورت کے لیے اس دنیا میں بدگمان شوہر سے بدتر کوئی مصیبت نہیں ہو سکتی۔"

اگینس۔ "کیونکر کہوں کہ وہ میری طرف سے بدگمان ہے؟ نہیں وہ ایسا نہیں ہے۔"

پادری۔ "نہیں ہے! تو پھر یہاں کیوں چلا آیا؟"

اگینس۔ "آپ کی زیارت اور اپنے گناہ بخشوانے کو۔"

پادری۔ "ہوںھ! گناہ بخشوانے کو! اور اس بدتمیزی کے ساتھ! اچھا۔ اب اِن باتوں کو جانے دو۔ اور مجھے یہ بتاؤ کہ تم کس قسم کی زندگی کو پسند کرتی ہو۔"

اگینس۔ "کس قسم کی زندگی؟ میں سمجھی نہیں۔"

پادری۔ (مسکرا کر) "میرا یہ مطلب ہے کہ کس قسم کے آدمی کی بی بی بننا پسند کرو گی؟"

اگینس نے شرما کے پھر آنکھیں نیچی کر لیں۔ اور نہایت ہی دبی ہوئی آواز میں بولی "کوئی غریب آدمی جسے اماں پسند کریں۔"

پادری۔ (تعجب سے) "غریب آدمی! ایسی حسین نازنین! ایسی دلربا و دلفریب! اور

غریب کا جھونپڑا! ہرگز نہین۔ تمھین کسی بڑے ڈیوک اور لارڈ کی نازآفرین معشوقہ یا کسی زبردست بادشاہ کی ملکہ بننا چاہیے۔"

اگنس۔" ایسی قسمت کہان! مین جھونپڑے مین پیدا ہوی۔ اور جھونپڑے ہی مین مرونگی۔"

اگنس یہین تک کہنے پائی تھی کہ پادری نے آگے جھک کے اپنے ہاتھ سے اسکا منہ بند کر دیا۔ اور بولا۔" ایسا کلمہ مُنہ سے نہ نکالو۔ تمھارے مرنے کے لفظ کو مین ان کانون سے نہین سُن سکتا۔"

پادری کی اس حرکت پر اگنس نے شرمگین آنکھین زبردستیون سے اوپر اُٹھائین اور اپنے ریاکار ہمصحبت کی صورت دیکھکے کہنے لگی" متقدس باپ! ——"

پادری (بات کاٹ کے)" قطع کلام ہوتا ہے۔ ان تعظیمی اور مذہبی الفاظ کو اُسی وقت پر موقوف رکھو جب تم کسی مذہبی غرض سے یا اقرار گناہ کے لیے میرے سامنے آیا کرو۔ مگر یہان بے تکلفی ہے۔ اور مین تم سے ایک پادری کی حیثیت سے نہین۔ بلکہ دوست (اس لفظ پر اُسنے پھر کمسن لڑکی کا ہاتھ دبایا۔ اور اُسکی آنکھون کی حرکت سے ایک خاص اشارہ پیدا ہوا) کی حیثیت سے ملتا ہون۔"

اگنس پر اب اور زیادہ حیرت مستولی تھی۔ اُسنے پادری کے ہاتھ سے اپنا نازک ہاتھ چھُڑا لیا۔ اور گویا مروّت کے جذبات سے بھاگنے کے لیے آنکھین نیچی کر کے بولی" پادری صاحب ان باتون سے آپ کا کیا مقصود ہے؟ مین جسکی قسمت مین ہونگی اُس کی ہو رہونگی۔ اور مجھے اپنی دہقانی زندگی مین اتنی فرصت ہی نہین ملتی کہ جھونپڑے مین بیٹھ کے محلون کا خواب دیکھون۔"

اگنس نے یہ جملہ کچھ ایسے بھولے پن سے کہا تھا کہ پادری نے جیسے از خود رفتہ ہو کے زور سے قہقہہ لگایا۔ اور بولا" تو شاید چاہتی ہو کہ خود جھونپڑے مین رہو۔ اور محلون مین تمھارا خواب دیکھا جاے؟"

اگنس۔" پادری صاحب۔ مین ایسی خوش نصیب نہین کہ محلون مین کوئی مجھے خواب مین دیکھے۔ بس اب مجھے گھر جانے دیجیے۔"

پادری۔" ذرا اور ٹھہرو۔ فقط دو باتین۔ تو کیا حقیقت مین تم نہین چاہتین کہ کسی دولتمند امیر یا پرسطوت حکمران کی معشوقہ بنو؟"

اگنس۔" نہین حضرت۔ مین غریب ہون۔ اور غریب ہی مین میرا نباہ ہوگا۔"

پادری۔ (اپنا منہ زرا قریب لا کے) "تو مین بتاؤن۔ اگر امیرون کو نہین پسند کرتین تو کسی مذہبی مقتدا کے دل مین اپنی جگہ پیدا کرو۔"

انگینس نے تعجب سے راہب کی صورت دیکھی۔ اور کہا "اول تو مین اس قابل نہین اور اگر بالفرض ہون بھی تو یہ کیونکر ممکن ہے؟ راہبون اور مقتداؤن کو اتنی فرصت کہان کہ اپنے زہد و اتقا کو چھوڑ کے میری طرف توجہ کرین؟"

باز آفرین لڑکی کے اس جواب نے پادری کا حوصلہ اور بڑھا دیا۔ اور اپنی نیابی زرا اور آگے بڑھا کے اور منہ کو انگینس کے دلنشین رخسار کے بالکل قریب لا کے سرگوشی کے طریقے سے یون کہنا شروع کیا "بیشک پادری لوگ نکاح تو نہین کر سکتے۔ مگر اون کے لیے جگہہ پیدا کرنے کے دیگر ذرائع ہین۔ یہ تو تم جانتی ہو کہ اون کے گناہ ہمیشہ کے لیے اور قبل از وقوع ہی معاف کر دیے گئے ہین۔ اور چونکہ اونکی زندگی دینی خدمت اور مسیح کا راستہ بتانے کے نذر ہو گئی۔ لہذا اس حالت مین اگر وہ کچھہ گناہ کرین بھی تو معاف سمجھا جاتا ہے۔ مگر مین تمھین ان باتون کی طرف نہین بلاتا۔ اور نہ یہ کہتا ہون کہ اپنی مرضی کے خلاف کسی مذہبی مقتدا سے تعلقات رکھو۔ میری تو صرف اتنی غرض ہے کہ دین کا راستہ اختیار کرو۔ اور علمی و روحانی مدارج اعلی طے کرنے مین سرگرمی دکھاؤ۔ اور اگر اسکے ساتھہ دنیاوی حکومت و اثر کا شوق ہے تو بھی اس دینی زندگی سے بہتر کوئی چیز نہین ہو سکتی۔ تم غالبا جانتی ہو گی کہ دنیا مین پادریون اور راہبون کا کتنا بڑا اثر ہے۔ اور وہ کیسی زبردست حکومت رکھتے ہین۔ دیکھو اس نوجوان ہنری کو جس آسانی سے کلیسیا اور اسی کی برکت سے مین سزا دے سکا نہ کوئی امیر دے سکتا تھا اور نہ کوئی بادشاہ۔"

انگینس۔ (زرا سوچ کے) "تو کیا آپ کا یہ مطلب ہے کہ مین نن ہو جاؤن؟"

پادری۔ "نہین۔ مین یہ نہین چاہتا۔ میرا یہ مطلب ہرگز نہین کہ دنیا کی تمام لذتون کو اپنے اوپر حرام کر لو۔"

اس جواب پر انگینس نے پادری کو انتہا سے زیادہ حیران ہو کے دیکھا۔ اور بولی۔ "تو پھر کیا آپ یہ چاہتے ہین کہ مین بغیر نکاح کیے اپنی عفت و عزت کسی دینی مقتدا کی نذر کر دون؟"

پادری۔ "ہرگز نہین۔ توبہ۔ بھلا مین ایسی سیہ کاری کی راے دے سکتا ہون! اور یہ تو مین نے پہلے ہی صاف صاف بتا دیا تھا کہ یہ میری خواہش نہین"

اگینس۔ "تو پھر صاف الفاظ مین فرمائیے کہ میری سمجھ مین آئے"

اس سوال کے جواب مین پادری نے جھک کے سرگوشی کے طریقے سے کہا "میرا یہ مطلب ہے کہ تم مردانہ لباس پہن کے راہبون اور پادریون کی وضع مین ہمارے ساتھ باہر مختلف ممالک کی سیر سے تجربہ اُٹھاؤ۔ اور دینی مدارس مین شریک ہو کے اپنے آپ کو ایک متبحر اور بے مثل عالم ثابت کرو۔ اور ایسی بنجاؤ کہ دنیا تمھارے قدمون کے نیچے آنکھیں بچھائے۔ میرا اسمین صرف اتنا نفع ہے کہ تمھاری صحبت سے فائدہ اُٹھاؤن گا۔ اور اگر تم ہمراہ رہین تو مین بھی ان مدارج مین جلدی ترقی کر سکون گا۔"

اسپر تھوڑی دیر تک چپکے ہی چپکے باہم ردّ و قدح ہوتا رہا۔ اور آخر ناتجربہ کار دوشیزہ سر جھکا کے سوچنے لگی۔

اس تجویز نے اگینس کی طبیعت مین ایک خاص اور نمایان تغیر پیدا کر دیا تھا خوف دہشت۔ حیرت اور پریشانی کے تمام جذبات اُسکے چہرے سے جاتے رہے تھے۔ اب وہ پادری سے کسی قدر مانوس تھی۔ اور ذرا بشاش و مطمئن چہرے سے باتین کر رہی تھی۔ تاہم سوچنے کے لیے سر جھکایا تو دیر تک غور مین رہی۔ اور دس بارہ منٹ کے بعد سر اُٹھایا تو اپنی خوش آیند اور سہانی آواز مین بولی۔ "مگر شاید یہ راز لوگون پر کھل جاے؟"

پادری۔ "کیا مجال"

اگینس۔ "مجھے اپنی عفت کی طرف سے بھی اندیشہ ہے"

پادری۔ (سینے پر ہاتھ رکھ کے) "اسکا مین ذمہ دار ہون"

اگینس۔ "عزیزون اور دوستون سے چھوٹ جاؤنگی"

پادری۔ "بے شک۔ مگر اسکے عوض مین یہ کتنا بڑا فائدہ ہے کہ علم الٰہی مین ترقی کرو گی! خداشناسی کے ذریعے معلوم ہونگے۔ اور مسیح اپنے ظل حمایت مین لے لین گے"

اگینس۔ "یہ بیشک ہے۔ مگر ——"

ناگہان ایک شور کی آواز بلند ہوی۔ اور جیسے ہر طرف ایک ہنگامہ بپا ہو گیا۔ پادری

اور انگینس دونون نے چونک کے چارون طرف دیکھا۔ اور جب کچھ نہ نظر آیا تو گھبرا کے باہر نکل آئے۔ دروازے کے باہر قدم رکھتے ہی معلوم ہوا کہ جس خیمے مین پادری اور انگینس باتین کر رہے تھے اسمین آگ لگی ہوی ہے۔ اور بڑے زور شور سے شعلے بلند ہو رہے ہین۔ دیگر راہبون اور پادریون کے ساتھ ہمارا نوجوان بشپ بھی آگ بجھانے مین مشغول ہوا۔ اور دلربا و دلفریب نازنین انگیس سہمگین صورت بنا کے آگ کے شعلون کا تماشا دیکھنے لگی۔ وہ اس خوفناک تماشے مین محو تھی کہ ناگہان کسی نے آ کے پیچھے سے پکڑ لیا۔ کمسن لڑکی کو جب مزاحمت مین کامیابی نہ ہوی تو گھبرا کے ایک چیخ ماری۔ مگر قبل اسکے کہ کوئی مدد کو پہونچے لوگ اُسے گود مین اُٹھا کے لے بھاگے۔ اور اُسنے بھی جری گرفتار کرنے والون کی گود مین غش کھا کے ہاتھ پاؤن ڈال دیے۔ اور ایک چشم زدن مین یہ سین اُس سے خالی تھا۔

دوسرا باب

چاہ کن را چاہ درپیش

انگینس کی چیخ کی آواز پر ہمارے نوجوان پادری نے دوڑنے کا ارادہ کیا تھا۔ مگر رات کے اندھیرے۔ آگ بجھانے والون کی دوڑ دھوپ۔ اور تماشائیون کی ہانک پکار مین کچھ بنائے نہ بنی۔ اور جب دیکھا کہ مخالفون نے اپنا کام پورا کر لیا تو یہ خیال اسکے دل پر تیر سا لگا کہ ”ناز آفرین انگینس کو صرف میری وجہ سے ضرر پہنچا“ اسکے ساتھ ہی اُسے یاد آیا کہ ”بیشک یہ ہنری کے دوستون کا کام ہے“ پھر کسی قدر بلند آواز سے غیظ و غضب کے لہجے مین بولا ”مگر کہان جاتے ہین؟ سمجھون گا۔ اور اچھی طرح سمجھون گا۔ خود وہ تو میرے قبضے مین ہے“

تھوڑی دیر کے بعد جب آگ بجھنے کے قریب ہوی اور شعلے فرو ہو چکے تو ہمارے ہم مزاج پادری نے یوشع نام ایک راہب کو جو رتبے مین دانیال نام ایک دوسرے راہب کے بعد سب پر فضیلت رکھتا تھا اشارے سے اپنے قریب بلایا۔ اور اُسکے کان کی طرف جھک کے چپکے سے پوچھا ”وہ نوجوان کہان ہے؟“

یوشع۔ (نہایت ادب سے) ”جناب ہم آپکے حکم کے مطابق اُسے اس خیمے سے

گھسیٹتے ہوے لے گئے۔ راستے مین اُسنے بہت کچھ ہاتھ پاؤن مارے مگر ہم لوگون نے کسی طرح نہین چھوڑا۔ دانیال اُسکی ٹانگین پکڑے کھینچ رہا تھا کہ اُسنے ایک پاؤن چھڑا لیا اور دانیال کو ایک ایسی لات ماری کہ دور جا گرا۔ اور گرد برد ہوگیا۔ اس موقع پر وہ بھاگ گیا ہوتا مگر مین نے دوڑ کے پھر اُسکی ٹانگین لین۔ اور اس مضبوطی سے کہ کسی طرح نہ چھڑا سکا ــــــ "

پادری۔ (بات کاٹ کے) "شاباش!"

یوشع۔ "اُسنے مجھے صدہا طریقون سے لالچ دلایا۔ رشوتین دینے کے بھی وعدے کیے۔ مگر مین نے ایک نہ سنی۔ اور برابر گھسیٹتا لیے چلا گیا ــــــ "

پادری۔ "بہت خوب کیا۔ مین بہت خوش ہوا"

یوشع۔ "آخر مین اُسے اُدھر کے خیمے مین لے گیا جس سے ریاضت گاہ کے خیمے کو راستہ گیا ہے۔ اب اُسے یقین ہو گیا کہ ہمیشہ کے لیے قید خانے مین جاتا ہون اور ہم سب کے سامنے خوشامدین کرنے لگا۔ مگر میرے دل پر ایسی باتون کا کیا اثر ہو سکتا تھا۔ ٹانگ نہ چھوڑنا تھی نہ چھوڑی ــــــ "

پادری۔ "تم سے یہی امید تھی۔ اور تم ترقی کے مستحق ہو"

یوشع۔ "اکیلا مین ہی نہین۔ جناب ہم سب ترقی کے امیدوار ہین۔ اُسنے اس موقع پر ہمین بادشاہ انگلستان اور اپنے دوستون کا خوف بھی دلایا۔ مگر ہمنے ایک نہ سنی۔ اور اسیطرح کھینچتے ہوے ریاضت گاہ کی طرف لے چلے ــــــ "

پادری۔ "بیشک مین روما کے مقدس دربار مین تم لوگون کی سفارش کرونگا"

یوشع۔ "ہم لوگون کو ایسی ہی اُمید ہے۔ خصوص مین نے سب سے زیادہ مصیبت اُٹھائی ہے ــــــ "

پادری۔ "اسکا اجر تمھین دین و دنیا مین دونون جگہ ملیگا"

یوشع۔ "ریاضت گاہ کے دروازے پر مین اُسے پاؤن پکڑے کھینچ رہا تھا کہ اُسنے دونون ٹانگین سمیٹ کے اس زور سے ایک دولتی ماری کہ مین زمین پر لڑھکنیان کھاتا ہوا اُس سے پہلے ہی ریاضت گاہ مین پہونچ گیا" اتنا کہہ کے اپنے بدن کو جہان جہان چوٹ لگی تھی کھول کھول کے دکھانے لگا۔

یوشع کے اس بیان پر نوعمر پادری کو بے اختیار ہنسی آگئی۔ اسنے منہ پر ہاتھ رکھ لیا اور بڑی مشکل سے ہنسی کو ضبط کرکے بولا۔ "ہان پھر کیا ہوا؟"

یوشع۔ "محض آپ کی ناراضی کے خیال سے مینے اپنی چوٹ کا خیال بھی نہ کیا۔ اور گرتے ہی اٹھ کھڑا ہوا۔ اور اسکے پیچھے دوڑا۔ مگر جب تک پہونچون پہونچون معلوم ہوا کہ اور کئی راہبون کو بھی اسنے گھونسے مار مار کے گرا دیا۔ اور سب کو ہٹا ہٹو کے ——"

یہان تک کہتے کہتے یوشع کی زبان رک گئی۔

پادری۔ "ہان تو اسنے سب کو ہٹا ہٹو کے کیا کیا؟"

یوشع۔ "بھاگ گیا"

پادری۔ (گھبرا کے) "بھاگ گیا؟"

یوشع۔ "جی ہان بھاگ گیا۔ کہین پتہ نہین"

پادری۔ "اور تمنے اسے گرفتار نہ کیا؟"

یوشع۔ "کیا کہون کہ وہ کس پھرتی سے بھاگا! کسی نے گرد بھی نہ پائی۔ ہم سب دور تک دوڑے مگر بے سود۔"

پادری یہ حال سنکے ایک سناٹے مین آگیا۔ دیر تک کھڑا دل مین اپنے ہمراہی راہبون کو گالیان دیتا رہا۔ آخر غضب آمیز جوش کو دبا کے وہ پھر راہب کی طرف متوجہ ہوا۔ اور پوچھا۔ "اور یہ آگ کیونکر لگی؟"

یوشع۔ "خدا جانے کیونکر! ہم سب اسکے تعاقب مین گئے ہوئے تھے۔ پلٹ کے آئے تو دیکھا کہ خانقاہ کے خیمے پر شعلے بلند ہین۔ مین سمجھتا ہون کہ اسکے کسی دوست کی کارستانی ہے"

پادری۔ (غصے سے) "تمھاری غفلت کا یہی عالم ہے تو خدا ہی حافظ ہے"

یوشع۔ "ہماری کیا غفلت تھی؟"

پادری۔ (جھنجھلا کے) "وہ تم سب کو ذلیل کرکے نکل گیا۔ اسکے دوستون نے خانقاہ مین آگ لگا دی! اور سب کے آخر مین یہ ہوا کہ اس لڑکی کو بھی وہ تمھارے درمیان مین گھسکے پکڑ لے گئے۔ اور تمھاری غفلت نہین"

ان الزامون کی تردید مین یوشع پھر کچھ کہنے کو تھا کہ پادری نے غضبناک چشم و ابرو سے خاموش ہو جانے کا حکم دیا۔

اب آگ بجھ چکی تھی۔ مختلف راہبون اور گرد و پیش کے رہنے والون نے پانی ڈال ڈال کے شعلے فرو کردیے تھے۔ نوعمر بشپ نے اپنے دلی صدمے کے باعث کسی سے بات نہ کی۔ اور دوسرے خیمے مین جا کے ایک تپائی پر بیٹھ گیا اور دل مین کہنے لگا "مین ہرطرح ناکام رہا اور اگنیس بھی حق کے راستے اور مسیح کی خدمتگذاری سے محروم کی گئی! بڑے غضب کی بات ہے کہ چند بدمعاشون کی فتنہ پردازیان کلیسیا کو دبا دین! مجھے انگلینڈ کے لوگ بہت شریر نظر آتے ہین۔ لیکن کیا ہوتا ہے! بدلہ لون گا اور ضرور لونگا۔ یہ مانا کہ مین ایک جرمنی واعظ ہون۔ فرانس کے کلیسیا سے تعلق رکھتا ہون۔ اور صرف چندروز کے لیے دورہ کرتا ہوا ادھر آ نکلا۔ لیکن لزارس (یہ خود اسی کا نام ہے) اگر تجھے اپنی عزت کا زرا بھی پاس و لحاظ ہے تو اِن لوگون کو پوری سزا دے۔ اور بتا دے کہ دینی مقتداؤن سے چالاکی کرنے کا کیا نتیجہ ہوتا ہے۔ خیر! کوئی مضائقہ نہین۔ اگر میرا زور نہین چلتا تو یہین کے کلیسیا والون سے مل کے اسے سزا دلواؤن گا۔ یقین ہے کہ یہان کا بشپ میری رپورٹ کا لحاظ کرے گا۔"

وہ دل مین یہ تجویز کر رہا تھا کہ ایک راہب نے آ کے کہا "مقدس باپ! الیوجن نام ایک بڑھیا قدمبوسی کی آرزومند ہے۔"

لزارس۔ "الیوجن! کون الیوجن؟ اگنیس کی مان؟ موٹی اور بھدی سی عورت ہی۔ ہے نہ؟"

راہب۔ "جی ہان۔ ایک عجیب قطع کی بڑھیا ہے۔ مین نے تو اس کینڈے کی عورت آج تک نہین دیکھی۔"

لزارس "بیشک وہی ہو گی۔ (کچھ سوچ کے) اچھا اُسے یہین بھیج دو۔"

راہب کے باہر جاتے ہی نوجوان بشپ نے جسے اب ہم لزارس ہی کے نام سے یاد کرینگے دل مین کہا۔ "اچھا ہوا کہ یہ آ گئی۔ مجھے اگنیس کے معاملے مین اس سے مدد لینے کی بھی ضرورت تھی۔ عورت ہے۔ اور پھر بڑھیا۔ خداوند مسیح کا جس قدر خوف اسکے دل مین ہو گا اُن بدمعاشون کے دل مین نہین ہو سکتا جو اُس سادہ لوح لڑکی کو برے راستے لیجانا چاہتے ہین۔ مجھے اسکے موافق بنانے ——"

خیالات اس سے زیادہ بیجا ذہن نہین کرنے پائے تھے کہ خیمے کا پردہ ہٹا۔ اور ایک نہایت ہی موٹی اور بھدی بیل عورت اندر داخل ہوئی۔ موٹی کمر کے ساتھ اسکا سر بھی بہت بڑا تھا۔

اول تو ناک کے پست ہونے کی وجہ سے چوڑے چہرے پر خود ہی بہت کم نشیب و فراز تھے کہ اب موٹاپے نے ایک طرف تو آنکھوں کو دبا کے چھوٹا کر دیا اور دوسری طرف تمام خط و خال کو مٹا کے کل بلندیاں اور پستیاں یکساں کر دیں۔ سارے چہرے پر نمایاں تھے تو دو نون گال جنکی نوکون پر دبی اور پھیلی ناک کے اِدھر اُدھر سیندوری آموں کے سے دو لال لال داغ تھے۔

ایموجن ہانپتی ہوی خیمے مین آ کے پہلے لزارس کے سامنے ادب سے جُھکی۔ پھر کھڑے ہو کے کچھ ایسی عجیب وضع سے اپنی چھوٹی چھوٹی آنکھین جلد جلد کھولنے اور بند کرنے لگی کہ نوجوان بشپ نے گھبرا کے پکارا۔ "ایموجن!" لزارس نے پکارا ہی تھا کہ بدقطع بڑھیا کے بڑے بھاری گلے مین ایک خفیف سا تغیر نمایاں ہوا جسکو بمشکل ہنسی کے لفظ سے تعبیر کیا جا سکے گا۔ مگر قہقہہ کی اُس سخت آواز کو اِس ہنسی سے کوئی نسبت ہی ہو سکتی تھی جو کہ ایک خیمے کی بند فضا مین گونجی۔ اور سُنے جانے کے بعد معلوم ہوا کہ ایموجن کی ہنسی کی آواز تھی۔ لزارس اور زیادہ متحیر تھا کہ بڑھیا ہنستی ہوی اُسکے سامنے بیٹھ گئی۔ اور بولی۔ "ہولی فادر! مین ایک ضروری کام کو آئی ہون۔"

لزارس۔ "تو یہ کون وقت ہے؟ دن کو آئی ہوتین۔"

ایموجن نے پھر اُسی انداز سے ایک قہقہہ لگایا۔ اور اسی طرح جلدی جلدی آنکھین کھول بند کر کے بولی۔ "مجھے دن کو چھٹی کہان! گھر کے سب کام کرتی ہون۔ کھانا پکاتی ہون۔ انگیس کے ملنے والون کی خاطر مدارات کرتی ہون۔ اور اِس سے اگر کوئی وقت بچ رہتا ہے تو وہ سورون کے چرانے مین صرف ہوتا ہے۔"

لزارس۔ "بیشک! بیشک! تمکو فرصت کہان؟ گھر بھر مین اکیلی تم ہی تو ہو۔"

ایموجن۔ "بس مین ہون۔ اور انگیس ہے۔ مگر اُسے اپنے دوستون کے ملنے سے اتنی فرصت نہین ملتی کہ میرا ہاتھ بٹائے۔"

لزارس۔ "تو کیا دن بھر وہ لوگون سے ملتی رہتی ہے؟"

ایموجن۔ فادر! وہ تو ایسی شرمیلی لڑکی تھی کہ کسی سے بات تک نہ کرتی تھی۔ اور اُسکے ساتھ اُکل کھری ایسی کہ کسی کے آنے جانے کی روادار نہ تھی۔ وہ تو مین نے سارے باندھے لوگون سے ملا یا۔ اُسکا بس چلتا تو کسی کو اپنی صورت تک نہ دکھاتی۔"

رس۔" تو ایسی پاکدل اور نیک لڑکی کو تم دین اور دینداروں کی صحبت کیطرف
ن نہین متوجہ کرتین ؟"

یہ سنتے ہی ایموجن نے اپنی آنکھین پھر جلدی جلدی کھولین اور بند کین۔ اور
اسطرح پہلے زور کے غیر معمولی قہقہے سے ہنسی تھی اسی طرح اب غیر معمولی طریقے
سے چلا چلا کے رونے لگی۔ اور بولی۔" مقدس باپ میری اکیلی وہی ایک لڑکی
ہے۔ (ہچکی[ع]) مین اسے نن (ہچکی) نہ بننے دونگی (ہچکی)" اتنا کہتے ہی ایک بڑے بھاری
بورے کی طرح لڑھکا کے نوجوان پادری کے پاؤن پر آرہی۔

لزارس نے بڑی زور آزمائی کے ساتھ ایموجن کو اٹھا کے بٹھایا۔ اور کہا" ایموجن!
گھبراؤ نہین۔ مین نن بنانے کو نہین کہتا۔ میری صرف اتنی خواہش ہے کہ اسے ان
بدوضع اوباشون کی صحبت سے نکال کے علم و فضل کی طرف مشغول کرون اس طرح
تمھاری بیٹی ساری دنیا مین نام پیدا کرے گی۔ اور بادشاہ تک اسکے آگے سر جھکا ئینگے"

ایموجن۔ (اپنے پھولے ہوے گالون پر سے آنسو پونچھ کے)" اسکو مین منع نہین کرتی
مگر یہ کام تو آپ ہی کی مدد سے چلے گا۔ ہنری نام ایک شخص اسکے پاس آتا ہے کبھی اس
نہ ملتی تھی۔ مگر خود مین نے عادت ڈالنے کے لیے بلایا۔ اور زبردستیان کر کرکے دونون کو
ایک ساتھ بٹھایا۔ مگر مسیح ہی کو خبر ہوگی کہ ہنری کی صحبت سے یکایک اسکی حالت کیون
بدل گئی ؟ یا تو شرمیلی لڑکی تھی۔ مردون سے کوسون بھاگتی تھی۔ یا اب سوا ہنری
کے اور کسی کی صحبت مین اسکا دل نہین لگتا۔ مین منع کرتی ہون۔ اور وہ نہین مانتی
مین چاہتی ہون کہ کسی بڑے امیر لارڈ یا ڈیوک سے شادی کرے۔ اور ہنری بالکل مفلس و
نادار ہے۔ لیکن اسپر ایسا جادو چل گیا ہے کہ میرا کوئی زور نہین چلتا۔" یہ کہہ کے
ایموجن پھر زور زور سے رونے لگی۔ اور قریب تھا کہ دوبارہ گر جھکے۔ مگر لزارس نے بڑھ کے
روکا اور کہا۔" تم حیران نہ ہو۔ مین اسے سمجھا دونگا۔ اور یقین ہے کہ وہ مانے گی۔"

ایموجن۔" مگر آپ کب سمجھائینگے! مجھے تو ڈر ہے کہ وہ کہین بہکا کے آج ہی نہ نکال
لیجائے۔ ابھی تھوڑی دیر ہوی اگنس کہین باہر سے آئی۔ اور ہنری اور اسکے کئی دوست
ہمراہ تھے۔ اپنا احسان جتا رہے تھے کہ اسے کسی بڑی مصیبت سے نکال لائے۔ اور وہ

ع ہچکی کی آواز۔ ۱۲

خود بھی اسکی معترف معلوم ———"

لزارس ۔ (حیرت سے) "وہ خود بھی معترف تھی !"

الیوجن ۔ "جی ہان" مگر یہ کہتے ہی اُسنے نوعمر پادری کی صورت گھورکے دیکھی ۔ اور اپنی عادت کے موافق جلدی آنکھین کھول بند کرکے بولی "آپ شاید جانتے ہین ؟ مقدس باپ ! آپ کو معلوم ہو تو ضرور بتا دیجیے ۔ مین نے اُن سے ہزار پوچھا مگر نہ بتانا تھا نہ بتایا ۔ اب وہ کچھہ صلاح و مشورہ کرکے اگنیس کو تنہا چھوڑ گئے ہین ۔ اور مجھے ڈر ہے کہ رات کو وہ غائب نہ ہو جاے ۔"

لزارس ۔ "ایسا ہے تو مین ابھی ساتھہ چلتا ہون ۔ اور اُمید ہے کہ اُسے سمجھا بجھا کے راضی کر دون گا ۔"

الیوجن ۔ "سمجھانا کیسا ! آپ اُسے یہین اپنے پاس لا کے رکھیے ۔ مین غریب عورت ہون اور اکیلی ۔ مجھہ سے کسی طرح حفاظت نہ ہو سکے گی ۔ اور ان لوگون کی یہ حالت ہے کہ جو چاہتے ہین کر گذرتے ہین ۔ ادھر آپ سمجھا کے واپس آئینگے اُدھر وہ اُسے پٹی پڑھا کے سبز باغ دکھائینگے اور اُن سے تو یہ بھی تعجب نہین کہ زبردستی پکڑ لیجائین ۔ ہولی فادر ! اگنیس چلی گئی تو مین کہین کی نہ ہون گی ——" یہ کہہ کے بڑھیا پھر زور زور سے رونے لگی ۔ اور جھکی کہ لزارس کے قدم چومے

الیوجن کی یہ درخواست سنکے لزارس بہت خوش ہوا ۔ اور اُسکا دل گواہی دینے لگا کہ اگنیس کے معاملے مین بوڑھی الیوجن سے پوری مدد ملے گی ۔ وہ اُسکے ساتھہ جانے کے لیے اُٹھنے کو تھا کہ اُٹھتے اُٹھتے بیٹھہ کے بولا ۔ "الیوجن ! آج کا واقعہ جسکو تم پوچھتی ہو یہ تو یقین کل تک معلوم ہو جاے گا ۔ لیکن مین تم سے کہتا ہون کہ ہنری اگر ایسا ہی بد معاش ہے تو یہان کے کلیسیا مین خبر کرکے تم اُسے سزا کیون نہین دلوا دیتین ۔ ؟ اگر اسمین تمھین تامل ہو تو مجھسے کہو مین یہان کے بشپ کو لکھہ بھیجون ؟ ۔"

الیوجن ۔ (جلدی جلدی آنکھین کھول اور بند کرکے) "جو مناسب جانیے کیجیے گا ۔ مگر اس وقت تو اُسے سمجھا بجھا کے اپنے پاس لے آئیے ۔ آج رات کو چلی گئی تو پھر پتہ نہ لگے گا ۔ اُس پر ہنری کا جادو اس قدر چل گیا ہے کہ اپنے آپے ہی مین نہین ۔ یہان ایک فرج (جادوگرنی) رہتی ہے سنتی ہون یہ سب کیا دھرا اُسی کا ہے ۔"

لزارس ۔ "کوئی پروا نہین ۔ اُسے بھی سزا دلواؤن گا ۔"

ان باتوں کے بعد دونوں اُٹھے اور خیمے سے نکل کے غیر آباد جنگلوں میں گھستے ہوئے شمال کی طرف چلے۔ جدھر ایموجن کا مکان تھا۔ اُن دنوں ونچسٹر میں بہت کم آبادی تھی۔ اور جتنی تھی اُس میں بھی ایموجن کا مکان اُس سے علیحدہ اور فاصلے پر واقع تھا۔

یہ موسم بہار کی چاندنی رات تھی۔ ابر برس کے نکل گیا تھا۔ ہر طرف کیچڑ تھی۔ درختوں کی پتیوں سے پانی کے بڑے بڑے قطرے ٹپک رہے تھے۔ شبنم تھوڑی ہی دیر میں کپڑے بھگو دینے کی کوشش کر رہی تھی۔ اور کہرا چاندنی کی روشنی کو میلا ماند اور منتشر کرنے کو ہر چہار طرف چھایا ہوا تھا۔ جسکی وجہ سے چاندنی کی شعاعیں جنگلوں میں بجائے رونق کے ایک قسم کی ہیبت اور وحشت ناک سماں پیدا کر رہی تھیں۔ بھیڑیوں کا بھی ڈر تھا۔ جو اکثر راتوں کو آبادیوں کے قریب ہی چکر لگاتے رہتے۔ اور گھر سے تنہا نکلنے والوں کے حق میں ملک الموت بنجاتے۔ ایسے نازک وقت میں اور ایسے وحشت ناک منظر کو دیکھتے اور کیچڑ میں پھنستے ہوئے لزارس اور ایموجن چلے جاتے ہیں۔

ایک یا دو گھنٹے کی قطع مسافت نے انھیں ایک کچے چھپر کے نیچے پہنچایا۔ اور ایموجن کے بتانے سے لزارس کو معلوم ہوا کہ یہی مکان ہے جسمیں وہ اور اسکی نازنین بیٹی اگینس کی زندگی بسر ہوتی ہے۔ جسپر لزارس نے تعجب کے لہجے میں پوچھا۔ "یہاں تو آبادی کا کہیں نام و نشان بھی نہیں۔ تم گھبراتی نہیں ؟"

ایموجن۔ "مجھے تو عادت ہو گئی ہے۔ مگر اگینس ابھی کمسن لڑکی ہے وہ البتہ گھبراتی ہے" کہتے وقت ایموجن نے پھر آنکھیں کھولیں اور بند کیں۔ مگر رات کے اندھیرے میں لزارس نہ دیکھ سکا۔

لزارس۔ "اور تم دونوں یہاں بالکل تنہا رہتی ہو ؟"

ایموجن۔ "بس ایک تو کوئلے والا ہربرٹ رہتا ہے اور دوسری میں ہوں"

لزارس۔ "میں سمجھتا ہوں اس غیر آباد مقام میں رہنے ہی کی وجہ سے اگینس کے مزاج میں زیادہ شرم ہے۔ اور وہ لوگوں سے ملنا جلنا نہیں پسند کرتی"

ایموجن۔ "مگر انوسنری نے اُسے ایسا سبق دیا ہے کہ ایک گھڑی کو بھی اکیلی نہیں رہ سکتی۔ یہ چند گھڑیاں جتنی دیر تک میں آپ کے پاس رہی اُسپر قیامت ہو گئی ہو نگی۔ بیٹھی گھبرا رہی ہوگی۔ مربا دری صاحب۔ آپ جس طرح بنے اسی وقت سمجھا بجھا کے اور دم دلاسا دے کے اپنے ساتھ

ہی لیجائیے گا"

لزارس۔" مین سمجھانے مین کوئی دقیقہ نہ اُٹھا رکھونگا"

ایموجن۔"بس یہ سمجھ لیجیے کہ آپ چھوڑکے گئے اور وہ نہاین ہے"

ایموجن کے اِس جُملے نے دونون کو جھونپڑے کے دروازے پر پہنچا دیا۔ جسکی طرف اشارہ کرکے موٹی بڑھیا بولی۔" آپ اکیلے جائیے۔ اور سمجھائیے۔ جبتک مین اُدھر پڑوس کے پاس جاکے بیٹھون گی۔ (جھجکے سے) مین ساتھ ہونگی تو جھجکیگی کہ مین ہی آپ کو سمجھا بُجھا کے لائی" اتنا کہہ کے ایموجن تو ایک اور طرف چلی۔ اور لزارس نے جھونپڑے کے اندر قدم رکھا۔ دروازے کے اندر داخل ہوکے لزارس دو تین قدم چلا تھا۔ اور اگینس کی صورت کو چارون طرف ڈھونڈھ رہا تھا کہ ناگہان کئی آدمیون نے جھپٹ کے اُس کے ہاتھ پکڑ لیے۔ ایک شخص نے حلق مین کپڑا ٹھونسا۔ اور دو چار نے مل کے مُشکین کس لین۔

نا تجربہ کار اور نوعمر پادری بجائے اسکے کہ حسین و ناز آفرین لڑکی اگینس سے ملے نامعلوم دشمنون کے ہاتھ مین اسیر ہوگیا۔ چاہتا تھا کہ اپنی گرفتاری کا سبب پوچھے مگر منہ مین کپڑا ٹھنسا ہوا تھا۔ اور دشمن گرفتار کرنے والے زراسی آواز پر بھی قتل کی دھمکی دیتے تھے۔ آخر اُسنے جی کڑا کرکے اشارے سے اپنی گرفتاری کا سبب پوچھا۔ کچھ دیر تک تو کسی نے جواب نہ دیا۔ لیکن تھوڑی دیر کے بعد دشمنون کے گروہ مین سے ایک شخص آگے بڑھا۔ اور کہنے لگا۔" ناپاک پادری تُنے مجھے پہچانا ہے؟"

لزارس نے اُسے غور سے دیکھا۔ اور پہچان گیا کہ ہنری ہے جو اگینس کی محبت کا دعوی کرتا ہے۔ چاہتا تھا کہ کڑے تیور دکھا کے اپنی ناراضی کو ظاہر کرے اور دینی ملامتون کی دھمکی دے۔ مگر یہ بات بالکل خلاف مصلحت معلوم ہوئی۔ اپنی مجبوری و بےبسی پر پیچ و تاب کھاکے رہ گیا۔ اور اشارے سے پوچھا" میرے لیے کیا سزا تجویز کی گئی ہے؟"

ہنری۔ (نہایت ہی غصے سے اور غیظ و غضب کے لہجے مین دانتون کو پیس کے)" جو سزا تجویز ہوئی ہے اُسے تم سنوگے نہین بلکہ آنکھون سے دیکھوگے اور اپنے ہاتھ پاؤن سے بھگتوگے مگر اسوقت مجھے یہ کہنا ہے کہ اس مقدس لباس کو تُنے ناپاک کر دیا۔ ایک پاکدامن لڑکی کو لیے جاتے تھے کہ اپنی سیہ روئی کا دھبّا اُسکے گورے اور بھولے مُنہ مین بھی لگا دو۔ تاکہ مسیح

نے اُسے بچا دیا۔ مگر پھر خدا کے غضب کا کوڑا پڑا۔ اور انتقام الٰہی نے تمھارا فریب خود تم پر کھول دیا۔ یا تو مین تمھارے سامنے بے دست و پا پڑا تھا اور یا اب تم میرے قدمون کے سامنے ہو۔ اور مین ٹھوکر مارنا بھی اپنی شان سے کم سمجھتا ہون۔ غنیمت ہے کہ اگنیس تمھاری سیہ کاری کے حجرے سے پاکدامن نکل آئی۔ اگر ایسا نہ ہوتا تو اس وقت تک تم قتل ہو چکے ہوتے۔ مگر اب تمھاری واسطے دوسری سزا تجویز ہوی ہے اور اُسکے لیے تم تیار ہو جاؤ"

یہ کہہ کے ہنری چلا گیا۔ اور اُسکے جاتے ہی گرفتار کرنے والون نے لزارس کے کپڑے اُتارنا شروع کیے۔ حتی الامکان اُسنے مزاحمت کی۔ مگر کیا زور چل سکتا تھا۔ آخر رات کی سردی مین وہ برہنہ کر کے جھونپڑے سے باہر نکالا گیا۔ اور دُھندلی چاندنی اور رات کے سناٹے مین اُسکی برہنہ پیٹھ پر کوڑے پڑنے لگے۔ اس تکلیف کو اسنے نہایت ہی مستقل مزاجی اور صبر و شکر سے جھیلا۔ آخر ساری پیٹھ زخمی ہو گئی۔ خون بہنے لگا۔ اور قریب تھا کہ غش کھا کے گر جائے یہ حالت دیکھ کے کوڑون کی سزا موقوف ہوی۔ اور اسے ایک معمولی چادر اُڑھا دی گئی۔ جسے تمام جسم مین لپیٹ کے وہ زمین پر بیٹھ گیا۔ اور دل مین طرح طرح کے خیالات آنے لگے۔

تھوڑی ہی دیر ہوی ہو گی کہ چند راہبون کا ایک گروہ آیا۔ جنھون نے آتے ہی لزارس کی طرف اشارہ کر کے پوچھا "یہی گنہگار شخص ہے؟" ہنری نے جو اس مقدس جماعت کے آنے کی خبر پاتے ہی جھونپڑے سے باہر نکل آیا تھا بڑھ کے ادب سے سر جھکایا اور جواب مین کہا "جی ہان یہی" بس اتنا اشارہ کافی تھا۔ انھون نے لزارس کو رسیون سے باندھا اور کھینچتے ہوے آبادی کی طرف لے چلے جہان ونچسٹر اور اُسکے اضلاع کی بڑی خانقاہ تھی ان ہی لوگون کو دیکھ کے لزارس کی اُمیدین تازہ ہو گئین۔ کیونکہ اُسکے ہم پیشہ و ہم مذاق لوگ تھے۔ اور اسی لیے راستے مین چلتے چلتے اُسنے جراٴت سے کام لے کے زبان کھولی اور کہا "آپ لوگ جانتے ہین کہ مین کون ہون؟"

ایک راہب۔ (جو سب مین زیادہ سن رسیدہ تھا) "ہان معلوم ہے کہ تم گنہگار ہو۔ بس اتنا معلوم ہو جانا کافی ہے۔ تم اب توبہ کرنے اور توبہ کی سختیان برداشت کرنے کو چلتے ہو لہذا اپنے دل کو مسیح کی طرف متوجہ کرو اور خاموش رہو۔ خموشی ہی پہلی ریاضت ہے جس سے ہماری خانقاہ مین توبہ کی ابتدا ہوتی ہے"۔

لزارس "مین گنہگار نہین ہون۔ تمکو شاید دھوکا دیا گیا ہے۔ مین تو فرانس کے مشہور و

مستند کلیسا کا بشپ لزارس ہون۔ اور خود پاپاے روم کے حکم سے وعظ و نصیحت اور تلقین دین کے لیے دورہ کرتا ہوا یہان انگلستان مین آیا۔ اور آج چوتھا دن مختلف قصبات مین پھرتا پھراتا ہوا ونچسٹر مین وارد ہوا ہون۔"

راہب۔ "کسی دینی مقتدا کے ساتھہ کوئی ایسا فریب نہین کر سکتا۔ اور ہمکو اس سے بحث ہی نہین کہ تم کون ہو۔ اس بات کی ہمین قابل وثوق شہادت مل چکی کہ تم کسی سخت اور بڑے گناہ کے مرتکب ہوے۔ اور یہ کافی ہے۔"

لزارس۔ "مین بشپ ہون۔ اور مقتدایان دین کے گناہ کا تصفیہ صرف پاپا کے ہاتھہ مین ہے"

راہب۔ "ہمارے پاس تمھارے بشپ ہونے کا کوئی ثبوت نہین۔"

لزارس۔ "میرے پڑاؤ پر چلو۔ کافی ثبوت دے دونگا۔"

راہب۔ (بے پروائی سے) "ہمین کہین جانے کی ضرورت نہین۔ جو کچھہ ثبوت ہوگا ہماری خانقاہ مین اور ہمارے مقدس بشپ کے سامنے پیش ہو جائے گا۔"

لزارس۔ "مجھے اندیشہ ہے کہ اس لاپروائی کا تمپر الزام نہ آ جاے؟"

راہب۔ "مین کہہ چکا ہون کہ خاموش رہو۔ اب تمھاری کسی بات کا جواب دیا جائے گا۔ اور نافرمانی کا دوسرا گناہ عاید ہوگا۔"

ان باتون نے لزارس کو بالکل مایوس کر دیا۔ اور اُسے یقین آ گیا کہ اب رہائی کی کوئی اُمید نہین۔ خانقاہون مین اس قسم کے مجرمون پر جو مظالم ہوتے تھے وہ اُسے بخوبی معلوم تھے جنکا خیال کر کے جو جو آگے قدم بڑھاتا خون خشک ہوتا جاتا تھا۔ تاہم وہ متحیر تھا کہ ان لوگون نے میرے پادری اور مقتداے دین ہونے کا کیون نہ لحاظ کیا۔ دل مین کہہ رہا تھا کہ اگر ذرا بھی راز فاش ہو گیا تو ان سب کو بڑی سخت سزا ہوگی۔ مگر اسکی صورت ہی کون ہے؟ یہ مجھے اسطرح چھپا کے رکھین گے اور تکلیفین دینگے کہ کسی کو کانون کان خبر نہو گی۔"

آخر وہ اپنے درشت مزاج ہمراہیون کے ساتھہ ونچسٹر کی قدیم خانقاہ کے دروازے پر پہنچا آدھی رات کے سناٹے مین خانقاہ کا دروازہ ایک ہولناک آواز کے ساتھہ کھلا۔ اور وہ ایک آہ کے ساتھہ اُسمین داخل ہوا۔ راہب لزارس کو ایک زینے سے اُتارتے ہوے تہخانے مین لے گئے۔ جہان وہ ایک بڑی صلیب کے سامنے جسپر مسیح مصلوب کی تصویر لٹک رہی تھی کھڑا کر دیا گیا۔ صلیب کے دونون جانب بڑی بڑی چار شمعین روشن تھین۔

لزارس کو حکم دیا گیا کہ تمھارے گناہ کے لیے پہلا کفارہ یہ تجویز کیا گیا ہے کہ تین دن تک بے کچھ کھائے پیے صلیب کے سامنے خاموش کھڑے رہو۔ اور اس وضع سے کہ تمھارے اعضا ہر وقت تین صلیبون کی تصویر ثابت کرتے رہین۔ ایک تو وہ قدرتی صلیب جو ناک اور بھوون سے خود مسیح نے تمھارے جسم مین بنا دی ہے۔ دوسری صلیب اپنے سینے پر دونون ہاتھون کے تقاطع سے بناؤ۔ اور تیسری تمھارے دونون پاؤن کے تقاطع سے بنے۔"

لزارس۔ (حیرت سے) "تین دن تک!"

راہب۔ "ہان تین دن تک۔ دن کو بھی اور رات کو بھی۔"

لزارس۔ "مگر اتنی مدت مین تو مین ہلاک ہو جاؤن گا۔"

راہب۔ "کوئی مضائقہ نہین۔ جلدی نجات سرمدی حاصل ہو جائے گی۔"

اس جواب پر لزارس کے آنکھون مین آنسو بھر آئے۔ مگر کیا کر سکتا تھا؟ بیچارہ خاموش کھڑا ہو گیا اور وہی وضع بنالی جو بتائی گئی تھی۔ یعنی دونون ہاتھ آڑے آڑے کر کے سینے پر رکھ لیے۔ اور دونون پاؤن ترچھے رکھ کے کراس کی صورت نمایان کی۔ جب وہ اس وضع سے کھڑا ہو گیا تو سب لوگ چلے گئے اور نگرانی کے لیے صرف ایک راہب باقی رہ گیا۔ جو ایک کونے پر بیٹھا دیکھ رہا تھا۔ اور جہان اُسکے ہاتھ پاؤن کو کوئی حرکت ہوتی فوراً ٹوک دیتا۔

لزارس اب دل مین نہایت ہی حیران تھا۔ اور اپنی زندگی سے بالکل مایوس۔ دل مین کہہ رہا تھا "بیشک یہ خدا ہی کی طرف سے ہے۔ اور مجھپر مسیح ہی کا غضب نازل ہوا ہے۔ اسی سزا کو مین ہنری کے لیے تجویز کر رہا تھا جسے خود بھگت رہا ہون۔ اور اُسی ہنری کی چالاکی ہے۔ افسوس مین انتقام نہین لینے پایا۔ اور اُس نے میرا کام تمام کر دیا۔ مگر مقدس مریم! آپ پر ظاہر ہے کہ میتے ایگنس کو کوئی بُری صلاح نہین دی تھی۔ مین نے اُسے دیندار بنانے اور آپ کی خدمت کرنے کا مشورہ دیا تھا۔ شاید کوئی بدنیتی دل مین ہو۔ مگر زبان سے نہین ظاہر ہوئی تھی لیکن ہان میری غلطی ہے۔ خداوند مسیح بتا چکے ہین کہ بُری نیت بھی گناہ کا حکم رکھتی ہے۔ اور آپ دلون کا راز جانتی ہین۔"

الغرض اسی قسم کے خیالات اُسکے دل مین گزر رہے تھے۔ اور وہ انتہا سے زیادہ پریشان تھا۔ اس حالت کو پورا ایک دن گزر گیا۔ مگر کیسا دن جو ایک سال سے زیادہ تھا۔ کئی دفعہ

وہ گر پڑا۔ اور یہ حالت تھی کہ پاؤن کج ذمن مَن بھر کے ہو گئے تھے۔ طاقت جواب دیتی جاتی تھی۔ اور موت کی گھڑی کا بڑی بے صبری سے انتظار کر رہا تھا۔ ناگہان وخچیسٹر کا بڑا بشپ زینے سے اُتر کے اُسکے سامنے آیا۔ اور نہایت ہی تعظیم و تکریم سے بغلگیر ہوکے بولا "مجھے نہین معلوم تھا کہ آپ ہی نزاس کے بشپ لزارس ہین۔ لاعلمی سے ایسی غلطی ہوئی۔ ورنہ ایسی جراٗت کیکو مجال ہو سکتی تھی۔ اب آپ آزاد ہین۔ اور امید ہے کہ جو کچھ ہوا ہے اُسے معاف فرماینگے"

بشپ کی زبان سے یہ باتین سنتے ہی قریب تھا کہ لزارس کو شادی مرگ ہوجائے۔ تھوڑی دیر تک دم بخود کھڑا رہا۔ پھر جو پہلا کام کیا وہ یہ تھا کہ ہاتھ پاؤن کو آرام دینے کے لیے زمین پر بیٹھ گیا۔ اور بشپ کی طرف دیکھکے بولا۔

"شاید آپ کو خبر نہ ہوگی۔ مگر جو راہب مجھے یہان لائے اُنکو تو مینے بتا دیا تھا"

بشپ "بتا دیا تھا! مگر وہ تو لاعلمی ظاہر کرتے ہین"

لزارس "شاید اُنھین میرے کہنے کا یقین نہ آیا ہوگا"

بشپ۔ "بہتر۔ مین اسکی تحقیقات کرونگا۔ مگر مجھے تو معاف فرمایئے۔ اسلیے کہ مجھے مطلق خبر نہ تھی۔ اور اب اوپر چل کے اپنے ہمراہی راہبون سے ملیے جو آپ کا انتظار کر رہے ہین"

لزارس۔ (حیرت سے) "اُن لوگون کو خبر ہوگئی!"

بشپ "جی ہان۔ اُنھین سے تو مجھے معلوم ہوا"

اسکے بعد لزارس اُٹھ کے بشپ کے ساتھ اوپر گیا۔ اور اپنے ہمراہیون سے بڑے جوش کے ساتھ بغلگیر ہوا۔ پھر بشپ سے اجازت مانگی۔ اور اپنے پڑاؤ کی طرف روانہ ہوا۔

تیسرا باب

پھر چکما کھایا

لزارس جس وقت کہ خانقاہ سے نکل کے اپنی فرودگاہ کی طرف چلا ہے اُسکے دل مین نہایت ہی پریشان خیالات گزر رہے تھے۔ گزشتہ صدمات و آلام بار بار یاد آتے اور دل ہی دل مین سہم جاتا۔ لیکن یہ حوصلہ پست کرنے والے خیالات اُسی وقت تک

تھے جبتک وہ راستے مین تھا۔ اپنے خیمون کے قریب پہنچکے جب ماتحت راہبون کے ایک گروہ نے ادب و تعظیم سے اُسکا خیر مقدم ادا کیا۔ اور اُسے اپنی قدرت و حکومت یاد آئی تو اُن بزدل بنانے والے خیالات کا بھی ہجوم اُسکے خیال کی آنکھون کے سامنے سے ہٹ گیا۔ اب وہ ذرا اطمینان و فارغ البالی کے ساتھ اپنے ماتحت ہمراہیون سے ملا۔ سب کی خیریت دریافت کی۔ اور دانیال نام ایک راہب کو جو تمام ہمراہیون مین مغز تصور کیا جاتا تھا۔ اور اُسکا خاص دوست تھا ساتھ لیکے اپنی تنہائی کے خیمے مین گیا اور وہان بیٹھتے ہی اُسکی طرف دیکھ کے پوچھا۔ "میری اسیری کا حال تمکو کیونکر معلوم ہوا ہے؟"

دانیال "جناب جب آپ رات بھر غائب رہے تو ہم لوگون کو بڑی پریشانی ہوئی بہت کچھ جستجو کی مگر کچھ پتا نہ چلا۔ آخر اُس بڑھیا کے پاس گئے جو آپ کو ساتھ لے گئی تھی۔ اُسنے بھی اپنی لاعلمی ظاہر کی۔ اور کہنے لگی کہ آپ کو اپنے مکان مین چھوڑ کے کہین اور گئی تھی واپس آئی تو آپ کو نہ پایا اور سمجھی کہ آپ واپس چلے آئے ہونگے ——"

لزارس "تو اس واقعے کی اُسے خبر نہین؟"

دانیال "اُسکے بیان سے تو ایسا ہی معلوم ہوتا ہے۔ مگر حضرت مجھے وہ بڑی مکار عورت معلوم ہوتی ہے"

لزارس "مین بھی ایسا ہی سمجھتا ہون۔ خیر آگے بتاؤ کیا ہوا؟"

دانیال "جب وہان بھی آپ کا سُراغ نہ لگا تو ہم سب لوگ انتہا سے زیادہ پریشان ہوے اسی پریشانی مین بیٹھے تھے کہ یہان کی خانقاہ کا راہب فلپ میری ملاقات کو آیا۔ اُس سے مجھ سے بہت پرانی دوستی ہے۔ اور مدتون المانیا مین ہم اور وہ ساتھ رہچکے ہین۔ اُسنے اپنی پچھلی دوستی کا یہ ثبوت دیا کہ مجھے الگ لیجا کے بتایا کہ آپ کسی کی مخبری اور شکایت پر یہان کی خانقاہ مین اسیر کیے گئے ہین۔ یہ سُنتے ہی ہم سب بہت گھبرائے۔ اور آخر فلپ ہی کے مشورے سے یہ بات قرار پائی کہ مین یہان کے بشپ کے پاس جا کے آپ کی رہائی کی درخواست کرون فلپ کے چلے جانے کے دو گھنٹے بعد چند راہبون کو ہمراہ لے کے مین خانقاہ مین پہنچا۔ اور بشپ سے ملاقات کر کے آپ کی گرفتاری کا حال بیان کیا۔ اُسنے پہلے تو ہماری درخواست منظور کرنے سے انکار کیا۔ مگر جب مینے زور دے کے کہا اور دھمکی دی کہ ایک بیگناہ مقتدائے ملت کی آزادی کا دعوی پیش کر کے ہم سارے انگلستان کو آپ کا دشمن بنا دینگے۔ اور پوپ کے دربار

بھی چند روز مین آپ کی اور اس خانقاہ کے تمام راہبون کی گرفتاری کا حکم آجائے گا - اور یہ ایسا جرم ہوگا جسکا انتقام سوا قتل کے اور کچھ نہوگا تو وہ ڈرا اور عاجزی کے ساتھ خوشامد کے لہجے مین کہنے لگا "مین بہت جلد تحقیقات کرونگا" مینے غضبناک چشم و ابرو سے جواب دیا اگر آج غروب آفتاب سے پہلے ہمارے سردار لزارس کو رہائی نہ ملی تو معاملہ ہمارے اختیار سے باہر ہوگا - بلکہ ممکن ہے کہ مین اسی وقت یہ غل مچا دون کہ "ونچسٹر کا کلیسیا گنہگار ہے - اور ایک بیگناہ بشپ کا خون یہان کے کل راہبون کی گردن پر ہے" یہ سنتے ہی بشپ بہت ڈرا - اور کچھ دیر تک گردن جھکائے رہنے کے بعد بولا - "اچھا ٹھہرو - اگر تمھارے مقتدا یہان ہین تو مین انکو اسی وقت چھوڑے دیتا ہون" یہ کہہ کے وہ اندر گیا اور تھوڑی دیر کے بعد جب واپس آیا تو آپ اُسکے ہمراہ تھے"

لزارس - "دانیال - مین تمھاری کوشش و ہمدردی کا نہایت شکرگزار ہون - اگر تم نہوتے تو اس موقع پر مین نہ بچتا - یہ لوگ میری جان کے درپے تھے - اور شاید ایکدن بھی اور ٹلجاتا تو تم مجھے زندہ نہ پاتے"

دانیال - "یہ تو ہمارا فرض تھا - اور معلوم ہونے کے بعد کیونکر ممکن تھا کہ خاموش بیٹھے رہتے"

لزارس - "اور تمھین اصلی واقعہ بھی معلوم ہے؟"

دانیال - "مجھے کیا خبر؟ آپنے کبھی ارشاد نہین فرمایا - پھر اور کس سے معلوم ہوتا؟"

لزارس - (سر ذرا قریب لاکے اور سرگوشی کی شان سے) "اس واقعے کے مخفی رکھنے کی ضرورت بھی تھی - لیکن اب تم سے بیان کر دینا ضروری ہے - تم نے ہمیشہ مجھ سے ہمدردی اور دوستی ظاہر کی - اور اپنے آپ کو رازداری کے قابل ثابت کر چکے ہو - مگر دیکھو کسی اور کو خبر نہونے پائے"

دانیال - "مجال ہے کہ آپ کا راز فاش ہو!"

لزارس - "اصل معاملہ یہ ہے کہ یہان ایک نوعمر لڑکی ہے اگینس - جو علاوہ حسن و جمال کے ذہانت - طباعی - اور لیاقت مین بھی اپنا مثل نہین رکھتی - اُسکی مان چاہتی ہے کہ کسی امیر سے شادی کر دے - مگر وہ خود ایک بدطینت آوارہ اور مفلس شخص کی محبت مین گرفتار ہے اس لڑکی کی صورت دیکھتے ہی میرے خیال مین یہ بات آئی کہ اگر علوم دینیہ حاصل کر کے اور راہبانہ زندگی اختیار کر کے وہ دنیا کے مختلف ممالک سے سبق لے تو ایک عدیم المثال چیز ثابت ہوگی

اور دین کو بھی اُس سے بہت فائدہ پہنچے گا - چنانچہ مین نے اُسے ایسا ہی کچھ مشورہ دیا"

دانیال - "شاید آپ نے نن بنجانے کی راے دی ہوگی ؟"

لزارس - "نہین - مین نے یہ راے دی کہ وہ مردانہ بھیس بدل کے راہبون کی وضع و لباس مین ہمارے ساتھ رہے - المانیا مین چل کے علم الٰہی کے دار العلوم مین شریک ہو - اور کمالات روحانی حاصل کرے - اس تجویز سے میرا مقصود یہ بھی تھا کہ اُسکی صحبت سے سوا میرے اور کوئی فائدہ نہ اُٹھا سکے - نن ہو جانے کی صورت مین ہر بشپ اور راہب کو یکسان حق حاصل ہو جاتا - لیکن اپنے اس خیال کو مینے اُسپر ظاہر نہین کیا - اسلیے کہ اگر اپنی محبت کو ذرا بھی ظاہر کرتا تو وہ بدگمان ہو جاتی - اصل مین وہ نہایت ہی [illegible] ہے - اور اسی خیال سے مین نے اپنے دلی جذبات کو چھپا کے اُسے ایسی راے دی جو اُسکے مذاق کے مطابق تھی - اور جسکو اس نے تھوڑے ہی تامل کے بعد تسلیم کر لیا ——"

دانیال - "تسلیم کر لیا !"

لزارس - "ہان تسلیم کر لیا - مگر وہ آوارہ گرد بدمعاش اُسپر جان دیتا ہے - اور نہین چاہتا کہ وہ بھولی اور نیک لڑکی اس راہ مین قدم رکھے - وہ ہر طرح کی دشواریان پیدا کرتا ہے - اور اُسی کی یہ بھی شرارت تھی کہ اگنیس کے نام سے اور خاص اُسکی مان کے ذریعے سے مجھے وہان بلوایا - مان باہر ہی سے فقرہ دے کے چلی گئی - اور اگنیس کا وہان کہین پتا نہ تھا جیسے ہی مکان کے اندر مین نے قدم رکھا - بہت سے لوگون نے جھپٹ کے آنا فانا گرفتار کر لیا جنمین خود وہ بدمعاش بھی تھا - مجھے برہنہ کر کے پیٹھ پر کوڑے مارے جنکے صدمے سے اسوقت تک نیجان ہون - اور آخر اُسنے ونچسٹر کے بشپ کو دھوکا دے کے مجھے خانقاہ مین بھجوا دیا جسکا انتظام شاید پہلے ہی سے کر رکھا تھا"

دانیال - "اس شخص نے تو بڑی جرأت کی ! یہ بھی خیال نہ کیا کہ ایک مقتداے دین کے ساتھ بدسلوکی کرنا کتنا بڑا جرم ہے !"

لزارس - "اسی قدر نہین - مین تو سمجھتا ہون کہ میرے ساتھ تم سب کی بھی توہین ہوتی اور ہمارے کلیسا کی عزت پر بھی حرف آگیا"

دانیال - "بیشک"

لزارس - "تو پھر تمھارے نزدیک مجھے کیا کرنا چاہیے ؟ - اگرچہ اتنے صدمے اُٹھا چکا ہون

1573

مگر ابھی تک یہ نہین منظور کہ اُس پری جمال نازنین سے ہاتھ اُٹھا لون"

دانیال۔" ہرگز نہین۔ وہ بدمعاش جو کچھ کرتا تھا کر چکا۔ اب اس سے زیادہ کیا کرسکے گا! ۔ مگر یہ تو آپ کو یقین ہے کہ اگنس آپ کے ساتھ چلنے پر آمادہ ہے؟"

لزارس۔" وہ خود کہہ چکی۔ اور مجھے یقین ہے کہ وہ جھوٹی نہین"

دانیال۔" تو مناسب ہوگا کہ مین دو تین راہبون کو لے کے اسکے پاس جاؤن اور اُسے بہلا پھسلا کے یہان لے آؤن۔ اُمید ہے کہ ابھی ملاقات مین وہ بالکل راضی ہو جائیگی اور آپ کے ساتھ جو فریب کیا گیا تھا اُسکا حال بھی معلوم ہو جائے گا"

لزارس۔ (بہت خوش ہو کے) "بس یہی مین بھی چاہتا تھا۔ مگر دیکھو سوا تمھارے اور کسی راہب کو اصل واقعہ نہ معلوم ہو"

دانیال۔" کسی کو خبر نہ ہوگی"

لزارس۔" تو اب زیادہ باتین کرنے کی ضرورت نہین۔ جاؤ۔ اور جلدی لے آؤ"

لزارس کے حکم کے ساتھ ہی دانیال پانچ اور راہبون کو ساتھ لے کے الیوجن کے گھر کی طرف روانہ ہوا۔ دروازے پر پہنچا تھا کہ الیوجن باہر نکلی اور اس مختصر مذہبی جماعت کو دروازے پر دیکھ کے بہت گھبرائی۔ اسلیے کہ اُن دنون یہ لوگ پولیس کے کانسٹبلون سے زیادہ خوف کی چیز سمجھے جاتے تھے۔ دانیال نے اپنا رعب بٹھانے کے لیے کسی قدر درشتی کے لہجے مین کہا "ہنری نام کوئی نوجوان تمھارے یہان آیا جایا کرتا ہے؟"

الیوجن۔ (خوف زدگی سے) "ہان آتا ہے میری بیٹی سے اُس سے بہت ملاقات ہے!"

دانیال۔" تو غالباً اُسکے تمام کامون مین تم بھی شریک ہو؟ المانیا کے بشپ لزارس پر جو ظلم ہوا یقین ہے کہ تمکو معلوم ہوگا۔ اب وہ یہان کی خانقاہ سے نکل کے آئے ہین۔ اور چاہتے ہین کہ تم لوگون کی دینی گستاخی اور بے رحمی کی رپورٹ پاپا کے دربار مین کرین۔ مگر رپورٹ سے پیشتر ضرور ہے کہ تمھارا اور اگنس کا اظہار لے لیا جائے"

الیوجن۔ (کانپ کے اور جلدی جلدی آنکھین کھول اور بند کر کے) "میری اُس مین کوئی خطا نہین۔"

دانیال۔" ہم فقط تمھین بُلانے آئے ہین۔ جو کچھ کہنا ہو ہمارے بشپ کے سامنے چلکے کہنا"

الیوجن۔" تو چلیے مین ابھی چلتی ہون" اتنا کہہ کے اُس نے چلّا چلّا کے رونا شروع

گیا۔ اور دانیال کے سامنے گھٹنوں پر کھڑی ہو کے ہاتھ جوڑنے لگی۔

دانیال :۔ میری خوشامد سے کوئی فائدہ نہیں۔ مگر تم سے پہلے اگینس کے جانے کی ضرورت ہے۔ سب سے پہلے اُسکا اظہار ہوگا۔ پھر تمھارا۔ بلاؤ۔ وہ کہاں ہے؟"

امیوجن ۔ (اُٹھ کے) "گھر میں ہے۔ میں ابھی لائی۔" اتنا کہہ کے وہ گھر میں گھس گئی اور ایک منٹ بھی نہ گزرا ہوگا کہ اپنی نازآفرین بیٹی کو ساتھ لیے ہوئے باہر آئی۔ اگینس نے آتے ہی پہلے تو اپنی جادو بھری نیلی آنکھوں سے اِن خشک مزاج راہبوں کے سخت دلوں کو نرم کیا۔ اور اُسکے بعد شریلی آواز اور دلفریب لہجے میں بولی "کیا میں بھی آپ کی مجرم ہوں؟"

دانیال :۔ "نہیں۔ مگر ان مجرموں کا کچھ حال آپ سے دریافت کرتا ہے۔ اور اسی غرض سے ہمارے لشپ زارس نے آپ کو تھوڑی دیر کے لیے بُلایا ہے۔ اور آپ کی ملاقات کے بعد اگر ضرورت ہوگی تو آپ کی ماں امیوجن کا بھی اظہار لیا جائے گا۔ اسلیے کہ اُن کے طرزِ عمل پر بہت کچھ بدگمانی کیجاتی ہے۔"

اگینس ۔ "بہتر۔ میں ابھی چلتی ہوں۔ مگر اتنی اجازت دیجیے کہ کپڑے بدل لوں۔"

دانیال ۔ "جائیے۔ ہم کھڑے ہیں۔" یہ جواب سُن کے اگینس کپڑے بدلنے کو اندر گئی۔ اور امیوجن نہایت ہی کرخت اور ناگوار آواز میں رہ رہ کے بولی۔ "میرا کوئی قصور نہیں۔ میں خود اگینس کو ہنری کے ملنے سے منع کرتی رہتی ہوں" یہ کہہ کے وہ اندر اپنی بیٹی کے پاس دوڑی گئی۔ اور اُسکے سامنے جھک کے خوشامد اور لجاجت کے لہجے میں کہنے لگی۔ "بیٹی۔ اب میری عزت آبرو تیری ہی ہاتھ ہے۔ تو ہی مدد کریگی تو کنواری پاک ماں مجھے نجات دلائیگی"

اگینس :۔ "گھبراؤ نہیں۔ اگر میرے مجرم بنانے کی نہ کوشش کیگئی تو وعدہ کرتی ہوں کہ تمھارا بھی کچھ نہ ہوگا۔ لیکن ہاں۔ اگر خود مجھی پر الزام لگایا گیا تو تم بھی نہ بچ سکوگی۔"

امیوجن ۔ (اور رو کے) "ارے میں تو پہلے ہی کہتی تھی کہ اِس بدمعاش کو اپنے گھر میں نہ آنے دو۔ اب وہ مجھ سے پوچھیں گے تو کیا جواب دونگی؟ میں تو ڈر کے گھبرا جاؤنگی۔ اور نہیں ہوں تو بھی اِس کمبخت زبان کے ہاتھوں گنہگار بنونگی۔"

اگینس ۔ (تیار ہو کے) "اماں اسقدر پریشان کیوں ہوتی ہو؟ جب تمھارا کچھ گناہ ہی نہیں تو کوئی تمھیں کیوں ماخوذ کرنے لگا تھا۔ صاف بات یہ ہے کہ جسنے جیسا کیا ہے ویسا ہی

کھلنے گا۔ مین اب وہان جاتی ہون۔ اگرچہ جانتی ہون کہ اُنھین میری جانب سے کبھی شبہہ ہوگا۔ مگر اسکا بھی یقین ہے کہ وہ مجھپر ظلم نہ کرینگے۔ اور اگر مجھپر کچھہ جبر ہوا تو اطمینان رکھو کہ تمھارا ابھی کچھہ نہ ہوگا۔"

امیوجن۔ "بس یہی چاہتی ہون بیٹی۔ تو کیا مین بھی تیرے ساتھہ چلون؟"

ایگنس۔ "نہین امان۔ تم یہان گھر ہی مین ٹھہرو۔ اگر وہ بلائین تو میرے آنے کے بعد چلی جانا۔"

امیوجن۔ "مگر یہ لوگ جو بلانے آئے ہین کیون چھوڑنے لگے؟ وہ تو کہتے تھے کہ مجھے بھی بلایا ہے۔"

ایگنس۔ "اچھا تو مین باہر جاتی ہون۔ اُنھین سمجھاؤن گی۔ اسپر بھی نہ مانین تو چلی چلنا۔"

اس گفتگو کے بعد دونون مان بیٹیان باہر نکلین۔ اور ایگنس نے دانیال سے کہا۔ "یہان مکان اکیلا ہے۔ اسلیے اسوقت اکیلی مین آپ کے ساتھہ چلتی ہون۔ جب مین واپس آ جاؤنگی تو امان چلی جائین گی۔"

دانیال۔ "مگر یہ صرف تمھاری ذمہ داری پر ہو سکتا ہے۔ ایسا تو نہ ہوگا کہ بھاگ جائین؟"

یہ جملہ سنتے ہی امیوجن تو سر سے پاؤن تک کانپنے لگی۔ مگر ایگنس نے ایک لاپروائی کی شان سے جواب دیا "ہان مین اسکی ذمہ دار ہون۔ اُنھون نے کوئی گناہ نہین کیا۔ اور جب مجرم نہین تو کیون بھاگنے لگین؟"

دانیال۔ "کوئی مضائقہ نہین۔ اگر آپ کو اطمینان ہے تو اُنھین یہین چھوڑ دیجیے۔"

ایگنس دانیال اور اُسکے ہمراہیون کے ساتھہ روانہ ہو کے فریج پادریون کے خیمہ گاہ مین آئی۔ دانیال اُسے اُس خاص خیمے مین لے گیا جسمین لزارس تھا اور جہان وہ لوگون سے پریوٹ ملاقاتین کیا کرتا تھا۔ لزارس دلربا ناز آفرین کی صورت دیکھتے ہی ایک بے اختیاری کی وضع سے تعظیم کے لیے اٹھہ کھڑا ہوا۔ ایگنس نے ایک متبسم ناز کے ساتھہ اُس سے ہاتھہ ملایا۔ اور دونون تپائیون پر بیٹھہ گئے۔

کچھہ دیر تو دونون خاموش اور ایک دوسرے کی صورت دیکھتے رہے۔ لیکن جب اس قسم کے الہامی راز و نیاز ختم ہو گئے تو لزارس نے ذرا جراُت سے کام لے کے زبان کھولی۔ اور بولا "ایگنس! مین نے تمھین کوئی بُری صلاح نہین دی تھی۔ تمھاری نیکی دیانتداری اور تمھاری ذہانت و طبّاعی کے مناسب ایک عمدہ طریقہ زندگی تبایا تھا۔ ممکن تھا کہ تم

اُسی وقت صاف الفاظ مین انکار کردتین - لیکن اسکے خلاف جو کارروائی تمنے کی کسی طرح مناسب نہ تھی - یہ کوئی اچھا کام تھا کہ مجھے دھوکا دے کے ایک ذلیل و ناپاک شخص کے ہاتھ سے رسوا کرایا ؟"

اگینس - " مقدس باپ ! مسیح مجھے غارت کرین اگر آپ کی آزار رسانی کا خیال بھی کبھی میرے دل مین گزرا ہو - اصل یہ ہے کہ ہنری کو آپ پر بدگمانی ہو گئی ہے اگرچہ وہ بدگمانی میری ہی وجہ سے ہے مگر مجھے نہین خبر کہ کیون اور کیونکر پیدا ہوئی - اماّن بھی اُسکے سمجھانے کی کوشش کرتی ہین - اور مین نے بھی اُسے بارہا سمجھایا - مگر وہ اپنی حرکتون سے باز نہ آئے تو مین کیا کرون ؟"

لزارس - " لیکن بغیر تمھاری مدد کے یہ تو کسی طرح ممکن نہ تھا کہ وہ مجھپر اسقدر کامیاب ہو جاتا ؟"

اگینس - " مین جانتی ہی نہین - اور آپ فرماتے ہین میری مدد ؟"

لزارس - " تم نہین تو تمھاری مان ایموجن اُسکے ساتھ شریک ہونگی ؟"

اگینس - " یہ بھی نہین "

لزارس - " آخر پرسون وہی مجھے بُلا کے لے گئین اور اس آفت مین پھنسایا جسکا حال غالبًا تم سن ہی چکی ہوگی - اور سننا کیسا تمنے تو اپنی آنکھون سے دیکھا ہوگا ؟"

اگینس - " انمین اُنکا ذرا قصور نہین - وہ تو خود ہنری کی دشمن ہین - بات یہ ہوئی کہ جس دن جب ہنری مجھے یہان سے اُٹھا کے لے بھاگا تو سیدھا میرے گھر لے گیا - اور وہان مجھے بدفراجی دکھا کے چلا گیا - اُسکے جانے کے بعد اماّن مجھے دیر تک سمجھاتی رہین کہ ہنری سے ملنا چھوڑ دون - ہنری نے دو ایک مرتبہ میرے پکڑے جانے کی ایسی خبر مشہور کی تھی کہ وہ دل مین بہت ڈری ہوئی تھین - اور پریشان تھین کہ اُسی رات کو کہین مجھے غائب نہ کردے - آپ کی توجہ اور ہمدردی کا حال مین اُن سے بیان ہی کرچکی تھی - اُن سے جب اور کوئی تدبیر نہ بن پڑی تو سیدھی آپ کے پاس دوڑی آئین - وہ گھر سے نکلی ہی تھین کہ پھر ہنری آگیا اور مجھ سے بیٹھ کے باتین کرنے لگا - مین نے اُس سے کہا کہ اسوقت لاٹ صاحب آتے ہونگے تم چلے جاؤ - اتنا سنتے ہی اُسنے مجھے گود مین اُٹھا لیا - مین ہزار چلاّئی ایک نہ سُنی - اور مجھے لے جاکے اپنے مکان کے ایک کمرے مین بند کردیا - اور خود اپنے چند دوستون کے ساتھ یہان میرے مکان مین آکے بیٹھ رہا - اماّن جب آپ کو لیکے آئی ہین

اُسوقت میری جگہہ مکان مین وہ بیٹھا ہوا تھا - اور اُنکو اسکی خبر بھی نہ تھی - مین تو رات بھر قیدخانے مین بند رہی - مگر ہان اَمّان کو اُسوقت خبر ہوگئی جب آپ کو باہر لاکے وہ لوگ تکلیف دینے لگے - لیکن اس حال مین اُنکا کیا زور چل سکتا تھا ؟ اُنھون نے زرا بولنے کا ارادہ ہی کیا تھا کہ وہ پھر پکڑکے ایک کونے مین بٹھا دی گئین - ایسی حالت مین آپ ہی انصاف فرمایئے کہ اسمین میری یا اَمّان جان کی کیا خطا ہو سکتی ہے ؟"

ایگنس جس وقت تک یہ سرگزشت بیان کرتی رہی لزارس اُسے تجسس اور دل کی حالت ٹٹولنے والی نظرون سے دیکھتا رہا - اور جب وہ پورا واقعہ بیان کر چکی تو اُسکے بعد بھی چند لمحہ خاموش رہ کے بولا " ایگنس - تمھاری سادہ مزاجی اور تمھاری نیکی مجھے یقین دلاتی ہے کہ تم جھوٹ نہین کہتی ہو - لیکن مین پوچھتا ہون کیا اسکے بعد بھی تمکو یقین ہے کہ ہنری تمھین سچے دل سے چاہتا ہے یا اُسے تمھارے ساتھہ خالص محبت ہے ؟"

ایگنس - " مقدس باپ ! اُسے محبت ضرور ہے - مگر چونکہ ایک ضدی طبیعت کا آدمی ہے اور آوارہ گردی اور بُری صحبتون نے اُسے مکاری اور چالاکی سکھا دی ہے اس وجہ سے اُس سے ایسی حرکتین اکثر صادر ہو جاتی ہین -

لزارس - " خیر یہی سہی - اُسنے تو جو کچھ کیا ہے اور جیسا کیا ہے اُسکی سزا کو بھگتیگا - مگر یہ کہو کہ ایسے شخص کے ساتھہ تمھارا نباہ ہو سکیگا ؟"

ایگنس - " ہرگز نہین - انھین تجربات نے مجھے سکھا دیا ہے کہ اب اُسکے ساتھہ شادی کرنے کا نام بھی نہ لون - مگر اسکے ساتھہ یہ بھی کہونگی کہ مجھے اُس سے محبت ہے - شادی کی اُمیدین تو خاک مین مل گئین - مگر اب اُس سے پاک محبت رکھون گی - اور یہ نہ گوارا ہوگا کہ اُسے کبھی میرے ہاتھہ سے آزار پہنچے "

لزارس - " لیکن یہان رہنے کی صورت مین تم سمجھتی ہو کہ اُسکے ہاتھہ سے بچ جاؤگی ؟"

ایگنس - " مشکل ہے "

لزارس - " تو پھر اُس بات کو کیون نہین مانتین جسکا مینے اُس روز مشورہ دیا تھا ؟"

ایگنس - " وہ بات مجھے انتہا سے زیادہ پسند آئی - اور مین اُسکے لیے تیار ہون - مین اپنی طبیعت سے سیاحت کو پسند بھی کرتی ہون - یہ بھی جانتی ہون کہ پادریون کی زندگی سے زیادہ اچھی اور مقدس کوئی زندگی نہین ہو سکتی - تاہم جی ہچکچاتا ہے - اور ڈر معلوم ہوتا ہے کہ گھر

ہکل کے اَمّان اور تمام عزیزون کو چھوڑ کے خدا جانے کیا اُفتاد پیش آئے۔ اور کیسے کیسے لوگون سے سابقہ پڑے ؟"

لزارس۔ "کیا یہ بات اطمینان کے لیے نہین کافی ہے کہ مین تمھارا بھائی ہون۔ اور ہر مشکل موقع پر تمھاری مدد کرون۔ اور تمھاری عصمت کا ہمیشہ محافظ رہون !"

ایگنس۔ "پورا اطمینان ہے۔ لیکن اندیشہ ہے کہ مین چھپ نہ سکون گی۔ عورت زیادہ زمانے تک مرد نہین بنی رہ سکتی۔ آخر کب تک ؟ ایک دن کھل ہی جائے گا۔ پھر اُس وقت آپ پر بھی الزام آئے گا۔ اور مین تو شاید کہین کی نہ ہونگی۔"

لزارس۔ "یہ فقط وہم ہے۔ مین یقین دلاتا ہون کہ تمھارا راز کبھی نہ ظاہر ہوگا۔ اول تو اکثر راہب داڑھی موچھین مُنڈاتے رہتے ہین۔ بالون کا بڑا ہونا انگلستان کے مردون کا بھی فیشن ہے۔ اور اگر اسپر بھی کھل جانے کا اندیشہ کیا جائے تو تم اُس قسم کے راہبون مین ظاہر ہو سکتی ہو جو مادرزاد خنثیٰ ہوتے ہین۔ یا نفس کشی کے لیے اپنے آپ کو خنثیٰ بنا ڈالتے ہین ۔ روم۔ فرانس۔ اور المانیا مین ہمکو بہت سے ایسے راہب ملین گے۔ اور اُنکی موجودگی تمھاری حالت پر ہمیشہ پردہ ڈالے رہیگی۔ کیا اب بھی تم اپنے راز کے فاش ہو جانے کا اندیشہ کر سکتی ہو ؟"

ایگنس۔ "ایسی صورت مین راز کے چھپے رہنے کی اُمید ہو سکتی ہے۔ لیکن پھر بھی اتنے بڑے کام کی جرأت کرتے ڈرتی ہون۔"

لزارس۔ "یقین جانو کہ مجھے تم ہمیشہ اور ہر حال مین اپنا شفیق بھائی پاؤگی۔"

ایگنس۔ "آپ کی شفقتون سے ایسی ہی اُمید ہے !"

لزارس۔ "تو تم تیار ہو۔ ؟ اگر ارادہ ہو تو صاف کہو۔ مین کل ہی چل کھڑا ہونگا۔ یہان سے سیدھا لندن اور وہان سے سمندر پار ہو کے فرانس مین داخل ہو جاؤن گا۔"

ایگنس۔ (دیر تک متفکر رہ کے) "اَمّان کی تنہائی کا خیال ہے (ایک ٹھنڈی سانس لے کے) مگر جو کچھ ہو مین حاضر ہون۔ آپ کی باتون نے میرے دل مین جگہہ کر لی ہے۔ اور اب اسکے سوا اور کسی زندگی مین مجھے لطف نہ آئے گا۔"

یہ جواب سنتے ہی لزارس نے ایگنس کو گلے سے لگا لیا۔ اور برادرانہ شفقت ظاہر کرنے کے لیے اسکی پیشانی کا بوسہ لے کے کہنے لگا۔ "اب تم بھی مقتدایانِ دین مین شامل ہو۔ اور

آج سے مین تمھین بہن نہین بلکہ اپنا چھوٹا بھائی سمجھون گا۔ خیر تو اب یہ سوچنا چاہیے کہ روانگی کیونکر عمل مین آئے۔"

ایگنس۔" اسکا سوچنا ہی کیا! آپ جس وقت اور جب فرمایئے مین امّان سے رخصت ہو کے چلی آؤن گی۔"

لزارس۔" یون نہین۔ مین چاہتا ہون کہ میرے ساتھ کے راہبون کو بھی اس امر کی خبر نہ ہونے پائے کہ اُنکی جماعت مین کوئی عورت ہے۔"

ایگنس۔" یہ کیونکر ہو سکتا ہے؟"

لزارس۔" ہو سکتا ہے۔ تم سنو تو سہی۔ کل شام کو مین یہان سے کوچ کرونگا۔ اگرچہ بعض درندون اور خاصتاً بھیڑیون کا خوف ہے۔ مگر ہمارے ساتھ راہبون کا اتنا گروہ ہے کہ بخوبی حفاظت ہو سکے گی۔ اسوقت تم میرے کپڑون کا ایک جوڑا اپنے ساتھ لیتی جاؤ۔ اگر تمھین لیجانے مین تکلیف ہو تو میرا ایک رازدار راہب اُسکو ساتھ لیجا کے پہنچا دیگا۔ کل شام کو شفق کے موقوف ہونے سے پیشتر تم ان کپڑون کو پہن کے تیار ہو جانا۔ اسوقت رات کے اندھیرے مین آکے مین تم کو لے آؤن گا۔ بس اُسی کے بعد ہم چل کھڑے ہونگے مگر ہان ایک بات ہے۔ تمھاری مان شاید اسکے خلاف ہون۔ اور اس صورت مین اس طریقے سے تمھارا لانا دشوار ہوگا۔"

ایگنس۔" نہین۔ اُن کو مین راضی کر لونگی۔"

لزارس۔" تو پھر اس سے بہتر کوئی تدبیر تمھارے آنے کی نہین ہو سکتی۔ کسی کو کانون کان خبر نہوگی۔ اور تم نہایت ہی خموشی کے ساتھ ہماری جماعت رہبان مین آملوگی۔"

ایگنس۔ (ذرا غور کر کے)" تو بہتر۔ لائیے۔ وہ کپڑے عنایت فرمایئے۔ کسی کے ساتھ جانے کی ضرورت نہین۔ مین خود ہی لیتی جاؤنگی۔ اور کل شام کے وقت آپ کو تیار ملونگی۔"

لزارس۔" مگر دیکھو ایسا نہو کہ اس انتظام مین کسی قسم کا فرق آجائے۔ اگر ذرا بھی اندیشہ ہو تو کل دن ہی کو مجھے خبر کر دینا۔ تاکہ دوسری تدبیر کر لون۔"

ایگنس۔" نہین کچھ فرق نہ آئے گا۔"

اس طرح ایگنس کی طرف سے اطمینان کر کے لزارس دوسرے خیمے مین گیا۔ اور جبتک وہ غائب رہا ایگنس اپنی آیندہ زندگی اور جس راہ مین قدم رکھنے والی تھی اُسکے مختلف

پہلوؤن پر غور کرتی رہی۔ اُسکے خیالات زیادہ دور نہین جانے پائے تھے کہ لزارس ایک راہبانہ وضع کا مردانہ جوڑا لیے ہوئے آیا۔ اور کپڑون کو اُسکی طرف بڑھا کے بولا "لو اگنیس ان کپڑون کو لیے جاؤ۔ اور کل جب اِنھین پہنو گی ارادہ کر لینا کہ اب یہ مقدس لباس اور یہ خدا پرستی کی وضع کبھی تم سے نہ چھوٹنے گی"۔

اگنس۔ "بیشک اِس لباس کو اختیار کر کے تو مین نہ چھوڑونگی۔ مگر ہان۔ آپکے ساتھ چلنے اور اپنی زندگی آپ کی نذر کر دینے مین میری ایک اور شرط ہے!"

لزارس۔ (کسی قدر چونک کے اور ہمہ تن توجہ بنکر) "وہ کیا؟"

اگنیس۔ "مین تو آپ کے ساتھ چلتی ہون۔ لیکن اِس بات کا اطمینان کر نے کے بعد چلونگی کہ ہنری سے کسی امر کا انتقام نہ لیا جائے گا۔ میرے چلے جانے سے اوسے بہت بڑا صدمہ ہو گا اور یہ صدمہ ہی اُسکے ستانے اور اُسے سزا دینے کے لیے کافی ہے"۔

لزارس۔ (تعجب سے) "مین متحیر ہون کہ اتنے بڑے بدمعاش اور ایسے آوارہ مزاج شخص کے ساتھ تمھین اتنی ہمدردی کیون ہے! مین حقیقت مین اُس سے انتقام لینے کو تیار تھا۔ اُس ماخدا ترس سے مجھے تھوڑی مصیبت نہین اُٹھانی پڑی۔ شاید ایک دن کی بھی اور تاخیر ہو جاتی تو مین مر گیا ہوتا۔ لیکن خیر تمھین اُسکے ساتھ ہمدردی ہے تو مین بھی زیادہ ضد نہین کرتا۔ اِس دنیا مین اُس سے کوئی بدلہ نہ لیا جائے گا۔ مگر ہان مین معاف نہین کرونگا۔ اور اُسے اِس گناہ کی سزا جو کسی طرح قابلِ معافی نہین مسیح کے ہاتھ سے ملیگی"۔

اگنیس۔ "اب آپنے اطمینان دلا دیا۔ تو مین جاتی ہون۔ اور کل شام کو اپنے گھر مین تیار ملونگی۔ مگر یہ کپڑے پہنتے مجھے شرم آئیگی"۔ یہ کہہ کے وہ شرما گئی۔ اور شرم آلودگی نے اُسکے گلابی رخسارون کو ایک ایسے دلفریب رنگ مین رنگ دیا کہ دل از دست دادہ پادری حیرت و بیخودی کے عالم مین کھڑا ہو کے اُسکی صورت دیکھنے لگا۔ اور ناز آفرین اگنیس کے بدلے خود ہی بُت بن گیا۔

وہ متحیر ہی تھا کہ اگنیس اُس سے رخصت ہو کے اپنے گھر کو گئی۔ ایموجن اسوقت تک دلمین متردد اور خائف تھی۔ اگنس نے آتے ہی پہلے تو اُسے اطمینان دلایا۔ اُسکے دل سے خوف و دہشت کا اثر مٹایا پھر اِسکے بعد اپنے جانے کی خبر سنائی۔ اِس خبر کے سنتے ہی ایموجن آگے سے زیادہ بدحواس ہو گئی۔ اور رو رو کے کہنے لگی "بیٹی۔ تیرے سوا میرا کوئی نہین۔ تو

چلی گئی تو مین بے موت مر جاؤنگی۔" مگر اگینس نے نہایت استقلال کے ساتھ جواب دیا کہ "اب تو مین دل مین ٹھان چکی۔ امّان تم میرے روکنے کی ہرگز کوشش نہ کرو۔ اسلیے کہ اب میرا ارادہ کسی طرح نہین بدل سکتا۔ ہنری نالائق ہے اور آوارہ۔ اور مین سیر و سیاحت کی مشتاق ہون۔ اور راہبانہ زندگی کی دلدادہ۔"

ایموجن۔" بیٹی مسیح کے لیے اس ارادے سے باز آ۔ ہنری نہین تو مین تجھے کسی بڑے امیر کی بی بی بناؤنگی۔ تیری صورت ایسی ہے کہ انگلستان کی ملکہ بھی تیرے سامنے شرما جائیگی۔ یہ زاہدانہ لباس تیرے حسن و جمال پر نہین پھبتا۔"

اگینس۔" تو مین حسن فروشی اور عشقبازی کے لیے یہ زندگی نہین اختیار کرتی۔ تم جسطرح بنے صبر کرو۔ کل شام تک اور تمھارے پاس ہون۔ دیکھو یہ راہبون کی وضع کے کپڑے لیتی آئی ہون۔ کل آفتاب کے غروب ہونے کے ساتھ ہی انکو پہنونگی۔ اور اندھیرا ہو جانے کے بعد بشپ لزارس مجھے آکے لیجائینگے۔"

ایموجن۔" ہائے غضب! ارے تو سامان بھی کر چکی۔ اب تیرے بعد مین کیونکر زندہ رہونگی؟" یہ کہہ کے ایموجن سر پیٹنے لگی۔ اور جب دیکھا کہ اگینس کے دل پر کچھ اثر نہین ہوتا۔ تو اسی طرح سر پٹتی ہوئی باہر نکل چلی گئی۔

دوسرے دن صبح ہوتے ہی لزارس نے روانگی کا سامان کیا۔ خیمے اکھڑوا کے گدھون پر لدوائے۔ اور تمام تبرکات۔ اور مقدس سامانون کو صندوقون مین بند کیا۔ چند آدمیون کو کل اسباب کے ساتھ روانہ کیا کہ ونچسٹر کی آبادی سے باہر دو میل کے فاصلے پر جا کے ٹھہرین۔ اور جب وہ خود پہنچے تو ایک ساتھ مل کے کوچ کرین۔ تیسرے پہر کی گھڑیان اُسنے انتظار کی بے چینی مین بسر کین۔ اور جیسے ہی شفق غائب ہوئی۔ دس راہبون کو اپنے ساتھ لے کے ایموجن کے مکان کی طرف روانہ ہوا۔ یہ سب لوگ جنگل مین گھستے ہوے چلے۔ اور منزل مقصود کے قریب پہنچ گئے۔ گذشتہ مصیبت نے لزارس کو ہوشیاری اور احتیاط کا اچھا سبق دیدیا تھا۔ اسی وجہ سے اُسنے ان سب لوگون کو ساتھ لیا تھا۔ جب ایموجن کا مکان بالکل قریب آگیا۔ اور صرف اتنا فاصلہ رہگیا کہ درختون کی آڑ سے کھڑے ہوکے کوئی وہان کی ہر حالت کو دیکھ سکے تو ہمراہی راہبون کو ایک مخفی مقام مین ٹھہرا دیا اور صرف اپنے ہمراز دوست دانیال کو ساتھ لے کے آگے بڑھا۔ اور دروازے پر جا کے دستک دی۔

دستک کے ساتھ ہی ایموجن کی آواز آئی۔" ابھی آئی۔" اور شاید چند منٹ بھی نہ گذرے ہونگے کہ انگینس وہی اسکا دیا ہوا راہبانہ لباس پہنے دروازے سے باہر نکلی۔ اور بہت پست اور دبی ہوئی آواز مین بولی۔" چلیے۔"

لزارس کی خوشی کی اسوقت کوئی انتہا نہ تھی - وہ اپنی قسمت پر نازان تھا۔ اور دل ہی دل مین اس خیال کے مزے لے رہا تھا کہ دل بہلانے کے لیے کیسی اچھی ہم صحبت ہاتھ آئی ہے۔ ہجوم مسرت سے وہ اس قدر بے خود تھا کہ انگینس آ گئی۔ چلنے کو کہتی ہے۔ اور وہ ٹھٹھرا ہے۔ روانگی اور سفر کا خیال اوسکے دل و دماغ سے محو ہو گیا۔ اور اندھیرے کے دامن کے اندر سے وہ انگینس کے دلربا خط و خال کو آنکھون ہی آنکھون مین ٹٹول رہا ہے۔ اوسکا بے ضرورت ٹھہرنا دیکھ کے دانیال نے کہا" چلیے۔ اب انتظار کس بات کا ہے ؟"

لزارس" ہان چلو۔ یونہی ٹھہر گیا تھا۔" (انگینس کی طرف دیکھ کے)" سب کامون سے فراغت کر لی ؟ کوئی بات بھول تو نہین گئین۔"

انگینس۔ (بہت چپکے سے)" نہین"

لزارس۔" انگینس ! اس قدر خاموش کیون ہو ؟"

انگینس۔ (بہت ہی آہستہ اور دبی آواز مین)" امّان کے چھوٹنے کا ملال ---- !" اور اک ہچکی لے کے خاموش ہو گئی۔

لزارس" مین تمھین اُن سے بہت جلد ملاؤن گا۔ بس اب دل مضبوط کرو۔ اور اس مبارک زندگی کے لیے جو نہایت ہی دلچسپ اور بے انتہا پاک و صاف ہے ہنسی خوشی سے قدم بڑھاؤ"

انگینس۔ (پہلے سے بھی زیادہ دبی آواز مین)" مین ڈرتی ہون۔ ہنری کو خبر ہو گئی اور تاک مین ہے"

لزارس۔" تاک مین ہے ؟ خوب بتا دیا۔ ہمین ہوشیار رہنا چاہیے۔ (پکار کے) دانیال۔ غافل نہ ہو جانا۔ دشمن لگے ہوے ہین۔ اور ہان انگینس (چپکے سے) تم بھی کچھ بولنا چالنا نہین۔ یونہی چپکی چلی چلو۔"

انگینس نے اسکا کچھ جواب نہین دیا۔ وہ خاموش چلی جاتی تھی۔ اور راہبون کا یہ مختصر گروہ چارون طرف سے گھیرے ہوے تھا۔ اس وضع سے یہ لوگ جنگل کو قطع کرتے

ہوئے اُس راستے پر چلے جاتے تھے جدھر لزارس نے اپنے خیمۂ و خرگاہ کو روانہ کیا تھا۔
چونکہ نہری کا اندیشہ تھا لہٰذا ہر قدم پر کوئی نہ کوئی کھٹکا ضرور ہوتا۔ آخر جنگل قطع ہوا اور
راہبون کا گروہ اوس سڑک پر پھونچا جو سیدھی لندن کو گئی ہے۔ یہان ایک گدھا کسا
کھڑا تھا جسپر لزارس نے ایگنس کو سوار کرایا۔ اور اب وہ دلربا نازنین اس طریقے سے
روانہ ہوئی کہ داہنی رکاب کے برابر لزارس تھا اور بائین رکاب کے برابر دانیال۔ اور آگے
آگے راہبون کا ایک مختصر مگر مہذب و متین جلوس۔

رات بہت اندھیری تھی۔ اور ہر طرف کا منظر وحشت دلا رہا تھا۔ شاہ بلوط کے
درختون نے قوی ہیکل اور بلند قامت دیوون کی صورت اختیار کر لی تھی۔ اور اکثر
اوقات ہوا کے جھونکے اور کبھی کبھی وحشی اور جنگلی جانورون کی آمد و رفت بار بار یہ دھوکا
دیتی تھی کہ ان دیوون مین حس و حرکت بھی ہے۔ مگر یہ مقدس اور نڈر جماعت ان
باتون کی پروا بھی نہ کرتی تھی۔ اسلیے کہ یہ سب عموماً دورے پر رہتے اور منازل بسر کرنے کے
عادی ہو رہے تھے۔ جنمین اکثر آئے دن ایسی باتین پیش آتی تھین۔

تقریباً ایک میل کی مسافت طے کی ہوگی کہ لزارس اپنے ہمراہیون کے ساتھ ایک ان
(سرا) کے قریب پھونچا۔ جسکے دروازے پر ایک دھندلا چراغ کہرے اور ذرات شبنم کے
اندر سے ٹمٹما رہا تھا۔ اور ان لوگون کے پھونچتے ہی ایک شخص ایک بڑی سی مشعل ہاتھ مین
لیے ہوئے باہر نکلا۔ سردی اور تھکن کے علاوہ نہری کی فتنہ اندازیون کے خوف نے
لزارس اور دانیال دونون کو مجبور کر دیا تھا کہ تھوڑی شراب پی کے دل و دماغ
مین قوت اور ہاتھ پاؤن مین تھکن اور سستی کے بدلے راحت اور پھرتی پیدا کر لین۔
یہ خیال ان کے دل مین گذرا ہی تھا کہ ایگنس نے بھی انتہا سے زیادہ دبی ہوئی اور درد
زدگی کی آواز مین کہا: "مجھے پیاس لگی ہے" لزارس کے ہمراہی خدمتگار اور خیمے وغیرہ
ابھی یہان سے ایک میل آگے ہین۔ جہان اس سے زیادہ ٹھنڈ ہوا اور زیادہ آباد ان بنا
ہے۔ مگر ضرورت نے مجبور کیا۔ اور یہ لوگ یہان ٹھہر گئے کہ شراب کا ایک ایک گلاس
پی کے سردی کا اثر کم کر لین۔

لزارس کے اشارے پر سرا کا مشعل بردار آگے آیا۔ اور سلام کے جواب مین شراب کے جامون
کی درخواست سُن کے کہنے لگا۔ "اندر چلیے"

لزارس۔ "ہمین ٹھہرنا نہین ہے۔ یہین سے آؤ۔ مگر جلدی"۔ مشعل بردار نے کسی اور شخص کو پکارا۔ اور جب ایک کم عمر لڑکا سرا کے دروازے سے نکل کے سامنے آیا تو اوسے شراب لانے کو بھیجا۔ اور خود مشعل لیے کھڑا رہا۔ ناگہان سرا کے آس پاس سے اور دو چار آدمی بھی تماشائیون کی طرح آ کے کھڑے ہوگئے۔ لزارس احتیاط کے لیے اگینس کی رکاب کے پاس ہی کھڑا تھا کہ نئے آنے والون مین سے ایک شخص نے پوچھا" مقدس باپ! کیا آج ہی چلے جایئے گا؟"

لزارس۔ "ہان مجھے جلدی ہے۔ اور انگلستان مین ضرورت سے زیادہ دیر ہوگئی"۔

شخص۔ "تو حضرت دن کو سفر کیا ہوتا۔ اس سردی اور کہرے مین رات کو کوچ کرنا تو اندیشہ ناک ہے"۔

ناگہان سرا کے لڑکے نے سینگ کا ایک کھدا ہوا نقش دار گلاس بڑھایا۔ لزارس اوسے منہ سے لگا کے پی گیا۔ اور اوس کے ساتھ والے پی رہے تھے کہ وہ منہ پونچھ کے کہنے لگا "ہم لوگوں کو سفر کچھ رات ہی کو خوب ہوتا ہے۔ دن کو آبادیون مین ٹھہر کے وعظ کہتے اور اپنے تبرکات دکھاتے ہین۔ اور رات کو سفر کرتے ہین"۔ اتنا کہہ کے اوس نے اپنے ہمراہیون کی طرف مخاطب ہو کے پوچھا" سب لوگ پی چکے ہون تو دانیال شراب کی قیمت دیدو۔ اور آگے چلو"۔

دانیال۔ "آپ مطمئن رہین۔ سب لوگ پی لین گے تو مین دیدونگا"۔

شخص۔ "مگر مقدس باپ! آپ تو یہان بہت کم رہے۔ ہم لوگون کو آپ سے برکتین حاصل کرنے کا موقع ہی نہین ملا۔ مجھے تو آپ سے بہت فائدے اوٹھانے ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔"

یہ باتین سُن کے لزارس کسی قدر چونکا ہوا۔ یکایک اوس نے اپنا ہاتھ مشعل والے کے ہاتھ کی طرف بڑھا کے مشعل پکڑ لی۔ جب اس نئے شخص کی طرف جھکا کے۔ اور اوس کے چہرے کو گھور کے اچھی طرح دیکھا۔ اور بولا "کون؟ ہنری!" اسکے ساتھ ہی اگینس سے ایک قہقہے کی آواز آئی۔ جو اوسکی دلربا اور سہانی آواز کے خلاف بہت ہی کرخت اور ناگوار تھی اس قہقہے کو سُن کے دانیال نے بڑھ کے مشعل اگینس کے چہرے کی طرف کی۔ اور دانیال و لزارس دونون اوسکے چہرے کو غور سے دیکھتے دیکھتے بے تحاشا چلا ئے "یہ تو کوئی اور ہے!"

چوتھا باب

لندن کی سڑک

اس بات کے معلوم ہوتے ہی کہ لزارس جسے اپنے ہمراہ لایا ہے وہ اگنیس نہین کوئی اور شخص ہے۔ تھوڑی دیر تک سب ایک سناٹے مین رہے۔ لزارس بھی نقش حیرت بنا ہوا تھا۔ اور دانیال بھی۔ اور جب اس جماعت زبان مین زیادہ زمانے تک سکوت رہا تو ہنری جسے لزارس بخوبی پہچان چکا تھا ایک تنخر کے لہجے مین بولا۔

"مقدس باپ! اگر یہ اگنیس نہین کوئی اور عورت ہے تو پھر آپ کے کس کام کی آپ اسے ہی حوالے نہ کر دیجیے؟"

لزارس۔ (نہایت ہی غضب آلودگی کی حالت مین اور اپنی معمولی تقدس کی شان سے) "گنہگار شخص! سن۔ تیرے گزشتہ گناہ معاف کر دیے گئے تھے۔ کلیسا کی طرف سے تیرے لیے جو حکم ہونے والا تھا وہ تیرے آئندہ طرز عمل پہ معلق کر دیا گیا تھا۔ مگر تجھسے پھر شرارت ظاہر ہوئی۔ تیرے نفس نے پھر تجھے مجرم بنایا۔ وہ نیک لڑکی کلیسا کی خدمت کو اور علم الٰہی کی برکتون سے فائدہ اٹھانے کے لیے جاتی ہے۔ مگر تو اپنی شیطانی کوششون سے ہر مرتبہ اسکے قدم کو ایک نئی لغزش دلاتا ہے۔ یہ ناپاک عورت جسنے اگنیس کی پاک جگہہ لی ہے چھوڑی نجائیگی۔ بلکہ تیری بداعمالی کے ثبوت ------"

دانیال۔ (چلاّ کے اور قطع کلام کرکے) "مقدس باپ! یہ عورت نہین کوئی متفنی مرد ہے!"

لزارس۔ (چونک کے) "مرد ہے!"

ہنری (ہنستے ہوے) "اسلیے کہ مردون کے کپڑے پہنے ہے؟ مگر یہ خلعت تو اُسے آپ ہی کے ہاتھون سے ملا تھا۔"

لزارس۔ "ہان دانیال شاید تمکو لباس سے دھوکا ہوا ہوگا۔"

دانیال۔ "نہین حضرت۔ یہ بھی اسکی شرارت ہے مینے خوب غور سے دیکھ لیا۔ اور پہچان چکا ہون" یہ کہہ کے اُسنے فرضی اگنیس کو زور سے ایک گھونسا مارا۔ اور ڈپٹ کے کہا "بتا کون ہے؟"

فرضی اگنیس۔ "مین کوئی ہون۔ جب وہ نہین جسے تم چاہتے ہو۔ تو مین جاتی ہون"

یہ کہتے ہی اُس نے ایک جست میں گدہے کی پیٹھ سے اُتر کے بھاگنے کا ارادہ کیا۔ دانیال اور اُسکے دیگر ہمراہیون نے روکنے کی کوشش کی۔ مگر ہنری اور دیگر تماشائی جو اصل مین اسی کے جتھے کے لوگ تھے۔ چارون طرف سے ہجوم کر کے لپٹنے لگے۔ اور تھوڑی ہی دیر کی کشت مکشت نے انھین اس بات کا پُورا موقع دے دیا کہ وہ فرضی اگینس اپنے آپکو چھڑا کے بھاگی۔ جسکے جاتے ہی اور سب لوگ بھی چلدیے۔ اور آناً فاناً رات کی تاریکی مین غائب ہو گئے۔

اُن کے چلے جانے کے بعد لزارس ایک نہایت ہی پریشانی و ناامیدی کی حالت مین خاموش کھڑا تھا کہ ہنری کی آواز مین دور سے یہ الفاظ سنے گئے۔ "انگلستان ہرگز نہین گوارا کر سکتا کہ اگینس کی سی نازنین ومہ جبین اُسکی سرزمین سے باہر چلی جاے"۔

اس جملے نے لزارس کے دل پر تیر کا اثر کیا۔ وہ ایک نہایت ہی درد کی آواز مین دانیال کی طرف دیکھ کے بولا "افسوس! اتنی بڑی توہین۔ ان نامرادیون اور ناکامیون کے بعد ایسے طعن و تشنیع کے جملے سُننے مین آتے ہین۔ اور یون آوازے کسے جاتے ہین!"

دانیال "حقیقت مین یہ شخص بڑا کیاد ہے۔ مکر و فریب مین تو کوئی اسکا مقابلہ نہین کرسکتا"

لزارس "پھر اب کیا کیا جاے؟"

دانیال۔ "سوا اسکے اور کیا ہو سکتا ہے کہ آگے چل کے وہین ٹھہرین جہان ہمارے خیمے ہین"

لزارس "ہنری کی ان حرکتون نے میرے دل مین کچھ ایسی ضد پیدا کر دی ہے کہ جی چاہتا ہے بغیر اگینس کے لیے اور اس بدمعاش کو سزا دیے ایک قدم بھی آگے نہ بڑھاؤن"

اسپر کہین قریب ہی سے ہنری نے پکار کے کہا "اگر اب بھی اگینس کے ساتھ لیجانے کا ارادہ ہے تو ہوشیار رہنا۔ اتھین جب جاؤگے تو ایسی ہی اگینس ملے گی جیسی کہ یہ تھی"

ساتھ ہی دوسری آواز آئی "اور اگر ہمین ہی پسند ہون تو کیسے حاضر ہون"

ان آوازون کی طرف دانیال اپنے چند ہمراہیون کے ساتھ یہ کہتا ہوا جھپٹا کہ "ہان آؤ۔ آؤ!" مگر ہنری جنگل کی گھنی جھاڑیون مین غائب تھا۔ یہ لوگ جب ادھر اُدھر بیکار ٹاپ کے واپس آئے تو یہ تجویز قرار پائی کہ آگے کی راہ لین۔ اور اپنے خیمون کے پاس جا کے قیام کرین۔ اگینس کے متعلق جو کچھ کارروائی ہو گی کل دیکھی جائیگی۔ اس تجویز کے مطابق لزارس نے

اور اسکے ہمراہیون نے آگے کی راہ لی - اور تھوڑی دیر مین اُس دوسری ٹڑی اِن کے پاس جا پھونچے - جہان اِن کے خیمے ڈیرے گدھون پر لدے کھڑے تھے - لزارس کے پھونچتے ہی اُسکے ہمراہی خدام نے مشعلین روشن کین - اور کوچ کا ارادہ ملتوی کرکے سراوا سے بلاکے درخواست کی گئی کہ سب لوگون کے ٹھہرنے کا بندوبست کردے - آج کل کی طرح اُن دنون انگلستان مین پلنگ اور بچھونے یون ہرجگہہ تیار نہین ملا کرتے تھے - سراوا نے ایک بڑا کمرا بتا دیا جسمین سب راہب اور خدام جا کے ٹھہر گئے - اسکے درمیان مین ایک چبوترے پر آگ روشن تھی جسپر لکڑیون کے بڑے بڑے کُندے پڑے سُلگ رہے تھے - اور دھوئین کے نکلنے کے لیے اُسکے مقابل چھت مین ایک بڑا سا سوراخ تھا جس طرف آنچ کے بڑے بڑے شعلے لپک رہے تھے - اور اُن کے اوپر چھت تک دھوئین کا ایک لمبا سا ستون بنتا چلا گیا تھا - زمین پر چارون طرف گھاس بچھی ہوئی تھی - بس اوسی پر اپنی کملیان پھیلا پھیلا کے سب راہب لیٹ گئے - اور لزارس دانیال کے پاس بیٹھ کے یہ باتین کرنے لگا -

لزارس " مجھے تعجب ہے کہ اِن لوگون کا فریب کیونکر چل گیا - کیا اگنیس بھی ان چالاکیون مین شریک ہے ؟"

دانیال " مین تو ایسا ہی سمجھتا ہون - اگر اوسکی شرکت نہوتی - تو کیونکر ممکن تھا کہ اُسکی جگہہ کوئی اور شخص وہی آپکے دیے ہوئے کپڑے پہن کے بیٹھ جاتا - اور آپ کے ساتھ چلا آتا ؟"

لزارس " مگر ممکن ہے کہ وہ مجبور کرکے الگ کردی گئی ہو - اُسکے مزاج مین تو مجھے کچھ ایسی سادگی اور راست بازی نظر آئی کہ بدگمانی کرنے کو جی نہین چاہتا "

دانیال " میری راے تو یہ ہے کہ اب آپ اُسکے لینے کے خیال سے باز آجایئے - ہنری بڑا چالاک شخص نظر آتا ہے - روز ایک نیا جھگڑا پیدا کرے گا "

لزارس " مگر دانیال - قطع نظر اسکے کہ مین اگنیس کو چھوڑ جانا گناہ سمجھتا ہون - مجھے یہ بات تو کسی طرح نہین گوارا ہوسکتی کہ ایک معمولی بدمعاش سے دب جاؤن - اور ایسی ذلیل کوششون سے کلیسیا کا رُعب خاک مین ملے "

دانیال " آپ کے حکم بجا لانے مین مجھے تو تامل نہوگا - مگر جتنی جماعت رہبان ساتھ ہے

ہمارا نوعمر اور ناتجربہ کار مقتدائے دین ہیری کے فریبون سے اسقدر ڈرا ہوا تھا کہ اُسے کسی طرح قدم آگے بڑھانے کی جرأت نہ ہوتی تھی۔ مگر مشعلچیون اور سرا والے کی خبرماشری ایک یکہ و تنہا اور بظاہر مصیبت زدہ عورت کی درخواست منظور ہی کرنا پڑی۔ جو نہایت ہی ادب و تعظیم کے ساتھ اور بہت بیکسی کی آواز مین ادا کی گئی تھی۔ اُسنے دل مین کہا "اِسمین تو کوئی شک نہین کہ یہ بھی ایک نیا فریب ہے۔ مگر آخر دیکھ تو لینا چاہیے کہ کیا ہے"۔ یہ خیال کرتا ہوا آگے بڑھا اور اُس عورت کے قریب جا کے پوچھنے لگا "کہو بیٹی کیا کہتی ہو"

عورت۔ (ذرا اور پیچھے ہٹ کے اور سڑک کے دوسرے کنارے کی طرف ٹھہر کے) "ذرا اور ادھر ہٹ آیئے تو عرض کرون۔"

لزارس۔ "مجھے اِسوقت زیادہ باتین کرنے کی فرصت نہین۔ جو کچھ کہنا ہو جلدی کہو۔"

عورت۔ "کہتی ہون۔ مگر آپ اِدھر تشریف تو لایئے۔"

لزارس۔ (آگے بڑھ کے) "کہو۔"

عورت۔ "آپ کو خبر بھی ہے کہ میرے ساتھ یہ دوسری کون ہین؟"

لزارس۔ "مین کیا جانون؟ کوئی ہون گی۔"

عورت۔ "یہ آپ ہی کے پاس آئی ہین۔ اور وہ ہین جن سے آپ بھی ملنا چاہتے ہین۔"

لزارس۔ (حیرت سے) "مین چاہتا ہون! بیٹی مین تو اس جنگل اور ایسی تاریکی و سردی مین کسی کو نہین چاہتا۔"

عورت۔ "وہی جنکو آپ اپنے ساتھ لے جانا چاہتے ہین۔"

لزارس۔ "ساتھ لیجانا۔ یعنی تم کہتی ہو کہ یہ ایگنس ہین!"

عورت۔ "جی ہان وہی۔"

لزارس۔ (دل مین) "بالکل جھوٹ۔ بھلا اِسوقت وہ کیون آنے لگی تھی؟ اور آنا ہوتا تو اُسوقت میرے ساتھ ہی نہ چلی آتی؟ (آواز سے) "ہان۔ یہ ایگنس ہین۔ تو آگے بڑھ کے مجھسے ملتین کیون نہین؟"

عورت۔ "اتنی دور آنے سے تھک گئی ہین۔ سردی نے بہت پریشان کر دیا ہے اور پھر ڈرتی بھی بہت ہین۔ جاڑا اور خوف اسقدر غالب ہے کہ کھڑی کانپ رہی ہین۔ اور پوری بات بھی مُنہ سے نہین نکلتی۔"

لزارس :۔ "تعجب ہے کہ تمھین تو بہت کم سردی معلوم ہوتی ہے اور وہ اسقدر کانپ رہی ہین کہ بات نہین کیجاتی" (دل مین) "سب مکر و فریب کی باتین ہین۔ اسمین کوئی شک نہین کہ یہ دونون اُسی بدمعاش کی سکھائی پڑھائی ہین۔ ورنہ یہ کسی عورت کے گھر سے نکلنے کا وقت ہے؟"

عورت :۔ "شاید آپ کو میرے بیان مین شک ہے؟"

لزارس ۔ (طنز سے) "بالکل نہین۔ اور تمھارے ساتھ یہ کون شخص تھا جو میرے آتے ہی بھاگ گیا؟"

عورت :۔ "یہ تو میری بھی سمجھ مین نہین آیا کہ آپ کی صورت دیکھتے ہی وہ کیون بھاگ کھڑا ہوا۔ یہان سے ایک میل اُدھر جوان ہے اُسی کے دروازے پر یہ شخص ہمین کھڑا ملا تھا۔ ہم نے اُس سے آپ کا حال پوچھا پہلے تو اُس نے بتایا کہ آپ اُس آگ کی ان مین لیکے مگر جب ہم دو چار قدم آگے بڑھ لیے تو نہایت اخلاق و مہربانی سے ہمارے پاس آکے کہا۔ رات کے اس سناٹے مین تم اکیلی جاتے ڈروگی۔ چلو مین خود چل کے بتا دون۔ یہ کہہ کے وہ ہمارے ساتھ ہو لیا۔ مگر خدا جانے یہان پھونچ کے کس بات سے ڈرا کہ آپ کی صورت دیکھتے ہی بے کچھ کہے سُنے چل دیا۔"

لزارس ۔ (دل مین) "بالکل جھوٹ۔ سرتاپا مکر و فریب۔ زرا شک نہین کہ خود ہی انکو یہان تک پہنچا کے اور میرے مقابل کرکے بھاگ کھڑا ہوا ہے۔ مگر دیکھو مین بھی اُسکا فریب کس خوبی سے اُسی پر اُلٹتا ہون۔ یہ عورتین چاہے جو ہون کوئی اُسکی دوست ہی ہونگی۔"

عورت :۔ "مقدس باپ! مین جھوٹ نہین کہتی۔ جو آپ کو اسکے ماننے مین تامل ہے" (دوسری عورت کی طرف مڑ کے) "اگینس۔ کھڑی سوچتی کیا ہو؟ آگے آؤ۔ دیکھو۔ فادر لزارس کو تمھارے اگینس ہونے مین شک ہے۔"

اگینس ۔ (کانپتی اور سہمی ہوی آواز مین) "ہان! مین ایسی ہی بدقسمت ہون۔"

لزارس ۔ (دل مین) "مجھے تو آواز بھی اگینس کی نہین معلوم ہوتی۔" اتنے مین وہ عورت بالکل پاس آکے کھڑی ہو گئی جو اگینس بتائی گئی تھی۔ اور پھر اسی طرح تھرتھرائی آواز مین بولی۔ "مقدس باپ! آپ نے مجھے بھلا دیا؟"

لزارس ۔ "ہان اسی سبب سے تو مین تمھارے بدلے کسی اور شخص کو اپنے ہمراہ لے آیا؟"

ایگنس۔ (روکر) "اب اسکا قصہ بیان کرنے کی تو مجھ مین اسوقت طاقت نہین ہے جب اطمینان سے بیٹھون گی تو بتاؤنگی کہ مجھپر کیا کیا مصیبتین گزری ہین۔ اور کس طرح اسوقت رہائی پاکے آپ تک پھونچی ہون"

لزارس۔ (دل مین) "یہ کسی طرح ایگنس نہین ہو سکتی۔ اور جہان تک مجھے معلوم ہے کوئی دوسری ایسی ہمراز عورت بھی اُسکے پاس نہ تھی جو ایسے نازک وقت مین اُسے یہان تک لے کے آتی" (باآواز) "اور یہ تمھارے ساتھ کون ہین؟"

ایگنس۔ "میری بچپن کی دوست اور پرانی ہمدرد مرتھا"

لزارس۔ "مگر کبھی پہلے تمنے اِنکا ذکر نہین کیا تھا"

ایگنس۔ "ہان کبھی نوبت نہین آئی۔ مگر یہ تو نہین ہو سکتا کہ کسی دوسرے کے ساتھ ہونے سے مین بھی دوسری ہو جاؤن"

لزارس۔ (دل مین) "یہ دوسری نہ ہوتی تو دوسرے ہونے کا خیال بھی اسکے دل مین کیونکر گزر سکتا" اور اسکے ساتھ ہی اُسے ہنری کا یہ فقرہ یاد آیا کہ "تم کو جب ملیگی تو ایسی ہی ایگنس ملے گی جیسی کہ ابکی ملی تھی" یہ خیال آنا تھا کہ ہمارے نوعمر پادری کو یقین ہو گیا۔ یہ وہی ایگنس ہے جسکا اُسنے وعدہ کیا تھا۔ اور اپنے وعدے کے مطابق خود ہی اُسے پہنچا بھی گیا۔ پھر کیا تھا۔ اِن عورتون کی ہر چیز اور ہر بات کو وہ بدگمانی سے دیکھنے لگا۔ اور دل مین انتہا سے زیادہ ڈرا کہ کہین کسی تازہ مصیبت مین نہ مبتلا ہو جاؤن۔ اِس اُلجھن اور پریشانی مین اُسنے گرد کے سین کو دیکھا۔

تارے اپنی پُرنم آنکھین کھولے ہوے تھے۔ اور کہرا اُن کے چہرون پر کثافت کا نقاب ڈالے تھا۔ وحشت ناک جنگل کے درخت بالکل سیاہ۔ اور ڈراتے والا لباس پہنے تھے۔ ہوا بند تھی۔ اور سناٹے نے ایک عجیب پرہیبت آواز پیدا کر رکھی تھی۔ اِنھین چیزون کے ساتھ سڑک سے ملا ہوا اُسے ایک بہت بڑا عمیق گڑھا نظر آیا۔ جو نصف کے قریب برف سے پٹا ہوا تھا۔ یہ گڑھا سڑک کے اُسی کنارے پر تھا۔ جدھر لزارس کھڑا اِن عورتون سے باتین کر رہا تھا۔ کچھ دیر تک تو وہ خموشی کے ساتھ اُس گڑھے کو دیکھا کیا۔ پھر ایگنس کی طرف متوجہ ہو کے بولا۔ "ذرا ادھر آؤ۔ مجھے کچھ تمسے اکیلے مین پوچھنا ہے" وہ عورت جو اپنے کو ایگنس بتاتی تھی فوراً اُسکے ساتھ ہو لی۔ اور وہ اُسکا ہاتھ پکڑے ہوے

سڑک کے کنارے کی طرف بڑھتے بڑھتے بالکل خندق کی لگر پر جا پہنچا۔ یہان ہلکے جیسے غضب آلودگی کا جوش مرسمین یکایک بڑھ گیا۔ نہایت ہی سختی اور برہمی کے لہجے مین بولا۔" ایسی اگنیون کو بھی وہین جانا چاہیے جہان خود ہنری بھیجا جائے گا" اور اِس جملے کے ساتھ ہاتھ سے ایسا دھکّا دیا کہ ایک ہی اشارے مین وہ عورت گڑھے مین تھی۔ ایک جگر خراش چیخ کے ساتھ اسکی زبان سے آواز نکلی "آہ ہنری! تیری یہ تمنا بھی پوری ہوئی کہ فادر لزارس کے ہاتھ سے مجھے سزا دلوائے گا" بس اتنا کہتے ہی بیہوش تھی۔

اِس چیخ نے لزارس کے دل پر ناگہان ایک خنجر یا برچھی کا کام دیا۔ اور وہ ایک عجیب قسم کی بدحواسی کے عالم مین تھا کہ ساتھ والی عورت مرتھا چیختی ہوی دوڑی کہ "افسوس۔ فادر لزارس! غضب کر دیا۔ اُسی کی جان لی جسنے آپ کے لیے ساری دنیا کو لات ماردی تھی!"

اِس وقت لزارس کا دل زور زور سے دھڑک رہا تھا۔ دماغ مین ایک ایسا چکّر تھا جسنے ہوش وحواس کُلیتہً بیکار کر دیے تھے۔ اور گھبرا کے مرتھا سے پوچھنے لگا۔ "کیا یہ حقیقت مین اگنیس تھی؟"

مرتھا۔" اگنیس نہ تھی تو اور کون تھا؟ آہ! اُس کی قسمت ہی بُری تھی۔ وہان گھر مین ہنری اور الیوجن نے طرح طرح کے ظلم کیے۔ اور جب اُن کے پنجۂ ستم سے نجات پا کے یہان آئی تو آپ نے یہ کیا۔ افسوس!"

لزارس۔ (زور سے سینہ پیٹ کے) "افسوس! مینے بڑا ظلم کیا۔ مجھسے بڑھکے کون سنگدل ہوگا؟ ہائے بچانے کی کوئی تدبیر بتاؤ۔ ورنہ ندامت وغیرت کی تکلیف سے مین بھی مرجاؤن گا۔ ارے اب تو اس سے کوئی آواز بھی نہین نکلتی! کیا برف اور سردی کے صدمے سے مرگئی؟"

مرتھا۔" مسیح کے لیے جلدی تدبیر کیجیے۔ مشعلچیون اور اور لوگون کو بلوائیے۔ ابھی خیریت ہے۔ وہ سب مل کے نکال لین گے۔ اور اگر آپ یونہی کھڑے گھبرایا کیے۔ تو اگر ابھی نہین مری ہے تو تھوڑی دیر مین مرجائے گی۔"

یہ سُنتے ہی لزارس نے اپنے ہمراہیون کو آواز دی۔ اور کچھ ایسی گھبراہٹ کی آواز مین

پکارا تھا کہ مشعلچی سرا او الااور گدھے والے سب کے سب بدحواسی کے ساتھ لپکے۔ اور قریب آکے پوچھنے لگے۔ "مقدس باپ! کیا ہوا؟ خیریت تو ہے؟"

لزارس کچھ کہنے کو تھا کہ مرتھا نے بڑھ کر اور چلا چلا کے کہا۔ "ارے کوئی جلدی اس لڑکی کو گڑھے مین سے نکالو۔ ابھی تو بیہوش ہی معلوم ہوتی ہے۔ تھوڑی دیر مین تمام ہو جائیگی"

لزارس۔ "ہان جلدی نکالو۔ جسکے ہاتھ سے اس معصوم لڑکی کی جان بچے گی مین اُسکو بہت سا انعام دونگا۔"

فوراً مشعلین گڑھے کی طرف بڑھائی گئین۔ اور انگینس برف کے سفید تالاب مین ڈوبتی نظر آئی۔ جسم کا درمیانی حصہ برف کے اندر غائب ہو چکا تھا۔ ایک طرف سے دونون پاؤن باہر نکلے ہوے تھے۔ اور دوسری طرف سینہ اور سر نمایان تھے۔ وہ بالکل بیہوش و ازخود رفتہ تھی۔ نیلگون آنکھین بند تھین۔ ایک ہاتھ جو باہر تھا سینے پر تھا۔ اور دوسرا برف کے اندر غائب۔ یہ حالت دیکھ کے لزارس سے ضبط نہ ہو سکا۔ زار و قطار رونے لگا۔ اور اپنی بے اختیاری و بے بسی سے مجبور ہو کے ایک دفعہ اور چلایا۔ "ارے کوئی اس لڑکی کو نکالے۔ ورنہ گناہ کا بار مجھے تحمل کے مار ڈالے گا۔"

سرا او الا اس قسم کے کامون سے زیادہ واقف تھا۔ فوراً گڑھے مین اُترا۔ اور ایک مشعلچی کو بھی کھینچ کے اُتار لیا۔ مشعل والے کو کنارے پر کھڑا کر کے وہ آگے بڑھا۔ اسکے پاؤن مین بڑے بڑے موزے کسے ہوئے تھے جنکی بدولت برف کا اثر دیر مین محسوس ہوتا تھا۔ مگر اسکا کوئی علاج ہی نہ تھا کہ برف ابھی سخت نہین ہوی تھی۔ پاؤن گھٹنون گھٹنون تک دھنسے جاتے تھے۔ اور جو جو آگے بڑھنے کا ارادہ کرتا زیادہ دھنستے۔ مجبور ہو کے وہ کنارے پر واپس آیا۔ اور سب کو ٹھہرا کے دوڑتا ہوا ان مین گیا۔ وہان سب کو اس واقعے کی خبر کی۔ اور شاید پانچ منٹ بھی نہ گزرے ہونگے کہ دو لمبے لمبے تختے ساتھ لے کے آ پہنچا۔ اب اسکے ساتھ دانیال اور دیگر راہبون کا گروہ بھی تھا۔ جن لوگون نے آتے ہی طرح طرح کے سوالات شروع کر دیے۔ مگر لزارس نے سب کو خاموش رہنے کا حکم دیا۔ اور سرا او الے نے فوراً اُتر کے برف پر ایک تختہ بچھا دیا۔ پھر سیر ڈیڑھ کے تھوڑے فاصلے پر دوسرا تختہ ڈالا۔ جب وہ اُس دوسرے تختے پر گیا۔ تو انگینس کے بالکل قریب تھا۔ اب اُسنے پہلے تختے کو کھینچ کے اپنے قریب کیا۔ اور انگینس کو جو مردے کی طرح بےحس و حرکت

تھی۔ دو تین شاہنے پکڑکے زور لگایا۔ اور جب دیکھا کہ برف نے چھوڑ دیا ہے تو اُسے پورا زور کرکے اُٹھایا۔ اور برابر والے تختے پر لٹا دیا۔ یہ کام اُسنے بڑی بہادری و مستعدی سے تھوڑی ہی دیر مین کر لیے۔ تختے پر لٹا دینے کے بعد اُسنے تختے کو ڈھکیل اور ہٹا کے کنارے سے اتنا قریب کر دیا کہ کنارے والے جھک کے اپنی طرف کھینچ سکتے تھے۔ جب تختہ کنارے لگ گیا تو دانیال اور راہبون نے اگنیس کو اپنے ہاتھون پر اُٹھایا اور اُٹھا کے اور نیلی سرا کی طرف چلے۔ اسکے بعد خود سرا والا بھی باہر آیا۔ اپنے بجرے نکال کے کھڑا ہوا۔ اور مقدس باپ! مقدس باپ! کہہ کے لزارس کو پکارنے لگا۔ جو دانیال وغیرہ کے ساتھ سرا کی طرف روانہ ہو چکا تھا۔ لزارس نے دور سے اُسکی آواز سنی۔ اور اپنے ایک ہمراہی کی معرفت کہلا بھیجا کہ "اب میرے دیکھنے کی ضرورت نہین۔ تم جہان اور جسطرح مناسب جانو کہ یون کو بندھوا دو۔"

راہبون کے ساتھ مرتھا بھی ان کے اندر آئی۔ اور اُسی کمرے مین آکے بیٹھی جسمین سب راہبون نے آگ کے گرد اپنے بستر لگائے تھے۔ اگنیس کو لاکے پہلے سبھون نے خوب گرم پانی سے نہلایا۔ گرم پانی سے بھرے ہوے کونڈون اور بالٹیون مین اسکے ہاتھ پاؤن رکھوائے۔ اسکے بعد شراب کا ایک جام پلایا۔ اور خوب اُڑھا کے آگ کے قریب لٹا دیا۔ صبح کو شاید دو ہی گھنٹے رہ گئے ہون گے کہ اُسنے آنکھ کھولی اور پوچھا۔ "مین کہان ہون؟"

مرتھا۔ "اُسی سرا مین جسمین فادر لزارس ٹھہرے ہوے ہین" اتنا پوچھ کے وہ ناتوانی سے پھر خاموش ہو گئی۔ اور صبح تک غافل رہی۔

پانچوان باب

ستم پرستم

خوش نصیبی سے یہ صبح نہایت روشن اور پُرلطف تھی۔ آفتاب کی کرنین خلاف معمول تیزی کے ساتھ چمکین۔ اور رات کی سردی کھائی ہوی مخلوق کے جسمون مین خوشگوار گرمی پیدا کرنے لگین۔ طیور قدرت کی اس مہربانی پر خوشی سے کلیلین کرتے ہوے نکلے۔ اور درختون کی برہنہ شاخون پر بیٹھ بیٹھ کے خدا کا شکریہ ادا کرنے لگے۔

مزید ارد ھوپ کا لطف اٹھانے کے لیے لوگ اپنے گھروں سے نکل نکل کے میدانوں اور سڑکوں پر پھیل گئے - اور اس خلاف امید موسمی خوشگواری پر ایک دوسرے کو مبارکباد دے رہے ہیں -

ایسی حالت میں لزارس اور دانیال نے اگنیس کو بھی لا کے دھوپ میں بٹھایا مرتھا اندر ہی تھی - اور دانیال بھی اگنیس اور لزارس کو تنہائی کا موقع دینے کے لیے پاس سے ٹل گیا - اگنیس کے جسم میں اب ذرا گرمی پیدا ہوئی ہے چہرے کی زردی اور ہونٹوں کا نیلا پن جو سردی کی شدت سے پیدا ہو گیا تھا موقوف ہوا - اور اوس کے لوسے کا لون کی تیزی سے خون پھر اپنے ارغوانی رنگ کی جھلک دے رہا ہے اس فرحت و سرور کی حالت میں وہ فرنچ بشپ کی طرف دیکھ کے بولی " مقدس باپ! مجھے یہ امید تھی کہ میرے حق میں آپ بھی ایسے ظالم ہو جائیں گے ! "

لزارس " بیٹی - اب یہ ذکر نہ کرو - مجھے تکلیف ہوتی ہے - اور خود میرا دل مجھ پر لعنت کرنے لگتا ہے - گویا اپنے کانوں سے نفرین کی آواز سن لیتا ہوں "

اگنیس " ندامت کی کوئی وجہ نہیں آپ نے جو کچھ کیا لاعلمی اور بے اختیاری سے کیا - ہاں میری قسمت میں یہ تکلیف البتہ لکھی تھی - وہ خواہ مخواہ جھلکتی "

لزارس " لاعلمی بھی - مگر یہ کتنا بڑا ظالمانہ اور بہیمیت کا کام تھا کہ میں نے بغیر تحقیق کے کسی شخص کو برف کے گڑھے میں ڈھکیل دیا - خود یاد کرتا ہوں تو حیرت ہوتی ہے سچ یہ ہے کہ انسان کی حالت ہمیشہ یکساں نہیں رہتی - وہ جب اپنے نفسانی جذبات سے مغلوب ہو جاتا ہے تو ایسے کام کر ڈالتا ہے جو شاید کسی بدتر سے بدتر اور وحشی سے وحشی درندے سے بھی نہ ہو سکیں گے - واقعی انسان سب سے زیادہ ظالم ہے "

اگنیس - (مسکرا کے) " مگر اپنے خیال میں آپ نے جو یہ ظلم کیا وہ ایک سزا دہی تھا "

لزارس - " ہو مگر میرا یہ کام نہ تھا - اور اگنیس اس وقت تمہاری طبیعت بحال ہوئی ہے - یہ تو بتاؤ کہ کل یہ کیونکر ہو گیا کہ میں تمہارے عوض کسی اور شخص کو سائمن نے دیا اور پھر تم آئیں بھی تو اس طریقے سے اور ایسے وقت کہ مجھے کسی طرح یقین نہ آیا - سچ تو یہ ہے کہ اس امر نے مجھے تمہاری طرف سے بھی بدگمان کر دیا تھا - اور ابھی کا نتیجہ تھا کہ مجھ سے اتنی بڑی خطا ہو گئی "

اگینس ۔" پہلے آپ اپنی سرگذشت کہیے پھر مین بیان کرونگی "

لزارس ۔" مین تو حسب وعدہ تمھارے دروازے پر پہنچا ۔ اور آواز دی ۔ اُسکے جواب
مین پہلے تمھاری مان کی آواز آئی ۔ پھر ایک شخص وہی میرے دیے ہوے کپڑے
پہنے نکلا ۔ رات کے اندھیرے مین مین بالکل پہچان نہ سکا ۔ اور یہ خیال کرکے کہ تمھین
ہو اُسکے ساتھ ہے کے روانہ ہوا ۔ اُس پہلی ان کے پاس مجھے ہنری ملا ۔ اسی وقت
مجھے معلوم ہوا کہ تم نہین بلکہ تمھارے بھیس مین کوئی مرد میرے ساتھ آیا ہے ۔ ہم لوگ
اُسے گرفتار کر لیتے مگر ہنری اور اُسکے ہمراہی لڑنے لگے ۔ اور وہ شخص موقع پاکے بھاگ گیا "
یہ سنکے اگینس نے ایک ٹھنڈی سانس لی ۔ اور درد کی آواز مین بولی ۔

" مقدس باپ ! اس امر مین مجھے کسی کی شکایت نہین ۔ جو کچھ شکایت ہے اپنی ہے
خود میری ہی غلطی اور بے وقوفی تھی جسکی بدولت مجھے کل کا سا روز بد دیکھنا نصیب
ہوا ۔ اور بات یہ ہوئی کہ جب مین آپ سے رخصت ہو کے گھر گئی تو میری عجیب حالت
تھی ۔ مین سمجھتی ہون کہ سفر میرے سر پر سوار تھا ۔ اور مین اپنا نیک و بد نہین سمجھتی تھی
مین نے جاتے ہی اماں سے کہدیا کہ کل یہان سے چلی جاؤنگی ۔ اور جب اُنھون نے
روکا تو مین نے ضد کی ۔ اور آپکی دی ہوی گٹھری دکھا کے صاف بتا دیا کہ کل شام کو آپ آئینگے ۔ اور مین یہ کپڑے پہنکے صاف
نکل جاؤنگی ۔ اُنھین یقین آگیا کہ انکی کوششین بیسود ہونگی تو گھر سے نکل کے چلی گئین ۔۔۔ سب طرف سے
اُنھون نے مجبور ہو کے ہنری سے مدد لینے کا ارادہ کیا ۔ وہ تو ایسے کامون کے لیے تیار
تھا ہی ۔ دوسرے ہی دن اپنے چند شہدون کے ساتھ میرے گھر مین گھس آیا ۔ وہ آپکے
دیے ہوے کپڑے چھین لیے ۔ اور مجھے بھی پکڑ کے وہین قریب ہی ایک کوٹھری مین قید
کر دیا ۔ مین دل مین گھبرا رہی تھی کہ آپ آئینگے تو کیا ہوگا ۔ اور ڈرتی تھی کہ کہین پہلی
مرتبہ کی طرح اب کی بھی آپ اُسکے ہاتھ مین گرفتار نہ ہو جائین ۔ مگر نہین اب اُسنے
ایک نیا فریب سوچا تھا ۔ مجھے جب اُس کوٹھری سے آزادی ملی اور اماں کا سامنا ہوا
تو اُنھون نے بیان کیا کہ آپ آئے تھے ۔ اور ہنری نے میرے عوض اپنے کسی کم عمر
دوست کو وہی آپکے کپڑے پہنا کے بٹھا دیا تھا ۔ آپ میرے دھوکے مین اُس
شخص کو لیکر روانہ ہو گئے اور آپکے پیچھے پیچھے وہ خود بھی روانہ ہوا کہ جس جگہ موقع ملے اپنی دوست کو چھڑا کے بھاگے "

لزارس ۔" اسی قدر نہین ۔ اُسنے بھاگتے وقت دور سے پکار کے یہ بھی کہا کہ اب بھی

جو اگینس تمھین ملے گی ایسی ہی ہو گی - مین نے جو ظلم و ستم تمھاری ساتھ کیا وہ اصل مین اُس کے اسی فقرے کی وجہ سے تھا - مین تیار تھا کہ اگینس کے نام سے اب جو عورت ملے گی اُسکو کوئی سخت صدمہ پہنچاؤن گا - پھر اسپر طرہ یہ ہوا کہ تم آئین بھی تو اپنے ساتھ ایک ایسی عورت کو لائین - جسکا نام تک مین نے کبھی نہین سنا تھا - اور سب سے زیادہ بدگمانی پیدا کرنے والی یہ بات تھی کہ تمہین ہی میرے قریب آئین تمھارے ساتھ کا کوئی شخص زور سے بھاگ گیا جس سے مجھے یقین آ گیا کہ ہنری ہی ہے جو تمھین سکھا پڑھا کے چل دیا ہے "

اگینس " خدا کو جب کوئی بات منظور ہوتی ہے تو اسکے سامان بھی فراہم ہو جاتے ہین - افسوس ! اُسکا فقرہ بالکل پُورا اُترا - جب آپ میرے دھوکے مین کسی اور کو لے کے چلے آئے - تو ہنری نے مجھے لا کے آنا ان کے پاس چھوڑ دیا - اور اپنے نوکر ساتھ والون کو لے کے آپ کے پیچھے روانہ ہوا - آنا ان کی زبانی مجھے اتنا ضرور معلوم ہوا کہ آپ نہ تھے - اور جب مین نہ ملی تو واپس گئے - اُنھون نے یہ نہین بتایا کہ میرے دھوکے مین آپ کسی اور کو لے گئے ہین - خیر یہ سُن کے مین تھوڑی دیر تو خاموش رہی اور جب یہ خیال کیا کہ آپ آج ہی ونچسٹر کو چھوڑ کر چلے جانے والے ہین تو خود بخود ایک گھبراہٹ سی پیدا ہوئی اور بار بار دل مین آئی کہ جس طرح بنے آج ہی گھر چھوڑ کے آپ سے جا ملون - خدا جانے ملاقات ہو یا نہ ہو " اسی دُھن مین بیٹھی تھی کہ خلاف امید مرتھا آ گئی - جو بچپن سے میری رازدار ہے - ساتھ کھیلی ہے - اور خاص ونچسٹر مین رہتی ہے - مین نے مرتھا سے اپنی بیکسی اور مجبوری بیان کی تو وہ گویا میری ہمدردی کو تیار ہی تھی - اُسنے ہنری کو گالیان دین - اور میرے آنسو پونچھ کے کہا - چلو مین ابھی تمکو قادر انداز سے ملا دون - ابھی دور نہ گئے ہون گے - اور جب تمکو نہ پایا ہوگا تو ضرور ہے کہ کسی قریب کی ان مین ٹھہر گئے ہون گے - غرض مرتھا کی ان باتون سے میری اُمیدین تازہ ہو گئین - اور وہ مجھے ساتھ لے کے اس اندھیری رات مین آپ کے ڈھونڈھنے کو نکلی - اور چونکہ میری زبانی سن چکی تھی کہ آپ لنڈن کو جائین گے لہذا اسی سڑک پر چل کھڑی ہوئی - راستے مین ہنری ملا - اور غضب یہ ہوا کہ مجھے پہچان بھی گیا - دل مین ڈرتی تھی کہ کہین پکڑ نہ لے - مگر اُسنے کسی قسم کی مزاحمت نہ کی - بار بار میرے دل مین

یہ خیال آتا تھا کہ آخر اُسنے کیون نہ روکا۔ مگر اسکا سبب اب سمجھ مین آیا کہ آپکے ہاتھ سے
سزا دلوانا چاہتا تھا۔ اسی وجہ سے مجھے راستے مین ٹوک کے یہ کہہ بھی دیا تھا۔
"ایگنس۔ تم بے وفائی تو کرتی ہو مگر یاد رکھو خاص بشپ لزارس کے ہاتھ سے سزا
دلواؤن گا۔" مین اسے صرف دعوی ہی دعوی سمجھی۔ اور یہ بھی نہ خیال کیا کہ وہ ایک
ہی مفتنی ہے۔ کہا ہے تو اسکا سامان بھی کر لیا ہوگا۔ پہلی سرا کے قریب جس شخص نے آپکا
پتہ بتایا یقیناً وہ بھی کوئی اُسکا دوست اور سکھایا پڑھایا تھا۔ جو صرف آپکے دل
مین شبہہ پیدا کرنے کے لیے ساتھ آیا۔ اور آپکا سامنا ہوتے ہی بہانہ کر کے کھڑا ہوا۔"
لزارس۔ (ٹھنڈی سانس لے کے) "افسوس! کتنا بڑا دھوکا دیا! کیا اب بھی ہوگی
کہ اسے سزا نہ دیجائے؟"
ایگنس۔ (پھر آہ بھر کے) "آہ! وہ فرشتے کی صورت مین شیطان ہے۔ مگر ہان
اے دلدار لزارس۔ مین تو اب بھی یہی کہونگی۔"
لزارس۔ "ایگنس! تم ضرورت سے زیادہ رحم دل ہو۔ ایسے بے رحم پر رحم کرنا تمھارا ہی کام ہے"
ایگنس۔ "وہ میرے ساتھ جو چاہے کرے۔ مگر مجھے اُسکے ساتھ کچھ ایسا اُنس ہوگیا تھا کہ
مین گوارا نہین کر سکتی کہ اُسے کسی قسم کا صدمہ پہنچے۔"
لزارس۔ "لیکن مجھے اب بھی اُسکی طرف سے اطمینان نہین۔ وہ پھر کوئی نہ کوئی
فساد پیدا کریگا۔ اگر اُسکی یہ نیت نہ ہوتی تو تمھین میرے پاس نہ آنے دیتا۔ تم خود ہی بیان
کرتی ہو کہ راستے مین ملا تھا۔ اور مزاحم نہین ہوا۔ اسکا صاف مطلب ہے کہ اسوقت تو
میرے ہاتھ سے ضرر پہنچانے کے لیے چھوڑ دیا۔ مگر جب غرض پوری ہو جائیگی تو پھر
کسی تدبیر سے پکڑ لیجائیگا۔"
ایگنس۔ "ہان مجھے بھی اس بات کا اندیشہ ہے۔ مگر امید ہے کہ اتنے تجربون کے
بعد آپ بھی بخوبی احتیاط کرینگے۔ اور مین بھی اب پہلے سے زیادہ ہوشیار رہون۔"
لزارس۔ "مجھے اگر کسی قدر اندیشہ ہو سکتا ہے تو اسوقت تک جبتک مین لندن
نہین پہنچا۔ وہان پہنچا۔ اور باقیماندہ ہمراہی مجھے ملے پھر کسی کی مجال نہین کہ پاس
بھی پھٹک سکے۔ اُن سب لوگون کی پوری جماعت اتنی ہے کہ کسی کو نگاہ اُٹھا
دیکھنے کی بھی جرأت نہ ہو سکیگی۔ ہان اتنا لندن تک کا راستہ البتہ ہوشیاری

اور تہ عدی سے بسر کرنا چاہیے۔ کل صبح ہی کو ہم چل کھڑے ہون گے۔ مگر یہ تو بتاؤ۔ رات کی تکلیفون اور صدمون کا کوئی اثر تو تمھارے جسم مین نہین باقی ہے۔ بڑی سخت زحمت اُٹھائی ہے۔ اگر طبیعت بے لطف ہو تو دو چار دن اور ٹھہر جایئن۔!"

اگینس۔"ہاتھ پاؤن مین کسی قدر درد تو بیشک باقی ہے۔ مگر اب یہان ٹھہرنا نہین مناسب ہے۔ مین بڑے آرام سے چلی چلون گی۔"

لزارس۔"ہان مین بھی یہی مناسب سمجھتا ہون کہ آج کے ٹھہرنے سے تمھاری طبیعت اور بحال ہو جائیگی۔ کیا مرتھا بھی ساتھ جاینگی!"

اگینس۔"نہین مین تو سمجھتی ہون وہ یہین تک ہین۔ ہمارے روانہ ہوتے ہی اپنے گھر چلی جائینگی۔"

لزارس۔"مگر افسوس جو بات مین چاہتا تھا وہ نہ ہونے پائی۔ مین نے کوشش کی تھی کہ تمھین اس طرح خموشی کے ساتھ اور مخفی طریقے سے لیچلون کہ ہمراہیون مین سے کسی کو خبر بھی نہ ہو۔ مگر سہری کی بد معاشیون سے نہ بن پڑی۔ اب قریب قریب سب راہب تمکو جانتے ہین۔ اور سوا اسکے کوئی تدبیر نہین کہ فرانس پہنچتے ہی ہم کلیسیا کے تعلقات کو چھوڑ دین۔ اور جرمن چل کے وہان کے مدرسہ الٰہیات مین شریک ہو جایئن۔ وہان ایسی خموشی کی زندگی بسر ہو گی کہ بڑی بے فکری سے رہین گے اور چند ہی روز کی طالبعلمی ہمین علم الٰہیات کا عالم و فاضل بنا دے گی۔"

اگینس۔"بس اسی شوق نے مجھے وطن چھڑایا۔"

اگینس اور لزارس یہ باتین کر رہے تھے کہ مرتھا آگئی۔ اور اگینس سے پوچھنے لگی۔ اُہو۔ اب تو جی اچھا ہے! تمھاری خوش نصیبی سے دیکھو آج کیسا پیارا دن ہے اور دھوپ کس قدر کھل کے نکلی ہے۔"

اگینس۔"ہان اچھی ہون۔ مگر اعضا مین ابھی درد باقی ہے۔ مرتھا! تمکو تکلیف تو بہت ہوگی۔ تمھاری ہمیشہ احسانمند رہون گی۔ تم اُس وقت کام آئین جب کوئی مدد نہ تھا اب کیون اپنا ہرج کرتی ہو! بس اب گھر جاؤ۔ اور اپنے کام سے لگو۔ مین اسی وقت تم سے رخصت ہوئی لیتی ہون۔"

مرتھا۔"مین تو لندن تک چلون گی۔ ہمیشہ کے لیے رخصت ہوتی ہو۔ اور پھر اس طرح

کہ کوئی عورت ساتھ نہین - مجھ سے کیا اتنا بھی نہوگا کہ تمھین لندن تک پہنچا دون۔"

اگینس - "یہ تمھاری عنایت ہے - مگر مین تو اس سے زیادہ تکلیف دینا نہین چاہتی"

مرتھا - "نہین مین ضرور چلونگی - لیکن اگینس اپنے یہ کپڑے مجھے دیدو - (آبدیدہ ہوکے) ہمیشہ ان کو احتیاط سے رکھونگی - اور جب یاد آؤگی انھین کو دیکھ کے اپنے دل کو تسلی دے لیا کرونگی"

اگینس - (آنکھون مین آنسو بھر لاکے) "مین تو یہ کپڑے اتار کے راہبون کا لباس پہنونگی ان کے دینے مین مجھے کیا عذر ہو سکتا ہے! - مگر تم اپنی کوئی نشانی ندوگی"

مرتھا - (ایک انگوٹھی دے کے) "لو یہ میری نشانی ہے احتیاط سے رکھنا"

اگینس - "تو پھر مجھے بھی کوئی ایسی ہی چیز لو جو ہر وقت پاس رکھنے کی ہو"

مرتھا "نہین مجھے اپنے کپڑے ہی دو - تمھاری پیاری صورت جس قدر یہ یاد دلائینگے اور چیز نہین دلا سکتی"

اب اگینس کو عذر کا محل نہ تھا - اندر جا کے دوسرے کپڑے پہن لیے - پھر اپنے کپڑے لاکے مرتھا کو دیے - اور اُسکی انگوٹھی اپنی اُنگلی مین پہن لی - مگر ابھی اُسنے صرف مرتھا کے ہمراہ ہونے کے لحاظ سے راہبون کا مردانہ لباس زیب بدن نہین کیا"

دن بھر مین اگینس کی طبیعت بحال ہو گئی - اور وہ بہت خوش ہے کہ کل صبح کو کوچ ہوگا - اور عنقریب اُس مبارک اور دلچسپ زندگی مین قدم رکھا چاہتی ہے جو اُسکے مذاق مین نہایت ہی پُرلطف اور کامیابی کی زندگی ہے -

لزاوس کے مقدس اور مختصر کیمپ والون نے اِس خیال سے کہ صرف آج ہی کے دن ٹھہرنا ہے اپنے خیمے نہین کھڑے کیے اور اُسی طرح سرا مین ٹھہرے رہے -

آخر شام ہوئی - آفتاب غروب ہوا - اور اسکے ساتھ ہی ساتھ سردی ساعت بساعت ترقی کرنے لگی اندھیری رات نے عالم کے چہرے پر اپنا سیاہ بُرقع پھیلانا شروع کیا - جسمین سے تارون کی آنکھین اپنی کمزور شعاعون سے دنیا کے چراغ روشن کرنے لگین - مگر سردی اور کُہرے نے دنیا مین کسی قسم کی چہل پہل نہین پیدا ہونے دی - جن پیارے دلربا ؤن کو تارون کی نیم باز آنکھون نے اُن کے وعدہائے شب یاد دلائے - اور جن عاشق نوازون کی پردہ داری کے لیے رات نے اپنی تاریک فضا مین

کھڑی کین اُن کے پاؤن مین سردی نے اپنی بیڑیان ڈالدین - اور موقع نہین دیتی کہ سسکیان بھرتی ہوئی بھی کسی کے کلبۂ احزان کو نکل جائین -
اسی حالت مین انگیلس سرا کے دروازے پر کھڑی گرد کے سین اور تاریکی کی کیفیت کو دیکھ رہی ہے - کل کی سردی کا اثر مٹانے اور اُسکے جسم مین گرمی پیدا کرنے کے لیے اُسے کل رات سے اسوقت تک برابر شراب کے جام پلائے گئے - اور اسوقت رات ہوتے دیکھ کے دو اور پلا دیے گئے ہین کہ سردی کو بالکل محسوس نہ کر سکے - کچھ اسی پر منحصر نہین اس مقدس گروہ کی مہماداری سے سرا والون کا آج بہت فائدہ ہوا تھا اسلیے کہ ہر شخص نے آزادی سے شراب پی تھی - اور فادر لزارس کا بھی یہ حال تھا کہ دو قدم سیدھے چلتے تو ایک آدھ دفعہ پاؤن لڑکھڑا ہی جاتا - مگر ان متواتر جامون نے انگیلس کا نشہ بہت تیز کر دیا تھا - اب رات کسی قدر زیادہ آ چکی تھی - اور انگیلس نشہ کی گرمی اور بیخودی مین سرا کے دروازے پر کھڑی باہر کے سین کو دیکھ رہی تھی کہ یکایک فادر لزارس دوڑتے اور اپنے لمبے لمبے دامنون کو زور زور سے ہلاتے ہوے آئے اور اُسے آنے کا اشارہ کر کے پھر جلدی جلدی واپس چلے - انگیلس نے خیال کیا کہ شاید کسی نہایت ہی ضروری کام کے لیے بُلاتے ہین - بلا تامل اُن کے پیچھے لپکی - اور اگرچہ وہ بہت جلد جلد قدم اُٹھاتی ہوئی جاتی تھی - مگر فادر لزارس اتنے تیز جا رہے تھے کہ اُن کو کسی طرح نہ پا سکتی تھی - دونون رات کے اندھیرے مین اس طرح تیزی سے دوڑتے ہوئے دُور نکل گئے تب فادر لزارس نے قدم روکا - اور اسکی طرف دیکھ کے کہا - "آ بیٹی آ! تجھے ایک تماشا دکھاؤن -"

انگیلس - (قریب پہنچکے) "تماشا!"

لزارس - "ہان تماشا - اور بڑے مزے کا تماشا -" یہ کہتے کہتے فادر لزارس نے اپنے لمبے دامنون کی قبا اُتار ڈالی - چندیا سے لپٹی ہوئی تقدس مآبی کی ٹوپی [1] اُتار کے جیب مین رکھی - اور ایک خوبصورت ہیٹ [2] بغل سے نکال کے نہایت بانکپن کے ساتھ سر پر رکھی - ان باتون کو انگیلس ایک تماشا ہی سمجھ کے دیکھ رہی تھی اور مسکرا مسکرا کے دل مین کہتی تھی - معلوم ہوتا ہے شراب نے آج فادر لزارس کے دماغ پر نہایت بامذاق اثر کیا مگر دیکھتے ہی دیکھتے وہ چونکی - اور اب کانپ کے کیا دیکھ رہی ہے کہ جو شخص سامنے کھڑا ہے

[2] انگریزی ٹوپی -

وہ لزارس نہین بلکہ ہنری ہے۔

اب حسین و نازنین اگینس کے دماغ نے چکر کھایا۔ وہ ایک دفعہ تھرائی۔ اور زمین پر گرنے کے لیے جھکی تھی کہ ہنری نے ہاتھ بڑھا کے روکا۔ اسکا ہاتھ لگتے ہی خوف زدہ نازنین کے منہ سے ایک چیخ کی آواز نکلی۔ مگر چالاک نوجوان نے فوراً دوسرے ہاتھ سے منہ بند کر کے چیخ کو تمام ہی ختم کر دیا۔ اور ذرا متعجبانہ صورت بنا کے بولا "اگینس! کیا سچ مچ تمھین مجھسے نفرت ہو گئی؟" اگینس نے اسکا کچھ جواب نہین دیا۔ اور ہنری کو بھی شاید کسی جواب کی امید نہ تھی۔ اسلیے کہ بجاے اسکے کہ وہ جواب کا انتظار کرے۔ اگینس کو گود مین اٹھاے جنگل کی طرف بھاگا۔ پری جمال نازنین مین اسوقت اگرچہ اپنا نیک و بد سمجھنے کا ہوش نہ تھا۔ مگر ایک بے اختیاری و بے قراری کے جوش سے وہ برابر چیخین مارتی جاتی تھی۔ اور ہنری بھاگنے کے ساتھ اسکا منہ بند کرنے کی بھی کوشش کرتا جاتا تھا۔ آخر ایک جھاڑی کے اندر جا کے اسنے اگینس کو زمین پر ڈال دیا۔ اور بولا۔ "اگینس یہ خوب یاد رکھو کہ تم میرے ہاتھ سے بچکے نہین جا سکتین۔"

اگینس نے بے طاقتی و ناتوانی سے کچھ جواب نہین دیا۔ مگر چند لمحے کی بعد ذرا ہوش و حواس درست کر کے بولی۔ "ہنری چاہے جو ہو۔ اب میرا تمھارا ساتھ نہ ہوگا۔"

ہنری۔ "میری خطا!"

اگینس (ملامت کے تیورون سے دیکھ کے) "تمھین یاد کرو کہ ان دنون تم نے کیسی کیسی حرکتین کی ہین۔"

ہنری۔ "بیشک کین اور کرونگا۔ مگر کیون؟ اسلیے کہ تمھاری جدائی نہین گوارا ہو سکتی۔"

اگینس۔ "مجھے بیشک تم سے محبت تھی۔ مگر جتنی محبت تھی اتنی ہی نفرت تمھاری ان باتون سے ہوتی جاتی ہے۔ ایسے شخص کے ساتھ میرا نباہ نہ ہوگا۔ اور مین نے تو اب دنیا ہی کو چھوڑ دیا۔"

ہنری۔ "اس ریاکاری کے فقرون مین نہ آؤ۔ سچ کہتا ہون بڑی بھولی ہو۔ یہ تمھین کسی نیک ارادے سے نہین لیے جاتا ہے۔"

اگینس۔ "فادر لزارس کی نیت جانتے نہین ہو۔ مگر وہ اتنے بدمعاش نہین ہو سکتے جتنے کہ تم ہو۔"

ہنری - "مین حقیقت مین ایسا نہین ہون - یہ بدمعاشی صرف تمھارے لیے مجبور ہو کے گوارا کی ہے" یہ کہہ کے وہ خوشامد کے لہجے مین اگینس سے اصرار کرنے لگا کہ "چلو گھر پلٹ چلو - تمھاری جدائی مین تمھاری مان کی بُری حالت ہو رہی ہے - کھانا پینا چھوڑ دیا ہے اور جسوقت سے تم آئی ہو اُسوقت سے اس گھڑی تک آنسو نہین خشک ہوے ہین"

اگینس - "انکو تو مین چھوڑ چکی - اب تو جرمن کے مدرسۂ الٰہیات مین جاتی ہون ہنری - مین نیک کام کو اور اچھے ارادے سے چلی ہون - اس سے روکوگے تو تمھین بڑا گناہ ہوگا"

ہنری - "اوہ! گناہ کی اب مین کیا پروا کر سکتا ہون - جب علانیہ فادر لزارس کا دشمن بن گیا"

اگینس - "گناہ ہی نہین ہنری - اُن سے دشمنی مول لوگے تو یہان دنیا مین بھی سزا ملیگی - فادر لزارس کو اسوقت تک مین ہی روکتی رہی - ورنہ ابتک اُنھون نے تمھاری فتنہ پردازیون کی رپورٹ کردی ہوتی - اور تم سمجھ سکتے ہو کہ کسی بشپ کے دشمن کے لیے پاپا کیا سزا تجویز کرینگے"

ہنری - (لاپروائی سے) "موت - بس اس سے بھی بڑی کوئی سزا ہو سکتی ہے؟ مگر اگینس تمھارے ملنے کی امید مین وہ بھی گوارا ہے"

اگینس - (سمجھانے کے لہجے مین) "بس اب اِن باتون سے باز آؤ - اور مجھے جانے دو کہ فادر لزارس کے پاس جا کے اُنھین تمھاری طرف سے اطمینان دلا دون - یہ عشق و محبت اُسی وقت تک ہے جبتک مصیبت کا سامنا نہین ہوتا - پاپا کے پاس سے ابھی کوئی حکم آ جائے تو ساری محبت بھول جاؤ"

ہنری - "اگینس - مین مسیح کی قسم کھا کے کہتا ہون کہ مرتے دم تک نہ بھولون گا"

اس مختصر صحبت کے بعد ہنری اگینس کو جابر ڈاکو نہین بلکہ ایک پُرانا دوست نظر آنے لگا تھا - اور اس تھوڑی دیر کی گفتگو نے اُسکا حوصلہ بڑھا دیا تھا - اور دل مین زور اجرأت پیدا ہو گئی تھی - جسکی بنا پر اُس نے جھنجھلا کے کہا "مگر چاہے جو ہو - مین تو اب گھر نہ جاؤنگی"

اس کے جواب مین نہایت ہی متانت کی آواز مین ہنری کی زبان سے نکلا - "مین تو زبردستی لیجاؤن گا"

اگینس (نہایت ہی غصے کے ساتھ) "ہرگز نہین - کہتی ہون نہ جاؤن گی - اور جائیگی تو

میری لاش جائیگی۔"
ہنری۔ "لاش نہین تم زندہ ہی اپنے گھر چلوگی۔ اور دیکھو یون جاتی ہو۔" یہ کہہ کے اُسنے پھر اگینس کو گود مین اُٹھانے کا ارادہ کیا۔ مگر نازنین اور دُھن کی پکی لڑکی زمین پر لوٹ گئی۔ اور زور زور شور سے چلّا چلّا کے رونے لگی۔ ہنری نے کئی بار اُٹھانے اور اُسکا منہ بند کرنے کی کوشش کی مگر ہر مرتبہ ناکام ہوا۔ پہلی دفعہ اگینس مبہوت وبےحواس کھڑی رہگئی تھی۔ اور ہنری اُسے یکایک اُٹھاکے لے بھاگا تھا۔ مگر ابکی مرتبہ وہ پوری قوت سے مزاحمت کرنے کو تیار تھی۔ اور ہنری کسی طرح گود مین اُٹھانے کا قابو نہ پاتا تھا۔ کئی منٹ تک دونون مین کشتی ہوتی رہی۔ اور یہ حالت تھی کہ اگینس کے نازک جسم مین جابجا چوٹ آگئی تھی۔ گھٹنے اور کہنیان کئی جگہہ سے چھل گئی تھین۔ مگر ایک نہ مانتی تھی۔ اور برابر چلّا چلّا کے کہہ رہی تھی کہ "ہاے کوئی میری مدد کرے!" اُسکی ان مظلومانہ چیخون کی آواز جنگل کی تاریک فضا مین پھیلتی تھی اور سارا جنگل گونج اُٹھتا تھا۔
یہی حالت تھی کہ ناگہان چھ سات آدمیون کا ایک گروہ آپہنچا۔ جنھون نے آتے ہی اگینس کو ظالم وجابر ڈاکو کے ہاتھ سے چھڑا لیا۔ دو ایک آدمیون نے بڑھ کے ہنری کو بھی پکڑ لیا۔ اور نہایت ہی غیظ وغضب کے ساتھ اُسے گھونسے مارنے لگے۔

چھٹا باب

اور چرکا دیا چلاّ دئے جاتے جاتے

جس وقت غریب ومصیبت زدہ اگینس اس نئی مصیبت مین مبتلا ہوئی ہے اُسی وقت ناڈرلز اس پر بھی ایک نیا واقعہ گزرا۔ اور سبب یہ ہوا کہ جب ہنری اُسکی وضع و صورت مین اگینس کے ساتھ آیا ہے اُسوقت اُنھین سرور کے جوش مین ہوا کھانے کی سوجھی تھی۔ اور سڑک پر ٹہلتے چلے جاتے تھے۔ شام کے جھٹپٹے مین خیال اور سرور کے گھوڑے پر سوار چلے جاتے تھے کہ دور پر ایک عورت نظر آئی جسپر پہلی ہی نظر مین اُنھین اگینس کا دھوکا ہوا۔ پہلے تو متحیر ہوے کہ اگینس اسوقت اور ایسی حالت مین یہانتک تنہا کیونکر چلی آئی۔ مگر پھر آپ ہی دل مین سوچے کہ ممکن ہے میری طرح اُسے بھی سیر کا شوق ہوا ہو۔ اور اس خیال کا دل مین آنا تھا کہ ملنے کے شوق مین لپکے۔ مگر جب دیکھا

اگینس اتنی تیز جا رہی ہے کہ میں اُسے پا ہی نہیں سکتا تو ایک مقام پر ٹھہر گئے اور اُسکا نام لے لیکے پکارنے لگے۔ لیکن ٹھہرنا درکنار اگینس کی طرف سے کچھ جواب بھی نہ ملا آخر پکارتے ہوے دوڑے۔ لیکن اگینس بھی اسوقت کچھ ایسے جہل میں تھی کہ ہنستی اور کھل کھلاتی ہوی بھاگی۔ فادر لزارس کو تعجب تھا کہ سرور شراب نے اگینس کے مزاج میں ایک ہی دن میں ایسا بانداق تغیر کیونکر پیدا کر دیا۔ اور اسی وجہ سے اُنھیں کسی قسم کا شک نہ تھا برابر پیچھے دوڑتے چلے جاتے تھے۔ تاہم فادر لزارس کے پکارنے اور چلاّنے کا اتنا نتیجہ ضرور ہوا تھا کہ اُنکی آواز ان میں پہنچی۔ اور ہمراہی راہبوں میں سے کئی شخص اُن کے پیچھے ہولیے اور جو جو فادر لزارس آگے بڑھتے جاتے تھے وہ بھی لپکتے چلے آتے تھے۔

اگینس پہلے تو سڑک ہی سڑک بھاگتی چلی گئی۔ مگر جب دیکھا کہ مشتاق مقتداے دین قریب پہنچا چاہتا ہے۔ تو سڑک سے اُتر کے ایک جھاڑی میں غائب ہو گئی۔ اگینس کی اس حرکت نے فادر لزارس کے دل میں ایک شبہہ پیدا کیا۔ اور ساتھ ہی اُنھیں یقین ہو گیا کہ بیشک یہ بھی ہنری کا کوئی فریب ہے۔ قریب تھا کہ واپسی کا ارادہ کریں مگر اپنے پیروؤن اور ساتھیوں کی ایک جماعت کو پیچھے آتے دیکھ کے حوصلہ بڑھ گیا۔ اور با تامل جنگل میں گھس پڑے تاکہ جس کسی نے یہ دھوکا دیا ہو اُسے پکڑ کے سزا دیں۔ اب سب راہب بھی اُن سے آکے مل گئے تھے۔ اور یہ مقدس و متبرک لوگ اپنے مجرم کو ایک ایک جھاڑی میں ڈھونڈتے پھرتے تھے اور کہیں پتا نہ لگتا تھا۔ ناگہاں کان میں ایک نہایت ہی درد بھری آواز آئی۔ "ہاے کوئی میری مدد کرے" اور سب اُسی طرف کو دوڑ پڑے۔ آخر چند منٹ کی جستجو نے فادر لزارس کو اُس مقام پر پہنچا دیا۔ جہاں ہنری غریب اگینس پر جبر و تشدد کر رہا تھا۔

ہنری اس جماعت رہبان کی آہٹ پاتے ہی اور قبل اسکے کہ کوئی اُسکی صورت بھی دیکھنے پائے۔ انتہا سے بدحواسی کے ساتھ بھاگ کھڑا ہوا۔ اور اگینس ایک سنّاٹے میں آکے زمین پر بیٹھ گئی۔ فادر لزارس نے اس بیکسانہ سکوت کا بھی لحاظ نہ کیا اور جاتے ہی بے تحاشا زور سے اگینس کا ہاتھ پکڑ کے کھینچا۔ اور چلا چلا کے پوچھنے لگے۔

"بتا کون ہے؟" دیگر راہبوں نے بھی اُنھیں کی تقلید کی۔ اور سب چاروں طرف سے بڑھ بڑھ کے غریب اگینس کو دھمکانے لگے۔ مگر اگینس پر جیسے موت کا سکوت

طاری تھا۔ وہ تحیر اور حسرت آلود نگاہون سے ایک ایک کی صورت دیکھتی تھی اور خاموش تھی۔ آخر فادر لزارس نے طیش مین آکے ایک لات ماری اور پوچھا۔ "بتا کون ہے؟" (دل مین) "مگر صورت تو بالکل اگنیس ہی کی سی ہے۔"

اگنیس۔ "مین ونچسٹر کی ایک غریب لڑکی اگنیس ہون۔ ہولی فادر معلوم ہوتا ہے آپ مجھے نہین پہچانتے۔"

لزارس۔ "ہان نہین پہچانتا۔ یہ نام اور یہ صورت مجھے بہت دھوکے دے چکی ہے۔ (دل مین) لیکن کیا کہون یہ صورت تو پھر دھوکا دیتی ہے۔"

اگنیس۔ "مین آپ کو دھوکا نہین دیتی۔ کیا بتاؤن کہ کن مصیبتون سے یہان لائی گئی ہون۔"

لزارس۔ "ہم تم دونون ایک ہی طرح یہان آئے ہین۔"

اگنیس۔ "مگر فادر لزارس مین تو زندگی سے تنگ آگئی۔ بس اب مجھے میرے گھر پہنچا دیجیے۔"

لزارس۔ "ضرور!"

اگنیس۔ "اچھا۔ یہ نہین تو مجھے چھوڑ دیجیے۔ اکیلی چلی جاؤنگی۔ افسوس علم دین کے شوق نے کیسی زندگی خراب کی ہے۔"

لزارس۔ "دین کے ساتھ گستاخی! (راہبون سے) باندھ لو۔ اور فرودگاہ کو لیچلو۔"

فوراً اس حکم کی تعمیل ہوی۔ کئی راہبون نے مل کے اگنیس کے ہاتھ پاؤن باندھے اور اُسے زمین سے اُٹھا کے لے چلے۔ اب وہ خاموش تھی۔ اور بالکل ایک بیجان لاش کی طرح سر ڈالے دوسرون کے ہاتھون پر چلی جاتی تھی۔ بڑی دشواریون سے راہب اُسے اپنی فرودگاہ مین لے آئے۔ اور اُسی کمرے مین جسمین یہ مقدس گروہ ٹھہرا ہوا تھا۔ وہ لا کے لٹا دی گئی۔ اب فادر لزارس کا جوشِ سرور بھی کم ہو گیا تھا۔ یہان آکے جب سُنا کہ اگنیس بھی شام سے غائب ہے تو بہت پریشان ہوے اور اپنے نئے مظلوم اسیر کو بار بار غور سے دیکھنے لگے۔ جسے اسوقت تک وہ ایک مصنوعی اگنیس سمجھے ہوے تھے۔ اب ہر نگاہ زیادہ یقین دلاتی تھی کہ یہ تو وہی اصلی اگنیس ہے جسے مین اُسکے گھر سے نکال کے لایا تھا۔ ان خیالات نے دل مین جب زیادہ ہجوم کیا تو آگے بڑھے۔ اور کہا۔ "لڑکی۔ اب تو مجھے یقین ہوتا جاتا ہے کہ تو ہی میری وہ اگنیس ہے جسے مین اپنے ساتھ لایا تھا۔"

اگنیس۔ "نہین مین وہ نہین ہون۔"

لزارس۔ (جوش دل سے) "مسیح کے لیے جلدی بتاؤ کہ تم اس جنگل مین کیونکر پہنچین؟"

اگنیس (دیر تک خاموش رہنے کے بعد) "جب آپ کو میرے اگنیس ہونے مین شک ہے تو جانے دیجیے۔ اب کون بیکار بیٹھ کے دُکھڑا روئے۔"

اب فادر لزارس کو اسمین کچھ شبہہ نہ تھا کہ یہی اصلی اگنیس ہے جسے مین جنگل سے باندھکے لایا ہون۔ اپنی جان سے بیزار ہوکے اور اپنی حالت پر پچتاتے ہوئے اُسکے قریب بیٹھ گئے اور عذرخواہی و ندامت کے ساتھ بولے "اگنیس۔ میرا دل مجھپر لعنت کر رہا ہے۔ اور میری اس حالت پر ترس کھا کے جلدی بتاؤ کہ یہ کیا معاملہ تھا۔ آخر تم وہان اُس جنگل مین کیونکر پہنچین؟"

فادر لزارس کے اصرار پر اگنیس زار و قطار رونے لگی۔ اور دیر تک ہچکیان لینے اور آنسو پونچھنے کے بعد بولی۔ "فادر لزارس! آپ کی کوئی خطا نہین۔ سارا قصور میری قسمت کا ہے۔ یہ جو کچھ میرے ساتھ ہو رہا ہے آپ نہین کر رہے ہین۔ بلکہ تقدیر کر رہی ہے۔ مجھے یقین ہو گیا کہ جن برکتون کے حاصل کرنے کے لیے آپکے ساتھ آئی تھی۔ وہ میرے نصیب مین نہین ہین۔ اب یہی بہتر ہو گا کہ مجھے میرے گھر پہنچا دیجیے۔"

رونے دھونے پچتانے اور اپنی حالت پر نفرت کرنے مین نوجوان اور مقدس بشپ نے اگنیس کا پورا ساتھ دیا۔ اور جب اچھی طرح دل کی بھڑاس نکل گئی تو دونون نے ایکدوسرے کے آنسو پونچھے۔ اور فادر لزارس نے پھر اصرار سے کہا "اگنیس۔ مین مقدس مریم کی قسم دلاتا ہون۔ بتاؤ۔ تم اُس جنگل مین کیونکر پہنچین؟"

اگنیس۔ "اب اسوقت بیان کرنے کی طاقت نہین۔ مگر آپ اصرار کرتے ہین۔ تو سنیے۔ شام ہونے کو تھی۔ اور جھٹ پٹا وقت تھا کہ مین نے دیکھا۔ آپ سڑک پر سے لپکتے ہوئے سامنے آئے۔ اور مجھے اشارے سے بلا کے ٹھہر گئے۔ مین سمجھی کہ آپ نے کسی ضروری کام کو بلایا ہے۔ بے اختیار دوڑی۔ مگر آپ اس تیزی سے جا رہے تھے کہ یہ اِن نظرے غائب ہوئی۔ اور آپ اُسی طرح برابر بڑھتے چلے جاتے تھے۔ آخر دور بڑھ جا کے آپ ٹھہرے۔ اور اب مین قریب پہنچکے کچھ کہنے کو تھی کہ آپ نے اپنے کپڑے بدلنے شروع کر دیے۔ اور اب غور سے جو دیکھتی ہون تو آپ نہ تھے۔ بلکہ ہنری تھا۔ مین نے ایک چیخ ماری۔ اور ہنری اپنی اصلی صورت دکھاتے ہی

مجھے زبردستی جنگل مین پکڑ لے گیا - اور ایک تنگ جھاڑی مین ٹھہر کے اپنے گھر لیجانے کے لیے مجبور زیادتیان کر رہا تھا کہ آپ پہنچ گئے - آپ کی صورت دیکھ کے میرے دل مین آزادی و رہائی کی اُمید پیدا ہوئی تھی - مگر آپ نے ہنری سے بھی زیادہ سختیان شروع کر دین"

ڈارسی - (آبدیدہ ہو کے) "انگینس! واقعی میرے ہاتھ سے تمپر بڑے بڑے ظلم ہوے - تمھین تمھاری مان سے چھڑا کے مین لایا - پرسون جان بوجھ کے تمکو برف کے گڑھے مین مینے ڈھکیلا - اور آج میرے ہاتھون یہ بدسلوکی ظاہر ہوئی - سارا فساد اُسی بدمعاش کا ہے - جسے نہ تو کچھ دین ہی کا پاس و لحاظ ہے - اور نہ دنیا کی شرم و غیرت ہے - مگر میری سرگزشت سنوگی تو اور حیران ہوگی - اور اسی طرح تمھین میری بے گناہی کا بھی یقین آ سکتا ہے - جس وقت وہ بدمعاش میری وضع مین تمھارے سامنے آیا اُسی وقت کا ذکر ہے کہ ایک عورت بالکل تمھارے قد و قامت کی اور وہی کپڑے پہنے جو کل تمھارے جسم پر تھے میرے سامنے سے گزری - اور مجھے بُلایا - تم بُلاتین اور مین جاتا؟ بے اختیار چل کھڑا ہوا - مگر وہ برابر بڑھتی چلی گئی - اور مین بھی اُسکے پیچھے دوڑتا چلا گیا - یہی غنیمت ہوا کہ تمھارا نام لے لے کے پکارتا جاتا تھا - جسکی وجہ سے (راہیون کی طرف اشارہ کر کے) یہ سب لوگ بھی میری آواز پر دوڑ پڑے - دور تک دوڑانے کے بعد وہ عورت سڑک سے اُتر کے ایک جھاڑی مین گھس گئی - اور جنگل مین ہو رہی - اب مجھے یقین ہو گیا تھا کہ جس عورت کے پیچھے مین جا رہا تھا وہ تم نہ تھین بلکہ کوئی اور عورت تھی - لیکن اس خیال سے جنگل مین گھسا کہ جسنے فریب دیا ہے اُسے پکڑ کے سزا دون - ہم لوگ جنگل مین چھپ ہی رہے تھے کہ ایک دردناک آواز کان مین آئی - ہم سب اُدھر کو لپکے - اور چند منٹ مین تمھارے پاس جا پہنچے - اُسوقت رات کے اندھیرے اور شراب کے جوش مین تمھین نہ پہچان سکا - اور تمپر اُسی عورت کا خیال گزرا جسکے پیچھے مین اس قدر سرگردان رہ چکا تھا"

یہ بیان سُنکے انگینس نے ایک آہ سرد بھری - اور بولی "یہ تو مین کہہ چکی کہ آپ کی کوئی شکایت نہین - شکایت ہے تو اپنے نصیبون کی - اب یہی مناسب ہے کہ مجھے امان کے پاس پہنچا دیجیے - ہنری میری جان کے پیچھے پڑا ہے - اور معلوم ہوتا ہے کہ عِلم دین میری قسمت ہی مین نہین ہے"

فادر لزارس۔ "اگنیس اتنی جلدی ہمت نہ ہار دینا چاہیے۔ اگر سچّی شوق سے تو یہ دینی برکتین تمھین ضرور حاصل ہونگی۔ باقی رہین ہنری کی بدمعاشیان۔ وہ اُسی وقت تک ہین جبتک ہم انگلستان کی زمین پر ہین۔ سمندر پار ہوے پھر نہ ہنری ہوگا۔ اور نہ کوئی اور دشواری پیش آئے گی۔"

اگنیس۔ "مگر جب سمندر سے پار ہونا نصیب بھی ہو۔ مجھے تو ایسا معلوم ہوتا ہے کہ ہنری کے فریب میری جان لین گے۔"

لزارس۔ "کیا مجال ہے اُسکی۔ ہم کل صبح کو کوچ کردینگے۔ دیکھون وہ کیا کرلیتا ہے۔ اُسکے ان فریبون سے ہمین روز ایک نیا سبق ملتا ہے۔ اور نیا تجربہ حاصل ہوتا ہے۔ بس سمجھ لو کہ اُسے جو کچھ کرنا تھا کر چکا۔ اب اُسکی اتنی مجال نہ ہوگی کہ ہمارے کیمپ کے قریب بھی آسکے"

مگر اگنیس۔ یہ بات ابتک میری سمجھ مین نہین آئی کہ وہ کون عورت تھی جسکے پیچھے مین دوڑا گیا تھا؟"

اگنیس۔ "مجھے کیا خبر؟ ہوگی کوئی۔"

لزارس۔ "مگر اُسے تمھارے کپڑے کیونکر مل گئے؟ وہی کپڑے پہنے تھی جو آج صبح کو تمھارے جسم پر تھے۔"

اگنیس۔ "ویسے ہی کپڑے ہنری نے سلوا لیے ہون گے۔ یہ کون مشکل بات ہے؟"

لزارس۔ "نہین۔ مین تو سمجھتا ہون وہی تمھارے کپڑے تھے۔"

اگنیس۔ "وہ اُسے کہان سے مل سکتے ہاین۔ وہ تو مین نے یادگار کے طریقے پر ہین مرتھا کو دے دیے۔ (مرتھا کی طرف دیکھکر) کیون؟ وہ تو تمھارے پاس احتیاط سے رکھے ہونگے؟"

مرتھا۔ "ہان میرے پاس ہین۔ یہان اُدھر ہی تو رکھے ہاین۔ گھر جانے کی نوبت آئی تو انکو احتیاط سے صندوق مین بند کرآئی۔"

فادر لزارس۔ "تو جا کر ذرا لے آؤ۔ دیکھون اُس عورت کے لباس مین کچھ فرق بھی تھا یا بالکل ایسا ہی جوڑا تھا۔"

نوجوان بشپ کے کہتے ہی مرتھا فوراً اٹھکے ایک دوسرے کمرے مین گئی۔ اور تھوڑی دیر کے بعد حیران و پریشان واپس آکے کہنے لگی۔ "ہائے اُس جوڑے کا تو کہین پتا نہین۔ ارے مین نے تو یہین رکھدیا تھا یہ آپ ہی آپ کیا ہوگیا؟" مرتھا کی اس گفتگو پر سب نے

حیران تھے۔ اور سر جھکائے خاموش بیٹھے تھے۔ کسی کی سمجھ مین نہ آتا تھا کہ سرا کے اندر رکھے ہی رکھے کپڑے کیونکر غائب ہو گئے۔ خصوص فادر لزارس اور اگنیس سب سے زیادہ متحیر تھے۔ صرف متحیر نہین بلکہ اُن کے دلون مین ایک قسم کا شبہہ پیدا ہو گیا تھا۔ اور مرتھا کی چشم و ابرو کو بدگمانی کی نگاہون سے دیکھ رہے تھے۔ اس بات کو مرتھا بھی دل مین سمجھی۔ اور تھوڑی دیر تک متردد رہ کے بولی۔ "بولی فادر! مجھے معلوم ہوتا ہے کہ آپ کو کچھ شبہہ میری طرف ہے۔ اور اس لیے ضرور ہے کہ اس واقعے کی تحقیقات کیجائے۔ اِن کے اندر اگر چوری ہو جائے تو خود اِن والا ذمہ دار ہے۔ آپ اُسکو بلا کے ذرا دھمکائیے تو حال کھُلے گا کہ کیا ماجرا ہے۔"

فادر لزارس۔ "بیشک دریافت کرنا چاہیے۔ دانیال اُسے بلا تو لاؤ۔" دانیال تو سرا والے کو بلانے گیا اور اگنیس نہایت درد بھری مایوسانہ آواز مین بولی۔ "اب تو بڑا غضب ہوا۔ ابھی تک تو مین اتنا ہی سمجھتی تھی کہ باہر نکلنے مین ہمارے لیے خطرہ ہے۔ مگر اب معلوم ہوتا ہے کہ ہیری کی سازشون کا جال یہان گھر کے اندر بھی ہمارے اوپر پڑا ہوا ہے۔ (فادر لزارس کی طرف دیکھ کے اور ہاتھ جوڑ کے) بولی فادر! اسی لیے کہتی ہون کہ اب مجھے آزاد کر دیجیے۔ میری یہان رہنے مین مجھے تو مزہ پہنچی ہی گا۔ کہین آپ کسی مصیبت مین نہ مبتلا ہو جائین۔"

فادر لزارس۔ "اگنیس۔ یہ مسیح کے فرمان اور خدا کے انتقام ہین جن سے ہمین روز سابقہ پڑتا ہے۔ اگرچہ اہل دین کے گناہ اُس عام نجات دینے والے نے معاف کر دیے۔ تاہم ہماری لغزشون کی سزا ہمین دنیا مین ضرور ملتی ہے۔ یہ ہمارے ہی حرکات و سکنات ہین جو ہیری کی بد اعمالیان بن کے نمودار ہوتے ہین۔ اگنیس صبر کرو۔ اور یقین جانو کہ انجام مین ہمیشہ سچائی اور حق ہی کو فتح۔ ---------"

پادری صاحب کی نیک نفسی و خدا پرستی کی شان اسی قدر ظاہر ہونے پائی تھی کہ دانیال سرا والے کو لیے ہوے کمرے مین آیا۔ اور فادر لزارس نے اُدھر دیکھ کے کہا۔ "ہمارے یہان چوری ہو گئی۔ اور تمھارا فرض ہے کہ اُسکا پتا لگاؤ۔ ورنہ تمھین اُس کے ذمہ دار سمجھے جاؤ گے۔"

سرا والا۔ "اگر اِن کے اندر چوری ہو جائے تو مین جتنا جرمانہ کہیے دینے کو تیار ہون۔"

فادر لزارس۔ "خاص اِن کے اندر سے۔"

سرا وا لا "اتنی تو کسی کی مجال نہین کہ اندر آکے کوئی چیز نکال لیجائے - مین سمجھتا ہون آپ کو کچھ دھوکا ہوا ہوگا - آخر بتایئے تو سہی کہ کون چیز جاتی رہی ؟"

فادر لزارس - (مرتھا کی طرف اشارہ کرکے) "انکا اسباب یہان اندر رکھے ہی رکھے اُٹھ گیا - اور تم کہتے ہو کسی کی مجال نہین !"

سرا وا لا - (مرتھا سے) "کیون بیوی ! آپ کا کیا اسباب جاتا رہا ؟"

مرتھا - "میرے کپڑے اس کمرے مین (برابر کے کمرے کی طرف اشارہ کرکے) رکھے ہی رکھے غائب ہوگئے ۔"

سرا وا لا "آپ کے کپڑے ! آخر بتایئے تو سہی کہان رکھے تھے ؟" یہ سُن کے مرتھا سرا وا لے کو اسی کمرے مین لیگئی - اور ایک طرف اشارہ کرکے کہا - "دیکھو یہان رکھے ہوئے تھے راہبون مین سے کسی کو انکی ضرورت نہین ہو سکتی - پھر تمھین بتاؤ آخر کیا ہوگئے ؟"

سرا وا لا "آپ کے کپڑے تو یہان نہ تھے - ہان ان دوسری بیگم صاحب کا ایک جوڑا البتہ رکھا ہوا تھا جسے آج کچھ دن رہے خود ان بیگم صاحب ہی نے منگوا بھیجا تھا"

مرتھا - (حیران ہوکے) "ایگنس نے !"

سرا وا لا "ہان اُنھین نے ۔"

مرتھا - "اُنھین منگوانے سے مطلب ! وہ تو یہ کپڑے مجھے دے چکی تھین ۔"

سرا وا لا "اب اسکی تو مجھے خبر نہین کہ وہ کپڑے اونھون نے خود اپنے لیے رکھے تھے یا کسی کو دیے تھے - مگر ہان اتنا جانتا ہون کہ آپ ہی کے ہمراہیون مین سے کوئی راہب صاحب آئے - اور کہا ایگنس اُدھر سڑک پر کھڑی اپنے کپڑے مانگ رہی ہین - مینے صبح کو اُنھین وہی کپڑے پہنے دیکھا تھا بے تکلف اُٹھا کے دیدیے - بس اتنی ہی میری خطا ہے - لیکن اگر آپ ہی کے کسی ساتھی کے کہنے پر عمل کرنا گناہ ہے تو ان کپڑون کی قیمت ادا کرنے کا مین ذمہ دار ہون ۔"

فادر لزارس "اچھا تو اُس راہب کو پہچان سکتے ہو ؟ میرے سب راہب اسی کمرے مین موجود ہین - ان مین سے جسے تم نے وہ کپڑے دیے ہون اُسکا ہاتھ پکڑ لو ۔"

سرا وا لے نے چارون طرف نظر دوڑا دوڑا کے ایک ایک راہب کے چہرے کو مکرر سہ کرر دیکھا - اور آخر اپنی جستجو مین تھک کے ایک اشتباہ کے لہجے اور کمزور الفاظ مین کہا "یہ تو مشکل ہے

وضع و لباس نے سب راہبون کی صورت ایک ہی سی کر رکھی ہے۔ اب مین کسکا نام لون ؟"

دانیال ۔ "ہولی فادر! مین تو سمجھتا ہون کہ یہ بھی ہنری کی چالاکی تھی۔ اپنے ساتھیون مین سے اُسنے کسی کو راہبون کے بھیس مین بھیجکے وہ کپڑے منگوا لیے ہونگے۔ سوا اسکے اور کوئی بات نہین ہوسکتی۔ ہمارے ہمراہی راہبون مین سے کسی کی اتنی جُراءت نہین ہوسکتی کہ یہان سے کوئی چیز لیجا کے اُسکے حوالے کر دے۔"

سراو الا۔ "یقیناً ایسا ہی ہوا ہوگا۔ مگر مجھسے آجتک کبھی ایسی غلطی نہین ہوئی تھی۔ اپنی خطا کا اقرار کرتا ہون۔ اور جو جرمانہ تجویز کیا جائے اُسکے ادا کرنے کو حاضر ہون۔"

لزارس۔ "خیر اب جانے دو۔ یہ بھی ایک ہونے والی بات تھی ہوئی۔ اِس جوڑے کا غائب ہو جانا کوئی بڑا نقصان نہین ہے۔ اور جو اصلی نقصان ہوا ہے اوسکا معاوضہ صرف ہنری سے مل سکتا ہے۔ پھر جرمانہ کرنے سے کیا حاصل ؟"

مرتھا۔ "مگر ہولی فادر۔ میرا بڑا نقصان ہوا۔ وہ کپڑے مین نے بڑی آرزوؤن سے مانگ کے لیے تھے اور سمجھی تھی کہ اُنھین اگینس کی یادگار بنا کے احتیاط سے رکھون گی۔ افسوس اب کون چیز ہے جو مجھے بہن اگینس کی پیاری صورت یاد دلائے گی ؟" یہ کہہ کے مرتھا کچھ آبدیدہ سی ہو گئی۔

اگینس نے مرتھا کو حیران و پریشان دیکھ کے تسلی دی۔ اور کہا "بہن کوئی گھبرانے کی بات نہین۔ ابھی تو مین خود تمھارے پاس موجود ہون۔ ایک کیا جتنی یادگارین چاہو گی مل جائینگی۔"

مرتھا۔ "مگر تم دل مین نہ کہو گی کہ مین نے تمھاری نشانی کو بے پروائی سے کھو دیا !"

اگینس۔ "یہ سارا ماجرا سُن لینے کے بعد تمھین کون الزام دے سکتا ہے ؟ (فادر لزارس کی طرف دیکھ کے) اب چلنے کا سامان کیجیے۔ مین تو چاہتی تھی کہ گھر کو واپس چلی جاؤن مگر خیر۔ اب تو ایسے نیک کام کے لیے گھر سے باہر قدم نکال چلی۔ اور آپ بھی اصرار کرتے ہین۔ لیکن اب یہان ایک گھڑی بھر کو ٹھہرنا بھی ناگوار ہے۔ وِنچسٹر اگرچہ وطن ہے مگر میرے لیے دوزخ سے بدتر ہو گیا۔ جس قدر جلد اِس کو چھوڑون اوسی قدر اچھا ہے۔"

فادر لزارس۔ "اب اِس منحوس مقام کو چھوٹا ہی سمجھو۔ سب سامان درست ہو چکا ہے۔ کل صبح کو کوچ ہوگا۔"

اگینس۔ "صبح نہیں کچھ رات رہے ہی سے کوچ کردینا چاہیے۔"
فادر لزارس۔ "رات رہے ہی سہی۔ مگر سردی میں تکلیف ہوگی۔"

اب سب لوگ اطمینان سے بیٹھے۔ کھانا کھایا۔ اگینس اور مرتھا اپنے بچھونے پر لیٹنے کو تھیں کہ فادر لزارس نے تمام راہبوں سے کہا۔ "آؤ مسیح و مریم کی تعریف اور معرفت کے چند گیت گاکے دعا کریں کہ ہمیں اس سفر میں کوئی اور نقصان نہ پہنچے۔ جبتک ونچسٹر کی حدود میں ہیں ہنری کا اندیشہ باقی ہے۔" سب لوگ اس مذہبی رسم بجا لانے اور خوش عقیدگی کی شان دکھانے کے لیے کھڑے ہوئے۔ اور نہایت رقت و جوش دل کے ساتھ مناجاتیں اور قصیدے گائے جانے لگے۔ جن میں اگینس اور مرتھا کی نئے دردار دلکش آوازیں جادو کا اثر پیدا کر رہی تھیں۔ اور مقبولیت دعا کا پہلے ہی سے یقین دلائے دیتی تھیں۔ ان معرفت کے مضمون کے بعد بہت ہی حضور قلب سے دعا مانگی گئی۔ جس سے فراغت ہوتے ہی دونوں عورتیں تو خواب استراحت پر لیٹیں۔ اور راہبوں نے فادر لزارس کے ساتھ اپنی معمولی ریاضت شروع کی۔ جس میں کھڑے رہنے اپنے جسموں کو آزار پہنچانے اور مختلف اوضاع میں اپنے ہاتھ پاؤں سے صلیب کی صورت نمایاں کرنے کو دخل تھا۔

زیادہ رات جانے کے بعد یہ نفس کش اور ریاضت پسند لوگ بھی لیٹ لیٹ کے سو گئے اور صبح تڑکے مقدس قافلہ لندن کی طرف روانہ ہوا۔ رات کو جن پرسوز و گداز آوازوں سے دعا مانگی گئی تھی اُن کا مقبول ہونا ضروری تھا۔ اور بیشک ایسا ہی ہوا۔ فادر لزارس کو اپنے اس سفر میں کوئی اور دشواری نہیں پیش آئی۔ اگرچہ راستے میں ہر قدم پر ہنری کا ڈر لگا ہوا تھا۔ اور جو صورت دور سے نظر آتی تھی اُسی پر ہنری یا اُس کے کسی دوست کا دھوکا ہوتا تھا۔ مگر ہمارے خداپرست دوستوں کا گروہ جوں جوں آگے بڑھتا تھا۔ یہ خوف دلوں سے مٹتا جاتا تھا۔ اور یقین ہوتا جاتا تھا کہ ہنری تھک کے اپنی شرارتوں سے باز آگیا۔

فادر لزارس اپنی جماعت سے آگے آگے ایک ٹھنگنے گدھے پر سوار تھے۔ اس جانور کو کبھی مقدس اور ازلی کنواری (حضرت مریم) کی سواری بننے کی برکت حاصل ہوئی تھی۔ اور اسی وجہ سے یہ متبرک رہوار مسیحی دلوں میں زیادہ تقدس اور بے نفسی کی شان دکھاتا تھا۔ لزارس کے لمبے لمبے دامن گردن سے دُم تک۔ خلاصہ یہ کہ گدھے کی ساری پیٹھ کو چھپائے ہوئے تھے۔ اور چار جامے کا کام دے رہے تھے۔ لکڑی کی ایک بڑی

بھاری صلیب نوجوان مقتدا کے ہاتھ مین تھی - اور مقدس گروہ کے آگے آگے ایک
نشان و علم کا کام دے رہی تھی - اور چونکہ کہا جاتا تھا کہ اس صلیب مین بھی اصلی صلیب
کی لکڑی کا ایک ٹکڑا لگا ہوا ہے لہذا ہر جگہہ اوسکے آگے سر جھکائے جاتے - اور لوگ
اُسکے سامنے سجدے مین گر گر پڑتے تھے - بڑے بڑے دانون کی ایک تسبیح فادر لزارس
کی کمر مین بندھی ہوئی تھی - جو کسی فوجی سردار کی کرچ یا تلوار کی طرح کبھی اُنکے
زانو پر ہوتی اور کبھی گدہے کی پیٹھ سے جا ملتی - جس گاؤن یا آبادی مین سے ہوکے
گذر ہوتا لوگ برکت حاصل کرنے کے لیے دوڑتے اور آگے کو جھکے ہوے صلیبی علم کے
نیچے جھک جھک کے فادر لزارس کے دامنوں اور اُن کے گدہے کے سُمون کو چومتے
اور آنکھون سے لگاتے - اگنیس ان باتون کو حیرت و مسرت سے دیکھتی خوش ہوتی
اپنے دل کی امیدون کو زیادہ وسیع پاتی - اور بار بار دل مین کہتی کہ "کیسی مبارک
زندگی ہے جسے مین نے اپنے لیے اختیار کیا ہے - بڑے بڑے بہادر سورماؤن اور
جان باز جنگ آزماؤن کو یہ ہر دلعزیزی نہین نصیب ہے - زبردست حکام اور اولوالعزم
بادشاہ بھی ان مقدس و سادہ مزاج لوگون کی عام مقبولیت و مرجعیت پر حسد کرنا در کنار
خود ان کے آگے سر جھکانے پر مجبور ہاین " اسی شوق مین اُسنے اپنے گھر اور مان کی
آغوش کو چھوڑا تھا جسکے پہلے ثمرے اُسے ابھی سے نظر آنا شروع ہو گئے ہاین - اسلیے کہ
جو لوگ فادر لزارس کے پاؤن چومنے کو آتے ہاین اگنیس کا بھی بہت کچھ ادب کرتے
ہاین - بلکہ بعض دہقانی تو صلیب بردار مقتدا کے قدم لینے کے بعد اُسکے ساتھ والون
کے پاؤن بھی چوم لیتے ہاین -

اس دلچسپ سفر کو چار دن گزر گئے - اور یقین ہے کہ کل سہ پہر کو لندن پہنچ جائینگے -
ہنری کا کہین پتہ نہین - خوش عقیدگی ہر لحظہ اور ہر جگہہ ایک نئی شان دکھاتی ہے
رات کو جس ان یا خانقاہ مین ٹھہرنے کا اتفاق ہوتا ہے وہان اور زیادہ مرجعیت
و مقبولیت کے نمونے نظر آتے ہاین - اور انتہا سے زیادہ تعظیم و تکریم کیجاتی ہے -

پانچوین دن پچھلی رات ہی کو کوچ ہوا - اسلیے کہ لندن قریب ہے - برف تو نہین
پڑ رہی ہے - مگر سردی شدت پر ہے - اور کہر صفحہ عالم پر نہایت ہی دھندلا غلاف
ڈالے ہوئے ہے جسکی وجہ سے رستے کا دریافت کرنا اور سڑکون کا پتہ لگانا نہایت

ہی دشوار ہے۔ فادر لزارس۔ اگینس۔ مرتھا۔ اور تمام ساتھی موٹے موٹے کمبلون سے لپٹے ہوئے اپنے اپنے گدہون پر سوار ہین۔ اور ہنکاتے چلے جاتے ہین۔ مگر گدھے سردی کی شدت سے اس قدر ٹھٹھرے ہوئے ہین کہ بڑی مشکلون سے آگے قدم بڑھاتے ہین ایسی حالت مین یہ سب لوگ دو چار جھونپڑون کے ایک بہت ہی چھوٹے گاؤن سے نکلے ہین۔ اور ایک دوراہے پر پہنچکے متردد ہین کہ کون سا راستہ لندن کو گیا ہے۔ ناگہان دو تین شخص نظر آئے جو انھین کی طرح گدہون پر سوار تھے اور سر سے پاؤن تک کملون مین لپٹے ہوے تھے۔ یہ لوگ سامنے سے آئے تھے۔ اور اس گاؤن کی طرف جاتے تھے جسے ہمارے مقدس دوست ابھی چھوڑکے آئے ہین۔ ان لوگون نے قریب آتے ہی باوجودے کہ سخت سردی تھی گدھون سے اُتر اُترکے فادر لزارس کے پاؤن چومے اور ادب سے کھڑے ہوگئے۔

فادر لزارس: "موسم نہایت ہی خراب ہے۔ اس کہرے سے تو اچھا تھا کہ برف پڑتی ہوتی۔"

ان کمبخت مسافرون مین سے ایک نے بڑھکے ادب سے جواب دیا "بیشک ہولی فادر۔ ایسے موسم مین سب سے بڑی خرابی یہ ہوتی ہے کہ راستہ ملنا مشکل ہو جاتا ہم لوگ اگرچہ ہمیشہ اس سڑک پر آمد و رفت رکھتے ہین مگر اطمینان نہین کہ ٹھیک راستے پر جا رہے ہین یا راستہ بھول گئے۔"

فادر لزارس: "تم لوگ کہان جانا چاہتے ہو!"

شخص۔ "گلڈفورڈ جائین گے اور لندن سے آتے ہین"

فادر لزارس: "تو لندن کو سیدھی یہی سڑک گئی ہے جس پر سے ہوکے تم آرہے ہو!"

شخص: "آپ کو دو ایک موڑ ملین گے۔ مگر ہان لندن کا راستہ یہی ہے"

فادر لزارس: "تم بھی ٹھیک جا رہے ہو۔ گلڈفورڈ کو یہی راستہ گیا ہے۔ کل دوپہر کو ہم اوسی مین سے ہوکے گزرے تھے۔ بس اب جاؤ۔ گدہون پر سوار ہو۔ مسیح تمھاری حمایت کرین۔ تمھاری مدد سے اسوقت ہمین راستہ مل گیا۔ ورنہ خدا جانے یہان کب تک متردد کھڑے رہتے۔"

ان لوگون نے ایکدفعہ اور فادر لزارس کے دامنون کو چوم کے آنکھون سے لگایا۔

اور گدہون پر سوار ہوکے روانہ ہوگئے۔ اُن کے جاتے ہی فادر لزارس نے بھی اپنے گدسے کی باگ اُس سڑک کی طرف موڑی جو لندن کی سڑک بنائی گئی تھی۔ اور اگینس کیطرف دیکھکے کہنے لگے۔ "اب تو ہمین ہر طرح اطمینان ہے۔ ونچسٹر منزلون پیچھے رہ گیا۔ اور ہم لندن مین داخل ہوا چاہتے ہین۔"

اگینس۔ "ہان ظاہر مین تو اب کوئی اندیشے کی بات نہین نظر آتی۔ مگر مجھے تو اطمینان اُس وقت ہوگا جب فرانس کی بندرگاہ پر قدم رکھونگی۔"

فادر لزارس۔ "نہین اگینس۔ بالکل خاطر جمع رکھو۔ اب ہنری کا کوئی زور نہین چل سکتا۔"

ابھی تک صبح کے آثار بھی نہین نمایان ہوے تھے۔ رات اگرچہ چاندنی تھی مگر کہرے نے چاند کے نورانی چہرے پر ایسی کثیف نقاب ڈال رکھی تھی کہ دنیا اُسکی روشنی سے کسی قسم کا فائدہ نہین اُٹھا سکتی تھی۔ ہمارے مقدس دوستون کی متبرک جماعت اُس دُھندلی تاریکی مین نہایت اطمینان و فارغ البالی سے چلی جاتی تھی کہ ناگہان پیچھے سے ایک شور و ہنگامے کی آواز بلند ہوئی۔ سب نے گھبرا گھبرا کے ادھر دیکھا تو معلوم ہوا کہ بہت سے سوار سرپٹ گھوڑے بڑھائے چلے آتے ہین اور زور و شور سے چلا رہے ہین "مارو! مارو! جانے نہ پائین!" یہ شور سنتے ہی تمام راہبون کے حواس جاتے رہے۔ خود فادر لزارس انتہا سے زیادہ بدحواس تھے۔ اور اگینس اور مرتھا چیخ پر چیخ مار رہی تھین۔ دانیال نے نہایت پریشانی کے ساتھ اپنے گدھے کو داہنی طرف موڑ کے سڑک سے اُتارا اور ایک دفعہ گھبرا کے کہا۔ "جہان تک بھاگا جاے بھاگو! ورنہ ایک کی بھی جان نہ بچے گی۔" اس جملے کے ساتھ سبھون نے گدسے اُسی طرف موڑ دیے اور اُنھین مار مار کے بھگانا شروع کیا۔ مگر اسکی کچھ ضرورت نہ تھی۔ اسلیے کہ رہزنون کے شور نے خود ان جانورون کو اسقدر دہلا دیا تھا کہ اشارہ پاتے ہی تگٹٹ بھاگے۔ اور اس تیزی سے کہ اپنے سوارون کے حوصلے سے بھی زیادہ تیز جا رہے تھے۔ شاید کامل پندرہ منٹ تک مسلسل یہی کیفیت رہی کہ فادر لزارس اور اونکے ہمراہیون کے گدھے اس سُرعت اور اس بدحواسی کے ساتھ بھاگ رہے تھے کہ نہ کسی کو یہ خبر تھی کہ کہان جاتا ہے اور نہ یہ معلوم تھا کہ کیون جاتا ہے۔ تقریباً ایک رُبع گھنٹے کے بعد وہ شور و غل کم ہوا اور اسکے ساتھ ہی یہ بھی معلوم ہونا شروع ہوا کہ گدھے کسی ایسے مقام مین پہنچ گئے ہین جہان

کسی طرح آگے نہین بڑھ سکتے۔ اور جیسے قدم جم گئے ہین۔ سبھون نے انتہائے پریشانی و بدحواسی سے اس جانب توجہ کی تو معلوم ہوا کہ سارا مقدس گروہ ایک نئی مصیبت مین مبتلا ہے۔ رات کو راستہ بھول گئے۔ اور کسی ایسے دلدل مین پھنس گئے ہین کہ جانبر ہونا دشوار ہے۔ رات کے اندھیرے اور ناواقفی کے باعث پہلے تو کسی کو خبر بھی نہ ہوی۔ گدھے بدحواسی کے ساتھ اور دشمنون کے خوف سے آگے بڑھتے رہے اور رو مین اتنی دور نکل آئے کہ اب دلدل کے درمیان مین ہین۔ اور سب اُسمین دھنستے چلے جاتے ہین۔ گدھے نصف کے قریب زمین کے اندر غائب ہو گئے۔ اور جو جو نکلنے کے لیے زور کرتے اور ہاتھ پاؤن مارتے ہین اور زیادہ دھنستے جاتے ہین۔ سبھون نے نہایت ہی نا اُمیدی و بدحواسی کے ساتھ ایک دوسرے کی صورت دیکھی۔ اور یقین ہو گیا کہ یہین موت لکھی تھی۔ قضا کے مُنہ مین پڑ چکے۔ اور باہر نکلنا امکان سے باہر ہے۔

ساتوان باب

پڑ گئی اور یہ کیسی مرے اللہ نئی ؟

درحقیقت یہ بہت ہی نازک وقت تھا۔ فادر لزارس اور تمام راہب ایسے سخت امتحان مین مبتلا ہو گئے تھے کہ کسی کو مایوسی و بدحواسی مین خدا بھی نہین یاد رہا تھا۔ نوجوان لشپ ایک عرصے تک نجات و جانبری کی تدبیرین سوچ رہا تھا۔ اور کوئی بات ذہن مین نہ آتی تھی۔ آخر اُسنے بالکل مایوس ہو کے کہا "افسوس! اب زندگی کی کوئی تدبیر نہین۔ ہماری یہین کی مٹی تھی۔ جہان قضا کھینچ کے لائی ہے۔"

اگینس۔ (نہایت ہی مایوسی کے لہجے مین) "ہولی فادر! مین پہلے ہی کہتی تھی کہ مجھے گھر پہنچا دیجیے۔ آہ! مین تو نہ اِدھر کی ہوئی نہ اُدھر کی۔"

مرتھا۔" اور اگینس مجھے تمھاری محبت نے خراب کیا۔ ہولی فادر! ہائے کیا اب کوئی تدبیر نہین ؟"

اسکے جواب مین فادر لزارس تو خاموش رہے مگر دانیال نے سخت نا اُمیدی کے لہجے مین جواب دیا "اب کون سی تدبیر ہو سکتی ہے! گدھون سے اُترینگے تو خود زمین مین زندہ دفن ہو جائینگے۔ اور اگر اِن جانورون پر اسی طرح سوار رہے تو اِن کے ساتھ

ہی ساتھ زمین مین دھنسین گے۔"

اگینس۔(رو کے اور نہایت ہی یاس کی آواز مین) "تو کیا اب کچھ نہین ہو سکتا! ارے کچھ تو ہاتھ پاؤن ہلانا چاہیے۔"

فادر لزارس۔" سب بیکار ہے۔ خدا کو یاد کرو۔ بس اتنی ہی زندگی تھی۔"

دانیال۔" مگر اگینس سچ کہتی ہین۔ یون ہاتھ پاؤن ڈال دینا اور بغیر کسی قسم کی کوشش کیے مرنا نامردی ہے۔ خدا جانے یہ ڈاکو کون تھے اور کہان غائب ہو گئے۔"

فادر لزارس۔" ڈاکو نہ کہو قضا کے فرشتے تھے۔ چارون طرف سے گھیر کے اس دلدل مین پھنسایا۔ اور غائب ہو گئے۔ افسوس سب تدبیرین بے سود ہین۔"

اب کمر سے گردن تک زمین مین غائب ہین اور انہین اتنی بھی طاقت نہین کہ ہاتھ پاؤن مار سکین۔ انسانون سے زیادہ ہراس و ناامیدی اُن بیکس و بے زبان جانورون کی حالت سے ظاہر ہے۔ وہ عجب درد کی آواز سے چلاتے ہین اور صاف ظاہر ہوتا ہے کہ اپنی اس بیکسی کی موت پر رو رہے ہین۔ ہمراہی راہبون مین سے ایک شخص نے کسی قدر جھنجھلاہٹ کے لہجے مین کہا۔" اب تو ان بےزبان جانورون کی جان چھوڑ دی جاتی۔ اول تو خود ہی دلدل مین دھنس رہے ہین۔ اُس پر ہمارا بوجھ اور دبا دبا کے دھنساتا ہے۔"

اگینس۔" ہان جو کچھ ہو۔ اب تو اِن پر سے اُترنا چاہیے۔"

دانیال۔" مگر اُترنا کیا کوئی آسان امر ہے! کمر کمر تک تو سب زمین مین دفن ہو چکے۔ کوئی شخص اُترنا چاہے تو آخر کس چیز پر زور دے کے اُترے! مجھے تو ایسا معلوم ہوتا ہے کہ یونہین گدہون پر لدے لدے ہم سب عدم کا راستہ لین گے۔"

فادر لزارس۔" بیشک ایسا ہی ہے۔ جو سانس اندر جاتی ہے اوسے غنیمت سمجھنا چاہیے۔ اب تو جو وقت باقی ہے اُسے مسیح کی یاد مین صرف کرو۔"

اگینس۔" لیکن حتی الامکان جان بچانے کی کوشش کرنی چاہیے۔ اگرچہ مجھے کبھی ایسے خطرناک مقام سے سابقہ نہین پڑا۔ مگر سُنی سُنائی تدبیرون پر عمل کرون تو شاید اس کیچڑ کے سمندر سے نجات مل جائے۔"

ناگہان کسی قدر فاصلے سے آواز آئی۔" ہان اگینس۔ تمھاری جان بچنے کی ضرورت ہے

صرف تمھاری جان - مگر اور کوئی شخص یہان سے زندہ بچ کے نہین جا سکتا۔" اس آواز کے سنتے ہی سب لوگ متحیر ہو ہو کے چارون طرف دیکھنے لگے کہ کسکی آواز ہے - مگر انگینس اور فادرلزارس پہچان گئے کہ وہی پرانا فتنۂ روزگار دشمن ہنری ہے - انگینس ہنری کا خیال آتے ہی ایک سناٹے مین آگئی - اور فادرلزارس نے نہایت ہی غصے اور جوش کے لہجے مین کہا - "او بدنصیب شخص! خوب یاد رکھہ کہ تو ظالم ہے! او مسیح تیرے ظلمون کو دیکھہ رہے ہین - جان لینے اور آزار دینے مین تو کسی مشرقی مسلمان سے کم نہین ہے - مین اقرار کرتا ہون کہ تو اپنے دشمن پر کامیاب ہوا۔"

ہنری - (وہین دور سے بات کاٹ کے) "دشمن نہین رقیب کہو - رقیب۔"

فادرلزارس - "خیر تو مجھے کچھہ سمجھتا ہو - مگر یاد رکھہ مین مظلومی سے جان دیتا ہون - تیرے ہاتھون ایک مظلوم بشپ کی جان جاتی ہے - اور وہ نہایت خوشی سے صبر و شکر کے ساتھہ موت کو قبول کرتا ہے - اُسے شہیدون کا درجہ ملیگا - اُسکی قبر کا نشان نہ ملا تو بھی لوگ اُسکی ہڈیون کو اس دلدل مین سے کھود کھود کے نکالینگے - اور آنکھون سے لگائینگے - مگر او ظالم شخص! تو دنیا مین ہمیشہ کافر و مرتد سمجھا جائے گا - زمانہ تیرے نام پر لعنت کرے گا - اور اُس روحانی بادشاہی مین مسیح کے مقدس و مبارک دربار کے سامنے تو نہایت ہی ذلت کے ساتھہ لایا جائے گا۔" یہ کہتے کہتے فادرلزارس کا دل کچھہ ایسا بھر آیا کہ زبان رُک گئی - اور زار و قطار رونے لگی -

ہنری - "مگر یہ باتین اُسوقت ہونگی جب تمھارے ساتھیون مین سے کوئی شخص جان بچا کے بھاگ سکے - اور لوگون کو بتا سکے کہ تم کیونکر اور کہان مرے تھے - مین تمکو یقین دلاتا ہون کہ ایسا نہوگا - تم اور تمھاری سب ریاکار و شریر النفس راہب اسی دلدل مین غائب ہو جائینگے - اور زمانے کو خبر بھی نہوگی کہ کیا ہوے - اور کہان گئے - میرے راز دار دوستون کی زبان پر آج ہی سے سکوت کی مُہر لگجائے گی - اور وہ اپنے ہوشیار اور خالص دوست کو کبھی بدنام نہ کرینگے - تمھاری جماعت مین سے صرف ایک انگینس بچ سکتی ہے - بشرطیکہ وفاداری اور رازداری کا وعدہ کرے۔"

مرتھا - "آہ! اسکی خبر نہ تھی کہ تو جان لینے کے درپے ہے - بہن انگینس! اب اسی کا ساتھہ دو - جب خدا ہی نے اسے کامیاب کیا تو کیا کرو گی!"

اگنیس۔ (نہایت ہی طیش کے ساتھ) "مر جاؤنگی۔ اور یہ نہوگا کہ اسکا ذلیل ہاتھ میرے جسم مین لگے۔ یا ایسے ناخداترس ظالم کا احسان اپنے سر لون۔ یہ صرف میری وجہ سے ہے جو یہ ابتک زندہ ہے۔ اور اس قابل ہوا کہ آج اسکی رہبری سے فادر فرانسس اور راہبون کی جان جاتی ہے۔ فادر فرانسس بہت آسانی سے اسکی زندگی کا خاتمہ کر سکتے تھے۔ اُنکا ایک اشارہ ہو جاتا تو انگلستان کے کسی گھر مین اسے پناہ نہ ملتی۔ مگر افسوس مین نے اپنی نالائقی سے اُنھین روکا۔ اور ہمیشہ منع کرتی رہی کہ اس شریر شخص کی جان کو کوئی صدمہ نہ پہنچائین۔ ہنری! یاد رکھ کہ مین اسوقت سے تیری دشمن اور تیرے خون کی پیاسی ہون —"

ہنری۔ "مگر اب تمھاری دشمنی میرا کیا بگاڑ سکے گی؟ اس گھڑی کو تھوڑی ہی دیر باقی ہے جبکہ تم سب زندہ درگور ہوگے۔ اگر ایسی خوفناک موت سے بچنا چاہتی ہو تو وفاداری کا وعدہ کرو۔ اور آؤ۔ اب بھی میرا پُرشوق آغوش تمھارے لیے کھلا ہوا ہے۔"

اگنیس۔ (تذلیل و توہین کرنے والے الفاظ اور لہجے مین) "ہرگز نہین۔ ابھی یہ نہ سمجھ کہ تو اپنی تدبیر مین کامیاب ہو گیا۔ افسوس! فادر فرانسس اور سب راہب از خود رفتہ ہو رہے ہین۔ بدحواسی نے اُنھین اور زیادہ بے دست و پا کر دیا ہے۔ ورنہ ابتک جان ہنری کی کوئی نہ کوئی تدبیر ہو گئی ہوتی۔ مگر کوئی مضائقہ نہین۔ میرے حواس بجا ہین۔ وہ دیکھ مین کیونکر سب کی جان بچا کے باہر لاتی ہون۔ اب تجھے ہوشیار رہنا چاہیے۔ اور اپنی جان بچانے کا سامان کر۔" یہ کہتے وقت اگنیس مین جیسے کوئی غیر معمولی اور مافوق الفطرت طاقت و ذہانت پیدا ہو گئی تھی۔

اب صبح ہو گئی ہے۔ اُفق مشرق کی روشنی عالم مین پھیلتی جاتی ہے۔ اور اس مقدس پاگل قافلہ کا ہر شخص اپنی اور اپنے ساتھیون کی حالت دیکھنے کے قابل ہوا ہے۔ آسمان سے ہلکی ہلکی پھوار پڑ رہی ہے۔ کہرا جو پچھلی رات تک چھایا ہوا تھا چھٹنے اور ہٹنے لگا ہے۔ مگر اسکے عوض یہان دلدل سے جو بخارات نکلتے ہین چارون طرف پھیلے ہوئے ہین جنکے اندر سے ہنری کی مٹی مٹی صورت دور سے نظر آتی ہے۔ فادر فرانسس مایوسی کی وضع سے نہایت ہی غمگین صورت بنائے اپنے گدھے سمیت کیچڑ مین پھنسے کھڑے ہین۔ صلیب سر پر ہے جسمین انکی آنکھین جمی ہوئی ہین۔ اور گویا موت اور دم واپسین کا انتظار کر رہے ہین ہمراہی

راہبوں میں سے کوئی اپنے مذاق فطرت کے مطابق ساکت و خاموش ہے اور کوئی رونا ہے۔ مرتھا آہ و زاری میں مشغول ہے۔ اور بار بار چلا چلا کے بین کرنے لگتی ہے۔ سب پر غالب گدہوں کا شور و ہنگامہ ہے جو اپنی اس ہولناک موت کے ڈر سے طرح طرح کی جگر خراش آوازیں بلند کر رہے ہیں۔ اس حسرت و ناامیدی اس شور و ہنگامے میں سب کے خلاف انگینس کی آواز اور اسکی چشم و ابرو سے انتہا درجے کا استقلال ظاہر ہوتا ہے اسکی آنکھوں سے شعلے نکل رہے ہیں۔ چہرہ تمتما اٹھا ہے۔ اور بڑے استقلال و ثابت قدمی سے اپنے تمام ہمراہیوں پر حکومت کرنے کو تیار ہے۔ اُسنے گدہے کا سر پکڑ کے ایک فوری اور بجلی کی سی حرکت کے ساتھ اپنے پاؤں دلدل سے باہر نکال لیے۔ اسکی پیٹھ پر گھٹنوں کے بل کھڑی ہوئی اور مرتھا کی طرف دیکھ کے کہا۔ "مرتھا۔ تم بھی ذرا اپنے آپ کو سنبھالو اور جو میں کہوں اُسپر عمل کرو۔"

مرتھا۔ "مگر میرے پاؤں تو دلدل سے نکلتے ہی نہیں۔ (ذرا ایک دفعہ نکالنے کی کوشش کرکے) لو دیکھ لو۔ لاکھ زور کرتی ہوں کارگر نہیں ہوتا۔" مرتھا کو بیدست و پا دیکھ کے وہ اپنے گدہے کی پیٹھ سے اُتر کے نہایت آہستگی کے ساتھ دلدل پر لمبی لیٹ گئی۔ اور خوب اچھی طرح زور دے کے اندازہ کر لیا کہ اس طرح دھنسنے کا بہت کم اندیشہ ہے تو دلدل ہی پر لڑھکتی ہوئی اُن گدہوں کے پاس پہنچی جنپر خیمے اور قناتیں لدی ہوئی تھیں۔ اور لیٹے ہی لیٹے کوشش کرنے لگی کہ قناتوں کو کھول کے گدہوں کی پیٹھ سے جدا کرے مگر اسمیں کامیاب نہ ہو سکی۔ اسلیے کہ قناتیں بڑے بڑے رسّوں سے گدہوں پر بندھی ہوئی تھیں اور اُن رسّوں کے پیچوں کا گدہوں کے پیٹ کے نیچے سے کھینچ کے نکالنا اُسکی طاقت سے زیادہ تھا۔ اسکے علاوہ دلدل میں پھنسے ہونے کے باعث یہ ایک آدمی کا کام بھی نہ تھا۔ تب اُسنے مجبور ہو کے دانیال کو پکارا اور کہا "اس قدر بدحواس نہ ہو۔ اور ہمت نہ ہار دو۔ یا تو میری طرح لڑھکتے ہوئے تم خود آؤ۔ یا کسی اور راہب سے کہو کہ آکے گدہے کے اس طرف لیٹ جائے۔ اور ان قناتوں کو کھلوائے۔ یہ قناتیں کھل گئیں تو یقین کر لو کہ ہم سب کی جان بھی بچ گئی۔"

انگینس کے کہنے کے مطابق دانیال اور ایک اور راہب نے بھی اپنے آپ کو دلدل سے نکالا اور اُسی طرح گلادے کی سطح پر لڑھکتے ہوئے بہادر اور اولوالعزم نازنین کے قریب آئے اور

سب نے لیٹے لیٹے تقریباً آدھ گھنٹے میں قناتیں کھول لیں۔ گدھوں کے ساتھ آدھی آدھی وہ بھی دلدل میں دھنس چکی تھیں۔ تینوں آدمیوں نے لیٹے ہی لیٹے زور کرکے اُنھیں اُٹھایا اور ایگنس کے کہنے کے مطابق ایک کو دلدل پر پھیلا دیا۔ پھر اُس پر دوسری۔ پھر تیسری۔ پھر چوتھی قنات پھیلائی۔ اس طرح دلدل کی سطح پر ایک عمدہ اور مضبوط فرش بچھ گیا۔ اور کوشش کی جانے لگی کہ سب لوگ لا لا کے ان قناتوں پر لٹا دیے جائیں۔ فادر لزارس اور چند اور لوگ تو خود ہی اُبھر کے لڑھکتے ہوئے آگئے۔ مگر مرتھا اور بڈھا ایک راہب بغیر کسی اور کی مدد کے نہ نکل سکے۔ ان کو ایگنس اور دانیال نے جاکے نکالا۔ اور ایگنس کی کوشش و جوانمردی سے سب لوگ دلدل سے نکل کے قناتوں پر آکے لیٹ گئے۔ اور سب کے دل میں زندگی کی امید پیدا ہوئی۔

فادر لزارس نے جب اپنے تمام دوستوں اور خود اپنے آپ کو دلدل کے اُس عظیم الشان دریا کے اندر ایک محفوظ مقام میں پایا تو اُن کے حواس درست ہوئے اور ایگنس کی مستعدی وکارگذاری کو عجیب مسرت وحیرت کی نگاہوں سے دیکھنے لگے۔ اسی وقت اتفاقاً وہ قریب آئی تو نوجوان بشپ اپنے جذبات کو نہ ضبط کرسکا۔ اور جوش کے لہجے میں چلّا اُٹھا۔" شاباش بیٹی! شاباش! اسوقت تیری ہی کوشش سے ہم سب کی جان بچی۔"

ایگنس۔" ہولی فادر! میری کیا ہستی ہے! یوں کہیے کہ مسیح و مریم نے سب کی جان بچائی۔"

فادر لزارس۔" یوں ہی سہی۔ مگر ان الٰہی اور ازلی ذاتوں کی برکت ہمیں تیری ہی قوت بازو سے حاصل ہوئی۔ ہنری نے اگر فرشتۂ غضب کا کام کیا تو تو اسوقت فرشتۂ رحمت اور آسمانی حور بنکے ہمارے سامنے آئی ہے۔" یہ سنکے ایگنس کا چہرہ خوشی سے چمکنے لگا۔ تاہم ساتھیوں کے بچانے اور اس آفت سے نکالنے کی فکر ابھی تک موجود ہے۔ اب وہ قناتوں کے فرش پر آئی۔ اور فادر لزارس کے قریب بیٹھ گئی۔ اسلیے کہ قناتوں کی وجہ سے دھنسنے کا چنداں اندیشہ نہ تھا۔ ایگنس کو اپنے پہلو میں دیکھ کے فادر لزارس کے دل میں زرا اور خوشی پیدا ہوئی اور نہایت ہی آرزومندی کے لہجے میں بولے۔" بیٹی! یہ تو بتا کہ یہاں سے کیونکر نکلیں گے؟"

ایگنس۔" اب کیا مشکل ہے؟ بہت آسانی سے ممکن ہے کہ یونہیں لیٹے لیٹے اور لڑھکتے ہوئے سب کنارے تک چلے جائیں۔ مگر اس سے بھی زیادہ قابل اطمینان یہ طریقہ ہے کہ ہم یونہیں قناتوں کو بچھاتے ہوئے جائیں۔ یہاں نیچے اوپر چار قناتیں ہیں۔ ان میں سے دو کو ہم اٹھاکے

آگے بچھائین گے پھر ان دونون پر پہنچکے نیچے والی دونون تختون کو اُٹھا کے آگے ڈالدیگے یونہین اِس دلدل پر فرش بچھاتے ہوے کنارے تک جا پہنچین گے۔ اِس طرح جانے مین زیادہ اطمینان ہے۔ اور اگر یونہین دلدل پر لڑھکتے ہوئے جائین تو اندیشہ ہے کہ کسی مقام پر کیچڑ زیادہ نرم ہو۔ اور کوئی شخص پھر آفت مین مبتلا ہو جائے۔"

فادر لزارس "بیٹی۔ یہ تدبیر تجھے کسنے بتائی؟ ہم مین سے کسی کے ہوش وحواس بجا نتھے۔ سب نے ہاتھ پاؤن چھوڑ دیے تھے۔ ایسی حالت مین تو نے باوجود عورت بلکہ ایک کمسن لڑکی ہونے کے ثابت قدمی سے کام لیا۔ بیشک یہ روح القدس کا الہام تھا۔"

انگینس "نہین ہولی فادر! میرا ایسا مرتبہ کہان کہ روح القدس میرے سینے مین اُترے دلدل سے بچنے کی یہ تدبیر ایک کہانی کے طریقے سے بچپن مین سنی تھی۔ بلکہ یون سنا تھا کہ شاید اسی دلدل مین کوئی شخص پھنس گیا تھا۔ اور اسی طرح اُسکی جان بچی۔ جب مین نے یہ تدبیر شروع کی ہے اوسوقت تک مجھے کامیابی کی اُمید نہ تھی۔ دل مین خیال کرتی تھی کہ سُنی سنائی بات خدا جانے پوری اُترے یا نہ اُترے۔ اسی وجہ سے مجھے دیر تک جرأت نہ ہوی لیکن جب ہنری نے طعنہ دیا۔ اور معلوم ہوا کہ اُسکے دل مین نام کو بھی ترس نہین تو نہ رہا گیا۔ بے اختیار اپنے گدہے سے اُتر پڑی اور سب کے بچانے کی کوشش کرنے لگی۔"

فادر لزارس "اب مجھے یقین آگیا کہ روح القدس کو تیرے دل کی طرف خاص توجہ ہے اور تو علم الٰہی مین بہت جلد ترقی کرے گی۔"

انگینس۔ "ہان اگر آپ کی توجہ رہی اور ولیون اور مقتداؤن نے مدد کی۔"

فادر لزارس "انگینس! مگر افسوس! اِن گدہون کے نکالنے کی کوئی تدبیر نہین ہو سکتی۔"

انگینس "ہولی فادر! کیا کہون۔ اِن کے رونے کی آوازین سُن سُن کے کلیجا پھٹا جاتا ہے۔ مگر کچھ بنائے نہین بنتی۔ اب ہم کنارے پر پہنچ لین تو کسی آبادی کو ڈھونڈھین۔ اگر کوئی اچھا گاؤن مل گیا تو شاید کوئی تدبیر بن پڑے۔ ورنہ گدھون سے ہاتھ دھونا چاہیے۔"

فادر لزارس "افسوس! تو بیٹی پھر کنارے چلنے کی تدبیر کرنی چاہیے۔ یہان کب تک پڑے رہین گے؟"

انگینس "مین اسی کا سامان کر رہی تھی۔ اگر آپ سے باتین نہ کرتی تو اتنے تک چل چکی ہوتی۔" یہ کہہ کے انگینس نے نیچے سے تختا نکالا اُسکے آگے بچھایا۔ اور اپنی بتائی ہوئی تدبیر سے سب

ساتھیون کو لے کے کنارے کی طرف چلی۔"

کنارے پر بیٹھے بیٹھے ہنری اِن تمام باتون اور خاصۃً اگنیس کی مستعدی کو حیرت سے اور گھبرا گھبرا کے دیکھ رہا تھا۔ اگنیس نے اپنے ساتھیون کی جان بچانے کی تدبیر شروع کرنے سے بیشتر اُس سے غیظ و غضب کے لہجے مین جو باتین کی تھین اُنھون نے اُسے یقین دلا دیا تھا کہ اگنیز کے دل پر میرا بالکل قابو نہین رہا۔ اور اب وہ فادر لزارس ہی کا ساتھ دیگی۔ اور کسی طرح اُن سے جدا نہین کیجا سکتی۔ اِسکے بعد جب اُسنے راہبون کے اِس مصیبت زدہ قافلے کو کنارے کی طرف آتے دیکھا تو دل مین بہت ڈرا۔ اور ساعت بساعت اپنی زندگی کی طرف سے بھی یاس ہونے لگی۔ وہ صرف پانچ چھہ ساتھیون کو ساتھ لایا تھا۔ جنکی مدد سے پہلے تو مسافرون کی وضع مین آکے فادر لزارس کو اصل راستے سے بہکایا۔ پھر قزاقون کی طرح گھوڑے دوڑا کے اور شور و ہنگامہ مچا کے سب کو دلدل مین پھنسایا۔ جہان سے زندہ نکلنے کی کوئی امید نہ ہو سکتی تھی۔ مگر اب جو دیکھا کہ یہ لوگ اِس آفت سے بھی بچ گئے۔ اور کنارے کی طرف چلے آتے ہین۔ تو دل مین ڈرا کہ اِس واقعے کے بعد اِن لوگون سے کسی رعایت یا فروگذاشت کی اُمید رکھنا چاہیے۔ راہبون کی جماعت اتنی تھی کہ مقابلے کی بھی جراءت نہ کر سکتا تھا۔ اور ڈرتا تھا کہ فادر لزارس باہر آتے ہی تمام کنیسون اور خانقاہون مین میری گرفتاری و قتل کا حکم بھیجدینگے۔ پہلے اُسے سب سے بڑی تقویت اِس خیال سے تھی کہ اگنیز طرفدار ہے۔ اور مجھے کوئی ضرر نہ پہنچنے دیگی۔ لیکن اب اگنیس نے بھی پکار کے صاف صاف کہدیا تھا کہ "ہنری! یاد رکھ۔ مین اِسوقت سے تیری دشمن اور تیرے خون کی پیاسی ہون۔" اب خوف اُسکے دل پر غالب آتا جاتا ہے۔ اور راہب لوگ کنارے سے جو جو قریب ہوتے ہین اُسکی دہشت بڑھتی جاتی ہے۔ آخر نہ رہا گیا۔ ایک دفعہ چلا کے کہا۔ "فادر لزارس! بہتر۔ اِس مصیبت سے بھی تم بچ گئے۔ اور مین جانتا ہون کہ تمھاری نجات کے ساتھ میری موت ہے۔ مگر نہین۔ مین اپنے آپ کو چھپاؤن گا۔ وطن چھوڑون گا۔ عزیز و اقارب کو خیرباد کہون گا اور وہان پہنچون گا جہان تم ہوگے۔ اب اگنیس سے ملنے کی بھی امید نہین۔ جسکے بعد زندگی بے مزہ ہے۔ لیکن مین صرف تم سے انتقام لینے کے لیے زندہ رہون گا۔ مرونگا مگر تمھارا نام صفحۂ دنیا سے مٹا کے۔ بس۔ اب اِسوقت رخصت ہوتا ہون۔ اور جب موقع پاؤنگا پھر ملون گا۔" یہ کہہ کے ہنری اُٹھا اور جنگل مین غائب ہو گیا۔

اُسکے چلے جانے کے کوئی ایک گھنٹہ کے بعد ایگنس۔ فادر لزارس۔ اور اور ساتھیون کو لیے ہوئے کنارے پر پہنچی۔ اور سبکی جان مین جان آئی۔ ان لوگون کا تمام مال و اسباب ابھی تک اُن گدہون ہی پر لدا ہوا تھا۔ جو دلدل مین تھے۔ اور ساعت بساعت زیادہ دھنستے جاتے تھے۔ کنارِ عافیت مین پہنچتے ہی فادر لزارس کو اُن بے زبان جانورون کے نکالنے کی فکر ہوئی۔ فوراً راہب چارون طرف دوڑائے گئے کہ قریب کوئی آبادی ہو تو جا کے لوگون سے مدد مانگین۔ اور جتنے آدمی ممکن ہون ساتھ لے آئین۔ اس کوشش مین بہت جلد کامیابی ہوئی۔ کئی گاؤن قریب تھے۔ جہان کے لوگون نے خدا شناس راہبون کی خدمتگذاری کو ثواب سمجھا اور مدد پر آمادہ ہوگئے۔ تھوڑی ہی دیر مین دلدل کے گرد ایک بہت بڑا مجمع ہوگیا۔ اور گدہون کے نکالنے کی تدبیرین ہو رہی تھین۔ تنا تون پر چڑھا کے گدھون کا لانا دشوار تھا۔ لہذا بہت سے پٹرے فراہم کیے گئے۔ جنکو بچھاتے ہوئے لوگ پہنچے۔ گدہون کے پیٹون مین لکڑیان ڈال کے اونکو اُبھارا۔ اور بڑی مشکلون سے پٹرون پر چڑھا لیا۔ اور جس طرح گئے تھے اُسی طرح پٹرے بچھاتے ہوئے گدہون کو لے آئے۔ فادر لزارس کے ساتھ کُل بارہ گدہے تھے جن مین سے آٹھ نکل آئے باقی چار دلدل مین غائب ہوکے مرچکے تھے۔ مگر اُن کی پیٹھون پر سے بھی اسباب کھول کے نکال لیا گیا۔

آج کی مصیبت اور تھکن نے آدمی اور جانور سب کو بیدم اور نیم جان کر رکھا تھا۔ مجبوراً اسی جنگل مین قیام کیا گیا۔ گاؤن والون نے اپنے وہان لیجانے پر بہت کچھ اصرار کیا مگر فادر لزارس نے شکریے کے ساتھ انکار کیا۔ اور صرف اتنی مدد مانگی کہ لندن تک پہنچنے کے لیے پانچ چھ لدے فراہم کردین۔ مقدس مقتدا کی یہ خواہش بڑے جوش و شوق سے پوری کی گئی۔ اور دوسرے ہی دن یہ مقدس قافلہ کوچ کرکے لندن مین داخل ہوا۔

اِس قدیم شہر کا منظر ایگنس کی نظر مین بالکل نیا تھا۔ اگر عمدہ اور خوش وضع عمارتین لوگونکی وضع و لباس کا بانکپن۔ اور اور بہت سی چیزین اُسے بھلی معلوم ہوتی تھین تو آدمیون کی کثرت۔ سڑکون کی بھیڑ بھاڑ اور سودا بیچنے والون کے شور و ہنگامے سے وہ پریشان ہوئی جاتی تھی۔ اُسنے ٹاور[ع] آف لندن کی سر بفلک چوٹی کو حیرت و استعجاب کی نگاہون سے

ع "ٹاور آف لندن" لندن کی ایک عالی شان اور قدیم عمارت ہے۔ جو رومیون کے دور مین تعمیر ہوئی تھی۔ اور آج تک موجود ہے۔ سیاح اُسکے دیکھنے کو بڑے شوق سے جاتے ہین۔ اسلیے کہ قدامت کی نہایت ہی دلچسپ یادگار ہے۔ [illegible]

دیکھا۔ اور یہاں کی اور بھی بہت سی چیزیں تھیں جنکو وہ نہایت ہی اشتیاق سے دیکھتی تھی۔ مگر بھیڑ۔ بھاڑ۔ شور و ہنگامہ بے فکروں کے قہقہے۔ اور نوجوان سیر کرنے والوں کے آوازے اُسے بہت ہی پریشان کر رہے تھے اُسے اُن چیزوں سے سابقہ پڑا تھا۔ جن سے دیہات کی سادہ مزاج لڑکیاں نا آشنا تھیں۔ اگرچہ جماعت رُہبان کے ہمراہ ہونے کے باعث اُسکے ساتھ کسی قسم کی گستاخی نہیں کیجا سکتی تھی۔ مگر شہر والوں کی شوخیاں دیکھہ دیکھکے وہ بار بار چڑ جاتی تھی۔ اور فادر لزارس سے کہتی کہ یہاں سے جلدی کوچ کیجیے۔ ایسے بد تہذیب لوگوں میں ٹھہرنا نہیں اچھا۔

مگر مقدس نوجوان بشپ کو ٹھہرنے کی ضرورت تھی۔ اول تو سفر کا سامان کرنے اور ہمرہیوں کی جماعت کثیر کو روانگی پر آمادہ کرنے کے لیے کم از کم ایک ہفتے تک ٹھہرنا لازمی تھا۔ دوسرے یہاں معتقدوں کا ایک بہت بڑا گروہ تھا۔ جو فادر لزارس کے آنے کی خبر مشہور ہوتے ہی جوق جوق آنے لگے۔ یہ سب لوگ نوعمر مقتدا کے سامنے ادب سے کھڑے ہوکے اپنے پوشیدہ سے پوشیدہ گناہوں کا اعتراف کرتے۔ معافی کے اُمیدوار ہوتے۔ اور برکت حاصل کرتے۔ عیاں ہی عَلَم اِس جماعت رہبان کی فرودگاہ کے سامنے بلند رہتا۔ اور ایک دنیا اُسکے نیچے کھڑی ہوکے نجات کی اُمید کرتی۔

آخر پورا ہفتہ گزر گیا اور اُسکے ساتھ ہی سفر کا سامان بھی درست ہو گیا۔ اب یہ کوئی چھوٹی جماعت نہ تھی۔ بلکہ فادر لزارس ایک بڑے قافلے کے ساتھ جس میں چالیس راہب اور پچاس سے زیادہ سواری و باربرداری کے گدہے تھے۔ اپنی متبرک صلیب کو ہاتھ میں لیے ہوئے لندن کی آبادی سے نکلے۔ اور اس شان و شوکت کے ساتھ نکلے کہ ہزارہا معتقدوں کا گروہ گھیرے ہوئے تھا۔ اور قدم قدم پر لوگ اُن کے دامنوں۔ پاؤں۔ اور گدہوں کے سموں کو آآکے چومتے تھے۔ جب یہ مذہبی جلوس آبادی سے دور نکل آیا۔ تو لوگ رخصت ہو ہوکے اپنے گھروں کو واپس گئے۔ ایسے نازک وقت اور جوش و خروش کی حالت میں مرتھا نے انگلس کا ایک نیا جوڑا نشانی لیا دگار کے طریقے سے مانگا۔ اور آنکھوں میں آنسو بھر لاکے رخصت ہونے لگی۔ ان دونوں لڑکیوں کا رخصت ہونا نہایت ہی جگر خراش تھا۔ دونوں دل میں سمجھہ رہی تھیں کہ یہ آخری دیدار ہے۔ نہ مرتھا کو کبھی جرمن جانے کی اُمید ہو سکتی تھی۔ اور نہ یہ خیال تھا کہ

انگنیس کبھی واپس آئیگی - دیر تک دونون آنسو بہا بہا کے اور لپٹ لپٹ کے اپنے دلی صدمے ظاہر کرتی رہین - اور آخر گرمجوشی کے ایک ایک بوسے نے دونون کو جدا کر دیا -

آٹھوان باب

جنگ مڈول؏

مرتھا کے جانے کے بعد انگنیس کئی دن تک افسردہ خاطر رہی - مگر متواتر چار دن کے سفر نے تھکانے اور ناتوان کرنے کے ساتھ اُسکے صدمے کو بھی کم کر دیا - اب وہ ساحل پر کھڑی ہے - سمندر کی موجون کو بیم و رجا کی نگاہون سے دیکھ رہی ہے - اور دل ہی دل مین کہہ رہی ہے کہ اس متلاطم و طوفان خیز سمندر سے دیکھیے کیونکر نجات ملتی ہے - اگرچہ انگنیس نے سمندر کی صورت پہلے ہی پہل دیکھی ہے - مگر اُسکا اندیشہ بالکل بجا ہے - اسلیے کہ وہ سمندر جو انگلستان اور فرانس کے درمیان مین واقع ہے اکثر متلاطم رہتا ہے - اور طوفانی ہوا کے سخت جھونکے اُسمین اکثر چلتے رہتے ہین - تجربہ کار سیاح بھی بعض اوقات اس تھوڑے سے دریائی راستے کو مدتون کے بری سفر سے زیادہ گران اور خطرناک خیال کرتے ہین - فادر لارس بھی سمندر کا رنگ دیکھ کے تشویش مین ہین - اور سوچ رہے ہین کہ پار اوترنے کا کیا انتظام کرین - ایک بہت بڑی جماعت ساتھ ہے - اور جہاز بہت کم ہین - اُس عہد کے جہاز اس قدر چھوٹے اور تنگ تھے کہ یہ بھی غنیمت ہوتا اگر اکیلا ایک جہاز اُن کے ہمراہیون کی پوری جماعت کے لیے کافی ہو جاتا - اور یہان ان راہبون کے علاوہ دیگر سیاحون کا بھی ایک بہت بڑا گروہ جمع تھا - جسمین تاجر بھی تھے اور برطانی رُوسا بھی جو فرانس کی پر تکلف اور ترقی یافتہ صحبتون سے لطف اُٹھانے کے مشتاق تھے - ہر شخص کو جانے کی جلدی تھی - اور جہاز والے اس قدر بے پروائی ظاہر کر رہے تھے کہ تقدس مقتدا کی وقعت و عظمت کا بھی چندان پاس و لحاظ نہین باقی رہا تھا - ان مشکلون کو دیکھ کے فادر لارس مدد مانگنے کے لیے ساحل کے والی یا وہان کے حکمران عہدہ دار کے پاس گئے - اور متعدیانہ شان سے بولے " او کلیسیا کے خادم! اور دین کے حامی - ایک مسیحی خدمت کے لیے تیار ہو جا - یہ ایک چھوٹا سا فرض ہے جو تجھے نجات کا یقین دلا دے گا - اور شہیدون اور ولیون

؏ مڈول اُس لڑائی کو کہتے ہین جسکے ذریعے سے دو شخص کسی امر کا فیصلہ باہم کرین فرانس مین آج تک اسکا رواج ہے

کی برکت ہمیشہ تجھے اپنے دامن عافیت مین رکھیگی - ایک جماعت رہبان اور مقدس پاپا کے چند وکیل و خادم تیری سرزمین پر آئے ہین - اور تیری مدد کے محتاج ہین - اُنھین ایک جہاز کی ضرورت ہے - مگر مسافرون کی اس قدر کثرت ہے کہ بغیر تیری مدد کے اُن کا کام نہین نکل سکتا " یہ کہہ کے فادر لزارس اپنی معظم و محترم صلیب جھکا کے اور اپنے برکت سے ہاتھ اسکی طرف پھیلا کے کھڑے ہو گئے -

والی نہایت تعظیم و تکریم سے پیش آیا - اُنکی عزت و حرمت مین کوئی دقیقہ نہین اُٹھا رکھا - مگر درخواست کے جواب مین مسکرا کے کہنے لگا - " اتنی جلدی کیا ہے ! آپ کو تو ابھی چند روز یہان ٹھہرنا چاہیے "

فادر لزارس " نہین - ایک دن ٹھہرنا بھی گران ہے " اسکے بعد اپنی وقعت بڑھانے یا اپنا اثر ڈالنے کے لیے نوجوان لشپ نے کہا " اس جزیرے کے متعلق مین اپنی خدمات کو پورا کر چکا - اور اب مقدس پاپا کے حکم کے مطابق مجھے بہت جلد روم مین پہنچ کے اپنی کارگزاریون کی رپورٹ کرنا ہے "

والی - " بہتر - مگر چند روز کی تاخیر مین کوئی مضائقہ نہین - مجھے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ آپ ابھی یہان زیادہ ٹھہرینگے "

فادر لزارس اس جملے پر نہایت ہی متحیر ہوئے - اور عجیب و غریب وحشت و حیرت کے تیورون سے دیکھ کے بولے " زیادہ ٹھہرینگے ! مین نہین سمجھتا کہ کیون ! "

والی - (کسی قدر لاپروائی سے اور دوسری طرف دیکھ کے) " یہ میرا خیال ہے " یکایک پھر متوجہ ہو کے " آپ ہی فادر لزارس ہین نہ ؟ "

فادر لزارس - (والی کو متجسس نگاہون سے دیکھ کے) " ہان مین ہی ہون - پھر ؟ "

والی " نہین مین کچھ نہین کہہ سکتا - مگر ------ "

فادر لزارس - (جھنجھلا کے) " مگر کیا ؟ "

والی " ایک برطانی شخص آپ کا شاکی ہے "

یہ لفظ سنتے ہی فادر لزارس کو اسقدر غصہ آیا کہ اپنے آپے سے باہر ہو گئے - گلے کی رگین پھول گئین - مُنہ مین کف بھر آیا - اور کہنے لگے " اُس برطانی بدمعاش کو مین جانتا ہون - اے والی تو اُسے نہین پہچانتا - مگر مین خوب پہچان چکا ہون - وِنچسٹر کا

مشہور مکار اور شہدا ہنری ہو گا۔ جو مسیح کے غضب کے لیے اپنے آپ کو روز بروز زیادہ تیار کرتا جاتا ہے۔ اور دوزخ میں اُسکے لیے ایک خاص اور سب سے بدتر مقام مخصوص کر دیا گیا ہے۔ اُسنے کلیسیا کی توہین کی ہے۔ دین کے ساتھ فریب کیے ہیں۔ اور وہ ناپاک روح ہر وقت اُسکے سر پر سوار رہتی ہے جسے خدا نے شیطان بتایا ہے۔ مجھے معلوم ہوتا ہے کہ تو بھی اُسکی دوستی کا دم بھرتا ہے۔ اور مقدس مقتدایانِ دین کے ستانے کا گناہ اپنے سر لے رہا ہے۔" یہ کہتے وقت فادر لزارس کے مُنہ سے تھوک اُڑ رہا تھا۔ اور آنکھوں سے شعلے نکل رہے تھے۔

والی۔ "نہیں ہولی فادر میں اُسکا دوست نہیں ہوں۔ مگر ہاں جس طرح ہر مصیبت زدہ کی فریاد سنا کرتا ہوں۔ اُسی طرح اُسکی بھی فریاد سنی۔ اور آمادہ ہو گیا کہ جہاں تک ممکن ہو اُسکی چارہ جوئی کروں۔"

فادر لزارس۔ (بہت زور زور سے) "معلوم ہوتا ہے تو اُسکا پورا بیان سُنکے اُسپر یقین کر چکا ہے۔ خیر کوئی مضائقہ نہیں۔ ایک تارک الدنیا مقتدائے دین کی بد دعا تجھے مقدس کنواری کے دامن سے چھین کے دوزخ میں ڈھکیلنے والی ہے۔ جسکا نتیجہ تجھے اُس روحانی شہنشاہی مسیح کی قلمرو میں داخل ہو کے اور مرنے کے بعد ملے گا۔ مگر نہیں تو دنیا ہی میں اپنی اِس گستاخی کی سزا بھگتے گا۔ اُس وقت کا منتظر رہ جب مقدس پاپا کا حکم۔۔۔!"

والی۔ "ہولی فادر خفا نہ ہو جیے۔ میں ملکی قانون کی تعمیل پر مجبور ہوں۔"

فادر لزارس۔ (زور و شور سے ڈپٹ کے) "تو تیرے ملک کا قانون یہی ہے کہ مقتدایان دین کی توہین کیجائے؟"

والی۔ (ہاتھ جوڑ کے گڑگڑا کے چشم پر آب سے) "میں نے تو آپ کی کوئی توہین نہیں کی۔ آپ سے دیندار بزرگوں اور ولیوں کی اطاعت و فرمانبرداری فرض سمجھتا ہوں۔"

فادر لزارس۔ (حیرت سے) "یہ توہین نہیں کہ ایک بشپ کے مقابلے میں تو ایک آوارہ گرد اور متعفن بدمعاش کی طرفداری کرتا ہے؟ ہماری جماعت رہبان پاپائے مقدس کی آستان بوسی کو جانا چاہتی ہے اور تو روکتا ہے۔"

والی۔ "میں نہ آپ کے مقابلے میں کسی کی طرفداری کرتا ہوں۔ اور نہ آپ کو بے وجہ روکتا ہوں۔ مگر ہاں ایک قانونی اور واجبی درخواست کے منظور کرنے پر مجبور ہوں۔"

فادرلزارس - "وہ درخواست کیا ہے؟"
والی - "یہ کہ ایک شخص آپ سے ڈول لڑنا چاہتا ہے - اور قانوناً آپ کا فرض ہے کہ اُسکے مقابلے مین ہتھیارے کے کھڑے ہو جیے یا اُسکی خواہش پوری کیجیے"
فادرلزارس - "تو کیا مین ڈول لڑنے پر مجبور کیا جاؤنگا؟" اور یہ کہتے وقت نوجوان بشپ کا سارا غصہ کسی مصیبت زدہ شرابی کے نشے کی طرح ہرن ہو گیا - ہاتھ پاؤن سرد ہو گئے - چہرہ زرد تھا - اور مُنہ مین جو کف بھر بھر آتا تھا ناگہان ایسا غائب ہوا کہ سارا گلا خشک ہو گیا - اور والی کے ایک خادم کی طرف دیکھ کر بولے "ذرا پینے کو پانی لے آؤ"
اسوقت فادرلزارس کے چہرے سے خوف مایوسی اور پریشانی و بدحواسی کے آثار اسقدر صاف نمایان تھے کہ والی ہی نہین گرد و پیش کا ہر شخص اُنکی اندرونی حالت کو سمجھ گیا - والی نے مسکرا کے نیچے دیکھا اور اُسکے خادمون مین آنکھون ہی آنکھون مین کچھ اشارے ہو گئے - اور کسی کے کنکھارنے پر ناگہان خود ہنری ایک کمرے سے نکل کے سامنے آیا - اور طنز آمیز لہجے مین بولا - "ہان ہولی فادر - مجھسے ڈول لڑنے پر آپ مجبور ہین"
ہنری کی صورت دیکھ کے پہلے تو نوجوان تھوڑا دم بخود ہو گیا - اور پھر کسی ناگہانی جوش سے بے صبر ہو کے چلّایا "مگر یہ کلیسیا کا مجرم ہے - اور اے والی! مین بحیثیت ایک بشپ کے اسکی گرفتاری کا حکم دیتا ہون"
والی - "بیشک آپ کے حکم کی تعمیل ہونی چاہیے - مگر اسکا خیال رہے کہ ہنری کی درخواست پہلی ہے - اُسکی درخواست کی تعمیل ہولے تب آپ کے حکم پر عمل کیا جائے گا"
فادرلزارس - (نہایت مایوسی سے) "تو معلوم ہوتا ہے ہنری کی طرح تو بھی ایک دیندار بشپ کی جان لینے پر آمادہ ہے"
ہنری - (جوش و خروش سے) "ہولی فادر! میرے لیے بس یہی آخری تدبیر تھی - انگیس کے لیے یا تو جان دونگا - یا اُسے آپ کی آغوش سے چھینون گا"
فادرلزارس "پھر وہی گستاخی! اور مذہب کی توہین! ایک خدا پرست لڑکی دین کی برکتین حاصل کرنے کو جاتی ہے - تیری حرکتون اور تیری صورت سے متنفر ہے دنیاوی لذتون اور دولتمندی کی راحتون کو چھوڑ کے کنواری مریم کی راہ مین قدم رکھتی ہے - مگر تیرے ناپاک ارادے اور تیری آبرو ریزنیت اُسے روکتی ہے - تو اپنے

دل مین سمجھتا ہے کہ جس بُری نیت سے تو اُسکے پیچھے پڑا ہے اُسی بُری نیت سے مین بھی لیے جاتا ہون؟ شرم! او گنہگار شخص شرما۔ اور توبہ کر"

ہنری "یہ سب باتین لاحاصل ہین۔ بس تلوار ہاتھہ مین لیجیے۔ اور میدان مین نکل کے میرے سامنے آیئے"

والی "بیشک۔ بولی فاندر! اب آپ مقابلے کا سامان کرین"

فادر لزارس "مگر پہلے اُس لڑکی کا تو اظہار لے لیا جائے کہ ہنری کو کیسا سمجھتی ہے اور میرے ساتھہ جاتی ہے تو کیون اور کس غرض سے؟"

والی "اسکی کچھہ ضرورت نہین۔ قانوناً عورت اپنے معاملے مین آزاد نہین ہے۔ ابتدائے عمر مین وہ مان باپ کی تابع فرمان ہے۔ اور اُن کے قبضے سے نکلنے کے بعد اُسکی ہے جو اُسے جیت لے"

فادر لزارس "مگر یہ جیتنا نہین ہے۔ جیتنا اُسے کہتے ہین کہ دو دعویدارون مین سے ایک اپنا حق ثابت کرے۔ اور یہان دو دعویدار نہین۔ اکیلا ہنری ہے جو ناجائز طور پر اُس غریب دیندار لڑکی کو اپنی لونڈی بنانا چاہتا ہے مجھے اُسپر کوئی دعوی نہین۔ مین نہین لیے جاتا ہون۔ بلکہ اگینس خود اپنے شوق سے علم دین سیکھنے کو جاتی ہے۔ اور ایسی صورت مین میرا فرض ہے کہ اس کار خیر مین ہمدردی کرون"

ہنری "جو ہو۔ مین آپ سے ڈول لڑون گا"

اس موقع پر تماشائیون مین سے بعض لوگون نے ایکدوسرے کی طرف دیکھہ کے چپکے سے کہا۔ "اب بشپ صاحب بودے پن سے دست بردار ہونے کو تیار ہین" یہ جملہ بھی فادر لزارس نے سُنا۔ اور اُن کے نوجوان و پُرجوش دل پر تیر سا لگا۔ مگر تھوڑی دیر تک سر جھکائے کھڑے رہے۔ مایوسی دل پر غالب آتی جاتی تھی۔ اور کوئی تدبیر بن پڑتی تھی ناگہان چپکے ہی چپکے اُن کے چہرے مین ایک چمک پیدا ہوی۔ چہرہ حسرت آلود ہونے کے عوض بشاش ہو گیا۔ اور سر اُٹھا کے نہایت متانت و دینی وقار کے لہجے مین بولے "بہتر یہ گنہگار شخص لڑنے ہی پر آمادہ ہے تو مین بھی ڈول کو منظور کرتا ہون ——"

فادر لزارس کی زبان سے منظوری کے لفظ کا نکلنا تھا کہ ہنری اُچھل پڑا اور زور و شور سے ایک نعرۂ مسرت بلند کیا۔ اور اُسکے ساتھہ والے تماشائی بھی خوشی کے نعرے

بلند کرنے لگے اسلیے کہ ڈول کے بہادرانہ دشریفانہ دعوے کی وجہ سے سب کو ہنری
کے ساتھ گونہ ہمدردی ہو گئی تھی۔

جب یہ زور و شور کے نعرے تھمے اور سکوت ہوا تو فادر لزارس نے پھر زبان کھولی
اور کہا۔ "گر مین مجبور ہی کیا جاتا ہون تو اپنے مذہبی اور قانونی حقوق سے بھی فائدہ
اُٹھاؤن گا۔"

والی۔ "ضرور۔ ضرور۔ وہ حقوق کیا ہین ؟"

فادر لزارس۔ (بڑے جوش و خروش سے) "مین ایک خادم دین ہون۔ اور ہر
خادم دین کو حق ہے کہ ڈول کے موقع پر چاہے خود لڑے اور چاہے اپنی طرف سے
کسی اور شخص کو لڑائی اور مقابلے کے لیے مقرر کر دے۔"

اس جملے کے ساتھ ہی چارون طرف سناٹا ہو گیا۔ ایک نے دوسرے کی صورت
دیکھی۔ اور ہنری کے چہرے پر مُردنی چھا گئی۔ تاہم اُسنے آپ کو کسی قدر سنبھالا اور
جھنجھلانے کی آواز مین بولا۔ "مین تو خود آپ سے لڑنا چاہتا ہون۔"

فادر لزارس۔ "لیکن مین نہین چاہتا۔ تجھ سے بدمعاش کے مقابلے مین ہتھیار اُٹھانا
میرے لیے موجب شرم ہے۔"

ہنری۔ "ایسی ڈول ہی مین کیا مزہ ہو گا جبکہ مجھے اپنے رقیب سے لڑنے اور خاص دشمن کے
سامنے جوش دل ظاہر کرنے کا موقع نہ ملے۔"

والی۔ (بہت ہی دبی ہوئی آواز اور بے بسی کی شان سے) "ہولی فادر! ڈول کا
لطف جب ہی تھا جب آپ خود مقابلہ کرتے۔"

فادر لزارس۔ "مین آپ کے لطف کے لیے اپنی بے عزتی نہین گوارا کر سکتا۔"

ہنری۔ "خیر جب ہولی فادر میرے دشمن ہی نہین۔ اور میری رقابت سے دست بردار
ہوتے ہین تو مین بھی اپنا ڈول کا دعوی واپس لیتا ہون ----"

فادر لزارس۔ "ہرگز نہین۔ مین اب ڈول کو منظور کر چکا ہون۔ تو نے اپنی شقاوت
و بدنفسی سے مجبور کر کے مجھسے اقرار کرایا ہے۔ اب اسی وقت سب لوگ اس ڈول کا
تماشا دیکھین گے۔ تو نہین تو مین خود ڈول کا خواستگار ہون۔"

والی۔ "مگر آپ تو مقابلہ کرنے سے انکار کرتے ہین۔"

فادرلزارس "انکار نہین - لیکن دینی حق سے فائدہ اُٹھاتا ہون جس سے مین محروم نہین کیا جا سکتا - کیا آپ کو میرے اِس حق سے انکار ہے ؟"

دالی "نہین - کسکی مجال ہے کہ پاپائے اعظم کے عطا کیے ہوئے حقوق سے انکار کرے - مگر اتنا ضرور کہون گا کہ اِس نوجوان شخص کے قصور کو معاف فرمایئے - واقعی یہ اِسکی نادانی وحماقت تھی کہ آپ کو ڈول کے میدان مین بُلایا"

فادرلزارس "یہ نہین ممکن ہے"

اب ہنری کھڑا سر سے پاؤن تک کانپ رہا تھا - اُسے یقین ہو گیا تھا کہ اتنی ہی زندگی تھی - مایوسی کی شان سے اُسنے گرد کے منظر اور تمام تماشائیون کو دیکھا - اور آخر مین اپنی حسرت مند آنکھین فادرلزارس کی طرف پھیر کے گویا آنکھون ہی آنکھون مین ایک مرتبہ اور معافی کا آرزومند ہوا - مگر نوجوان پادری اُسکے ہاتھون تھوڑا نہین ستایا گیا تھا - کئی دفعہ مرتے مرتے بچا تھا - اور اُسکے دل مین اتنے زخم نہ تھے کہ ایسے فتنہ پرداز دشمن کو قابو مین لانے کے بعد پھر آزادی دیدے - ہمارے کمسن لشپ نے آخر دالی کی طرف دیکھ کے کہا "بس اب ہنری کو تیاری کا حکم دیجیے - اور مین بھی اُس شخص کو بُلاتا ہون جو میری جگہہ پر کھڑا ہو کے اِس دشمن دین کا مقابلہ کرے گا" یہ کہہ کے فادرلزارس اپنی جماعت کی طرف جانے کے لیے مُڑے - مگر پھر آپ ہی پلٹ کے دالی سے کہا "ہنری اِسوقت سے آپ کی حراست مین ہے - علاوہ ڈول کے اُسپر اور بھی بہت سے جرم عائد کیے گئے ہین - لہذا مین آپ کو ہوشیار کیے دیتا ہون کہ اگر بھاگ گیا تو آپ ذمہ دار سمجھے جاینگے - اور اگر آپ ذمہ داری نہین کرتے تو میرے سپرد کر دیجیے - ہماری جماعت رہبان اچھی طرح حراست کریگی" - دالی نے نہایت کمزوری اور پریشانی کے الفاظ مین کہا "نہین - یہ نہین بھاگے گا - مین آپ کو اطمینان دلاتا ہون"

اِس طرح خوب مضبوطی کر کے فادرلزارس خوش خوش واپس آئے - اور اپنے ہمراہیون مین پہنچکے کہا "آخر مسیح نے ہماری مصیبتون کا انتقام لیا - اور ہنری ہمارے پنجے مین ہے" سبھون نے حیرت سے پوچھا "کیونکر ؟" نوجوان نے اپنے پیروون کے سامنے ساری سرگذشت بیان کی اور کہا "نہ اب وہ کہین بھاگ سکتا ہے - اور نہ یہان کا دالی اپنی جان کے خوف سے اُسے چھوڑے گا"

دانیال۔ "مگر اُس سے مقابلہ کون کرے گا؟"

فادرلزارس۔ "ہمارے قوی ہیکل جرمنی دوست ہرمن کے سوا اور کس سے ایسی جرأت ہوسکتی ہے؟" ہرمن ایک بہت بڑے تن و توش کا پہلوان تھا۔ دینی زندگی اختیار کرنے سے پہلے یہ شخص جرمن کا ایک نامی گرامی سردار اور اُس عہد کا ایک مشہور نبرد آزما تھا۔ وہ بہت سے موقعوں پر زور آزمائی کے جوہر دکھا چکا تھا۔ اور بڑے بڑے دعوے کے سپاہیوں کو مغلوب کرکے شہرت حاصل کی تھی۔ صرف چار ہی سال ہوئے کہ پری جمال بیوی کے مرجانے پر دنیا سے متنفر ہو کے اُس نے رہبانیت اختیار کرلی تھی۔ اور محض رعب و داب کے لیے اس جماعت رہبان کے ہمراہ کردیا گیا تھا۔ ونچسٹر میں فادرلزارس کو اُس سے بڑی مدد ملی ہوگی۔ مگر نوجوان بشپ نے اس نبرد آزما اور قوی ہیکل راہب کو غلطی سے لندن میں چھوڑ دیا تھا۔ لیکن اب جبکہ ہرمن یہاں موجود تھا کوئی وجہ نہ تھی کہ فادرلزارس اُسکی قوت سے فائدہ نہ اُٹھاتے۔ اسی خیال سے اُنھوں نے کہا۔ "ہرمن کے سوا اور کس سے ایسی جرأت ہوسکتی ہے؟"

دانیال۔ "ہرمن کی قوت تو ضرب المثل ہے۔ مگر ہنری کے لیے بہت زیادہ ہیں۔ اِنکی تو صورت دیکھتے ہی اُسکے ہوش و حواس جاتے رہیں گے۔"

فادرلزارس۔ "تو اور اچھا ہے۔ ہمیں مقابلے سے بحث نہیں۔ ہم تو جس طرح ممکن ہو ہنری کو سزا دینا چاہتے ہیں۔"

یہ باتیں ہو رہی تھیں کہ ہرمن بھی آگیا۔ اور اُسکی صورت دیکھتے ہی فادرلزارس بول اُٹھے۔ "ہرمن۔ ہمنے تمھارے لیے ایک شکار تجویز کیا ہے۔"

ہرمن۔ "شکار کیسا؟"

فادرلزارس۔ "وہی ہنری جسکی فتنہ پردازیوں کے حالات تم سن چکے ہو۔"

ہرمن۔ "ہاں ہاں وہ؟ اُس سے میں ضرور لڑوں گا۔ مگر لڑنا ہم راہبوں کی شان کے خلاف ہے؟"

فادرلزارس۔ "یہاں کے والی کے سامنے طے پایا گیا کہ مجھ سے اُس سے ڈول ہو۔ جسے میں نے بھی منظور کرلیا۔ مگر اپنے دینی حقوق سے فائدہ اُٹھا کے چاہتا ہوں کہ اپنے عوض تمکو اُسکے مقابلے پر بھیجوں۔"

ہرمن۔ (خوش ہو کے) "یہ تو بہت اچھا موقع ہاتھ لگا۔ پھر کب؟"

فادر لزارس۔ "ابھی اسی وقت۔"

ہرمن۔ "پھر کیا ہے۔ چلیے۔" اتنا کہا اور فادر لزارس کے ساتھ والی کے مکان کی طرف روانہ ہوا۔ اس ڈوئل کا تماشا دیکھنے کے لیے اور سب راہب بھی مقدس بشپ کے پیچھے ہو لیے۔ اور انھین مین انگنیس بھی تھی۔ مگر ہماری پری جمال ہیروئن اب مردانے بھیس مین تھی۔ اور جماعت رہبان مین اس طرح ملی جلی اور دبی ہوی تھی کہ مشکل کوئی پہچان سکتا تھا۔ خصوص اس موقع پر اُسنے اپنے چھپانے کی اور بھی کوشش کی تھی تاکہ ہنری نہ پہچان سکے۔ اگرچہ اب وہ ہنری کے خلاف تھی۔ اور اُسکی دشمنی کا اقرار کر چکی تھی۔ تاہم دل مین قدیم تعلقات کا ایک خفیف اثر ضرور موجود تھا۔ وہ ہنری کی بدقسمتی پر دل ہی دل مین افسوس کر رہی تھی۔ اور کہتی تھی کہ "کمبخت کسی طرح اپنی حرکتون سے باز نہ آیا۔ آخر موت کا وقت آگیا۔ افسوس! دم بھر مین زمین پر پڑا تڑپتا ہو گا۔ اور یہ جوانی برباد جائے گی۔"

یہ سب متبرک لوگ والی کے مکان کے سامنے ایک میدان مین پہنچے۔ جہان ڈوئل کی خبر مشہور ہوتے ہی سیکڑون آدمیون کا مجمع ہو گیا تھا۔ بہت سے زن و مرد کھڑے انتظار کر رہے تھے کہ دیکھیے دونون حریف کب میدان مین اُترتے ہین۔ تماشائیون کے ذوق و شوق کو اس خبر نے اور بھی بڑھا دیا تھا کہ فریقین مین سے ایک پادری اور تارک الدنیا راہب ہے۔

والی نے جب دیکھا کہ فادر لزارس اور اُن کے ہمراہی راہبون کا پورا گروہ آگیا اور اسکے بعد ہرمن پر اُسکی نظر پڑی جو ہنری کے مقابلے کو آیا تھا تو اُسے ایک سناٹا ہو گیا۔ اور دل مین سمجھ گیا کہ ہنری اب چند ہی ساعت کا مہمان ہے۔ اُسنے فادر لزارس کو اپنے سامنے بُلا کے ایک دفعہ اور کوشش کی کہ ہنری کی خطا معاف کرائے۔ اور اُسے موت کے پنجے سے آزادی دلائے۔ مگر غضبناک بشپ نے ایک نہ سنی۔ اور کہا "او والی! خوب یاد رکھ کہ یہ بڑا گنہگار ہے۔ صرف اپنی ایک دنیاوی اور ناجائز خواہش کے لیے اسنے ہر طرح کی دینی روسیاہی حاصل کر لی ہے۔ تجھے نہین معلوم کہ مسیح اُسپر کس قدر برہم ہین۔ اسنے یہ بھی نہ خیال کیا کہ مین ایک بشپ ہون اور فریب کر کے مجھے

ونجسٹر کی خانقاہ کے تہ خانے مین ڈلوا کے مار ڈالا ہوتا۔ پھر اسنے میرے ہاتھ سے اس معصوم لڑکی کو برف کے گڑھے مین ڈھکلوایا اور اس غریب کی جان لینے مین کوئی دقیقہ نہین باقی رکھا تھا۔ پھر سب سے آخر مین اسنے دلدل مین پھنسا کے ہم سب کی زندگی کا خاتمہ ہی کر دیا ہوتا۔ مگر ہر موقع پر مسیح نے ہماری مدد کی۔ اور یہ روز بروز زیادہ ملعون و مردود ہوتا گیا۔ یہ کسی طرح رحم کا مستحق نہین۔ اور ان سزاؤن سے ہرگز نہین بچ سکتا جو اسکے لیے تجویز ہوئی ہین۔ بس اب جلدی اسے میدان مین لا۔ تاکہ ایک مذہبی پہلوان کے مقابلے مین کھڑا ہو کے قسمت آزمائی کرے۔"

والی۔ "اس مقابلے سے تو یہ اچھا ہوگا کہ آپ اسے یونہین مار ڈالیے۔ جس پہلوان کو آپ لائے ہین اس سے اس سے بھلا کوئی بھی نسبت ہے؟۔ آپ کے پہلوان کا اب اسکا ایک ہی ہاتھ اسکا کام تمام کر دے گا۔"

فادر لزارس۔ "اب جو ہو۔ یہ روز بد تو یہ خود اپنے اوپر لایا ہے۔"

والی۔ "یہ بھی اسکی ناتجربہ کاری تھی۔"

فادر لزارس۔ "ایسے گنہگار کے لیے ناتجربہ کاری عذر نہین ہو سکتی۔"

نوجوان بشپ نے آخر والی کو مجبور کر دیا۔ اور ہنری اسی طرح میدان مین لایا گیا جسطرح کوئی سنگین مجرم قتل گاہ مین لایا جاتا ہے۔ والی کی ہدایت اور بعض اور دوستون کے سمجھانے بجھانے سے ہنری نے میدان مین آتے ہی بڑی التجاؤن کے ساتھ اور خوشامد کے الفاظ مین اپنے تمام گناہون کا اعتراف کیا۔ اور زمین پر گھٹنے ٹیک کے اور ہاتھ جوڑ کے معافی کی درخواست کی۔ اس کارروائی نے تمام حاضرین کو ہنری کا ہمدرد بنا دیا۔ اور ہر طرف سے آوازین آنے لگین کہ "اسکی خطا معاف کرو" مگر بشپ غرانج کے دل پر کسی قسم کا اثر نہ ہونا تھا نہ ہوا۔

اب باضابطہ دونون فریقون کے دعوے اور نام و نشان قلمبند کیے گئے۔ والی کا ڈاکٹر بھی آ کے ایک طرف کھڑا ہو گیا۔ اور دونون حریف تلوارین ہاتھ مین لیے لیکے بڑھے ایسے نازک وقت مین ہنری نے چارون طرف نظر دوڑائی۔ اور بہ آواز بلند کہا "کاش یہان انگینس بھی موجود ہوتی۔ اور دیکھتی کہ اسکے لیے مین کس مظلومی سے جان دیتا ہون" گویا اپنی زبان مین اس فارسی شعر کا مضمون ادا کیا کہ ؎

بجرم عشق توام مے کشند و غوغائیست　　تو نیز بر سر بام آ کہ خوش تماشائیست

پھر اُسی طرح چلّا کے بولا۔ "وہ یہان کہین ضرور موجود ہوگی۔ مگر صد افسوس کہ میری نظر سے غائب ہے۔ اگر زندگی کی اس آخری ساعت مین مین اُسکے جمال جہان آرا اور لب جان بخش کی زیارت کرلیتا تو بڑی خوشی سے جان دیتا"

ان جملون نے تمام تماشائیون کی آنکھون سے آنسو ٹپکا دیے۔ اور بہت سے مُنہون سے آہ کی آوازین نکل گئین۔ سوا فادر لزارس کے تمام راہبون کے دل پر بھی عجیب اثر پڑگیا تھا جو اپنے سردار اور مقتدا کے استقلال اور ہنری کی مظلومانہ صورت کو نہایت ہی حیرت سے دیکھ رہے تھے۔ آخر فادر لزارس کے اشارے سے ہرمن ہنری کے سر پر جا پہنچا اور کہا "بس ہو چکا۔ زیادہ رونا دھونا بیکار ہے۔ اپنا کیا ہمیشہ آگے آتا ہے اور خود کردہ را درمانے نیست۔ تمام حاضرین کو پریشان کرنے اور ان کے دلون کو تکلیف دینے سے کوئی فائدہ نہین"

ہرمن کی باتین سننے کے ساتھ اُسکی ہیبت ناک صورت دیکھتے ہی ہنری سر سے پاؤن تک کانپ گیا۔ اُسکے پاؤن کو لغزش ہوئی۔ سر چکرایا۔ اور تلوار ہاتھ سے چھوٹ پڑی مگر اُسنے اپنے آپ کو سنبھالا۔ انتہا سے عاجزی کے ساتھ ہرمن کے قدمون پر گرا اور بہت کچھ آہ و زاری کرکے کہنے لگا "مجھے معاف کرو۔ مجھسے خطا ہوئی۔ اور پھر کبھی ایسا قصور ہوگا" یہ ایسے عاجزی کے جملے تھے کہ ہرمن کی مٹھی جو تلوار کے قبضے پر تھی کمزور پڑ گئی۔ اور رحم دلی کے لب و لہجے مین بولا "ہنری۔ مین مجبور ہون۔ تو نے اگر کسی بادشاہ یا ڈیوک کا قصور کیا ہوتا تو اب تک معاف کر دیا جاتا۔ مگر تو خدا کا مجرم ہے۔ مسیح تجھپر غصہ کر رہے ہین۔ اُس ابدی کنواری نے اپنا شفقت کا دامن تیرے سر پر سے ہٹا لیا ہے۔ اور تو کلیسا کا مجرم ہے۔ ایک مقدس لشپ اور جماعت رُہبان کے ساتھ تو ایسی سنگدلی سے پیش آیا ہے جس سے زیادہ سنگدلی کی اُمید کسی خونخوار مسلمان یا وحشی درندے سے بھی نہو سکتی تھی وہ وقت یاد کر جب تو خادمان دین اور مقتداؤن کی ایک جماعت کو دلدل مین پھنسا کے کنارے پر کھڑا تھا۔ اور اُنکی مصیبت اور موت کی تیاریون کو دیکھ دیکھ کے خوش ہو رہا تھا۔ یہ تمام لوگ جو گرد کھڑے تیری حالت پر افسوس کر رہے ہین۔ اور تیرے لیے رحم کی سفارش کرنے کو تیار ہین۔ اگر انھون نے اُس منظر کو دیکھا ہوتا تو شاید اسوقت تیرے حق مین یہ

فادرلزا اس سے بھی زیادہ سنگدل ہوتے۔ بس اب مقابلے کے لیے تیار ہو جا۔ اور تلوار جو ابھی تیرے ہاتھ سے گر چکی ہے پھر اُٹھا اور مجھ پر حملہ کر۔ تیری کمزوری۔ تیری نوعمری۔ اور تیرے اس بودے پن پر ترس کھا کے مین اجازت دیتا ہون کہ پہلا وار تو ہی کر۔ مین وعدہ کرتا ہون کہ جبتک تو بھرپور ہاتھ نہ مارے گا۔ مین خاموش کھڑا رہونگا۔ بس اب اس سے زیادہ ہمدردی میرے اختیار مین نہین"

ہرمن کے کہنے سننے سے ہنری نے پھر تلوار اُٹھائی۔ اور اگرچہ ہاتھ کانپ رہا تھا مگر جی کڑا کر کے آمادہ ہو گیا۔ اس موقع پر اُسنے دل مین خیال کیا کہ "یہ موقع غنیمت ہے۔ مجھے ایک وار کی اجازت ملی ہے۔ اگر اسی ایک وار سے اس زبردست پہلوان کا کام تمام کردون تو موت کے پھندے سے بچ ہی بچاؤن گا بلکہ اس میدان مین بڑی ناموری بھی حاصل ہوگی" یہ سوچ کے اُسنے ارادہ کیا کہ پہلا وار ہرمن کے گلے پر کرے اور اگر تو بِن بازو مدد دے تو ایک ہی ہاتھ مین اُسکا سر اوڑا دے۔ اپنے منصوبے کے مطابق اُسنے تلوار پوری قوت سے کھینچی اور اس زور سے وار کیا کہ تمام حاضرین متحیر ہو گئے اور فادرلزا اس دل مین دہل کے ہرمن کی شستی پر جھنجھلا اُٹھے۔ ہنری کا یہ وار پہلوان راہب کا سر اوڑا دیتا۔ مگر وہ ایک بڑا نبرد آزما پہلوان اور شمشیرزنی کے فنون سے خوب واقف تھا۔ تلوار کو آتے دیکھتے ہی اُسنے اپنا کندھا اسقدر اونچا کر دیا کہ گردن اوٹ مین ہو گئی۔ اور نوعمر حریف کا وار شانے پر پڑا اور صرف گوشت کو کاٹ کے ختم ہو گیا۔ اس طرح اپنی جان بچا کے ہرمن نے کہا "تمھارا وار پورا ہو چکا۔ اب سنبھلو! کہ میری تلوار آیا چاہتی ہے!" ہنری اب زندگی سے بالکل مایوس تھا۔ آخری کوشش بے کار جا چکی تھی۔ اور اب کسی بات مین مفر نہ تھا۔ ہرمن کی پہلی تلوار کو اُسنے نہایت بدحواسی کے ساتھ دونون ہاتھ اُٹھا کے اپنی کلائیون پر لیا۔ جرکا لگتے ہی اُف کر کے ہاتھ نیچے کیے تھے کہ دوسری تلوار سر پر آئی۔ اور اُسکے جھک جانے کی وجہ سے پیٹھ پر پڑی۔ اور گدی سے پیٹھ کے نیچے تک کاٹ گئی۔ یہ زخم کھاتے ہی ہنری زمین پر اوندھا گر پڑا۔ اور ہرمن کا تیسرا وار اُسکی گدی پر پڑا اور گلے کو آدھی دور تک کاٹ گیا اس پچھلے وار کے ساتھ ہی عام تماشائیون سے بس بس کی آوازین بلند ہوئین۔ اور ایک چیخ کی آواز آئی جسنے بہت سی نگاہون کو اپنی طرف پھیر لیا۔ یہ اگنیس کی آواز

تھی۔ جو اس وقت تک تو ضبط کیے کھڑی رہی۔ اور اُس مردانے بھیس کو نباہا کی جسمین
اپنے آپ کو چھپائے ہوئے تھی۔ لیکن اب ضبط نہ ہو سکا۔ بے اختیار چیخ اُٹھی۔ چیخی ہی
نہین بلکہ غش کھا کے زمین پر گر پڑی۔ اور سب راہب سنبھالنے کو جھپٹے۔
اب ڈوئل کی کارروائی ختم ہو چکی تھی۔ راہب اگینس کو ہاتھون پر اُٹھا کے سمندر کے کنارے
لائے جہان ٹھہرے ہوئے تھے۔ اور دوسری طرف ڈاکٹر نے جا کے ہنری کے زخم دیکھے
جو بالکل بدحواس اور بیہوش پڑا تھا۔ زخمون سے خون جاری تھا۔ خصوص گلے سے
تو خون کے فوارے نکل رہے تھے۔ فوراً زخم باندھے گئے۔ اور خون کی رفتار روک کے
جن زخمون مین ٹانکون کی ضرورت تھی ٹانکے لگائے گئے۔ والی نے اس کارروائی
کے بعد جب ڈاکٹر کی رائے پوچھی تو جواب ملا کہ "خون بہت بہ گیا ہے۔ زخم گہرے
لگے ہین۔ اور بچنا مشکل معلوم ہوتا ہے۔ لیکن اگر پورے ایک دن اور ایک رات
بچ گیا تو امید ہے کہ جی جائے گا۔" ہنری چاہے اسکے بعد زندہ رہجائے مگر عام تماشائیون کو
اُسکی موت کا یقین تھا۔ اور گھر جاتے وقت سب لوگ اس جوانی کی مظلومانہ موت
پر افسوس کرتے جاتے تھے۔ ہنری کو والی اپنے گھر اُٹھوا لایا۔ اور ڈاکٹر کو خبرگیری کی
تاکید کر کے اپنے دیگر فرائض کی طرف متوجہ ہوا۔

نوان باب

سفر دریا

ڈوئل کی کارروائی ختم ہونے کے بعد اور سب راہب تو ناتوان و بیہوش اگینس کو
اُٹھا کے اپنی اقامت گاہ مین لائے۔ مگر فادر ازرس والی ہی کے پاس رہے۔ اور جب
اُسے بیچارے ہنری کی خبرگیری سے فرصت ملی تو اُسکی طرف متوجہ ہوئے اور اپنی اُسی
مذہبی متانت سے صلیب کو بلند کر کے کہا "والی تیرا منشا بھی پورا ہو گیا۔ اور گنہگار کو
پوری سزا مل چکی۔ اب مسیح کی اطاعت کی طرف توجہ کر روح القدس کی آواز
کو سُن۔ اور مقدس پاپا کی ایک چھوٹی خدمت سر آنکھون سے اور صدق دل کے ساتھ
بجا لا۔ روم کے مقدس دربار کے متبرک خادمون کی ایک چھوٹی جماعت تیری اعانت
کی محتاج ہے۔ اُن کے لیے جہاز کا بندوبست کر اور جس قدر جلد ممکن ہو فرانس کے ساحل

تک پہنچا دے۔"

والی۔ (سر جھکا کے اور سینے پر ہاتھ رکھ کے) "بسر و چشم! مین اس خدمت کو اپنا فخر سمجھتا ہون۔ مگر افسوس جہاز کم ہین اور جانے والون کا ہجوم زیادہ ہے" یہ کہہ کے والی ہمارے نوجوان بشپ کے ساتھ سمندر کے کنارے آیا۔ اور جہازوالون کو بلا کے دریافت کرنے لگا کہ کتنے جہاز موجود ہین۔ اور کون کون جہاز آج ہی روانہ ہونے والے ہین۔ تحقیقات کے بعد یہ تو معلوم ہو گیا کہ جہازون کی تعداد کافی ہے۔ مگر سمندر کے تلاطم اور طوفانی آب و ہوا کے خوف سے آج ہی روانہ ہو جانے پر کسی جہاز کا کپتان راضی نہ تھا۔ یون تو والی کو فادر لزارس اور اُن کے ہمراہیون سے کسی قسم کی ہمدردی نہ تھی۔ مگر اُن دنون پاپاے روم کے متعلقین اور اس قسم کے مقدس بزرگوار ہر جگہ بہ خوف کی نگاہون سے دیکھے جاتے تھے۔ عام رعایا در کنار بڑے بڑے اُمرا اور رؤسا کاؤنٹ اور ڈیوک حتیٰ کہ زبردست والیان ملک اور سلاطین بھی اِن سادی وضع والے بزرگون کے نام سے کانپتے تھے۔ یہی سبب تھا کہ انگلستانی ساحل کے اس والی کو بھی مجال نہ ہو سکے اور کسی بات مین مفر نہ ہوا کہ ایک جہاز کے کپتان کو تاکید کر کے اور ڈرا دھمکا کے اسی وقت روانہ ہو جانے پر مجبور کر دے۔

بہر تقدیر فادر لزارس ہر طرح اور ہر حیثیت سے کامیاب ہو کے اور اپنے حریف کو اپنے نزدیک خاک مین ملا کر خوش خوش جہاز پر سوار ہوے۔ اور تمام ساز و سامان کے لد چکتے ہی لنگر اُٹھا دیا گیا۔

ایگنس کی حالت اُسوقت تک غیر تھی۔ ہنری کی مایوسانہ تقریر۔ جوش عشق کے اظہار اور اُسکی مظلومی و بیکسی کی موت نے ہماری دلربا نازنین کے دل پر ایسا سخت اثر کیا تھا کہ وہ اُسوقت جو چیخ مار کر بیہوش ہوئی تو اب تک اپنے حواس مین نہین ہے۔ راہبون نے پہلے تو کنارے ہی پر اُسکے ہوش مین لانے کی بہت کچھ کوشش کی۔ اور اب جہاز کے ایک کمرے مین لٹا کے برابر خوشبوئین سنگھا رہے ہین۔ مگر اُسکی حالت وہی ہے جو تھی۔ تقریباً چھ گھنٹون کی غفلت و بیہوشی کے بعد اُسنے جہاز پر آنکھ کھولی اور جب بات کرنے کی تھوڑی بہت طاقت آئی تو ناتوانی کی آواز مین فادر لزارس کی طرف دیکھ کے بولی "مین کہان ہون؟"

فادرلزارس۔ "اپنے دوستوں اور ہمدردوں میں"
ایگنس۔ "یہ نہیں۔ ابھی تک انگلستان ہی میں ہوں؟"
فادرلزارس۔ "نہیں۔ انگلستان کا ساحل چھوڑے دو گھنٹے ہو گئے۔ آج ہی رات کو کسی وقت فرانس میں پہنچ جائیں گے"۔ یہ سُن کے ایگنس خاموش ہو گئی۔ اور تھوڑے تامل کے بعد پھر اُسی طرح کمزور آواز میں بولی "غنیمت ہے کہ اِن مصیبتوں سے پیچھا تو چھوٹا"
فادرلزارس۔ "اب کوئی اندیشے کی بات نہیں ہنری ایسا زخمی ہوا ہے کہ اگر نہ مرا تو بھی پانچ چھ مہینے تک اُٹھنے کے قابل نہ ہو گا"
ایگنس۔ (چونک کے) "تو کیا ابھی وہ زندہ ہے؟ میں سمجھی تھی کہ مارا گیا"۔
فادرلزارس۔ "نہیں۔ ابھی نہیں مرا۔ مگر اُسکی زندگی کو زندگی نہ کہنا چاہیے۔ اُسکے لیے ابدی موت ہے۔ جسکو روحانی زندگی نہیں نصیب وہ مُردے سے بدتر ہے"
یہ سُنکے ایگنس پھر ایک سناٹے میں آ ئی۔ دلی ترددات اور خیالی پریشانیاں اُسکے ناتوان چہرے سے نمایاں تھیں۔ اِس حالت کو دیکھ کے فادرلزارس نے کہا۔ "اب اِن واقعات کو تم اپنے خیال کے سامنے سے ہٹاؤ۔ اوہام تمھیں ساعت بساعت زیادہ نڈھال کرتے جاتے ہیں۔ افسوس عورت کا دل بہت کمزور ہے۔ اور وہ دشمن کی مصیبت دیکھنے کی بھی تاب نہیں لا سکتی۔ لے اب اُٹھو۔ باہر چل کے بیٹھو۔ سمندر کی تازگی بخش ہوا اِس مُرجھائے ہوئے چہرے کو تر و تازہ اور افسردہ دل کو ہرا کر دیگی"
نوجوان بشپ کے کہنے سے ایگنس اُٹھ کے بیٹھی۔ اور جب جی کو تول کے آزما لیا کہ دو قدم چل سکتی ہے تو ایک ہاتھ فادرلزارس کے ہاتھ میں دے کے۔ اور دوسرا یوشع کے ہاتھ میں دے کے جہاز کے کیبن (کمرے) سے باہر نکلی۔ اور کھلی فضا میں ایک لمبے تختے پر بیٹھ کے سمندر کا تماشا دیکھنے لگی۔
ہم اوپر بیان کر چکے ہیں کہ اِن دنوں اِس سمندر میں بہت ہی تلاطم تھا۔ مینڈھے بلیوں اُچھل رہے تھے۔ لہریں آپس میں کشتیاں لڑ رہی تھیں۔ عجب خوفناک منظر نگاہوں کے سامنے پیش کر رہی تھیں۔ بعض کف آلود اور غضبناک موجیں زور شور سے جہاز پر

حملہ کرنے کو دوڑتین - اور ایک دل ہلا دینے والی چیخ کے ساتھ اُسے ٹھکراتی - اور جھونکے
دیتی ہوئی اُس پار نکل جاتین - موجین برابر چھینٹین اوڑا رہی تھین - جن سے تمام جہاز والون
کے کپڑے بھیگ گئے تھے - اور یون کہنا چاہیے کہ گویا سمندر نے مُنھون پر طمانچے مار مار کے
ہر شخص کو بیدم کر دیا تھا - ایسے دو ہی طمانچون نے انگینس کے نازک اور پھول سے رخسارون
کو اِس قدر سرخ کر دیا کہ دو ہی گھڑی مین خون آلود نظر آنے لگے - پھر اِس بیرحمی کی مار کے
ساتھ سمندر کے پانی کی شوریت نے یہ ستم کر رکھا تھا کہ ایک تازے اور شاداب گُلِ نیلوفر
کی سی نیلی آنکھین ملتے ملتے اُسنے خود اپنے ہاتھ سے سُرخ کر لی تھین - افسوس سمندر کا
شور و ہنگامہ ہماری نازنین کو اتنی بھی مہلت نہین دیتا کہ دم بھر اطمینان سے بیٹھ کے آنکھین
ملے - اِسلیے کہ طوفانی ہوا کے جھونکون نے جہاز کو اس قدر پریشان کر دیا ہے کہ کسی دل کی
چوٹ کھائے ہوئے مریضِ عشق کی طرح تڑپ تڑپ کے کروٹین بدل رہا ہے اور بسمل
نیمجان بنا ہوا ہے - انگینس کئی مرتبہ گرتے گرتے بچی - دو دفعہ اُسکا سر فادر لزارس کے سر سے
ٹکرا گیا - اور اگر فادر لزارس سنبھالتے نہ رہتے تو ابتک سطحِ جہاز پر کئی لوٹین لگا چکی ہوتی -
اِس ہوا اور اِس منظر نے اگرچہ اُسکے دل کے خوفناک خیالات کو کسی قدر بہلایا - اور
دل کے مہیب سین کو وہ بھول چلی ہے - مگر اب دریائی سفر کے لازمی آلام ہجوم
کرتے آتے ہین - صفراویت کا ہیجان ہے - سر چکر کھا رہا ہے - جی متلاتا ہے اور
اُبکائیان چلی آتی ہین - مگر طوفان کی کیفیتین دیکھ دیکھ کے دل مین اس قدر سہم گئی
ہے کہ خاموش ہے اور اپنی دلی حالت کسی پر نہین ظاہر کرتی - یکایک ایک سخت
اُبکائی آئی جس سے سر سے پاؤن تک تمام اعضا کو ایک شدید جھٹکا پہنچا - تے کرنے
کے لیے آگے کو جھکی تھی کہ جہاز کے ہچکولے سے فادر لزارس کی طرف پھر گئی - اور
اِس زور سے تے کی کہ مقدس تیماردار اور نوجوان بشپ کے تمام کپڑے خراب ہو گئے
مگر اُس خوش عقیدہ ہمدرد نے اپنے کپڑون کے خراب ہونے کا خیال بھی نہ کیا - اور انگینس
کی پیٹھ پر ہاتھ رکھکے اُسے سنبھالنے لگا - اور تسلی دینے والے لہجے مین کہا - " انگینس -
گھبرانا نہین - دریائی سفر مین سب کی یہی حالت ہوتی ہے - دم بھر مین ہم فرانس مین ہونگے -
یہ سب مصیبتین دور ہو جائینگی - اور تم بڑے اطمینان کے ساتھ فرانس کی سرزمین پر
قدم رکھو گی - اُسوقت تمھارا جی ہلکا ہو گا - اور کسی قسم کی خلش نہ باقی ہو گی "

اگنیس - (نہایت ناتوانی کی آواز مین) "مجھے تو ایسا معلوم ہوتا ہے کہ میری زندگی ختم ہو گئی - اور دو ہی چار گھڑی کی مہمان ہون"

فادر لزارس - (دست شفقت پھیر کے) "نہین اگنیس ایسا نہ کہو - ابھی تمھارے ہاتھ سے خدا کے بیٹے کے دین کو بہت فائدہ پہنچنا ہے - اس دریائی سفر کے ختم ہوتے ہی مصیبتون کا طوفان فنا ہو جائے گا - اور ہم بڑے اطمینان سے فرانس کی آب و ہوا کا لطف اُٹھائینگے - اب انگلستان کے خراب اور ناقص موسم کے ساتھ یہان کے جھگڑون اور فتنون سے بھی ہمین نجات مل جائیگی -"

اگنیس - "اپنی قسمت سے تو مجھے ایسی امید نہین"

فادر لزارس " تم سے اچھی کسکی قسمت ہو سکتی ہے - ؟ دنیاوی مکروہات سے علحدہ ہو کے امن و امان کی قلمرو مین آگیئن - مقدس مریم کے دامن عافیت مین ہو - اور متبرک صلیب کا سایہ سر پر ہے - ایسی قسمت خاص اُنھین لوگون کی ہو سکتی ہے جنکے حال پر خدا مہربان ہو"

الغرض فادر لزارس کے ان تسلی آمیز الفاظ سے اگنیس کی طبیعت کو گونہ سکون ہوا - اُسکے زرد چہرے پر بحالی آنا شروع ہوئی تھی کہ سفر بھی ختم ہو گیا - اور جہاز فرانس کے ساحل پر پہنچکے لنگر انداز ہوا - سب لوگ بڑے اطمینان اور فارغ البالی کے ساتھ کنارے پر گئے جہان ایک پرانی سرائے تھی - اور اُس کے گرد راہبون کے مقدس گروہ نے خیمے کھڑے کر کے پڑاؤ ڈال دیا - ایک مدت دراز کے تردد اور متواتر پریشانیون کے بعد فادر لزارس کو اب اطمینان کی گھڑی نصیب ہوئی تھی - انگلستان کی آب و ہوائے مبارک اور تارک الدنیا ہمراہیون مین سے اکثرون کو نحیف و ناتوان کر دیا تھا - اور جو اچھے تھے وہ بھی تھکے ماندے اور خستہ و خراب تھے - اُنھین ضرورتون سے فادر لزارس نے فرانس کے ساحل پر قدم رکھتے ہی ہمراہیون کو پندرہ روز تک قیام کرنے کی اجازت دیدی - اور سب لوگ بڑے اطمینان و فارغ البالی کے ساتھ قرب و جوار کے گاؤن کی سیر کرنے لگے - عقیدت کیش رعایا یہان بھی ہر ایک کے قدمون کے آگے آنکھین بچھاتی تھی - اور اکثر مذہبی رسوم مین ان سے مدد لیجاتی تھی -

اس پندرہ روز کی اقامت نے اگنیس کی صحت اور تندرستی پر بہت نمایان اثر کیا - اگرچہ ہنری کی مایوسانہ صورت اور اُسکے مُردنی چھائے ہوئے چہرے کا آخری سین اُسے یاد آ آکے پریشان کر دیتا ہے - مگر فادر لزارس کی بے تکلفانہ صحبت - اُن کی تسلیان اور دلدہی کی باتین

ہر صدمے اور ہر فکر کو اُسکے دل سے مٹاتی رہتی ہین۔ اور اب وہ خیال کرنے لگی ہے بلکہ یقین کرتی جاتی ہے کہ میری آئندہ زندگی کس قدر دلچسپ اور پُر لطف ہوگی۔ ان مزیدار خیالات کے ساتھ ساتھ اُسکا حسن بھی ترقی کرتا جاتا ہے۔ فرانس کی آب وہوا نے اُسکے چہرے سے پژمردگی وافسردگی کو دھو دیا ہے۔ گورے گورے چمڑے کے نیچے سے خون کے شہابی رنگ نے پھر جھلک دی ہے۔ اور جو چہرہ چنبیلی کی ایک مُرجھائی ہوئی کلی بنگیا تھا اب لالۂ حمری کو شرمانے لگا ہے۔ حُسن کے اس عالم فریب تغیر نے شباب کی بڑتی قوت کو بھی اُبھارا ہے۔ جو چُستی وچالاکی کے ساتھ ہماری تارک الوطن اور تارک الدنیا نازنین کے فراج سے اکثر نوعمری کی شوخی وشرارت کو بھی ظاہر کرنے لگتی ہے۔

یہ رنگ دیکھ دیکھ کے فادر لزارس بھی روز بروز دل ہاتھ سے دیتے جاتے ہین۔ اس تقدس کے لباس اور اس مذہبی پیشے کے ساتھ وہ زاہد فریب صورت خدا جانے کیسے کیسے خیالات اُن کے دل ہین پیدا کرتی ہے۔ اور وہ نہین معلوم کس ما فوق العادت ضبط وصبر سے کام لے کے اپنے جذبات کو دل ہی دل مین دباتے ہین۔ اس غیر معمولی ضبط نے اُن کے سینے مین ایک اُمس سی پیدا کر دی ہے۔ اور بعض اوقات اس تپش اندرونی کا اسقدر ہیجان ہوتا ہے کہ پیاری معتقدہ کے پہلو سے اُٹھ کے کسی تنہائی کے مقام ہین جاتے ہین۔ اور چارون طرف دیکھ کے چپکے چپکے دو تین آہین کھینچتے ہین۔ اور پھر آ کے اگنیس کے پاس بیٹھ جاتے ہین اور اُسکی دلفریب صورت دیکھنے لگتے ہین۔

آخر ایکدن نہ رہا گیا۔ صبح کا وقت تھا۔ ابتدائی عبادت سے فراغت ہو چکی تھی۔ موسمی سردی کا اثر مٹانے کے لیے فرانس کی روشن اور نکھری ہوئی دھوپ عرصۂ عالم مین پھیلتی جاتی تھی۔ جسکا لطف اُٹھانے کے لیے سب لوگ اپنے اپنے خیمے سے نکل کے باہر آگئے تھے۔ اور جا بجا زمین پر بیٹھے ہوے تھے۔ فادر لزارس کے پاس اسوقت صرف اگنیس تھی۔ راہبون کا مردانہ لباس ہماری نازنین کے زیب بدن تھا۔ اور موٹے موٹے کپڑون اور سادی اوبھدی قطع وبرید سے اُسکے عالم فریب حسن کی نظر فریبیان اور سحر آگین آنکھون کی دلکشیان مٹانے کی پوری پوری کوشش کیگئی تھی۔ مگر اسپر بھی بار بار کوئی ایسی ادا ضرور نظاہر ہو جاتی ہے کہ فادر لزارس بیتاب ہو جاتے ہین۔ اور اپنی زاہدانہ وراہبانہ زندگی پر دل ہی دل مین افسوس کرنے لگتے ہین۔ اگنیس نے ایک دفعہ نظر اُٹھا کے اپنے

ا جب التعظیم ہمدرد و ہم سفر کی طرف دیکھا۔ اور بولی ۔" ہولی فادر! مردانے کپڑے تو مینے پہن لیے۔ مگر اپنے یہ بال تو مجھسے نہ کٹوائے جائینگے ۔" یہ کہہ کے اُسنے اپنے ریشم کے سے بالون کی ایک لٹ ہاتھ مین لے کے فادر لزارس کو دکھائی۔ نوجوان شب پ اِس ادا پر پہلے تو اپنے دل مین بیتاب ہوگیا۔ پھر اپنے آپ کو سنبھال کے بولا۔" مجھے خود نہین منظور ہے کہ تمھارے یہ خوبصورت بال کاٹے جائین ۔"

اگینس ۔" پھر لوگ مجھے پہچان نہ لینگے ؟ "

لزارس ۔" یہ تو مین نے تمھین انگلستان ہی مین بتا دیا تھا۔ کہ بہت سے راہبون کے سر پر عورتون کے سے لمبے لمبے بال ہوتے ہاین۔ لہذا یہ بال تمھارے لیے کوئی غیر معمولی چیز نہ ہونگے۔ مگر ہان۔ (مسکرا کے) ایک بات ہے ۔"

اگینس ۔ (پیاری آنکھون کو سامنے کے مقدس چہرے پر جما کے) " وہ کیا ؟ "

لزارس ۔" تمھاری یہ دلفریب اور عالم آشوب ادائین ۔"

اگینس ۔ (شرما کے) " اچھا تو مین باتین کرنا چھوڑ دون ؟ "

لزارس ۔" تب ان فتنہ زا آنکھون کی شرم مار ڈالے گی ۔"

اگینس ۔ (جیسے کچھ چڑھ کے) " پھر کیا ہوگا ؟ اب مین اپنی آنکھین پھوڑ لینے سے رہی ۔"

لزارس ۔" توبہ ! یہ کون اور کس دل سے کہہ سکتا ہے۔ گھبراؤ نہین۔ مین نے اسکی تدبیر بھی سوچ لی ہے ۔"

اگینس ۔" وہ کون سی تدبیر ہے ؟ "

لزارس ۔" تمھارے ساتھ مین نے بھی ارادہ کرلیا ہے کہ یہ مذہبی پیشہ چھوڑ کے علوم دینی کی تحصیل مین زندگی صرف کرون۔ اِس غرض کے لیے ہم کسی گمنام شہر کی خانقاہ مین بیٹھ رہینگے اور وہان جو کوئی بڑا عالم و فاضل ہوگا اُسکی شاگردی اختیار کرینگے۔ کسی کو خبر بھی نہوگی کہ ہم کہان ہاین۔ اور چند روز بعد جب ان علوم مین پورا تبحر حاصل ہو جائے گا پھر دنیا کے سامنے آئینگے۔ اُسوقت تک تمکو بھی یہ کمال حاصل ہو جائے گا کہ اپنے عورت ہونے کو ایسا چھپاؤ کہ کیسا ہی بصیر ہو نہ پہچان سکے ۔"

اگینس ۔ (خوش ہو کے) " ہان ہان بس یہی ٹھیک ہے۔ مجھے یہ گوشہ نشینی کی زندگی بہت ہی پسند ہے۔ اور آپ کے ساتھ نبھے گی بھی خوب ۔"

فادر لزارس۔ "مگر مجھے خوف ہے کہ تم کسی کے نقرے مین آ کے میرا ساتھ نہ چھوڑ دو۔"

اگنیس۔ (یکایک منہ پھیرکے) "آپ کو اب بھی ایسا خیال ہے! مین نے آپ کے لیے جب ہنری کو چھوڑ دیا تو پھر اور کسی کا کیونکر ساتھ دے سکتی ہون؟"

فادر لزارس۔ "مجھے ایسی ہی امید ہے۔ خیر اب اس ذکر کو جانے دو۔ اس ارز مصلوبیت مسیح) کو ایک مہینہ رہگیا ہے۔ اور کوشش کرنی چاہیے کہ اس مبارک دن کو ہم ٹوٹیشیا[ع] مین ہون۔ وہان اس موقع پر تمھین اپنے دین کی عزت و شوکت خوب نظر آئے گی۔ اور یہ بھی بخوبی معلوم ہو جائے گا کہ جس کام کے لیے تمنے گھر سے قدم باہر نکالا ہے وہ کس قدر معزز ہے۔ اور علماے دین کی کیسی قدر و منزلت ہوتی ہے۔"

اگنیس۔ "تو پھر آپ یہان سے کب روانہ ہون گے؟"

فادر لزارس۔ "پندرہ دن ختم ہوتے تو ین ہی چار روز رہ گئے ہین۔ اب چلا ہی سمجھو۔"

اگنیس۔ "اس مین شریک ہونا تو بڑی خوش نصیبی کی بات ہے۔ مجھے ٹومیشیا کے دیکھنے کا بڑا شوق تھا۔ کے دن مین ہم وہان پہنچ جائین گے؟"

فادر لزارس۔ "بیس پچیس روز مین۔ اس سے جلدی پہنچ سکتے۔ مگر ہم تو راستے مین ٹھہرتے ہوئے چلین گے۔"

ٹوٹیشیا کی سیر کے خیال سے اگنیس دل مین بہت خوش ہوئی۔ چہرہ چمکنے لگا۔ اور آنکھون مین ایک غیر معمولی چمک پیدا ہو گئی۔ پھر آپ ہی کچھ یاد کر کے بولی۔ "ہولی فادر۔ وہان کے لوگ لندن والون کی طرح اوباش اور آوارہ مزاج تو نہین ہین؟" یہ کہہ کے کسی قدر شرما گئی۔ اور گلابی چہرے پر شرم کے ارغوانی رنگ کے ساتھ پسینہ آ گیا۔

فادر لزارس۔ "اگنیس۔ ان باتون مین تو ٹوٹیشیا لندن سے بہت بڑھا ہوا ہے۔ اور ٹوٹیشیا پر کیا موقوف ہے جو شہر جتنا زیادہ آباد ہوگا اُسی قدر اُسمین بد اخلاقیان بھی زیادہ ہونگی۔ تمھین کبھی اتفاق ہوگا تو دیکھو گی کہ شہر روما ایسے امور مین سب جگہہ سے زیادہ خراب ہے۔ مگر اس کے ساتھ یہ بھی یاد رکھو کہ شہرون مین جس طرح بُرے لوگون

ع۔ فرانس کی دارالسلطنت کو اب تو پیرس کہتے ہین۔ مگر اگلے دنون اسی شہر کا نام ٹوٹیشیا تھا۔ اور تمام مغربی یوروپ مین اس کی شان و شوکت کی دھوم تھی۔ مغرب مین رومی قوت کا صدر مقام بھی یہی شہر رہ چکا تھا۔

اکی کثرت نظر آتی ہے اُسی طرح اچھے اور لائق لوگ بھی وہان بہت زیادہ ہوتے ہین؟
اگنیس ۔ خیر تو مین اُنھین لوگون سے ملون جلون گی جو اچھے ہین ؟
اس صحبت اور ان باتون نے اگنیس کے دل کو اور زیادہ مطمئن کر دیا تھا ۔ اب وہ ہر وقت خوش رہتی ہے ۔ چہرہ بہت ہی بشاش ہے ۔ اور اکثر راتون کو اپنی آرزؤن اور امیدون کے موافق خواب دیکھا کرتی ہے ۔

ایک ہفتہ نہین گزرنے پایا تھا کہ اس متبرک اور واجب التعظیم قافلے نے مشرق کی طرف کوچ کر دیا ۔ فادر لزارس اور اُن کے ہمراہی بڑے بڑے صاحب اثر اور معزز لوگون کے مہمان ہوئے ۔ پُر تکلف دعوتون کا لطف اُٹھاتے ۔ بلکہ پُجتے ہوے چلے جاتے ہین ۔ روانگی کے دسوین روز ہمارے دوست خاص شہر لوٹیشیا مین داخل ہوئے ۔ جو بھی قسطنطین اعظم کی ابتدائی سلطنت کا مرکز اور اُسکی تعلیم و تربیت کا گہوارہ رہچکا تھا اور فی الحال پرہیزگار لُوس کا دارالسلطنت ہے جو مشہور و نامی شہنشاہ شارلمین کا بیٹا اور اُسکے تخت کا وارث ہے ۔ شارلمین کو مرے ہوے تھوڑے ہی دن ہوئے ہین ۔ اُسکی یاد زندہ ہے ۔ اُسکی ناموری و اولوالعزمی کے افسانے ہر جگہ بیان کیے جاتے ہین اُسکی بہت سی یادگارین بھی شہر مین موجود ہین جو نہایت ہی حیرت کی نگاہون سے دیکھی جاتی ہین ۔ شارلمین ہارون رشید کا معاصر تھا ۔ اور رشید سے اُسنے ایسے دوستانہ تعلقات پیدا کر لیے تھے کہ دارالخلافہ بغداد سے چند مخصوص تحائف اس مغربی دارالسلطنت لوٹیشیا مین بھیجے گئے تھے ۔ جن مین ایک آبی گھڑی تھی جو ابتک شہر کے ایک صدر مقام مین قائم ہے ۔ اور ساری مغربی دنیا کا تماشا بنی ہوئی ہے ۔ ایک ہاتھی ہے ۔ اور سب سے زیادہ قابل قدر یہ چیز ہے کہ غیرت مآب خلیفہ ہارون نے اسے ہولی سُپلکر (حضرت مسیح کے مقبرے) کی کنجیان بھی بھیجدی تھین ۔ جو بڑے کنیسے کے ایک بلند حجرے مین مقفل ہین ۔ اور خاص مذہبی عیدون اور دینی تقریبون کے موقعون پر نکال کے عام لوگون کے سامنے پیش کیجاتی ہین ۔ مسیحی عقیدت کیش نہایت ہی خلوص نیت سے اُنھین چومتے چاٹتے ہین ۔ اور اُن کے سامنے گر گر کے سجدے کرتے ہین ۔

لُوس جو شارلمین کا وارث ہے اور فی الحال مملکت فرانس پر حکومت کر رہا ہے نہایت ہی نیک نفس ۔ خوش عقیدہ اور رحم دل آدمی ہے ۔ اُسکی مذہبی نیکیون اور سچی مسیحیت کی دھوم

ہے۔ رعایا اگرچہ اُسے شارلمین کا سا اولوالعزم و مدبر فرمانروا نہین مانتی۔ لیکن مذہبی حیثیت
سے اُسکی نہایت معترف ہے۔ اور بچہ بچہ اُسپر جان فدا کرنے کو تیار ہے۔ لُوس کی دینداری
نے شہر لُومیشیا کو ایک بہت بڑا مذہبی مرجع اور پوپ روم کے مستقر شہر روما کا رقیب بنادیا ہے
راہب اور بشپ دور دور سے آتے ہین۔ اور لُوس کی فیاضیون سے فائدہ اُٹھاتے ہین
حکومت کے قوانین مین مقتداؤن کی راے کو پورا دخل ہے۔ پاپاے روم کی انتہا سے زیادہ
تعظیم ہوتی ہے۔ اور ہر امر مین ثواب سمجھ کے مذہبی لوگون اور مسیحی راہبون کی طرفداری
کیجاتی ہے۔ جابجا زنانی خانقاہین قائم ہین جنمین جوان جوان ننین بھری ہوئی ہین اور
تمام شہر مین شادی وغمی کا کوئی کام نہین ہوتا جو ان خوبصورت خوبصورت۔ اور بھولی
بھولی ہمیشہ کنواری بنی رہنے والی عورتون کی شرکت کے بغیر اجرا پا جائے۔ انہی نیک بخت
دینی خاداؤن نے ہر طرف مدرسے کھول رکھے ہین۔ جنمین شہر والون کی اولاد تعلیم
پاتی ہے۔ اور در پردہ کوشش کیجاتی ہے کہ جو لڑکی پڑھنے کو آئے اُسکے دل پر ایسا اثر
ڈالا جائے کہ وہ خود بخود اور اپنے شوق سے نن بنجانے پر آمادہ ہو جائے۔ اور جو لڑکی
نن بنجانا یا دین کی کنواریون مین شریک ہونا چاہے مسیحی حکومت کی طرفداری سے
اُسپر خاندان کی حکومت نہین باقی رہتی۔ اور وہ زبردستی اپنے مان باپ کے آغوش سے
چھین کے خانقاہ کی چاردیواری مین بند کر دیجاتی ہے جس کے اندر کے حالات ایک
بڑا گہرا راز ہین۔ اُن کی نسبت طرح طرح کے خیالات مشہور ہین۔ ہر شخص ایک نئی
سُنی سُنائی کہانی بیان کرتا ہے۔ مگر اطمینان کے ساتھ نہین کہہ سکتا کہ اصل مین کیا ہے۔
یہ زمانہ اور یہ حالت ہے جس سے انگلس کو شہر لُومیشیا مین داخل ہوتے ہی سابقہ
پڑا۔ اگرچہ اُسے تنہائی و خلوت پسند ہے۔ اور چاہتی ہے کہ کسی ایسے مکان مین رہا کرے
جسمین سوا اُسکے اور فادر لزارس کے جن سے اب وہ بہت مانوس ہے اور کوئی نہو۔
مگر ایک مذہبی قافلے اور مقدس بشپ کے ساتھ یہ امر دشوار تھا۔ جس طرح پر آبادی مین
فادر لزارس کو راہبون کے مجمعون اور بڑی بڑی خانقاہون مین ٹھہرنا پڑتا تھا اُسی طرح
لُومیشیا مین بھی انھین اس عظیم الشان خانقاہ مین فروکش ہونا پڑا جو دارالسلطنت
فرانس کے سب سے بڑے کیتھیڈرال (گرجے) کے متعلق ہے۔ انگلس مردانہ لباس پہنے ہے
مگر ہر دیکھنے والا پہلی ہی نظر مین سمجھ جاتا ہے کہ کوئی پری وش اور مہ جبین عورت ہے۔

اکثر جگہ پاکدامن ننین اور کہین کہین کوئی نوجوان راہب چاہتا ہے کہ اگینس سے باتین کرکے اُسکے راز کو دریافت کرے۔ مگر کسی کو اسکا موقع نہین ملتا۔ اسیلیے کہ فادر لزارس نے اُسے اپنی حمایت مین لیا ہے۔ اور کسی وقت اُس سے جُدا نہین ہوتے۔ اگینس ایک خوبصورت پیجﷺ کی حیثیت سے ہمیشہ اُن کے ہمراہ رہتی ہے۔ اور اُسکی خوبصورتی اور نیز اُسکی مخفی حالت نے لوٹیشیا کے مذہبی حلقون مین ایک سرگوشی شروع کر دی ہے۔ بعض فادر لزارس کی طرف سے بدظن ہین۔ بعض اگینس کے دینی جوشس اور اُسکی ظاہری سادگی و خداپرستی کے معترف و مداح۔

اب ماس کی متبرک رسم کو صرف تین روز رہ گئے ہین۔ اگینس قریب قریب سارے لوٹیشیا کو دیکھ چکی ہے۔ ہر گرجے کی زیارت کر چکی۔ اور ہر خانقاہ مین ہو آئی۔ اُسکی نسبت لوگون مین جو خیالات پھیلے ہوئے تھے اُنکو زیادہ شہرت ہے اور بہت سی نئی کہانیان بھی اُسکے متعلق تصنیف ہو گئی ہین۔ فادر لزارس محض اُسکی وجہ سے اور اُسکے تعلقات کی بنا پر ہر صحبت مین حیرت کی نگاہ سے دیکھے جاتے ہین۔ اور اُنکی طرف اُنگلیان اُٹھنے لگی ہین۔

ایکدن اگینس اپنے مقدس رفیق فادر لزارس کے ساتھ شہر کی سیر کو نکلی۔ اور اُس گھڑی کو تعجب کی نظر سے دیکھا جو شارلمین کے پاس ہارون رشید نے بھیجی تھی۔ اسوقت اور چند بیرونی راہب اور سیاح بھی اِس عربی کاریگری کے نمونے کے دیکھنے کو آئے ہوئے تھے۔ اور اگینس فادر لزارس سے طرح طرح کے سوالات کر رہی تھی۔ گفتگو کے سلسلے مین فادر لزارس نے کہا "جبتک دنیا قائم ہے یہ گھڑی شارلمین کی یاد کو زندہ رکھیگی۔ اور ہمیشہ ثابت کرے گی کہ لوٹیشیا کا یہ نامور شہنشاہ کس مرتبے اور عظمت کا فرمانروا تھا"

اگینس۔ "مگر ہولی فادر۔ اسکے ساتھ یہ بھی تو اِس گھڑی سے ظاہر ہوگا کہ مشرقی لوگ اور اہل عرب کیسے ذہین و طبّاع واقع ہوئے ہین"

فادر لزارس "بیشک وہ لوگ علم و فضل مین کمال رکھتے ہین۔ اور دنیاوی شان و شوکت مین بھی اُنکا مرتبہ بڑھا ہوا ہے۔ مگر اسکا سبب بھی تم جانتی ہو؟"

ﷺ قدیم رومیون اور نیز انگلستان والون مین رواج تھا کہ خدمتگاری کے لیے نوعمر اور خوبصورت لڑکے منتخب کرتے۔ اِس امر کا انگلستان مین ایک حد تک آج بھی رواج ہے۔ یہی امرد اور نوعمر لڑکے پیج کہلاتے تھے۔

اگینس۔ "نہین"

فادر لزارس۔ "مگر انکی یہ ترقیان محض اس سبب سے ہین کہ دنیاوی شوکت وحشمت اور اس جسمانی راحت وعشرت کو اُنھون نے اپنی زندگی کا ماحصل قرار دے لیا ہے۔ وہ دوسری سرمدی زندگی اُن کے لیے نہین۔ اور آسمان کے دروازے اُنپر بند ہین"

اگینس۔ "بجا ہے۔ مین بھی یہی سمجھتی ہون۔ مگر اسکا کیا سبب کہ جسکے لیے نجات اُخروی ہو وہ دنیاوی فنون اور علم وفضل مین ترقی نہ کر سکے؟"

فادر لزارس۔ "اصل یہ ہے کہ وہ لوگ اپنی زندگی کو دنیا ہی کے پیچھے صرف کردیتے ہین علم کو سیکھتے وقت مذہب کا بالکل پاس ولحاظ نہین رکھتے۔ اور اسی وجہ سے اُن مین دینداری کا اتنا چرچا نہین جتنا کہ فلسفہ کا ہے۔ اور ہمارے یہان فلسفہ کی تعلیم بالکل روک دی گئی ہے"

اگینس۔ "تو کیا فلسفہ کی تعلیم سے عقائد بگڑ جاتے ہین؟"

فادر لزارس۔ "بالکل۔ رومی کلیسیا نے تو پرانی کتب فلسفہ کے مطالعے تک کی ممانعت کردی ہے۔ کسی کی مجال نہین کہ اُن کو کتب خانون سے باہر نکال سکے"

اگینس۔ "آخر اُن کے پڑھنے سے انسان کے خیالات کیسے ہو جاتے ہین جو عقیدہ سمجھا جاتا ہے؟"

فادر لزارس۔ "وہ دہریہ ہو جاتا ہے۔ ہر چیز اور ہر امر کی علت اور اُسکے اسباب ڈھونڈھنے لگتا ہے۔ حالانکہ ایک سچے مسیحی کا کام ہے کہ مسیح کے احکام کو بلا عذر و بلا حجت تسلیم کرلے"

اگینس۔ "خواہ سمجھے یا نہ سمجھے؟"

فادر لزارس "بیشک۔ یہ روحانی دین ہے۔ اور ہر امر کی اصلیت اُسوقت بتاتا ہے جب انسان اپنے آپ کو خدا پرستی وایمان مین فنا کردے۔ روحانیات کے نازک مسائل جسمانی تعلقات کے ساتھ نہین سمجھ مین آسکتے۔ ریاضت ونفس کشی سے جب انسان جسم کی طرف سے بے پروا ہو جاتا ہے تب رموز روحانی اُسپر منکشف ہونا شروع ہوتے ہین"

اگینس۔ "تو مسلمانون کے عقائد فلسفہ کے موافق ہون گے؟"

فادر لزارس۔ "ایسا تو نہین ہے۔ مگر چونکہ اُنکا دین سچا نہین اسلیے وہ علم سیکھتے وقت اُسکی پروا نہین کرتے۔ اُنھین فلسفہ زیادہ عزیز ہے۔ اور ہمین اپنے برحق عقاید سے ہم مین

دینداری زیادہ ہے۔ اور اُن مین آزادی۔ ہم کوئی کام دین کے خلاف نہین کرتے اور ہم مین سے ہر شخص اپنے دین کی طرف سے بے پرواہے۔"

نوجوان بشپ نے یہین تک کہا تھا کہ ایک نہایت ہی سن رسیدہ راہب جو قریب ہی کھڑا بغداد کی آبی گھڑی کو دیکھ رہا تھا۔ فادر لزارس کی طرف دیکھ کے بولا "حضرت ایسا نہین ہے۔ آپ شاید عربون اور مسلمانون کے حالات سے نہین واقف ہین۔ اُن مین بھی مذہبی امور کا بڑا جوش ہے۔ اور اُن کے علما بھی فلسفیانہ خیالات کی تردید کر رہے ہین۔ مگر ہان فلسفۂ یونان کے ساتھ ہماری طرح اُن کو تعصب نہین۔"

اگنیس۔ (نئے شخص کی طرف دیکھ کے) "شاید آپ ممالک مشرق کی سیر کر چکے ہین؟"

راہب۔ "جی ہان۔ مین نے ارض مقدس کا سفر کیا ہے۔ خاص سینٹ ہلنا کے گرجے[ع] مین دس برس تک عبادت کی ہے۔ اور چونکہ مین عربی زبان جانتا تھا اسوجہ سے مجھے مسلمانون سے ملنے جلنے اور اُنکی صحبتون مین شریک ہونے کا بھی خوب موقع ملا۔"

فادر لزارس۔ "آپ نے عربی زبان کہان سیکھی؟"

راہب۔ "معاف فرمایئے۔ مین جانتا ہون کہ کافرون کی زبان سیکھنا آپ کے یہان کفر سمجھا جاتا ہے۔ مگر مین ہسپانیہ کا رہنے والا ہون۔ جہان ہر شخص کو عام اس سے کہ عیسائی ہو یا مسلمان۔ تھوڑی بہت عربی ضرور سیکھنا پڑتی ہے۔ اور بہتون کو تو بے سیکھے آجاتی ہے۔"

اگنیس۔ "آہاہ! آپ ہسپانیہ کے رہنے والے ہین! مین نے آپ کے وطن کی بہت تعریف سنی ہے۔ سنتی ہون ——"

اس جملے پر فادر لزارس نے چپکے سے ایک ٹہوکا بتایا۔ اور اگنیس نے یکایک گھبرا کے اور پھر خود ہی اپنے آپ کو سنبھال کے یون سلسلۂ کلام شروع کیا کہ "سنتا ہون وہان کے شہر نہایت ہی آباد ہین۔ قرطبہ اور غرناطہ کی عمارتون کے قصے ہمارے ہر گھر مین بیان کیے جاتے ہین۔ کیا وہان بھی مسلمانون کی وجہ سے علم کی بڑی ترقی ہے۔"

[ع] حضرت مسیح کے فرضی مقبرے پر قسطنطین اعظم کی ماں ہلنا نے جو بڑا عالیشان کنیسہ بیت المقدس مین بنوایا تھا۔ وہ اگرچہ کئی دفعہ کھد کھد کے اور منہدم ہو ہو کے بنا ہے۔ مگر آخر تک "سینٹ (دیبہ) ہلنا کا کنیسہ" ہی کہلاتا رہا۔

راہب: "بیشک مسلمانون نے ہر علم کے سیکھنے کی آزادی دے رکھی ہے۔ اور مسلمان
اور عیسائی دونون قسم کے طالبہ ہر شہر مین کثرت سے موجود ہین۔ اُن کی مدد کیجاتی ہے
اور سلطنت اُنکی حامی ہے۔"

اگینس: "مگر یہودیون پر تو بڑا ظلم ہوتا ہوگا۔"

راہب: "یہ صرف یہین مشہور ہے۔ وہان تو ہر مذہب کو پوری آزادی حاصل ہے۔
اب یہودیون کے مذہب سے زیادہ ذلیل کون مذہب ہوگا۔ مگر وہان ان لوگون کو
بھی ہر طرح کی آزادی ہے۔ امن وامان سے رہتے ہین۔ اور اپنے معبدون مین علانیہ
عبادت کرتے ہین۔"

فادر لزارس: "خیر اب مسلمانون کی تعریف تو ہو ہی چکی۔ ارض مقدس کا کچھ اور حال
بیان کیجیے۔"

راہب: "اُس مبارک شہر کے حالات آپ کیا پوچھتے ہین۔ عجیب بارونق شہر ہے۔
جدھر نظر اُٹھا کے دیکھیے مسیح کی برکتین اور ایماندار اور نیک نفس اولیا کی نورانی صورتین
نظر آتی ہین۔ عالی شان اور مبارک شہر پناہ پر چوراسی برج قائم ہین۔ اور اندر داخل
ہونے کے چھہ پھاٹک ہین۔ خدا کے مقدس بیٹے کے مزار پر ایک بہت بڑا گول کنیسہ
بنا ہوا ہے۔ جسکے گرد دیوارون کے تین حلقے ہین۔ اور ہر حلقے کے درمیان مین ایک وسیع
صحن چھوٹا ہوا ہے۔ خاص کنیسہ کے درمیان مین شمال کی طرف وہ پر جلال مزار ہے
جسکو مصلوب جسم نے تین دن تک عزت دی تھی۔ یہ قبر چٹان کے اندر کھدی ہوئی ہے
اُسکے گرد شب و روز بارہ شمعین روشن رہتی ہین جو بارہ حواریون کی یادگار ہین۔ کوہ صیون
پر ایک اور مربع کنیسہ ہے۔ یہی وہ مقام ہے جہان ہمارے خداوند مسیح نے آخری کھانا
کھایا تھا۔ اور جس سے عشاے ربانی کی ابتدا ہوئی۔ اسی جگہہ مصلوبیت کے بعد حواریین
پر روح القدس نازل ہوئی تھی۔ یہین ایک ستون مین ہمارا نجات دینے والا باندھکے
کوڑون سے مارا گیا تھا۔ اور یہین مقدس مریم کا انتقال ہوا تھا۔ اُسکے قریب ہی ایک
جگہہ زمین پر خداوند مسیح کے قدم کا نقش بنا ہوا ہے۔ اگرچہ چھت کھلی ہوئی ہے اور ہزارہا
آدمی روز گذرتے رہتے ہین۔ مگر وہ نقش آجتک بدستور قائم ہے۔ اور کبھی نہ مٹے گا۔
ایسے ہی اور بھی معجزات اُس مبارک شہر مین نظر آتے ہین۔ بیت المقدس کے اندر ایک

میلا ہوتا ہے۔ جسمین ہزارہا گھوڑے اونٹ۔ خچر۔ اور گدھے جمع ہوتے ہین۔ اور اُن کی لید اتنی جمع ہو جاتی ہے کہ راستہ گزرنے کے قابل نہین رہتا۔ گر ہمیشہ معمول ہے کہ خداوند کی برکت سے رات کو اس کثرت سے اور ایسا مینہ برستا ہے کہ ساری لید بہہ جاتی ہے اور راستہ صاف ہو جاتا ہے۔"^۵

اگینس۔ (خوش عقیدگی کے جوش مین ایک ٹھنڈی سانس لے کے) "اُس مبارک شہر پر مسیح کی برکت سے خدا کی جو عنایت نہ ہو۔ تعجب ہے۔"

فادر لزارس۔ "آپ سے مل کے اسوقت مجھے بڑی خوشی ہوئی۔ تاہم اس ملاقات کا اعتبار نہین۔ مین آپ کی فرودگاہ پر حاضر ہو کے ارض مقدس کے حالات دریافت کرونگا۔ آپ کہان مقیم ہین؟"

راہب۔ "شہر کے مشرق طرف نون کی جو بڑی خانقاہ ہے اور مقدس مریم کے نام سے مشہور ہے۔ اُسی مین ٹھہرا ہوا ہون۔"

اگینس۔ (تعجب سے) "زنانی خانقاہ مین!"

فادر لزارس۔ "کیا مضائقہ ہے۔ غالباً وہان کی منتظمہ سے آپ سے پرانی ملاقات ہوگی۔ اور بہت سے راہب عورتون ہی کی خانقاہ مین ٹھہرنا پسند کرتے ہین۔"

راہب۔ "جی ہان میری حالت بھی اُنہی کی سی سمجھ لیجیے۔" اتنا کہہ کے راہب تو چلا گیا۔ مگر فادر لزارس اور اگینس دم بخود رہ گئے۔ اسلیے کہ بوڑھے راہب نے نہایت ہی چوٹ کرتا ہوا جملہ کہا تھا۔ ایک تھوڑی دیر کے سکوت کے بعد فادر لزارس نے کہا۔ "اگینس۔ تمھاری زبان کی لغزش نے اِس شخص کو بدگمان کر دیا۔"

اگینس۔ "ہان مجھسے غلطی ہوگئی۔ مگر وہ اس سے پیشتر ہی مجھے پہچان گیا تھا۔ آپ نے شاید نہ خیال کیا ہوگا۔ مین ابتدا ہی سے دیکھ رہی تھی کہ مجھے بہت ہی گھور گھور کے دیکھ رہا ہے۔"

فادر لزارس۔ "خیر۔ مین آج شام کو مل کے اُسکا شک مٹا دونگا۔"

اس گفتگو کے بعد دونون اپنے فرودگاہ کو آئے۔ اگینس اپنے حجرے مین چلی گئی۔ اور

---

۵ بشپ آرکلف نے ۷۰۰ء مین یعنی ناول کے عہد سے چندہی روز پیشتر بیت المقدس کا سفر کیا تھا اپنے سفرنامے مین اُسنے یہ سب حالات لکھے ہین۔

فادرلزارس اپنے ماتحت راہبون مین بیٹھکے باتین کرنے لگے۔

دسوان باب

ماس اور مسلمانون کی قربانی

جن دنون کا حال ہم اس ناول مین بیان کرتے ہین اُن دنون مسلمانون اور عیسائیون کے تعصبات انتہائی درجے پر پہنچے ہوے تھے۔ سوا اُن ذمّی عیسائیون کے جو مسلمانون کی قلمرو مین آباد تھے اور ہر جگہ کے عیسائی مسلمانون کے خون کے پیاسے تھے۔ اور یہی حال مسلمانون کا تھا۔ بغداد کا ہر خلیفہ قسطنطنیہ کے مسیحی فرمانروا ؤن کو کلاب الروم کے خطاب سے یاد کرتا تھا۔ اور اسی طرح مسیحون مین مسلمانون کے مقتدا اور حکمران بہت بُرے اور توہین آمیز الفاظ سے یاد کیے جاتے تھے۔

اِن تعصبات نے باہمی نفرت کو اسقدر بڑھا دیا تھا کہ بحیرۂ روم مین عیسائیون کا جو جہاز مسلمانون کے ہاتھ پڑ جاتا فوراً لوٹ لیا جاتا۔ اور جو لوگ اُس پر سوار ہوتے گرفتار کر کے مصر و شام مین لائے جاتے اور مسلمان امرا کے ہاتھ فروخت ہو جاتے۔ مگر اسکے خلاف مسلمان تاجرون کا کوئی جہاز اگر عیسائیون کے ہاتھ پڑ جاتا تو اُسکے لوگ مسیحی کنیسون کے سامنے لاکے قتل کیے جاتے۔ اور سمجھا جاتا کہ ایسی قربانیون سے مقدس ولیون شہیدون کی روحین اور حضرت مسیح بہت خوش ہوتے ہین۔

اسی قسم کا ایک جہاز جو سواحلِ اسپین سے گزرتا ہوا آیا تھا اور ملاغہ و برشلونہ کے حاجیون کو ارض شام کی طرف لیے جاتا تھا۔ اتفاقاً اِن دنون عیسائی بحری لٹیرون کے ہاتھ پڑ گیا تھا۔ جنھون نے مال و اسباب تو لوٹ کے اپنے قبضے مین کیا۔ اور اسیر شدہ مسلمانون کو لے کے شہر لوٹیشیا مین حاضر ہوے کہ ماس کی مقدس تقریب کے موقع پر بڑے کنیسہ کے دروازے پر ذبح کیے جائین۔ لوٹیشیا کی رعایا مین اس خبر کے مشہور ہوتے ہی خوشیان منائی جانے لگین کہ کل عین ماس کے روز کافرون اور ظالمون کے قتل کا تماشا نظر آئے گا۔ لوگون کے دلون مین عموماً ایک جوش و ولولہ پیدا ہو گیا تھا اور ہر طرف نعرہ ہاے مسرت بلند تھے۔

صبح کا وقت تھا۔ اور اگنس نے کروٹین بدل کے خمار آلودہ آنکھین کھولی تھین کہ جوش و

خروش کی آوازین سنین فوراً کپڑے پہن کے حجرے سے نکلی - اور فادر لزارس کے پاس جا کے پوچھنے لگی - "آج یہان یہ غیر معمولی خوشیان کس بات کی ہین؟"

فادر لزارس - "تمنے نہین سُنا - اس ساحل کے عیسائیون نے بہت سے مسلمان گرفتار کیے ہین - جو آج یہان لائے گئے ہین - اور کل ما س کے دن اُنکی گردنین ماری جائینگی"

اگنس - "مگر یہ تو کوئی خوشی کی بات نہین ہے"

فادر لزارس - "خوشی کی بات نہین! مسیح کے دشمن قتل ہون گے اور ہم خوش نہون! وہ لوگ بھی ہمارے ہمذہبون کو قتل کر کے تو خوش ہوتے ہین"

اگنس - "مجھے اسکا یقین نہین - بیت اللحم اور ہولی سپلکر اُن کے قبضے مین ہین - ہزارہا مسیحی ہرسال زیارت کو جاتے ہین - اور کسی قسم کی مزاحمت نہین کیجاتی - اگر اُن کو عیسائیون کے قتل کرنے کا شوق ہوتا تو کیونکر ممکن تھا کہ وہی راہب جو کل ملا تھا - ارض مقدس مین مدتون رہ کے زندہ اور صحیح و سالم چلا آتا - اور کل آپنے یہ بھی سُن لیا کہ ہسپانیہ کے عیسائیون پر بھی کسی قسم کی زیادتی نہین ہوتی"

فادر لزارس - "مگر جہازون کو وہ بھی لوٹ لیتے ہین - اور جہاز والون کے ساتھ اُن کا بھی ایسا ہی سلوک ہوتا ہے - ہزارہا عیسائی عورتین اور بچے اسی طرح کافرون کے لونڈی غلام بن گئے"

اگنس - "تو شاید عیسائیون پر یہ ظلم مسلمان بردہ فروشون کے ہاتھ سے ہوتا ہوگا اور فرض کیجیے کہ وہ ظالم و خونریز ہین - مگر کیا ضرور ہے کہ اُنکی ان وحشیانہ حرکتون کی پیروی آپ بھی کرین - ہمارا دین تو قتل و خون کو کسی حال مین جائز نہین بتاتا"

فادر لزارس - "اصل تو یہ ہے کہ ان باتون کے ذمہ دار پاپاے روم ہین - ہمین چون و چرا کا حق نہین - اُن کے حکم کو بلا عذر و حجت ماننا چاہیے - جب پاپا کی کرسی پر بیٹھنا کو اُس حکم کو منسوخ [illegible] نیا" یہ کہہ کے فادر لزارس زرا مسکرائے -

اگنس - "[illegible] فادر - ایک جاہل عورت کی بھی ایسی قسمت ہو سکتی ہے کہ اُس مقدس [illegible] درجے پر پہنچ جائے؟"

فادر لزارس - "یہ جہالت کا نقصان تو تھوڑے دنون مین جاتا رہے گا - اسلیے کہ علم ہی کے شوق مین گھر سے نکلی ہو"

اگینس۔ (مسکرا کے) "مگر پڑھنے سے یہ تو نہ ہو گا کہ عورت سے مرد بن جاؤن!"

فادر لزارس۔ (ایک قہقہہ لگا کے) "وہ تو تم پڑھنے لگنے سے پہلے ہی بن گئین۔ اپنی وضع اور لباس کو دیکھو اور خود ہی کہو کہ اب تم مرد ہو یا عورت!"

اس جملے پر شرما سے گئے اگینس نے آنکھین نیچی کر لین۔ اور سر جھکا کے بولی "اب اس ذکر کو جانے دیجیے۔ ہان آپ اُن راہب صاحب سے پھر بھی ملے تھے جن سے کل ملاقات ہوئی تھی"

فادر لزارس "کل شب کو ملاقات ہوئی تھی۔ انھون نے ارضِ مقدس کے بہت سے دلچسپ حالات بیان کیے۔ اور بہت دیر تک تمھارا ذکر رہا"

اگینس۔ "میرا کیا ذکر رہا!"

فادر لزارس "مین نے تو صاف صاف بتا دیا کہ انگلستان کی ایک نہایت ہی پاکدامن اور دیندار لڑکی ہے۔ علم کے شوق مین گھر چھوڑ کے آئی ہے کہ کسی خاموش مقام مین خلوت نشینی اختیار کر کے علم و فضل مین ترقی کرے"

اگینس۔ "انھین تو یقین ہے کہ یہ سُنکے تعجب ہوا ہو گا!"

فادر لزارس۔ "بہت۔ بلکہ مین سمجھتا ہون میرے کہنے کا یقین نہین آیا۔ پھر انھون نے میرے تمھارے فرودگاہ کا پتہ پوچھا۔ اور کہتے تھے کہ آج شام کو آکے ملین گے"

اگینس۔ "شام کو! آپ دن کا وقت مقرر کرتے تو اچھا تھا"

فادر لزارس۔ "وہ بھی یہی کہتے تھے۔ مگر مین نے کہا کہ دن کو تو مجھے لوٹیشیا کے اسقفِ اعظم (سب سے بڑے بشپ) سے ملنا ہے۔ اور بینیک مین وہان جانے کا وعدہ کر چکا ہون آج ہی مجھے اپنے سفر کی پوری رپورٹ پیش کرنا ہے"

اگینس۔ "خیر کوئی مضائقہ نہین۔ مین اگرچہ گھبراؤن گی۔ مگر اپنے حجرے کا دروازہ بند کیے بیٹھی رہونگی"

فادر لزارس۔ "بیشک تمھین یہان تکلیف تو ہو گی۔ سفر کی منزلون کی طرح وہ راہبون کا گروہ ہر وقت ساتھ نہین رہتا کہ انھین میں بیٹھ کے دل بہلاؤ۔ یون تو وہ راہب اب بھی موجود ہین۔ مگر خرابی یہ ہے کہ ہمین یہان ٹھیرنے کے لیے حجرے ایک سلسلے مین نہ مل سکے ہمارا سارا گروہ یکجا رہتا۔ جسے جہان جگہ مل گئی وہان ٹھیر گیا۔ اسی سے یہ دشواری پیدا ہو گئی کہ ہم کہین پڑے ہین۔ اور ہمارے ساتھ والے کہین ہین۔ لیکن مین تمھین کہین جا کے

منع نہین کرتا۔ جب مین ہون اور جی گھبرائے تو یشع کے پاس ہی چلی جایا کرو جو ہمارا ہمراز ہے۔ اور سفر مین ساتھ رہتے ہیں تم بھی اُس سے مانوس ہوگئی ہو"

اگنیس:۔ "خیر دیکھا جائے گا۔ اب کل ماس کا دن تو گذر جانے دیجیے"

فادر لزارس:۔ "ہان اسکے دو ہی تین دن بعد ہم یہان سے روانہ ہو جائین گے طالبعلمی کے لیے مین نے المانیہ کا شہر فولڈا تجویز کیا ہے۔ جس سے زیادہ مناسب جگہہ ملنا غیر ممکن ہے وہ شہر خاموش بھی ہے۔ اور اُسمین علم و فضل کا بھی چرچا ہے۔ وہان کا مدرسۂ الٰہیات مشہور ہے۔ اور وہان کی خانقاہ بہت نیکنام سمجھی جاتی ہے۔"

اگنیس:۔ "ہان بس ایسی ہی جگہہ مین جانا چاہتی تھی"

فادر لزارس:۔ "اگر کسی وجہ سے مین یہان روک لیا جاؤن تو تم بے تکلف وہین چلی جانا"

اگنیس:۔ "اور آپ نہ چلین گے!"

فادر لزارس:۔ "چلون گا کیون نہین۔ اصل یہ ہے کہ کلیسیا کے تعلقات کا چھوڑنا ذرا دشوار ہے۔ اگر مجھے قطع تعلق کی اجازت بھی دیجائے گی تو مقدس پاپا کی منظوری کے بعد۔ جسکے لیے کئی مہینے انتظار کرنا پڑے گا۔ اور تمھاری وجہ سے یہان لوگون مین کچھ ایسے خیالات پھیل گئے ہین کہ مجھے اپنی اور تمھاری بدنامی کا ڈر ہے۔ بہتر یہ معلوم ہوتا ہے کہ تم مجھسے پہلے وہان چلی جاؤ۔ اور اس طرح خموشی کے ساتھ کہ کسی کو خبر نہ ہو"

اگنیس:۔ (نہایت ہی متردد ہو کے) "یہ کیونکر بنے گا! مین اکیلی تو نہین جا سکتی۔ اور وہان بھی تو کس سے ملونگی۔ اور کہان ٹھہرونگی؟ وہان نہ کسی سے ملاقات ہے۔ نہ کسی کو جانتی ہون"

فادر لزارس:۔ "اسکا انتظام تو مین ۔۔۔۔۔" نوجوان بشپ یہین تک کہنے پایا تھا کہ یکایک بہت سے راہب خانقاہ کے اندر گھس پڑے۔ اور ایک عجیب خوفناک شور و ہنگامے کے ساتھ فادر لزارس کو گھیر لیا۔ اور پکڑ کے رسیون مین باندھنے لگے۔

فادر لزارس:۔ (انتہا سے بدحواسی کے ساتھ) "کیا۔ ہین! کیا ہے! مجھے کیون گرفتار کرتے ہو؟ شاید تمھین دھوکا ہوا ہے"

ایک راہب:۔ "نہین۔ ہمین دھوکا نہین۔ تم لزارس جو ابھی ابھی انگلستان کا دورہ کرکے آئے ہین وہ تمھین ہو نہ؟"

فادر لزارس "بیشک مین ہی ہون"

راہب "بس تو آپ ہی کی گرفتاری کا حکم ہے!"

فادر لزارس "کسکا حکم؟"

راہب "لوٹیشیا کے اسقف اعظم کا جو مقدس پاپا کے نائب اور ساری مغربی دنیا کے حاکم ہین۔"

فادر لزارس "اور میری خطا؟"

راہب۔ "یہ آپ کو بزرگ اسقف کے سامنے چل کے معلوم ہوگا۔ ہمین خبر نہین"

یہ خلاف امید اور ناگہانی کارروائی دیکھ کے انگینس از خود رفتہ ہوگئی۔ سہمی ہوئی تھی۔ مارے خوف کے زبان سے ایک لفظ بھی نہ نکالتا تھا۔ اور گھبرا گھبرا کے چارون طرف دیکھ رہی تھی۔ آخر فادر لزارس نے آنکھون ہی آنکھون مین اُسے تسلی دی۔ اور اپنے اسیر کرنے والون کے ساتھ چلے گئے۔ اُن کے جانے کے بعد ہماری پاکدل نازنین کا دل اختیار سے باہر ہوگیا۔ پھوٹ پھوٹ کے رونے لگی۔ اور دل مین کہا "افسوس! مین مطمئن ہوگئی تھی۔ اور یہ نہ خیال کیا کہ بُری قسمت ابھی تک ساتھ ہے۔ اب اس غربت و بیکسی مین کون میری مدد کرے گا۔ اور کسکے آگے جا کے اپنا دُکھڑا روؤن گی۔ آہ! بیچارے فادر لزارس غالباً میرے ہی سبب سے مصیبت مین مبتلا ہوے۔ اور بظاہر ایسے پھنسے ہین کہ چھوٹنے کی امید نہین"۔ ان خیالات سے پریشان ہو کے وہ کئی گھنٹے تک آنسو بہاتی رہی۔ اور کوئی اتنا بھی نہ تھا جو اُسکی حالت پوچھتا۔ یا اس بے بسی و بےکسی کے وقت مین اُسکے آنسو پونچھتا۔ جسکی زیادہ وجہ یہ تھی کہ تمام راہب جو آس پاس کے حجرون مین ٹھہرے ہوے تھے۔ سب فادر لزارس کو گرفتار دیکھ کے متحیر ہوگئے۔ اور ساتھ دوڑے گئے کہ دیکھین اُن کے ساتھ کیا سلوک کیا جاتا ہے۔ اور کیون گرفتار کیے گئے ہین۔

آخر خدا نے ایک فرشتۂ غیب کو بھیجا۔ یہ وہی سن رسیدہ اور معمر راہب تھا جس سے کل ہارون رشید کی بھیجی ہوئی گھڑی کے برج کے نیچے ملاقات ہوئی تھی۔ اُسکو آتے دیکھتے ہی انگینس نے آنسو پونچھ ڈالے۔ اور نہایت ہی خموشی کے ساتھ تعظیم کے لیے اُٹھ کھڑی ہوئی۔ راہب نے آتے ہی انگینس کے حسرت آلود چہرے کو غور سے دیکھا

اور کہا۔ "آخر یہ کیا سبب ہوا۔ مین نے سڑک پر آپ کے ہمراہی متعدد راہب لوگون کو دیکھا کہ راہبون کے ہاتھ مین گرفتار ہین۔ اور لوگ اُنھین ذلت کے ساتھ کھینچتے لیے چلے جاتے ہین"

اگنیس "ہان۔ ابھی ابھی یہین سے گرفتار کرکے لیگئے ہین۔ مگر سبب تو خود ان غریب کو بھی نہین معلوم"

راہب "مجھے آپ کے حال پر افسوس ہے۔ کل شام کو اُنھون نے آپکی ساری سرگذشت مجھسے بیان کی تھی۔ واقعی یہان آپ کی تنہائی نہایت ہی خطرناک ہے"

اگنیس "ابھی وہ مجھسے بیٹھے یہی بیان کررہے تھے کہ آپ کو میرے راز سے واقف کردیا ہے۔ لوگون کو میری طرف طرح طرح کے بدگمانیان ہین۔ مگر مین آپ سے سچ کہتی ہون کہ میری نیت مین اسوقت تک کوئی بُرائی نہین۔ دینی ترقی اور علم و فضل حاصل کرنے کے لیے گھر سے نکلی۔ عزیز و اقارب کو چھوڑا۔ اُسے چھوڑا جو میرے لیے جان تک فدا کرنے کو تیار تھا۔ مگر افسوس زمانے کی بدنامیون سے نہ بچی"

راہب "مین سب جانتا ہون۔ مگر تم کو تو معلوم ہے کہ عورت کی حالت نہایت نازک ہوتی ہے۔ اور اُس پر خواہ مخواہ بے وجہ بھی بدگمانی کیجاتی ہے"

اگنیس "مجھے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ میرے ہی تعلقات کی بنا پر فادر لزارس ماخوذ ہوئے ہین۔ اور اگر یہ صحیح ہے تو تھوڑی ہی دیر مین لوگ مجھے گرفتار کرنے کو بھی آتے ہون گے"

یہ سن کے بڈھا راہب ایک لحظہ متردد اور خاموش رہا۔ پھر سر اُٹھا کے اور جیسے اپنی رائے اور اپنے ارادے مین پورا استقلال پیدا کرکے بولا "بیشک تمھارا اندیشہ صحیح ہے مجھے بھی اسکا خوف ہے۔ اب اسوقت مین تمھین دو ہی باتون کا مشورہ دیتا ہون۔ ایک تو یہ کہ اگر مردانی وضع اختیار کی ہے تو اُسکے مناسب کوئی مردون کا سا نام بھی اپنے لیے تجویز کرو۔ دوسرے یہ کہ اسی وقت یہان سے اُٹھ کے میرے ساتھ چلی چلو۔ اگرچہ تمھین میرا زیادہ تجربہ نہین ہوا مگر امید ہے کہ تم مجھے اپنا دلی دوست۔ اور اپنی عزت و عصمت کا سچا محافظ پاؤ گی"

اگنیس (نہایت ہی شکر گزار ہوکے) "اس بے کسی مین خدا نے آپ کو میری مدد کے لیے بھیجدیا۔ ورنہ شاید اسی حجرے مین کڑھ کڑھ کے مر جاتی۔ آپ کے ارشاد کے مطابق اب ہوکے

اپنا نام یوحنا قرار دیتی ہون - اور آپ کے ہمراہ چلنے کو بھی حاضر ہون "

راہب - " تو پھر اب زیادہ باتون کی ضرورت نہین - جو کچھ ساتھ لینا ہو لو - اور چلو "

اگینس - (اُٹھ کے) " مجھے کچھ نہین لینا ہے نہ گھر سے اپنے ساتھ کوئی چیز لائی تھی اور نہ کسی چیز کو لیجاؤنگی " یہ کہہ کے ہماری حسرت زدہ نازنین اُٹھ کھڑی ہوی - اور نیا تمر راہب کے ساتھ ہے کے خانقاہ کے باہر نکلا - دو ہی گھڑی مین یہ لوگ لوٹیشیا کی چند تاریک گلیون مین ہوتے ہوے اُس زنانی خانقاہ مین پہنچے جسمین یہ بوڑھا راہب ٹھہرا ہوا تھا - راہب نے وہان پہنچتے ہی اپنے ہمراہی نئے خوبصورت اور نوجوان راہب کو خانقاہ کی منتظمہ سینٹ اگسٹین سے ملایا - اور خواہش کی کہ اُسے اپنی خانقاہ مین آرام سے رکھے - اور کسی پر اسکا حال نہ ظاہر ہونے دے - پھر سینٹ اگسٹین کو چپکے چپکے کچھ سمجھا کے راہب اگینس کی طرف متوجہ ہوا اور کہا - " تم مطمئن ہو کہ یہان کسی کو تمھارا پتہ نہ لگے گا - سینٹ اگسٹین تمھاری خدمت کرینگی - معزز اور پاکدامن بہنین (ننین) تمھاری صحبت مین رہین گی - اور مین بھی وقتاً فوقتاً ملتا رہون گا - اسلیے کہ یہین ٹھہرا ہوا ہون - یہان ٹھہر کے تم دیکھو کہ فادر زارس کے ساتھ کیا سلوک کیا جاتا ہے - سینٹ اگسٹین کو مینے تمھارے راز سے بھی آگاہ کر دیا ہے - اور اُنھون نے ہمدردی وحمایت کا وعدہ کیا ہے "

سینٹ اگسٹین - " مگر میرے نزدیک تو مناسب ہوگا کہ یہ جبتک یہان ہین ننون کے لباس مین رہین - اس طرح کسی کو انکا پتہ نہ چلے گا اور اِس مردانے بھیس مین ممکن ہے کہ کوئی انھین پہچان لے "

راہب - " میرے نزدیک بھی یہی مناسب ہے "

اگینس - " مجھے اسمین کچھ عذر نہین - یہ وضع تو مین نے فادر زارس کے کہنے سے اختیار کی تھی "

الغرض اگینس اب ننون کی خانقاہ مین ہے - اور انھین کی سادی اور راہبانہ وضع مین - اپنی آئندہ قسمت کے بارے مین اُسے صدہا قسم کے تردد ہین - اور جب تنہا بیٹھتی ہے اپنی قسمت پر رویا کرتی ہے - دوسرے دن ماس تھا - تمام گرجون کی آراستگی مین بڑے بڑے اہتمام کیے گئے - اور لوٹیشیا کے سب سے بڑے کنیسے مین اس مذہبی عید کے رسوم بجا لائے گئے - کل گرجون کے لوگ کیا مرد اور کیا عورت وہان جمع ہوئے -

ننون راہبون - اور عام اہل شہر کا اتنا بڑا مجمع تھا کہ شاید اور کسی موقع پر آدمیون کی اتنی کثرت کسی نے نہ دیکھی ہوگی - اپنی خانقاہ کی ننون کے ساتھ اگنیس بھی وہان گئی - اگرچہ دل مین ڈر رہی تھی - مگر مقدس و متبرک کنواریون کے ایک بڑے غول مین اور اُنھین کی وضع مین ہونے کے باعث کسی کی اُس پر نظر بھی نہ پڑتی تھی - ہان چند راہبون نے البتہ غور سے دیکھا اسلیے کہ مریم عذرا کی خانقاہ کی تمام ننون مین وہی نوجوان اور خوشرو تھی

جب تمام لوگ جمع ہو چکے - فرانس کا اسقف اعظم بھی اپنا مقتدایانہ پُر تکلف اور لمبے دامنون کا لباس پہنے اور مذہبی حکومت کا تاج سر پر رکھے ہوئے آ گیا - اور قربانگاہ کے چبوترے پر چڑھنے کو تھا کہ یکایک سب لوگون نے نہایت خوش عقیدگی کے ساتھ یہ دعا پڑھی - "خداوندا! مجھے توفیق خیر دے کہ اس سنجیدہ رسم مذہبی کے بجا لانے مین خلوص اور دلی توجہ سے کام لون جسکے ذریعے سے کلیسیا تیری ہی شان کے مطابق تیری عبادت کا ارادہ کرتا ہے" اس دعا کو جب سب لوگ پڑھ چکے تو اسقف اعظم قربانگاہ کے چبوترے پر چڑھ گیا - اور نہایت ہی خضوع و خشوع کے ساتھ بولا - "اوخدا! میری کیا مجال ہے کہ باوجود اپنی اتنی ایک خطاؤن کے تیرے معبد مین تیری قربانگاہ کے سامنے کھڑے ہونے کی جرأت کرون - خداوندا - تیرے قدمون کے سامنے گر کے مین نہایت عاجزی سے انجیل مقدس کے ان الفاظ کو بار بار دہراؤن گا کہ خدایا مجھ گنہگار کے حال پر رحم کر! -"

اب اسقف اعظم قربانگاہ کے درمیان مین کھڑا ہوا - دو دفعہ وہ داہنے ہاتھ کی طرف مڑا - اور ایک مرتبہ بائین ہاتھ کی طرف - پھر یہ الفاظ زبان سے نکالے - "اے خداوندا! یہ موقع مجھے تیری تلخکامی کے جذبات و جوش کو یاد دلاتا ہے پہلے وہ تیری روح فرسا تکلیفین باغ مین جہان ایک بوسے کے ذریعے سے یہودا (اسخریوطی) نے دشمنون پر تیرا راز افشا کر دیا تھا[عہ] - دوسرے تیرا گرفتار ہو کے مختلف مجسٹریٹون کے سامنے یعنی انانیہ وقیافا (یہودی

عہ یہودا اسخریوطی حضرت مسیح کا وہ بے وفا حواری تھا جسنے دشمنون سے مل کے آپکی جاسوسی کی - اور جبکہ آپ ایک باغ مین بیٹھے تھے آپ کو دشمنون کے ہاتھ مین گرفتار کرا دیا تھا - لوگ حضرت مسیح کو نہین پہچانتے تھے - اُس نے ایک عقیدتمندانہ بوسے کے اشارے سے یہودیون اور رومیون کو بتایا کہ یہی مسیح ہین -

مقتداؤن) رومی پائلٹ (گورنر) اورشاہ ہروڈ (یہودی بادشاہ ارض جلیل) کے درباروں مین لے جایا جانا۔ اور پھر پانٹیوس پائلٹ (رومی گورنر) کے سامنے دوبارہ آنا تیسرے مجھے یاد آتا ہے کہ ان اجلاسون کے سامنے تیرے ساتھ کیسا بڑا سلوک کیا گیا کیسی جھوٹی تہمتین لگائی گئین۔ اور کس نا انصافی سے تو ملزم ٹھہرایا گیا۔ خداوندا تمام دشواریون اور مصیبتون مین مجھے صبر عطا کر۔ عام اس سے کہ وہ کسی قسم کی ہون "

یہ دعا ختم ہوتے ہی سب حاضرین نے چلا کے کہا "خدایا مجھپر رحم کر میرے گناہون کو معاف کر۔ مسیح میرے حال پر رحم کر۔ او خداوند میرے حال پر رحم کر" اسکے بعد خدا کی برکت عظمت اور تثلیث کا اعتقاد ظاہر کرنے کے لیے ایک بڑی دعا پڑھی گئی جسپر تمام حاضرین نے آمین کہی۔ پھر سب نے کھڑے ہوکے ان الفاظ مین مسیح کا شکریہ ادا کیا :-

"او عیسی جو کہ راستہ سچائی اور زندگی ہے۔ مین ان آسمانی سچائیون پر جو تونے ہمین سکھائی ہین دل وجان سے تیرا شکریہ ادا کرتا ہون۔ اس امر پر بھی تیرا شکرگزار ہون کہ ہمین یقینی راہ راست بتانے کے لیے تونے زمین پر اپنا مقدس کلیسا مقرر کیا۔ جس سے عبارت انجیلین ہین اور وہ اصلی معنے ہین جنکے مطابق وہ کتابین سمجھی جاتی ہین" اور اسی طرح اور بھی عقائد مذہبی ظاہر کیے۔ پھر اس مذہب پر اپنا عقیدہ ظاہر کیا گیا جو نیقیہ[ع] کی کونسل مین صحیح مسیحیت قرار دیا گیا تھا۔

ان دعاؤن سے فارغ ہوتے ہی اسقف قربان گاہ کی طرف متوجہ ہوا۔ جہان روٹی اور شراب نہایت پرتکلف سونے چاندی کی رکابی اور پیالے مین رکھی ہوئی تھین اور بند تھین۔ رکابی اور پیلے کو اُسنے اپنے ہاتھ سے کھولا۔ اور پہلے روٹی پھر شراب پر خدا کی تیاری کی۔ یعنی اُنھین خدا کے سامنے پیش کیا۔ اور یہ جملے کہے "خداوندا! اس مبارک

ع دین مسیحی کے منضبط کرنے کے لیے بہت سی کونسلین ہوی ہین جنمین سب سے پہلی کونسل شہر نیقیہ کی تھی نیقیہ کو انگریزی مین نیس کہتے ہین۔ فی الحال یہ شہر دولت عثمانیہ کی قلمرو مین ہے۔ اور ترکون مین شہر ازنیق کے نام سے مشہور ہے۔ اس کونسل مین شہنشاہ روم قسطنطین اعظم بانی قسطنطینیہ بھی شریک تھا۔ اور تمام اقطار ارض سے بشپ جمع ہوے تھے تثلیث کا مسئلہ اور حضرت مسیح کی الوہیت کا اعتقاد اسی کونسل مین طے ہوا جو سنہ ۳۲۵ء مین منعقد ہوی تھی۔ اس کونسل سے پیشتر مسیح کی خدائی نہین تسلیم کی گئی تھی۔ اسکندریہ کا مقتدائے اعظم آریوس اس کونسل مین محض اسلیے کہ الوہیت مسیح اور تثلیث کا منکر تھا ملحد و لامذہب قرار دیا گیا۔

قربانی کو مین تیری نذر کرتا ہون اُسی غرض کے لیے جس واسطے کہ کلیسیا اس قربانی کو تیرے پیشکش کرتا ہے یعنی - (۱) تیری تقدیس و تمجید کے لیے - (۲) اُن تمام نعمتون کے شکریے مین جو ہمین تجھ سے حاصل ہوئی ہین (۳) اپنے اور تمام آدمیون کے گناہ معاف کرانے کے لیے (۴) اپنے اور اورون کے واسطے اور زیادہ خوبیان حاصل کرنے کے لیے "

اس نیاز و فاتحہ کی کارروائی کے وقت اسقف نے پہلے رکابی کو پھر پیالے کو اُٹھا کے اپنے سر کے برابر تک بلند کیا - دونون مین سے ہر ایک کے بلند کرنے کے وقت خادم دین جو قریب ہی کھڑا تھا گھنٹی بجاتا تھا جسکا مطلب یہ تھا کہ تمام حاضرین متوجہ ہو جائین - نیتون مین خلوص پیدا کرین - اور دل مین خاص اُسوقت کا خیال قائم کرین جبکہ مسیح صلیب مین باندھے گئے - ہاتھون وغیرہ مین میخین ٹھونکی گئین صلیب کوہ کالوری پر بلند ہوئی - آپ تین گھنٹے تک نہایت ہی اذیت و تکلیف اور جانکنی کی حالت مین لٹکتے رہے اور آخر جان دی -

اب اسقف اعظم نے ایک اور دعا شروع کی جسکا اصلی منشا یہ تھا کہ حضرت مسیح کی نسبت اپنے اور تمام مسیحین کے عقائد ظاہر کیے جائین - سب کے گناہون کا کفارہ ہو جانے اور سچا اور مبارک دین لانے پر آپ کا شکریہ ادا ہوا - پھر اس قربانی یعنی ماس کی عشاے ربانی کے صلے مین تمام مُردہ مسیحیون کے لیے نجات کی دعا کی جنمین سے بہتون کا نام بالتخصیص لیا گیا - اسکے بعد وہ دعا پڑھی جو ہر روز صبح کو ہر مسیحی کھانا کھاتے وقت پڑھتا ہے اور جسکے ذریعے سے وہ اپنی روز کی روٹی درگاہ خداوندی سے طلب کرتا ہے - اور جو خداوند مسیح کی بادشاہت کو بُلاتا ہے -

اب پھر رسم عبادت مین ایک فوری جوش پیدا ہوا - اسقف اعظم نے تین دفعہ زور زور سے چلا کے کہا " اگنوس دے ئی[ع] " (خدا کی بھیڑ) پھر ذرا توقف کر کے اُسی طرح چلا کے تین بار کہا " دومنی نون سوم دگنوس " (خداوندا مین اس قابل نہین ہون) اسوقت پھر گھنٹی بجی اور اس نے توجہ کرنے اور دلون مین خلوص پیدا کرنے کا اشارہ ہوا - اور اسکے ساتھ ہی اسقف اعظم نے وہ قربانی کی روٹی اور شراب خود اپنے لیے لی - فوراً چند لوگ جو مذہبی

[ع] یہ لاطینی الفاظ ہین جنمین عیسائی نماز پڑھا کرتے تھے - اور رومن کیتھولک آجتک اسی زبان کو اپنی مذہبی زبان سمجھتے ہین -

حیثیت سے زیادہ وقعت رکھتے تھے۔ دوڑکے قربان گاہ کے کٹہرے کے پاس گئے اور ادب سے کھڑے ہوکے اِس مسیحی مقدس کھانے کا حصہ لینے لگے۔ اور سب نے جوش وخروش اور بڑے خلوص کے ساتھ یہ دعا پڑھی۔ " او عیسو! مین استقلال کے ساتھ یقین کرتا ہون کہ اِس متبرک کھانے مین درحقیقت تو خود موجود ہے۔ مین اِسکے اندر تجھے دیکھ رہا ہون کہ محبت سے بھرا ہوا ہے۔ ہمین معاف کرنے پر آمادہ ہے۔ ہمارے اندر قیام کرنے کا مشتاق ہے۔ اور ہم سے بہت ہی قریبی اتحاد پیدا کرنا چاہتا ہے۔ مین آرزومند ہون کہ نہایت ہی مستعدی سے تیری اِس محبت کی خواہش کو قبول کرون۔ مین اپنے اُن تمام گناہون سے نفرت کرتا ہون جنکی بدولت مین نے تجھے ناراض کیا ہے۔ اے خداوند۔ مجھے معاف کر۔ اور اپنے قیمتی خون مین میری روح کو پاک وصاف کر۔ اے خداوند مین تجھسے محبت کرتا ہون۔ اور تمنا ہے کہ اِس سے زیادہ اور بہت زیادہ محبت کرون۔ اے خداوند میری طرف آ۔ اور میرے اندر قیام کر۔ مین بے صبری سے منتظر ہون کہ تجھے اپنے سینے کے اندر لون چونکہ اب مین تجھے اصلی عشاے ربانی کے طریقے سے اپنے اندر نہین پاسکتا۔ لہذا کم از کم روحانی طریقے سے میرے دل کے اندر آ۔ مین تجھسے بغلگیر ہوتا ہون۔ اور اپنے آپ کو اسطرح تجھسے ملائے دیتا ہون کہ گویا تو یہین موجود ہے۔ مجھے گناہ مین مبتلا ہونے سے بچا۔ اور ایسا کر کہ کبھی تجھسے جدا نہو ن۔ بلکہ ہمیشہ تجھہ ہی سے ملا رہون "

اس آخری دعا پر ماس کی کارروائی ختم ہوگئی۔ مگر اُسکا ایک ضمیمہ باقی تھا۔ جسکی تکمیل یون ہوئی کہ تمام حاضرین نے اپنے داہنے ہاتھ کی اُنگلیان پھیلا کے پیشانی پر رکھین اور کہا " باپ "۔ پھر سینے پر رکھین۔ اور کہا " بیٹے "۔ پھر بائین شانے پر رکھین اور فوراً ہٹا کے داہنے شانے پر رکھ لین۔ اور کہا۔ " روح القدس کے نام پر۔ آمین "۔ اِسکے بعد اِسی سلسلے مین سب نے یہ دعا پڑھی "۔ اے مقدس تثلیث۔ اور ایک خدا۔ تیری برکتین ہمیشہ میسر رہین۔ برکت وعظمت ہو۔ باپ بیٹے اور روح القدس کو۔ اُنکی برکت وعظمت جیسی کہ ازل مین تھی ویسی ہی اب ہے۔ اور ویسی ہی ہمیشہ ایک

ع خود حضرت مسیح نے حواریون کو روٹی اور شراب اپنا گوشت اور خون بنا کے دی تھی۔ عشاے ربانی کے طریقے سے نہ پانے کا یہ مطلب ہے کہ اُس خاص صحبت مین جسمین تو نے اپنا گوشت اور خون عطا کیا تھا میرا ہونا غیر ممکن ہے۔ لہذا اب روحانی طریقے سے یہ برکت مجھے عطا کر۔

ابدی عالم مین رہے۔ آمین۔ اے خداوند تیرے لیے سرمدی شکریہ کیونکہ تونے اس
سب سے بڑے مذہبی کام مین شریک ہونے اور جس عبادت کو خود تو نے منضبط کیا
ہے اُسکے بجا لاتے وقت روح اور سچائی سے یکجا کرنے کا مجھے موقع عطا کیا۔ یہ عبادت
تجھی کو سزاوار ہے۔ اور تیرا باپ اس سے بہت خوش ہے۔ آمین "

اس کی کارروائی کے ختم ہوتے ہی سب لوگ اُٹھ کھڑے ہوئے۔ اور تمام زن
و مرد مختلف ٹکڑیون پر تقسیم ہو کے شہر لوٹیشیا کی گلیون مین پھیلنے کو تھے کہ خادمین
نے جو اسٹیج پر اسقف اعظم کے قریب کھڑا تھا ایک دفعہ غیر معمولی گھنٹی بجائی۔ فوراً
سب لوگ متوجہ ہو گئے۔ اور جو جہان کھڑا تھا وہین کھڑا رہگیا۔ سب کو متوجہ دیکھ کے
اسقف نے کہا " حاضرین! آپ زرا تامل کرین۔ خداوند مسیح کی رحمت اور مقدس
ازلی کنواری کی شفقت سے چند ظالم کفار کلیسیا کے سچے خادمون کے ہاتھ مین گرفتار ہوے
اور قربانی کے لیے لوٹیشیا مین لائے گئے ہین۔ بہتر ہوگا کہ اسی موقع پر آپ سب مومنین
کے سامنے اُنکو کفر و الحاد اور اُن کے مسلسل مظالم کی سزا دیجاے "

یہ جملہ سنتے ہی تمام لوگون مین ایک سخت جوش و خروش پیدا ہو گیا۔ ہر شخص
مشرقی لوگون یعنی مسلمانون کو گالیان دے رہا تھا۔ اور اُنکی سنگدلی و بیرحمی
کے افسانے جا بجا بیان کیے جانے لگے۔ مگر ایگینس کے دل پر ایک چوٹ سی لگی۔
عام قومی تعصب نے ایک درجے تک اُسے بھی خوش کیا۔ مگر دل سے وہ یہی کہہ رہی
تھی کہ یہ کارروائی تو مسیحیت کی تعلیم اور مقتدایان دین کے دعوون کے خلاف ہے۔
وہ اسی ادھیڑبُن مین تھی کہ پچاس ساٹھ اسیر شدہ مسلمان سامنے لا کے ایک بلند
مقام پر کھڑے کر دیے گئے۔ اُن مین ہر عمر اور ہر طبیعت کے لوگ تھے۔ بعض سن رسیدہ
بوڑھے تھے جنکے چہرے متانت و استقلال کی خبر دیتے تھے۔ بعض مغرور المزاج نوجوان
تھے جنکی صورتون پر امید و بیم کے جذبات اپنے اپنے نقش بنا بنا کے بگاڑ رہے تھے۔ اور
اسکے ساتھ اُن کے بشرون سے غیظ و غضب کے آثار بھی نمایان تھے۔ چند نوعمر ناتجربہ کار
نوجوان تھے جو دل ہی دل مین سہمے ہوئے تھے۔ اور اپنے تماشائیون کو ڈر ڈر کے اور
گھبرا گھبرا کے دیکھ رہے تھے۔ اس مصیبت زدہ گروہ مین چند مختلف عمر اور مختلف شکل و شمائل
کی عورتین بھی تھین جو یا تو آہ و زاری کرتی تھین۔ یا نامحرمون کے اس انبوہ کثیر مین اپنی شرمیلی

آنکھین نیچی کیے اور سر ڈالے کھڑی تھین۔ مردون کے سرون پر عمامے تھے۔ لمبی عبائین زیب بدن تھین۔ عورتون کے رنگین ریشمی کرتے، پُر تکلف صدریان۔ ٹخنون پر بندھے ہوے پائجامے۔ اور زرتار خمارین کتھیڈرل کو عجیب و غریب تاریخی اوضاع کا مجموعہ یا کسی عمدہ تھیٹر کا اسٹیج ثابت کر رہے تھے۔

اِن لوگون کی صورت دیکھتے ہی عام حاضرین سے عجیب عجیب قسم کے حرکات ظاہر ہونے لگے۔ کوئی اُنکی طرف دیکھ دیکھ کے دانت کٹکٹاتا تھا۔ کوئی نفرت و عداوت کے جوش سے بیتاب ہو جاتا اور اِن لوگون کو چلّا چلّا کے گالیان دینے لگتا تھا۔ مگر وہ لوگ اسی طرح خاموش کھڑے تھے۔ صورتین کہے دیتی تھین کہ خون کے گھونٹ پی پی کے رہجاتے ہین۔ اب قریب تھا کہ قتل گاہ مین لیجانے کے لیے یہ لوگ گرجے سے نکالے جائین کہ وہ بوڑھا راہب جو فادر لزارس کے عوض اب غریب الوطن اگینس کا حامی و مددگار قرار پایا ہے اُسکے قریب آیا۔ اور چُپکے سے کان مین کہا۔ ”اگینس! اِن لوگون مین سے دو ایک کی جان تو ضرور بچانی چاہیے۔“ یہ کہہ کے اُسنے اگینس کے چہرے پر نظر دوڑائی تاکہ دیکھے اِس سوال نے اُسکے دل پر کیا اثر کیا۔ اِسکے جواب مین اگینس کسی قدر متردد ہو کے بولی۔ ”فادر! دو ایک کیا معنے میرا زور چلے تو سب کی جان بچا لون۔ مگر افسوس یہان کوئی کسی کی کیون سُننے لگا؟“

راہب۔ ”نہین اکثر ایسی درخواستین سُن لی گئی ہین۔ خادمانِ دین اور مقتداؤن کے گروہ کو یہ حق حاصل ہے کہ جسے چاہین غلام بنانے کے لیے مانگ لین۔“

اگینس۔ ”شاید آپ کی کچھ سماعت ہو۔ میری تو کوئی کیون سُننے لگا تھا؟“

راہب۔ ”مین نے اگرچہ اپنی زندگی رہبانیت ہی مین بسر کی ہے۔ مگر مجھے مذہبی خدمات اور مقتدائی سے کبھی نہین تعلق رہا۔ اور یہ حق اُنھین لوگون کو حاصل ہے جو بشپ ہون یا کسی ممتاز درجے کی نن ہون۔“

اگینس۔ ”مجھ مین دونون باتین نہین۔ اگر نن خیال بھی کیجاؤن تو ایک معمولی نن ثابت ہونگی جسکو سوا اطاعت کے کسی بات کا حق نہین حاصل ہے۔ آپ سینٹ اسٹین سے کیون نہین کہتے؟“ اور یہ آخری جملہ کسی قدر زور سے کہا۔

سینٹ اگسٹین اگینس کے برابر بیٹھی تھی۔ اپنا نام سنتے ہی چونک کے بولی ”کیا ہے؟“

اگنیس - (راہب کی طرف اشارہ کرکے) "آپ آپ سے کچھ کہنا چاہتے ہین۔"
راہب کے بشرے سے معلوم ہوا کہ اس رائے کو اُسنے پسند کیا - مگر پھر اگنیس کے کان مین جھک کے کہا - "سینٹ اگسٹین کے سامنے یہ خواہش مین آپ کی طرف سے ظاہر کرونگا - آپ صرف اتنا کیجیے کہ جن جن لوگون کو بتا دون اُنھین مانگ لیجیے - اور اس مقدس راہبہ ونتظمہ کو آمادہ کیجیے کہ اپنی طرف سے درخواست پیش کرے۔"
اگنیس نے اسکے جواب مین کہا "بہتر" اور راہب نے سینٹ اگسٹین کے پاس جاکے کہا - "اگنیس چاہتی ہین کہ ان کافرون مین سے دو تین کو آپ مانگ لیجیے۔"
سینٹ اگسٹین - "ان بدنصیب او ظالم کافرون کو لے کے کیا کرینگی ؟"
راہب - "اگر چاہین تو آپ بھی اُن سے اپنی خدمت لے سکتی ہین - اور اگر آپ کو ضرورت نہین تو اگنیس کو دیدیجیے - اُنھین اپنی طالبعلمی کے زمانے کے لیے دو غلامون کی ضرورت ہے جنھین وہ دین مسیحی کی تعلیم دینگی - اور علم سے فارغ ہونے کے بعد جس کالج مین رہینگی اُسی کے نذر کر دینگی - اور ایک کو مین لونگا - مجھے بھی اپنی رہبانیت کی زندگی مین ایک خادم کی ضرورت ہے۔"
سینٹ اگسٹین - (تعجب سے) "کیا آپ کو ان دغاباز کافرون سے وفاداری کی امید ہے؟ اگنیس تو ابھی بھولی اور ناسمجھ لڑکی ہے - اور پھر انگلستان کی رہنے والی - جہان کے لوگون نے ان سنگدل کافرون کی کبھی صورت تک نہین دیکھی - مگر آپ سے تعجب ہے۔"
راہب - "اچھا فرض کرو کہ بے وفائی کرینگے - مگر اسمین ہمارا کیا ہرج ہے - یہ بات ہر وقت ہمارے اختیار مین ہے کہ بدگمانی پیدا ہوتے ہی اُنھین قتل کرا ڈالین۔"
سینٹ اگسٹین - "مگر بدگمانی پیدا ہونے سے پہلے ہی وہ اپنے مسیحی آقا کو قتل کرکے بھاگ کھڑے ہون گے - اسکی نوبت ہی کیون آنے لگی کہ اُنھین بے وفائی کی سزا دیجائے۔"
راہب - "سینٹ اگسٹین - ایسا نہ کہو - قسطنطنیہ کے بشپ کے پاس کئی مسلمان غلام ہین - صدہا گرجون اور خانقاہون مین بھی ایسے غلام موجود ہین جو پہلے مسلمان تھے اور بعد بہ جبر عیسائی بنائے گئے - مین نے ہزارہا مشرقی غلام دیکھے ہین جنھون نے نہایت وفاداری کے ساتھ مسیحی اُمرا کی خدمتگذاری کی اور آخر تک وفادار ثابت ہوے۔"

سینٹ اگسٹین۔" اگر تمھین اور اگنیس کو منظور ہے تو مین دو چار غلام مانگ دون گی۔ مگر سچ کہتی ہون کہ ایسے شُتبہ اور سنگدل لوگون کو اپنے پاس تو کبھی نہ رکھیے۔"

یہ گفتگو ہو ہی رہی تھی کہ مظلوم دمایوس قیدی کتھیڈرل سے نکال کے باہر لائے گئے اُسکے گرد کے میدان مین جو خانقاہ کا صحن کہا جا سکتا تھا ساری خلقت چارون طرف پھیل گئی۔ تماشائی بلند مقامات اور اوپر کے دروازون سے ایڑیان اُٹھا اُٹھا کے گردنین لمبی کر کر کے۔ اور سر نکال نکال کے اس وحشیانہ تماشے با قدیم یونان و روم کے ایلفی تھیٹر[ع] کی وحشت انگیز کارروائی کو دیکھ رہے تھے۔ بیچ مین مسلمانون یا نہ ہبی مجرمون کا گروہ تھا۔ اُن کے سامنے یونانی قربان گاہ کی سی ایک تپائی یا اونچا چبوترہ بنا ہوا تھا جسپر لکڑی کا موٹا اور مسطح تختہ جڑا تھا۔ اُسکے گرد معزز لوگ ایک پورے دائرے مین حلقہ باندھ کے کھڑے ہو گئے۔ دائرے کی نصف قوس مین تو فرانس کے معزز ڈیوک اور سردار اپنے پورے اسلحہ لگائے اور اونچی بنے کھڑے تھے۔ اور نصف قوس مین لشبون اور راہبون کا مقدس گروہ تھا۔ جنکے لمبے لمبے دامن زمین سے لگے تھے۔ سر درمیان مین مُنڈے ہوئے تھے۔ اور اُنپر چھوٹی چھوٹی ٹوپیان خوب جمی اور کھچی ہوئی تھین صلیب ہر شخص کے گلے مین تھی۔ اور تسبیحین کمرون سے لٹک رہی تھین۔ راہبون کے درمیان مین اسقف اعظم کے لیے ایک چوکی بچھی تھی۔ اور اُسکے برابر ہی ایک راہب جھنڈے کی طرح ایک بڑی بھاری صلیب لیے کھڑا تھا جسمین جا بجا جواہرات جڑے تھے۔ اور دھوپ مین ضو دے رہے تھے۔ انھین راہبون کی قوس مین سینٹ اگسٹین بھی تھی۔ اگنیس کو تو اُسنے اپنے برابر کھڑا کر لیا تھا۔ مگر اُسکی خانقاہ کی اور ننین اُسکے پیچھے ایک حلقے مین صف باندھے تھین۔ اگنیس کے دوست بوڑھے راہب نے بھی گھس پل کے اپنے آپ کو اگنیس کے برابر پہنچا لیا تھا۔ اور دیگر راہبون کے ساتھ پہلے ہی حلقے مین تھا۔ سامنے خانقاہ مین ایک اونچے برج مین جو خاص اسقف اعظم کے لیے مخصوص تھا

ع- ایلفی تھیٹر رومیون اور یونانیون کے عظیم الشان تماشاگاہ تھے۔ جنکے کھنڈر آج بھی مختلف قدیم شہرون مین پڑے ہوئے ہین۔ انمین طرح طرح کی ورزشون۔ دوڑون۔ اور تماشون کے ساتھ سب سے زیادہ دلچسپ اور بہت ہی وحشیانہ یہ تماشا دکھایا جاتا تھا کہ آدمی شیرون اور دیگر وحشی درندون کے سامنے ڈال کے پھڑوائے اور قتل کیے جاتے تھے۔

بادشاہ لوئیس بیٹھا ہوا تھا۔ اور غالباً مسلمانون کے قتل کرنے کی دینی خوشی مین وہ بھی اپنے ہم مذہبون کا شریک ہو۔

ناگہان کتھیڈرل کے بڑے گھنٹے نے تمام حاضرین اور دور دور والون کو ہیبت ناک سین کے شروع ہونے کی خبر دی۔ ساتھ ہی اُسقف اعظم بادشاہ سے منظوری لیکے برج سے اُترا۔ اور بڑے صلیبی علم کے نیچے چوکی پر کھڑا ہو گیا۔ اِس مقتداے اعظم کے آتے ہی جلّاد اپنا بڑا۔ تیز اور چمکدار تیغا لیے چبوترے کے پاس گیا۔ اور راہبون مین سے چار آدمی بڑھ گئے۔ تاکہ ظالمانہ وارین اُسکی مدد کرین۔ اُسقف نے جوش وخروش کے لہجے مین ایک دعا پڑھی۔ اور ساتھ ہی حکم دیا کہ قتل کی کارروائی شروع ہو۔

فوراً پھر زور زور سے گھنٹہ بجا۔ اب مذہبی شان دکھانے اور دلون مین فتحمندی وکامیابی کی خوشیان پیدا کرنے کے لیے نرسیان پھکنے لگین۔ طبل پر چوبین پڑنا شروع ہوئین۔ اور تماشائی زیادہ اضطراب اور شوق کے ساتھ گردنین لمبی کر کرکے دیکھنے لگے۔ اسوقت اسیر و پابزنجیر مسلمانون کی صورتین عجیب طرح کی ہو گئی تھین مایوسی وخوف نے خون خشک کر دیا تھا۔ آنکھون سے وحشت نمایان تھی۔ اور دیکھ رہے تھے کہ موت سامنے کھڑی ہے۔ مسلمانون کے ساتھ ہی ساتھ اگنس کے چہرے سے بھی وحشت نمایان ہوتی جاتی تھی۔ ایسا ہولناک منظر کبھی اُسکی نظر سے نہین گزرا تھا۔ انسان کو اتنا ظالم کبھی خیال بھی نہین کیا تھا جتنا کہ اِسوقت دیکھ رہی ہے۔

اسقف کے حکم کے ساتھ ہی چارون راہب بڑھے۔ اور ایک گرفتار بلا کو کھینچ کے چبوترے کے قریب لائے۔ پھر ایک عربی دان راہب آگے بڑھا۔ اور اُس شخص سے کہا۔ "اگر تمھین دین مسیحی قبول ہے۔ اور اپنے پیغمبر سے بیزاری ظاہر کرنے کو تیار ہو تو تمھاری جان بچ سکتی ہے۔" جسکے جواب مین اُسنے اپنے مذہب کی تعریف کی اور مسیحیت کو شرک و بُت پرستی بتایا۔ فوراً چارون راہبون نے جو کھینچ کے لائے تھے۔ اُسکو ڈھکیل کے چبوترے کے قریب کیا۔ اُسکا سر بزبردستی جھکا کے تختے پر رکھ کے زنجیرون مین باندھ دیا۔ جلّاد نے تیغا بلند کرکے اسقف اعظم سے اجازت مانگی۔ اور ہان کا جواب سنتے ہی اِس زور سے وار کیا کہ ایک ہی وار مین سر زنجیر سے نکل کے الگ جا گرا۔ اور دھڑ چبوترے پر سے اُلٹ کے اُن راہبون پر گرا جو اُسے پکڑ کے لائے تھے۔ مقتول کی گردن سے خون کا فوارہ

جاری ہوا جس نے راہبون کے کپڑے لت پت کر دیے۔ اور چھینٹین اُڑ کے اُسقف اعظم کے دامن پر گرین۔

اس وار کے ساتھ ہی اگینس چیخ مارنے کو تھی۔ بوڑھا راہب اُسکی کمزوری کو پیشتر ہی سمجھ گیا تھا۔ اور اسی لیے اُسنے پہلے ہی سے تسلّی و دلدہی کی باتین شروع کر دی تھین۔ اور جب یہ پہلا وار چل چکا اور اگینس بڑی مشکلون سے ضبط کر کے گئی تو اُسنے جھک کے کان مین کہا۔ "اگینس۔ ایسے ہی تماشے دیکھنے کے لیے انسان دنیا مین پیدا ہوا ہے۔ اور اُسکا فرض ہے کہ اپنے دل کو ایسے امور کا عادی بنائے۔ خبردار بد حواسی نہ ظاہر ہو۔ پورے ضبط سے کام لو۔ اور دل کو قابو سے نہ نکلنے دو۔ چند روز مین عادت ہو جائیگی۔ اور کبھی پروا بھی نہ ہوگی کہ کون مظلوم مارا جاتا ہے اور کون مارے جانے کا مستحق ہے"

اگینس نے اسکا جواب تو کچھ نہین دیا۔ مگر دل مین ٹھان لی کہ جہان تک بنیگا دل کڑا کیے رہونگی۔

پہلے اسیر کے قتل ہوتے ہی دوسرے کے قتل کا حکم ہوا۔ اور جس شان سے کہ ہم بیان کر آئے ہین اُسی طرح غریب مذہبی مجرم یکے بعد دیگرے قتل ہونے لگے۔ تلوار سے پیشتر ہر ایک کے سامنے دین مسیحی ضرور پیش کیا جاتا تھا۔ اور وہ عموماً انکار کرتے جاتے تھے۔ ۲۵ مسلمانون نے جام شہادت پی لیا۔ اور اُسی مضبوطی سے مرتے دم تک اپنے دین کے دلدادہ رہے۔ اب اکتیسوان شخص جو قتل گاہ مین لایا گیا۔ ایک خوبصورت اور بہت ہی نوعمر جوان تھا۔ عمر سترہ اٹھارہ برس سے زیادہ نہ ہوگی۔ اور چہرے کی نرمی و ملاحت مین کچھ ایسی دلکشی تھی کہ تمام حاضرین دل مین افسوس کرنے لگے۔ بوڑھے راہب نے اس خوبرو نوجوان کی صورت دیکھتے ہی کہا۔ "اگینس۔ اس شخص کی جان بچاؤ۔ بشرہ کہے دیتا ہے کہ اچھا اور باوفا غلام ثابت ہوگا۔ سینٹ اگسٹین سے کہو بڑھ کے مانگ لین"۔ اشارہ پاتے ہی اگینس نے سینٹ اگسٹین سے کہا۔ اور بوڑھی راہبہ سفارش پر آمادہ ہوئی۔ اتنی دیر مین اس نوجوان پر دین مسیحی پیش کیا گیا۔ اور وہ بڑی بہادری سے اپنے مظلوم و مرحوم ساتھیون کی طرح انکار کر چکا تھا۔ ظلم کے فرشتے یار اہب زبردستی اُسکا سر چوبترے پر جھکا رہے تھے کہ سینٹ اگسٹین نے بڑھ کے روکا۔ اور اُسقف اعظم کے سامنے جا کے پہلے تعظیم کے لیے اپنا سر جھکایا۔ پھر بولی "اے او مقدس مقتدائے دین

تین کافرون کے لیے میری سفارش کوشش۔ میری خانقاہ کو چند غلامون کی ضرورت ہے۔ مین ان مسلمانون کو مسیحی بناکے اپنی خدمت مین رکھون گی"

اُسقف "سینٹ اگسٹین۔ تمھاری درخواست منظور ہوسکتی ہے۔ مگر ان لوگون نے جب جان دیتے وقت بھی سچے دین کو نہ قبول کیا تو پھر کیونکر قبول کرینگے؟ مجھے اُمید نہین کہ ان کے عیسائی بنانے مین تمھین کامیابی ہو"

سینٹ اگسٹین۔ "اسوقت ضد اور تعصب کا جوش ہے۔ اور اپنے ہم مذہبون کے سامنے یہ لوگ راہ راست کو نہین اختیار کرتے۔ مگر علٰحدہ لیجاکے جب صلاحیت اور فہمائش کے ساتھ مسیح کی طرف بلائے جائینگے تو مجھے یقین ہے کہ ضرور مسیحی ہو جائینگے"

اُسقف۔ "بہتر جن لوگون کو تم لینا چاہتی ہو اُن کو کہدو کہ الگ کھڑے کر دیے جائین۔ سب کے قتل کی کارروائی جب ختم ہو جائے گی تب بادشاہ کی منظوری حاصل کرکے تمھارے سپرد کر دیے جائینگے"

سینٹ اگسٹین نے شکریہ ادا کرکے کہا۔ "پہلا یہی شخص ہے جسکے لیے مین نجات کی خواستگار ہون"

اسقف اعظم کے اشارے کے مطابق نوعمر مسلمان قتلگاہ سے ہٹا دیا گیا۔ اور ایک اور مسلمان لاکے قتل کیا جانے لگا۔ پھر قتل کا سلسلہ جاری ہو گیا۔ دس بارہ مسلمان شربت شہادت پی چکے تھے کہ ایک اور جوان شخص پیش ہوا۔ اسکی عمر تیس سال کے قریب ہو گی۔ اپنے تیورون اور چشم و ابرو سے بہت مستقل مزاج معلوم ہوتا تھا۔ وہ بغیر اسکے کہ راہبون کو کھینچنے اور زور کرنے کی ضرورت پڑے۔ خود ہی قتلگاہ کے چبوترے کے پاس چلا آیا۔ اور قبل اسکے کہ تبدیل مذہب کی درخواست سننے کی بھی زحمت گوارا کرے چبوترے پر آپ ہی سر جھکانے کو تھا کہ بوڑھے راہب کے اشارے اگنیس کی سفارش اور سینٹ اگسٹین کی درخواست پر وہ بھی چبوترے کے پاس سے ہٹا کے اس نوجوان کے قریب کھڑا کر دیا گیا جسکی زندگی ابھی بادشاہ لوئیس کی اجازت سے وابستہ ہے۔

اسکے بعد اور لوگ قتل ہونے لگے جنکی مظلومی و بیکسی کی موت پر گرد و پیش کے دشمنون مین سے بھی بہتون کے آنسو نکل پڑے۔ بعض رقیق القلب لوگ خصوصاً نازک طبیعت والی نتین چپکے چپکے آہین کھینچ رہی تھین۔ مگر عام طور پر یہی ظاہر کیا جاتا تھا کہ ہر طرف سے

جوش و مسرت کے نعرے بلند ہو رہے تھے۔ جلّاد کے مزاج مین اتنے ایک لوگون کے قتل سے ایک بہت ہی خوفناک اور وحشیانہ جوشش پیدا ہو گیا تھا۔ اُسکی قساوت قلبی بڑھگئی تھی اور ساعت بساعت بڑھتی جاتی تھی۔ اب اُسے اتنے انتظار مین بھی تکلیف ہوتی تھی جو ایک کے قتل کے بعد دوسرے کے لاکے جھکائے جانے تک کرنا پڑتا۔ آخر تمام مرد قتل ہو گئے اور صرف چند عورتین رہ گئیں جو اپنے شوہرون یا محرم عزیزون کے ساتھ حج کے لیے گھر سے نکلی تھین۔ اِن کے قتل کے لیے اُسقف اعظم سے پھر خاص اجازت لی گئی۔ اور منظوری کے بعد وہ بھی لالا کے چبوترے پر جھکائی جانے لگین۔ عورتون کے دل مردون کے مقابلے مین زیادہ ضعیف و ناتوان ہوتے ہین۔ اگرچہ اِن عورتون نے بھی اس موقع پر بڑی مضبوطی سے کام لیا۔ اور اسپر کسی طرح راضی نہ ہوئین کہ اپنا مذہب بدل کے جان بچائین۔ مگر آخر عورتین تھین۔ اکثرون کی آنکھون سے آنسو جاری تھے۔ بعضون کی ہچکیان بندھگئی تھین۔ روتی جاتی تھین۔ اور قتل ہوتی جاتی تھین۔

چھ سات عورتون کے قتل ہو جانے کے بعد ایک خوبصورت اور نوعمر لڑکی قتلگاہ مین لائی گئی۔ جسکے نرم و نازک چہرے پر ابھی دوشیزگی کی سادگی قائم تھی۔ اور عمر چودہ پندرہ برس سے زیادہ نہ ہوگی۔ یہ لڑکی مقتل کے چبوترے یا انسانی قربانی کے قربانگاہ کے پاس آکے کھڑی تو ہو گئی مگر پھوٹ پھوٹ کے رو رہی تھی۔ اور بار بار اپنے زرد کرتے کے دامن سے آنسو پونچھتی جاتی تھی۔ مگر اِس حالت مین بھی عصمت و شرم کے فطری جذبات قائم تھے۔ اور جب غیرون اور نامحرمون کے اِس عام اژدحام کا خیال آتا سر جھکاکے اور نظرین نیچی کرکے اپنا دلفریب چہرہ اور اپنی عالم آشوب صورت چھپانے لگتی۔ جلّاد اپنا بھاری اور خون آلود تیغا تول رہا تھا کہ اِس دوشیزہ نازنین سے مذہب بدلنے کی خواہش کی گئی۔ اُسنے دل مضبوط کرکے اور ہچکیان لے لے کے روتی آواز اور شکستہ الفاظ مین انکار کیا ہی تھا کہ وہ نوعمر لڑکا جو سب کے پہلے غلامی کے لیے منتخب کیا گیا تھا اپنی جگہہ سے آگے بڑھا۔ اور چلّایا۔ "اِسے چھوڑ دو۔ آہ! خدا کے لیے اسکی جان نہ لو۔ مین اسکے عوض مین مرنے کو تیار ہون" جلّاد نے چونکے اپنا ہاتھ روکا۔ اور مترجم نوجوان کے الفاظ کا ترجمہ اُسقف اعظم کو سمجھا رہا تھا کہ سینٹ آگسٹین پھر آگے بڑھی۔ اور بولی "اور مین اِس نوعمر لڑکی کو بھی چاہتی ہون" سینٹ آگسٹین کی یہ درخواست بھی منظور ہو

اور وہ لڑکی بھی اُس لڑکے کے برابر کھڑی کر دی گئی۔

اب دس ہی بارہ عورتیں قتل ہونے کو رہگئی تھیں۔ جنکی بے انتہا سنگدلی کے ساتھ جان لی گئی۔ اور سب نے بڑی مضبوطی سے ذلت کی زندگی یا اپنا مذہب چھوڑنے پر شریفانہ موت کو ترجیح دی۔ جب سب لوگ قتل ہو چکے۔ اور اب کوئی نہیں باقی رہا تو اسقف اعظم اپنی چوکی پر سے اُترا۔ اور لوگوں کا مجمع منتشر ہونے لگا۔ مگر جلاد ابھی تک اپنا تیغا اُٹھا کے اُسی جگہہ کھڑا تھا۔ جب اُسے نظر آیا کہ اب کوئی شخص قتل کے لیے نہیں لایا جاتا تو ایک دفعہ خونخوار آنکھیں نکال کے زور سے چلآیا۔ "اور کسی کو لاؤ"۔ سامنے کے راہبوں میں سے ایک بولا۔ "اب کوئی نہیں باقی ہے۔ سب قتل ہو چکے"

جلاد۔ (زور سے ڈانٹ کے) "ہو چکے! اور میری تلوار کی پیاس بجھی ہی نہیں!"

یہ کہہ کے اُسنے عام مجمع پر حملہ کر دیا۔ لوگ بدحواس بھاگے۔ ننیں اور راہب اپنے لمبے دامنوں میں اُلجھ اُلجھ کے گرنے لگے۔ کسی کو کسی کا ہوش نہ تھا۔ اور جلاد مجنونوں کی طرح ہر طرف اور ہر شخص پر وار کر رہا تھا۔ بھیڑ بھاڑ اور بھاگا بھاگی میں کئی راہب جان سے مارڈالے گئے۔ بہت سے زخمی ہوے۔ اور پڑے سسک رہے ہیں۔ مگر کسی کو اُسکے گرفتار کرنے کی جرأت نہیں ہوتی۔ آخر اسقف اعظم کے حکم سے بہت سے ڈیوکوں نے جو سر سے پاؤں تک زرہوں میں لپٹے اور ہتھیار لگائے کھڑے تھے جلاد کو گھیر کے گرفتار کیا۔ اُس سے خونریز تیغا چھین لیا۔ اور وہی زنجیریں جو ابھی ابھی مسلمان شہیدوں کے ہاتھ پاؤں سے کھولی گئی تھیں اُنمیں سے ایک اُسے پنھادی گئی۔ اور لوگ کھینچتے ہوے اُسکے گھر لے گئے۔

جلاد کی طرف سے اطمینان کر کے اسقف اعظم بادشاہ کے پاس گیا۔ اور سینٹ اگسٹین کی درخواست کے ساتھ مسلمان اسیروں کو اُسکے سامنے پیش کیا۔ لوئیس ایک رحم دل اور دیندار بادشاہ تھا۔ اُسنے معزز راہبہ کی درخواست قبول کی۔ اور وہ تینوں قیدی اُسی طرح زنجیروں میں بندھے ہوے اُسکے سپرد کر دیے گئے۔ جب تمام مجمع چھنٹ چکا۔ اور بڑے کتھیڈرل کے گرد تھوڑے سے ہی آدمی رہ گئے تھے اُسوقت بوڑھا راہب سینٹ اگسٹین ایگنیس اور اُسکی ساتھ والی اور ننیں اپنے نئے پا بزنجیر قیدیوں کو اپنی خانقاہ کی طرف لے چلے۔

اسوقت اگینس کی حالت بہت ہی خراب تھی- اتنے ایک مردون اورعورتون کو بہادری اور صبر و شکر سے جان دیتے دیکھ کے اُسکے دل مین ایک ہول سما گئی تھی- سینے مین عجیب عجیب قسم کے خیالات آتے تھے- اور بخارات دروئی کا اسقدر ہجوم ہو جاتا کہ بیتاب ہونے لگتی- مگر ظاہرداری کے لیے اپنی حیثیت درست کیے ہوے تھی- اور آہ بھی کرتی تو بہت آہستگی سے اور ساتھ والون کی نظر بچا کے-

سینٹ آگسٹین نے چلتے چلتے کہا- "اگینس- ان مسلمانون کو لُٹنے لیا تو ہے مگر دیکھو ہوشیار رہنا- دشمن ہمیشہ دشمن ہی ہے"

اگینس:- "مگر ان کے چہرون سے تو معلوم ہوتا ہے کہ شریف ہین- اور دغابازی کو اپنی شان کے خلاف تصور کرینگے"

سینٹ آگسٹین- "خیر لیکن انکا عیسائی بنانا ضروری ہے- اور مجھے مشکل نظر آتا ہے"

یہ سُن کے بوڑھے راہب نے سینٹ آگسٹین کی طرف دیکھا- اور بولا "ہولی سسٹرع مین اس کے خلاف ہون"

اس جواب پر اگینس بھولے پن سے راہب کی صورت دیکھنے لگی- اور سینٹ آگسٹین نے چونک کے کہا- "تو تمھارا یہ مطلب ہے کہ انکو دین حق نہ سکھایا جائے!"

راہب:- "ابھی آپ میرا مطلب نہین سمجھین- میرا خیال یہ ہے کہ اگر آپ ان کو شریف سمجھتی ہین اور چاہتی ہین کہ کبھی بے وفائی نہ کرین تو سہولت سے تبدیل مذہب کی درخواست کیجیے اور اسطرح کہ جبر نہ کیا جاے- اگر اس صورت سے یہ عیسائی ہو جائین تو سمجھ لیجیے کہ فریب دینا چاہتے ہین- اور کبھی نہ کبھی دغابازی ضرور کرینگے- لیکن اگر انکار کرین توان کی قدر کرنی چاہیے- اور ہمین یقین ہو جائے گا کہ بات کے دھنی ہین- اور کبھی بے وفائی نہ کرینگے- پھر چند روز بعد ہمارے دین کی خوبیان- اور مسیح کی معجز نمائیان دیکھ کے آپ ہی دین عیسوی کو قبول کر لین گے- اسکے خلاف اگر جبر یہ عیسائی بنائے گئے تو انکی اصلی حالت اور نیت کا ہمین پتہ نہ چلے گا"

اگینس:- "بیشک آپ سچ کہتے ہین- جو مجبور کیا جائے گا وہ ضرور دغا کرے گا"

ع مقدس بہن- جس طرح بشپ اور مقتدایان دین عیسوی فادر (باپ) کہلاتے ہین- اسی طرح ننین سسٹر (بہن) کے خطاب سے یاد کیجاتی ہین-

سینٹ اگسٹین "لیکن یہ مسلمان رہنے کی حالت مین تمھارے ساتھ کیونکر رہ سکتے ہین؟ جو کوئی دیکھیگا خود تم پر بدگمانی کرے گا"

راہب "تو اسکی کیا ضرورت ہے کہ ہر ایک کے سامنے ان کے مذہب کا حال بیان کر دیا جائے۔ اگر انھون نے مسلمان رہنے پر اصرار کیا تو نرمی کے ساتھ اور ہمدردی کے لہجے مین سمجھا دیا جائیگا کہ اپنے مذہب کو تو دل مین رکھین۔ مگر ظاہر مین دکھانے کے لیے عیسائی بنے رہین۔ اس طریقے سے ان کو ہمارا اعتبار ہو جائے گا۔ ظاہر مین عیسائی بنے رہینگے۔ اور ہمیشہ ہم پر جان فدا کرنے کو تیار ہو جائینگے"

اگنیس "ہان ہان سچ ہے۔ مین انھین یونہین رکھونگی"

سینٹ اگسٹین "تمھین اختیار ہے"

یہ سُنکے اگنیس نے تھوڑی دیر تامل کیا۔ پھر ایک ٹھنڈی سانس کے ساتھ سر اٹھاکے بولی "اسوقت تک پتہ نہ چلا کہ فادر لزارس کے ساتھ کیا کارروائی ہوئی؟"

راہب "آج دریافت کرونگا۔ مگر سینٹ اگسٹین۔ اگر آپ چاہین تو بہت آسانی سے پتہ لگا سکتی ہین"

سینٹ اگسٹین "اچھا مین بھی کوشش کرونگی"

ان باتون نے سبکو خانقاہ تک پہنچا دیا۔ تینون مسلمان اسیر ایک حجرے مین بند کر دیے گئے۔ اور بوڑھا راہب چونکہ عربی زبان جانتا تھا۔ انکا نگران مقرر ہوا۔ ان ستمزدہ لوگون کو حجرے مین مقفل کرکے پہلے تو سب نَنین اپنی تنہائی کی خلوتگاہون کو روانہ ہوئین۔ پھر سینٹ اگسٹین نے اپنے کمرے کی راہ لی۔ اگنیس بھی سب سے رخصت ہوکے اپنی فرودگاہ کو گئی۔ اور بوڑھا راہب غلامون کی خبرگیری اور انھین کھانا وغیرہ پہنچانے مین مشغول ہوا۔

گیارھوان باب

جرمنی کا سفر

دوسرے دن صبح ہوئی۔ آفتاب نے اُفقِ مشرق سے سر نکال کے اپنی آڑی کرنون سے دنیا کی ہر جنبش مین تفتیش کی جھاڑ لگانا شروع کی تھی۔ معابد اور کنیسون کے

سنہرے کلسون پر دھوپ اپنا نورانی رنگ چڑھا رہی تھی۔ موسمی سردی کے اثر سے جو ہاتھ پاؤن ٹھٹھر گئے تھے اُن مین گرمی اور خون کی حرکت سے پھرتی اور چالاکی پیدا ہونے لگی تھی کہ ایگنس کپڑے پہنکے اور خانقاہ کی معمولی عبادت و وظائف سے فراغت کرکے اپنے حجرے سے نکلی۔ اور نئے ہمدرد دوست یعنی بوڑھے راہب کے پاس آئی۔ راہب نے نہایت اخلاق سے ہاتھ لا کے پاس بٹھایا۔ اور بولا "فرمایئے مزاج کیسا ہے؟"

ایگنس۔ "اچھی ہون۔ بتایئے وہ مسلمان قیدی کیسے ہین؟"

راہب۔ "اچھے ہین"

ایگنس۔ "آج صبح کو آپ اُن سے ملے تھے؟"

راہب۔ "صبح کو تو مین ایک اور جگہہ چلا گیا تھا۔ مگر اب جاتا ہون ملونگا۔"

ایگنس۔ "آخر اُنکی نسبت آپ کی کچھہ راے قائم ہوئی؟"

راہب۔ "میری راے کو نہ پوچھیے۔ مین نے مشرقی ممالک کی بہت سیر کی ہے۔ اور مسیحیون اور مسلمانون دونون کی طبیعتون کا مجھے بہت اچھی طرح اندازہ ہو چکا ہے۔ مگر یہان اپنی راے ظاہر کرتے ڈرتا ہون۔ تعصب نے لوگون کو اندھا کر دیا ہے۔ اور نہین سمجھہ سکتے کہ جابرانہ کارروائیون کا کیسا اُلٹا نتیجہ پیدا ہوتا ہے۔"

ایگنس۔ "مگر مینے تو کہدیا کہ ان قیدیون کے بارے مین وہی کرونگی جو آپکی راے ہو"

راہب۔ "مین اصرار نہین کرتا۔ آپ کو اختیار ہے جو چاہیے کیجیے۔ مگر خوب یاد رکھیے کہ احسان کرکے اور دوست بنا کے آپ انسان کا جان و مال سب ہی کچھہ لے سکتی ہین۔ مگر زبردستیون سے سوا اسکے کچھہ نہین ہو سکتا کہ ایک نیا دشمن پیدا ہو جاے۔"

ایگنس۔ "بے شک"

راہب۔ "تو چلیے اُن لوگون کو دیکھہ لیجیے اور بتا دیجیے کہ کس کسکو اپنے ساتھہ رکھنا چاہتی ہین؟"

ایگنس۔ "چلیے" یہ کہکے دونون قیدیون کے کمرے مین گئے۔ ایگنس نے تینون اسیران بلا کو خوب غور سے دیکھا۔ شفقت اور اخلاق سے پیش آئی اور ٹوٹی پھوٹی عربی زبان جو اُسے کچھہ کچھہ آ چلی تھی۔ پوچھا۔ "تم مین سے کوئی فرنسیسی زبان بھی جانتا ہے؟"

وہ خوشرو نوجوان جسے سب سے پہلے آزادی لائی گئی تھی۔ نہایت احسانمندی کے لہجے میں بولا۔ "بیوی۔ میں جانتا ہوں"۔

اگینس اِس جواب پر بہت خوش ہوئی۔ اور ایک ٹھنڈی سانس لے کے بولی "اگرچہ بیکسی۔ غریب الوطنی۔ اور بے پایگی میں ہم تم برابر ہیں۔ مگر پھر بھی اتنا فرق ہے کہ تم دشمنوں کے ہاتھ میں ہو۔ اور میں دوستوں میں۔ تاہم تم مجھے اپنا دوست اور ہمدرد پاؤ گے۔ میں تمھیں اپنی غربت کا شریک اور اپنا تنہائی کا مونس بناؤں گی۔ اور بغیر اسکے کہ تم پر کسی قسم کا جبر و تشدد ہو۔ تمھیں اپنے ساتھ رکھنا چاہتی ہوں۔ اگر تم عیسائی ہو جانا پسند کرو تو میں تمھاری احسانمند ہونگی۔ اور اگر نہ پسند کرو تو جو تمھاری خوشی ہو۔ مجھے اصرار نہیں"۔

نوجوان "آپ دیکھ چکی ہیں کہ تلوار کے سامنے بھی ہمنے اپنا مبارک دین نہیں چھوڑا"

اگینس "ہاں ہاں خوب دیکھ چکی۔ اسی لیے تو کہتی ہوں کہ مجبور نہ کرونگی"۔

نوجوان "تو بیوی اگر ہم سب آپ ہی کی خدمت میں رہتے تو بڑی خوش نصیبی تھی اس سرزمین میں ایسی مہربان خاتون اور کہاں نصیب ہوگی"۔

اگینس "مجھے تو صرف ایک ساتھی کی ضرورت ہے جسکے لیے اس نوعمر لڑکی سے زیادہ کوئی مناسب نہیں۔ یہ میری ہم سن ہے اور اسی وجہ سے ہمدم و ہمراز بھی ہو سکتی ہے"۔

نوجوان "مگر یہ آپ کی زبان نہیں جانتی۔ اسلئے آپ کو اسکی خدمت کرنی پڑیگی۔ کیا میں اس قابل نہیں ؟ میری بڑی خوش نصیبی ہوئی اگر آپ مجھے اپنی خدمت میں رکھتیں۔ میں وعدہ کرتا ہوں کہ ہمیشہ وفاداری کرونگا"۔

اگینس (تھوڑی دیر تک متردد رہ کے) "اور ہاں یہ تو بتاؤ کہ تم سے اس سے کیا تعلق ہے؟ یہ کوئی تمھاری عزیز ہے؟"

نوجوان "ہاں میری عزیز ہے"۔

اگینس "عزیز! قرابت کے تعلقات تو اتنے نہیں ہو سکتے کہ انسان جان دینے پر آمادہ ہو جائے"۔ یہ کہتے وقت اگینس اگرچہ اپنے سنبھالنے کی بہت کچھ کوشش کرتی تھی مگر شرم و ندامت کے جذبات چہرے کا رنگ اڑائے دیتے تھے۔

نوجوان۔ "بیوی۔ آپ بدگمان نہوں یہ میری حقیقی بہن ہے۔ اور ایسی عزیز بہن کہ اسکے لیے اپنی جان دینے مین کبھی کوتاہی نہ کرونگا"

انگینس۔ "اور تمھارا نام کیا ہے؟"

نوجوان۔ "علی"

انگینس۔ "اور تمھاری بہن کا نام؟"

نوجوان۔ "سلمیٰ"۔

انگینس۔ (لڑکی کی طرف دیکھکے) "سلمیٰ۔ تم مجھے بہت پسند ہو۔ بھلا تم بھی مجھے پسند کرتی ہو؟" سلمیٰ پہلے تو ایک دلفریب ادا سے مُسکرائے اور اسکی طرف دیکھکے رہگئی۔ مگر جب بھائی کے ذریعے سے انگینس کی بات کا مطلب سمجھی تو شرما کے جواب دیا۔ "آپ جب آقا اور مالک ہوکے مجھے چاہتی ہین تو میری مجال ہے کہ آپ کے حکم سے انحراف کرون؟"

انگینس۔ "حکم نہین۔ یہ بتاؤ۔ تم میری بہن بننا پسند کروگی یا نہین؟"

سلمیٰ۔ "بہن ہونا تو میری عزت سے زیادہ ہے مین آپ کی لونڈی بننا بھی اپنا فخر سمجھتی ہون" اب یہ سوال وجواب بوڑھے راہب کی ترجمی سے ہورہے تھے اسلیے کہ نہ نوجوان علی ہی اچھی طرح فرنچ بول سکتا تھا اور نہ انگینس۔

انگینس۔ "یہ نہین۔ تم بہن بنکے میرے ساتھ رہنے کو کیسا سمجھتی ہو؟"

سلمیٰ۔ "بیوی۔ مین تو عرض کرچکی کہ مجھے آپ کے کسی حکم سے انحراف ہوگا لیکن اگر آپ خود میری مرضی پوچھتی ہین تو یہ مشکل ہے۔ اسلیے کہ مین ایک مسلمان لڑکی ہون۔ پردے کی بیٹھنے والی۔ عام صحبتون اور مردون کے میل جول سے ناآشنا۔ بھلا مین اپنی خوشی سے اس بات کو کیونکر گوارا کرسکتی ہون کہ ہر گھڑی نامحرمون کا سامنا ہو۔ اور مجھے کبھی آنکھ اُٹھانے کا بھی موقع نہ ملے۔"

راہب نے جب اسکا مطلب انگینس کو سمجھایا تو وہ پردے کی رسم پر بہت متحیر ہوئی اور اسکے مفصل حالات پوچھنے لگی جب اپنے سن رسیدہ ہمدرد سے پردے کا حال اچھی طرح دریافت کرلیا۔ تو بولی۔ "کیا اچھی رسم ہے؟ کاش مین بھی مسلمان ہو بیٹیون کی طرح ایک گوشہ عافیت مین رہا کرتی!"

راہب۔ انجینس۔ تم چونکہ شرم اور خلوت پسند کرتی ہو۔ اسی وجہ سے تمھین مسلمانون کی یہ مروجہ رسم پسند آگئی۔ ورنہ اسمین کوئی خوبی نہین۔

انجینس۔ آپ لوگون کے نزدیک نہ ہو۔ مگر مین تو اسے بہت پسند کرتی ہون (علی کی طرف دیکھ کے) افسوس کہ تم میرے ساتھ رہنا نہین پسند کرتین۔ کیا اچھا ہوتا کہ مجھے تم سی ہمراز و ہمدم ملتی۔

علی۔ تو ہم سب کو آپ اپنے ہمراہ کیون نہ رکھیے!

انجینس۔ (راہب کی طرف اشارہ کرکے) میرے ان بزرگ مربی کو بھی تو خادمون کی ضرورت ہے۔ یہ نہین ہو سکتا کہ تم سب کو اکیلی مین ہی لے لون۔

راہب۔ نہین انجینس۔ اسکا خیال نہ کرو۔ مین ان ممالک مین رہنا ہی نہین چاہتا۔ ارادہ ہے کہ پہلے تم کو کسی محفوظ مقام مین پہنچا دون اور جب تمھاری طرف سے اطمینان ہوے تو پھر ارض مقدس مین جاکے زندگی کے یہ باقی ماندہ دن خلوت و عزلت گزینی مین صرف کرون۔

انجینس۔ جو کچھ ہو۔ مین اپنے حق سے زیادہ لینا نہین چاہتی۔ اور سچ تو یہ ہے کہ مجھے ایک ہمراہی سے زیادہ کی ضرورت بھی نہین۔ اور جہان تک ممکن ہو اُسے عورت ہی ہونا چاہیے۔

راہب۔ تو ابھی چند روز تک تو مین آپ ہی کے ساتھ ہون۔ تقسیم کی چندان ضرورت نہین معلوم ہوتی۔ فولڈا مین پہنچکے دیکھا جائے گا۔ اور یہ بھی سُن لو کہ اب تمھین بہت جلد یہان سے کوچ کرنا چاہیے۔ مین آج فادر لزارس کا حال دریافت کرنے کو گیا تھا۔ مخالف لوگون کی زبانی معلوم ہوا کہ وہ انگلستان کی کسی خفیہ تحریک کے بموجب اور نیز اُس عام بدگمانی کی وجہ سے گرفتار کیے گئے ہین جو تمھاری وجہ سے یہان لوگون مین پیدا ہو چلی تھی۔ وہ حراست مین بڑی سختی کے ساتھ رکھے گئے ہین۔ اور تمھاری جستجو ہو رہی ہے۔ بڑے تھیوڈرل کی خانقاہ مین ہر حجرے کی تلاشی اُسی روز ہوئی جس روز کہ تم یہان آئین۔ اور مین نے سنا کہ تمھارے ملنے مین جو جو ناکامی ہوتی ہے اُس پر اور سختی ہوتی ہے۔

انجینس۔ (ایک ٹھنڈی سانس لے کے) افسوس! وہ کیسی بلا مین پھنس گئے۔ مگر مجھے یہ نہین گوارا کہ میرے لیے اُن پر ایسی سختیان ہون۔ مناسب معلوم ہوتا ہے کہ مین خود

ہی اپنے آپ کو حاضر کر دون"

راہب "کہین ایسا غضب نہ کرنا۔ تمھارے حاضر ہو جانے سے اُنھین نجات نہ ملیگی۔ اور تم بھی عمر بھر کے لیے اسیر ہو جاؤ گی۔ اس امر مین مین نے خود فادر لزارس کی بھی رائے دریافت کر لی ہے۔ وہ راہب جسکے پہرے اور حراست مین وہ رکھے گئے ہین۔ میرا دوست ہے اُسی سے مجھے یہ حالات معلوم ہوے اور اُسی کے ذریعے سے فادر لزارس نے یہ کہلا بھیجا ہے کہ تم اُسی مقام اور اُسی شہر مین جا کے ٹھہرو جسکا نام تمھین بتا چکے ہین۔ اور وہ بہت جلد کسی تدبیر سے نجات حاصل کر کے تمھارے پاس پہنچ جائینگے"

اگنیس "تب تو مجھے بہت جلد فولڈا کی راہ لینی چاہیے"

راہب "یہی مین بھی کہتا ہون اگر تمھاری مرضی ہو تو آج مین سواری وغیرہ کا بندوبست کر لون۔ اور کل تڑکے ہم سب روانہ ہو جائین۔ تمھارے لیے اب بوٹیشیا کی سکونت اندیشے سے خالی نہین۔ جا بجا تلاشی ہو رہی ہے۔ اگر کہین گرفتار ہو گئین تو بڑی خرابی ہو گی۔ باقی رہی ان غلامون کی تقسیم۔ یہ کون دشوار کام ہے۔ تمھین فولڈا مین پہنچا کے جب مین رخصت ہونے لگونگا اُسوقت جسے چاہنا مجھے دیدینا۔ اور جس کسی کو چاہنا اپنے پاس رکھنا"

اگنس "بہتر۔ تو آپ جلدی سامان کیجیے۔ مین تیار ہون"

اس نئی خبر اور فادر لزارس کی مصیبتون نے اگنیس کے دل پر کچھ ایسا اثر کیا تھا کہ سنتے ہی وہ انتہا سے زیادہ افسردہ خاطر ہو گئی۔ بوڑھے راہب سے رخصت ہو کے اپنے حجرے مین گئی۔ اور دروازہ بند کرتے ہی طرح طرح کی فکرون مین مبتلا تھی۔ فادر لزارس کے ساتھ اُسے بہت ہمدردی تھی۔ اُنکا بشاش چہرہ ہر وقت پیش نظر رہتا۔ اُنکی تسلی و دلدہی کی باتین۔ اُنکی سچی ہمدردیان باربار یاد آتین اور وہ رہ رہ کے آمادہ ہوتی کہ اپنے آپکو بھی کلیسا کے قیدخانے مین پہنچا کے اُنکی ہمدردی و دلجوئی کرے۔ مگر یہ خیال ہمیشہ روکتا کہ اس سے خود فادر لزارس ناراض ہونگے۔

یہ سارا دن اور اسکے بعد کی رات عجب بدمزگی۔ تشویش اور اُلجھن مین گزری۔ اگنس اپنی حالت پر پچتاتی۔ اپنی بدنصیبی پر روتی۔ اور اپنی نامرادیون پر سر دھنتی ہے۔ آخر خدا خدا کر کے پہاڑ رات کاٹے کٹی۔ کنیسون کی لمبی لمبی شمعین جھلملائین۔ گرجون سے

گھنٹوں کی آواز آئی۔ اور اسکے ساتھ ہی کسی نے دروازے پر ہاتھ مارا۔ ایک دفعہ زور سے دل دھڑکا کہ کہین گرفتار کرنے والون اور کالیسیا کے مذہبی جاسوسون کو تو پتہ نہین لگ گیا سہمی ہوئی اپنے مخمل کے بچھونے سے اُٹھی۔ ڈرتے ڈرتے دروازہ کھولا۔ مگر کسی ڈراونی صورت کے عوض اپنے مونس و ہمدرد بوڑھے راہب کی بشاش صورت دیکھ کے سارا خوف جاتا رہا۔ لیکن پھر بھی متردد آنکھوں کو اسکی صورت پر جما کے بولی "کون؟ خیریت تو ہے؟"

راہب "ہان سب خیریت ہے۔ مین نے سواریون کا بندوبست کر لیا۔ گدھے تیار ہین۔ بس اب دیر نہ کرو۔ تاکہ روز روشن ہونے سے پہلے ہی ہم ٹوشیائی سرحد سے نکلجائین"

انجلینس "اور مسلمان لونڈی غلامون کے لیے کیا بندوبست کیا؟"

راہب "اُن کے لیے بھی سواریان موجود ہین۔ فقط تمھارے چلنے کی دیر ہے"

انجلینس "(خوشی کے لہجے مین) "چلیے۔" اور اپنے معمر مونس کے پیچھے پیچھے خانقاہ کے دروازے کی طرف روانہ ہوئی۔ مگر چند ہی قدم چلی ہوگی کہ رک کے بولی "لیکن سینٹ اگسٹین سے تو رخصت ہو لینا چاہیے!"

راہب "اچھا چلو۔ اُن سے بھی کھڑے کھڑے رخصت ہو لو"

راہب نے روانگی کا حال سینٹ اگسٹین سے رات ہی کو بیان کر دیا تھا۔ اب اسوقت انجلینس اور راہب اُس سے رخصت ہونے کو گئے تو اُسے کچھ تعجب نہین معلوم ہوا۔ بوڑھی راہبہ نے بہت سی ترقی اور برکت کی دعاؤن کے ساتھ انجلینس کو رخصت کیا۔ خانقاہ کے بیرونی حصے مین آ کے دونون نے مسلمان اسیرون کو روانگی کی خبر سنائی۔ اور اُنھین سمجھا بجھا کے مسیحی راہبون کا سا لباس پہنایا۔ سلمی نے ننون کا لباس زیب بدن کیا۔ اور علی اور اسکے دوسرے ساتھی کو بوڑھے راہب نے اپنے کپڑے پہنائے۔ پھر انجلینس نے بھی معمر مشیر و مونس کے مشورے سے زنانہ لباس اُتار کے مردانہ بھیس کیا۔ اور راہبانہ وضع و لباس کے ساتھ پھر وہی پہلا تجویز کیا ہوا نام یوحنا اختیار کر لیا۔ الغرض سب لوگ بھیس بدل کے اور مذہبی درویشون یا خادمان دین کی صورت بنا کے خانقاہ سے نکلے۔ اور گدھون پر سوار ہو کے شمال کی طرف روانہ ہوئے۔

بارھوان باب

فولڈا کی خانقاہ

ملک جرمنی نے فرانس کے بہت دنون بعد ترقی و ناموری حاصل کی ہے۔ اگرچہ وہان کی وحشیانہ بہادری نے بہت پیشتر سے دولت روم اور فرانس کے تمدن کو مغلوب کرنا شروع کر دیا تھا۔ مگر اسوقت تک یورپ کے اس شمالی ملک کی جنگجو قوم کو تہذیب و تمدن مین کوئی رتبہ نہین حاصل ہوا تھا۔ ظہور اسلام کی بہت ابتدائی صدیون مین یونان و روم کے بشپ اور تارک الدنیا و نفس کش راہب اس ملک مین دین مسیحی پھیلانے کی طرف متوجہ ہوے جنمین سب سے زیادہ ناموری بونی فیس نام ایک بلند حوصلہ اور نامی راہب و درویش کو حاصل ہوئی۔ اسنے پہلے اپنے ایک شاگرد کو روانہ کیا کہ جرمنی کے شہرون مین پھر کے کوئی ایسا مقام منتخب کرے جہان ایک عالی شان خانقاہ تعمیر کیجاے اور اُسی کے ذریعے سے اُس ملک مین دین مسیحی اور خاصۃً پاپاے روم بنی ڈکٹ کے اصول مذہبی کی ترویج ہو۔ اس پُرجوش شاگرد نے تھوڑے ہی دنون کی تلاش مین شہر فولڈا کو پسند کیا۔ جہان کی آب و ہوا صحت بخش و فرحت افزا تھی۔ گرد کا منظر دلچسپی کے ساتھ خدا کی قدرت کی بہت بڑی تصویر آنکھون کے سامنے پیش کرتا تھا۔ اور زیادہ لطف کی یہ بات تھی کہ دریاے فولڈا کے کنارے آباد تھا جسکے ذریعے سے طلبہ اور راہبون کو مختلف بلاد کی آمد و رفت مین بھی آسانی ہو سکتی تھی۔

الغرض شاگرد کا یہ انتخاب استاد کو بہت پسند آیا۔ فوراً راہبون اور بونی فیس کے مریدون کا ایک گروہ وہان جا پہنچا۔ خانقاہ کے لیے پہلے ایک چار میل کا رقبہ قائم کیا گیا پھر اُسکے اندر عمارت تعمیر ہوئی اور بونی فیس قدیم حواریون کی طرح حضرت مسیح کا ایک داعی اور رسول تسلیم کیا گیا۔ چند ہی روز مین اس خانقاہ نے شہرت و مرجعیت حاصل کر لی۔ اور اطراف و جوانب سے آ آ کے لوگ علم دین کی تعلیم پانے لگے۔ اب یہان ایکطرف تو وحشی اقوام جرمن کے مسیحی بنانے کی کوشش کیجاتی تھی۔ اور دوسری طرف دین کی اندرونی اصلاحین بھی ہوتی رہتی تھین۔ دنیا مین یہ تخصیص دین مسیحی ہی کے لیے ہے کہ روح القدس کے نزول کا سلسلہ ہمیشہ جاری رہتا ہے۔ اور مقتدایان دین کو موقع ہے کہ باہم مل کے جب اور جیسی ترمیم چاہین دین مین کرین اور اُسے روح القدس کی طرف منسوب کر دین۔

آخر اپنی خانقاہ کو بخوبی ترقی دلا کے اور خوب رونق پر دیکھ کے بونی فیس مر گیا۔

اور اپنی وصیت کے مطابق اسی فولڈا کی خانقاہ مین دفن ہوا - اُسکے بعد خانقاہ کے اندر ایک عالی شان مدرسہ قایم ہوا - جہان علوم دینیہ کی پوری تعلیم دلائی جاتی تھی - اور اُسکی مقبولیت اس درجے کو پہنچ گئی تھی کہ اُس عہد کے بڑے نامور سلاطین بھی اپنے بیٹون اور اپنے خاندان کے لوگون کو تعلیم کے لیے اکثر یہان بھیجا کرتے تھے - ایک ہی صدی نے فولڈا کو ساری علمی ترقیون کا مرکز و مرجع بنا دیا - اور دور دور سے طلبہ دین کی برکتین حاصل کرنے کے لیے آیا کرتے تھے -

جن دنون کا حال ہم اپنے اس ناول مین بیان کر رہے ہین اُن دنون فولڈا کی خانقاہ اور اُسکا کالج اپنے پورے عروج اور شباب کی حالت مین تھے - ہزارہا راہب اور طالب علمون کا گروہ جمع تھا - مذہبی رسوم بڑی شان و شوکت سے بجا لائی جاتی تھین - اور ہر وقت عجب چہل پہل رہتی تھی - بورڈنگ ہوس طلبہ سے بھرے ہوے تھے - اور خانقاہ کے حُجرے راہبون سے - روز نئی مذہبی دعائین تصنیف ہوتین - اور خوش عقیدہ مسیحیون مین آسمانی اور منزل من اللہ صحیفون کی طرح ادب اور شوق کے ہاتھون سے لیجاتین - اسکے علاوہ وقتاً فوقتاً نئی روحانی ورزشین ایجاد ہوتین - اور ہر خانقاہ مین اُنپر عملدرآمد شروع ہو جاتا - یورپ کی یہی قوم جو آج طرح طرح کی سائنٹفک ایجادون مین مشغول ہے اُن دنون اپنے دماغی جوہر کو عجیب و غریب روحانی ورزشون کی ایجاد مین صرف کر رہی تھی -

فولڈا کی اس مذہبی مرجعیت کے زمانے مین ہم دیکھتے ہین کہ ایک شام کو جبکہ ریاضتون اور جسمانی اذیتین اور تکلیفین برداشت کرنے والون کی چیخ پکار اور آہ و زاری کی آوازین موقوف ہوئی تھین اور گرجے کے بڑے گھنٹے کی آواز ہوا کے پرون پر اُڑکے چارون طرف کی فضا مین گونج رہی تھی - طلبہ مدرسے کے کمرون کو اور راہب اور نَنین اپنے تنہائی کے حجرون کو چھوڑ چھوڑ کے معبد کی طرف آ رہے تھے - چند مذہبی مسافرون کا ایک چھوٹا گروہ خانقاہ کے پھاٹک پر پہنچا - یہ ہمارے پُرانے دوستون یعنی لوٹیشیا کے مفرورون کا گروہ ہے جسمین بوڑھا راہب ہے - ہماری خوبصورت اور اپنی قسمت پر رونے والی نازنین اگنیس ہے - اور اُسکے ممنون احسان مسلمان قیدی ہین -

خانقاہ کے اندر داخل ہوتے ہی یہ لوگ ہاتھون ہاتھ لیے گئے - ایک راہب نے اُسی وقت لیجا کے ایک حجرہ بتا دیا جسمین مہمان اُتارے جاتے تھے - ہمارے دوستون نے

اُسمین جاکے اپنا اسباب رکھا۔ اور فوراً نماز کے لیے کنیسے کی راہ لی۔ نماز کے بعد اپنی فرودگاہ مین آکے بیٹھے ہی تھے کہ چند راہبون نے آکے اِن سے حالات پوچھے۔ اور دریافت کیا کہ کس ارادے سے آئے ہین جسکے جواب مین بوڑھے راہب نے اگنیس یا اپنے ہمراہی نوعمر دوست یوحنا کی طرف اشارہ کر کے کہا "یہ انگلستان کے ایک مغرز رئیس کے بیٹے ہاین۔ مگر دینداری کے جوش اور روح القدس کی نظرِ عنایت سے دنیا ترک کر دی۔ اور اس ارادے سے یہان آئے ہین کہ آپ کے مدرسے مین شریک ہو کے علم الٰہی اور اعمال دینی کو حاصل کرین"

خانقاہ والون نے پوچھا "اور آپ؟"

بوڑھا راہب "مین تو ہسپانیہ کا ایک ذلیل واد نے خادم دین ہون۔ اِن صاحبزادے کا علمی ذوق وشوق دیکھ کے ساتھ ہو لیا کہ انھین آپ کے مدرسے مین داخل کرا کے اور اطمینان کی حالت مین دیکھ کے رخصت ہون۔ مینے چند روز سے ارض مقدس کی سکونت اختیار کر لی ہے۔ اور عموماً وہین رہا کرتا ہون۔ میرے دوست یوحنا (یہ کہتے وقت اگنیس کی طرف اشارہ کیا) تنہا آتے گھبراتے تھے۔ اسی وجہ سے مین ساتھ چلا آیا۔ ورنہ اب تک مشرق کی طرف روانہ ہو چکا ہوتا۔ اب اِن کے حال پر آپ لوگون کی عنایت و توجہ دیکھ لون تو اطمینان و فارغ البالی کے ساتھ ہو لی سپلکر مین پہنچکے آپ لوگون کے لیے دعائے خیر کرون" رات ہی کو یہ لوگ خانقاہ کے بڑے منتظم سے ملائے گئے۔ جسنے اِن سب لوگون کو پہلے صلیب کے سائے مین لیا۔ پھر نوجوان اور نئے طالبعلم یوحنا کی پیٹھ پر شفقت کا ہاتھ پھیر کے اُسکا نام مدرسے کے وظیفہ یابون مین درج کر لیا۔ اور کمال عنایت سے اُس کے دو خدمتگذارون کے لیے بھی خوراک مقرر کر دی۔ صبح کو ہماری نازنین مدرسے کے پرنسپل سے ملائی گئی جسنے بڑی عنایت کی۔ پیٹھ پر ہاتھ پھیرا۔ ہر طرح کی ہمدردی کا وعدہ کیا۔ اور وہ خاص کمرے جو اسکول سے متعلق تھے اُنمین سے دو اُسکے نذر دیے تاکہ اپنے خادمون کے ساتھ بہ آرام و اطمینان رہسکے۔

ہماری نازنین کو جسے اب یوحنا کے لفظ سے یاد کرنا زیادہ مناسب معلوم ہوتا ہے پہلے خیال تھا کہ فولڈا مین قیام اور سکونت کے لیے کسی جگہہ کے فراہم کرنے مین دشواریان پیش آئینگی۔ مگر یہان آنے کے بعد معلوم ہوا کہ قومی فیاضی اور سلطنتون کے مذہبی جوش نے

اِس خانقاہ کا ایسا اچھا انتظام کر رکھا تھا کہ ہر دیندار طالب علم اور مذہبی درویش و مقتدا بلکہ ہر آنے جانے والے کو ٹھہرنے میں کوئی دشواری نہیں پیش آتی تھی۔

نوجوان یوحنا کے لیے جب لکھنے پڑھنے اور رہنے سہنے کا کافی اور قابل اطمینان انتظام ہو گیا تو بوڑھے راہب نے ایک شب کو تنہائی میں موقع پا کے اُسکا اصلی نام لے کے کہا۔ "ایگنس! اب تمھارے خاطر خواہ انتظام ہو گیا۔ اور تم جانتی ہو کہ میں زیادہ نہیں ٹھہر سکتا اگر اجازت ہو تو ارض مقدس کا ارادہ کر دوں۔ یہ ایک ایسا مقام ہے کہ جبتک تم چاہو خوشی کے ساتھ پوشیدہ رہ سکتی ہو۔ اور مجھے اُمید ہے کہ فادر ازرس بہت جلد کوئی رہائی کی تدبیر کر کے تم سے آملیں گے۔"

ایگنس "یہ سب کچھ ہے۔ مگر میں دل میں بہت ڈرتی رہونگی۔ اگر کسی کو میرے عورت ہونے کا ذرا بھی پتہ لگ گیا تو غضب کا سامنا ہو گا۔ آپ کی وجہ سے پھر بھی تھوڑا بہت اطمینان رہا۔ آپ کے بعد دیکھیے کیا ہوتا ہے۔"

راہب "کوئی گھبرانے کی بات نہیں۔ اپنے دل کو مضبوط رکھو۔ مریم عذرا خود ہی پردہ داری کرلیں گی۔ لیکن ہاں اگر سلمیٰ کو اپنے ساتھ رکھو گی تو شاید جلدی بدگمانی پیدا ہو۔ ایک نوجوان راہب کے ساتھ جوان اور خوبصورت خادمہ کا رہنا ہر نظر میں کھٹکے گا۔"

ایگنس۔ (متردد ہو کے) "یہ آپ صحیح فرماتے ہیں۔ تو کیا اُسے بھی مردانے بھیس میں رکھوں؟"

راہب "ایک ہی عورت کا چھپنا مشکل ہے اور جب دو دو ہونگی تو تم سمجھ سکتی ہو کہ راز کے کس قدر جلد افشا ہونے کا اندیشہ ہے۔ میرے نزدیک تو تمھارے ساتھ کسی مرد ہی کو رہنا چاہیے۔ اگر کسی کے دل میں بدگمانی پیدا بھی ہو گی تو وہ اُسے رفع کر دے گا۔"

ایگنس "مگر یوں بھی لوگ بدگمانی کرینگے۔ ممکن ہے کہ علی کو رکھ لوں جو خود بھی میرے ساتھ رہنے کا آرزومند ہے مگر اسطرح لوگ اور زیادہ تہمت لگائیں گے۔"

راہب "یہ تو جب ہوتا جب تم عورت بن کے زنانے لباس میں رہتیں۔ مرد پر کوئی کیوں تہمت لگانے لگا تھا؟"

ایگنس "اچھا تو آپ علی ہی کو میرے پاس چھوڑ دیجیے۔ وہ تھوڑی بہت فرانسیسی زبان بھی جانتا ہے۔ اور امید ہے کہ وفاداری کے ساتھ میری رازداری کرے گا۔"

راہب "باقیماندہ اسیروں کو بھی تم اپنا ہی سمجھو۔ اسلیے کہ اُنکا میرے پاس رہنا ویسا ہی ہے

جیسا کہ تمھارے پاس رہنا - ارض مقدس پہنچتے ہی مین تمھین اپنے پتے سے مطلع کر دون گا - یہانسے
ہر سال صدہا زائر وہان جاتے ہین جن کے ذریعے سے مجھے تمھارے اور تمھین میرے حالات
برابر معلوم ہوتے رہین گے - جب چاہنا سلمی کو اپنے پاس بُلا لینا - تمھارے لکھتے ہی یا تو مین
خود آسکے پہنچا جاؤن گا یا کسی معتبر آدمی کے ہمراہ روانہ کر دون گا "

اگنیس - " تو آپ کب تشریف لیجائین گے - ؟ "

راہب " اب مجھے ٹھہرنے کی کوئی ضرورت نہین معلوم ہوتی ارادہ ہے کہ کل ہی
چل کھڑا ہون "

اگنیس - (شکستہ آواز سے) " اچھا جایئے - مگر مین یہان تنہا رہتے ڈرتی ہون "

راہب " ڈرنے کی کوئی بات نہین - دیکھو مین علی کو بھی بُلا کے اچھی طرح سمجھائے
دیتا ہون " یہ کہہ کے معمر راہب حجرے سے نکل کے باہر گیا - اور تھوڑی دیر کے بعد علی کو
ساتھ لیے ہوے آکے بولا - " اگنیس - مین نے علی کو بخوبی بتا دیا ہے کہ انھین یہان
کس قسم کی خدمت گزاری کرنے کی ضرورت ہے "

اگنیس " علی - یہ سمجھنا کہ تم میرے نوکر یا غلام ہو - مین تمھین اپنے ایک ہم مرتبہ دوست بلکہ
بھائی کی طرح رکھون گی - بہتر ہوتا اگر میرے ساتھ تم بھی یہان کے طلبہ مین شامل
ہو جاتے - اور علوم دینیہ کو حاصل کرتے - لیکن تم مسلمان ہو اسے کیون منظور کرنے لگے ؟ "
یہ کہہ کے اُس نے ایک التجا کی نظر سے علی کی صورت دیکھی -

علی " بیوی مجھے آپ کے کسی حکم مین عذر نہین - اگر آپ کی مرضی ہے تو مین بڑی خوشی
سے یہان کی طالبعلمی کرونگا - اس سے نہ میرا مذہب بدلے گا - اور نہ میرے عقائد کے خلاف ہے
علم چاہے جس قوم مین ہو - اور جہان ہو اُسکا حاصل کرنا ہم لوگ اپنا حق سمجھتے ہین -
ہمارے تو پیغمبر صاحب نے کہا ہے کہ حکمت و دانائی جہان ملے وہ مسلمان ہی کا حق ہے "

راہب " مگر تمھین اس امر کی رازداری کرنا پڑے گی کہ یہ (اگنیس کی طرف اشارہ کرکے)
عورت ہین مرد نہین - اور اگر کسی کو انکی نسبت کچھ شبہہ ہو تو تمھین اپنی کوششون سے
مٹانا پڑے گا "

علی - (سینے پر ہاتھ رکھ کے) " بسر و چشم "

راہب " خوب یاد رکھو اور یقین کر لو کہ انکا نام اگنیس نہین یوحنا ہے "

علی "خوب یاد ہے - اور اسکے ساتھ یہ بھی سُن لیجیے کہ میرا نام آج سے علی نہیں بلکہ مرقس ہے -"

اگنیس - "ہان - ہان - مین بھی تمھارا راز چھپاؤن گی - اور کوئی نہ جانے گا کہ مرقس کے سوا تمھارا کوئی اور نام بھی ہے "

راہب " تو اب تمھاری اجازت ہے کہ سلمیٰ اور اُس دوسرے مسلمان غلام کو مین اپنے ہمراہ لے جاؤن ؟"

اگنیس " بیشک لیجائیے - مگر یہ بھی سوچ لیجیے کہ آپ مسلمانون کی حکومت مین جا کے رہین گے - ارض مقدس مین پہنچکے یہ لوگ آپ کے ساتھ دغا دین - دغا دینا اور مکار ر- مجھے تو اندیشہ ہے کہ انکا حال کھلتے ہی کہین آپ کو ضرر نہ پہنچ جائے "

راہب "نہین - مین ایسا برتاؤ ہی نہ کرونگا کہ یہ میری مخالفت پر آمادہ ہو جائین "

علی "نہین ایسا نہ سمجھیے - ہم لوگ وفادار ہین - اور اپنے عہد پر جان دے دین گے آپ نے ہمارے حال پر جیسی مہربانی کی ہے اور جس بے تعصبی ورحم دلی کے ساتھ ہمین ہر طرح کی آزادی بخشی ہے اُسکا یہ معاوضہ ہرگز نہین ہو سکتا کہ بے وفائی کیجائے - سلمیٰ میری بہن ہے - اور جان سے زیادہ عزیز - لیکن اگر زرا بھی سُن پاؤن کہ اُسنے آپکے ساتھ بے وفائی کی تو جان سے مار ڈالون - اور جبتک کافی سزا نہ دے لون مجھے چین نہ آئے "

اگنیس - "ایسی سنگدلی کی باتین نہ کرو - سنتی ہون کہ مسلمان لوگ ظالم جلّاد اور سنگدل ہوتے ہین - کیا یہ صحیح ہے ؟"

علی " اگر مجرم کو سزا دینا ظلم ہے تو بیشک ہم لوگ ایسے ہی ہین - مگر بیوی - کسی محسن اور نیک آقا کو ہم سے زیادہ اچھا اور سچا غلام دنیا مین نہین مل سکتا "

راہب - "خیر اب اِن باتون کو چھوڑو - زیادہ خیال اِس بات کا ہے کہ اگنیس یہان اکیلی رہتے ڈرتی اور گھبراتی ہین - تمھارا کام ہے کہ ہمیشہ اِن کو تسلی دیتے رہو - "

علی - "بیوی - آپ مطمئن رہین - مین اگرچہ یہان اجنبی ہون - اور کسی سے واقف نہین مگر یہ یقین جانیے کہ جبتک مین زندہ ہون آپ کے دل کو کسی قسم کا صدمہ نہ پہنچنے دونگا "

اگنیس " مجھے تم سے ایسی ہی امید ہے - اچھا اب اپنے حجرے مین جاؤ " بوڑھے راہب

کی طرف دیکھ کے) "مگر کل جانے سے پیشتر آپ انکا نام بھی طلبہ مین داخل کرا دیجیے"
انگلیس نے یہین تک کہا تھا کہ ناگہان کینسہ کا گھنٹہ بجنے لگا۔ اور لوگ چارون طرف
سے اپنے حجرون کو چھوڑ چھوڑ کے رات کی آخری نماز ادا کرنے کے لیے دوڑے۔
راہب۔ "بہتر۔ چلو نماز مین شریک ہون۔ وہین مین علی سے۔ نہین تو بہ مرقس کو
بھی طلبہ مین شامل کرا دون گا (نوجوان غلام کی طرف دیکھ کے) مرقس۔ مگر
ایک مشکل ہے۔ اگرچہ تمنے اپنا نام مرقس رکھا ہے۔ اور مسیحی طالبعلمون مین شامل ہوتے
ہو تو تمھین ہماری طرح اور ہم لوگون کے ساتھ نماز بھی ادا کرنا ہوگی۔"
مرقس۔ (مناسب معلوم ہوتا ہے کہ اب ہم علی اور انگلیس کو اُن کے مسیحی نامون ہی
سے یاد کرین) "کیا مضائقہ ہے۔ جبکہ دل سے مسلمان ہون تو ان ظاہری رسوم کے
ادا کرنے سے بے دین نہین ہو سکتا۔ میرے حال پر جیسی مہربانی کی گئی ہے اُسکے
معاوضے مین مجھے سب کچھ گوارا ہے۔ دل سے مین جو کچھ ہون مگر ظاہر مین مجھے
آپ اب عیسائی ہی پائینگے۔"
اس جواب نوعمر اور خوبصورت یوحنا نے اپنے نئے مختلف المذہب خادم کو حیرت کی
نگاہ سے دیکھا۔ اور کہا۔ "مین تمھاری شکرگزار ہون۔ کہ میرے لیے اپنے دل پر اتنا جبر
گوارا کر لیا۔"
مرقس۔ "تمھاری نہین تمھارا کہیے۔ اب آپ کو عادت ڈالنا چاہیے کہ بے سوچے سمجھے
کوئی لفظ زبان سے نہ نکلے۔"
یوحنا۔ "اسوقت تنہائی مین اسکا خیال نہ رہا۔ آئندہ ہمیشہ لحاظ رکھونگی۔"
مرقس۔ (ہنسکے) "پھر وہی۔"
یوحنا۔ (شرماکے) "ہان ہان۔ لحاظ رکھون گا۔"
اس گفتگو کے بعد تینون آدمی اُٹھ کے گرجے کو روانہ ہوئے۔ جہان ان کے پہنچنے
سے پہلے ہی طلبہ اور راہبون کا بہت بڑا مجمع ہو گیا تھا۔ اور لوگ برابر چلے آتے تھے
عبادت گزارون کی تعداد ساعت بساعت بڑھتی جاتی تھی۔ اور معلوم ہوتا تھا کہ
خانقاہ اور کالج کے پورے آدمی سمٹ کے یہین آئے جاتے ہین۔ مرد اور عورت۔ راہب
اور نن سب آکے اپنے اپنے مقام پر بیٹھے۔ اور مقتدائے اعظم نے شہ نشین پر چڑھکے انجیل

کی مختلف دعائیں پڑھنا شروع کیں جنکے درمیان میں کئی مرتبہ کم سن نمون کے ایک طائفے نے نہایت ہی صدق دل سے درد ورقت کی دھن اور باریک اور دلکش آواز میں حضرت مسیح کی شان کے گیت گائے۔ کئی مرتبہ تمام لوگون نے سجدے کیے۔ بعض اوقات سینے اور پاؤن پر صلیب کے نشان بنائے۔ باپ بیٹے اور روح القدس کا نام لے کے بازوون اور جسم کے مختلف حصون پر دم کیا۔ اور ایک آخری دل سوز بھجن پر عبادت گاہ کی کارروائی ختم ہوئی۔

اب سب لوگ اپنے اپنے مقامون اور حجرون کو واپس جا رہے تھے کہ بوڑھا راہب اپنے ناتجربہ کار ہمراہیون کو لیے ہوئے بھیڑ کو چیرتا اور راہبون کے غول مین گھستا ہوا آگے بڑھا۔ اور مدرسے کے پرنسپل یا منتظم سے ہاتھ ملا کے بولا "مین آپ سے رخصت ہوتا ہون اسلیے کہ کل ہی علی الصباح ارض مقدس کو روانہ ہونگا۔"

منتظم۔ (خوش ہو کے) "بہت بہتر۔ مسیح آپ کے ارادے مین برکت دین۔ اُس پاک سرزمین مین اور اُس ربانی نجات دہندہ کے روضے پر پہنچکے ہمارے لیے نجات کی دعا کیجیے گا۔ اور یہ بھی عرض کیجیے گا کہ او خداوند مسیح۔ اپنی ہزار سالہ بادشاہت کو ظاہر کر تاکہ تیرے مقدس روضے پر سے کافرون کی حکومت ہٹے۔ اور تیری پرستش کرنے والون کا ساری دنیا مین دور دورہ ہو۔"

راہب۔ "یہ دعا تو ہر وقت ہر مسیحی کی زبان سے نکلتی ہے۔ اور امید ہے کہ بہت جلد مسیحی اُس سرزمین کے مالک ہون گے۔ اسکا ظہور یون شروع ہوا ہے کہ پہلے عربون کے زمانے مین وہان مسیحیون کو کسی قسم کی تکلیف نہین ہوتی تھی۔ مگر اب جب سے تاتاریون اور سلجوقیون کا زور ہوا ہے وہ بڑے ظلم کرنے لگے ہین۔ اور ظلم جب بڑھے تو یقین کر لیجیے کہ اب اُس کے خاتمے کا وقت آ گیا۔"

منتظم۔ "بیشک۔ مگر پہلے چل کے ولی بونی فیس کے مزار کی زیارت کر لیجیے جنکی برکت اس مدرسے اور خانقاہ کے ذریعے سے دنیا مین ہمیشہ جاری رہیگی۔"

راہب۔ "چلیے۔" اس لفظ کے ساتھ ہی بوڑھا راہب مع اپنے نوجوان ہمراہیون کے منتظم کے ساتھ ایک عالی شان عمارت کی طرف روانہ ہوا۔ جو اُن حجرون کے درمیان مین تھی جنمین راہب رہتے تھے۔ اسی عمارت مین بونی فیس کی قبر تھی۔ جسکے چارون طرف

چار شمعین روشن تھین جو شب و روز جلتی رہتین - اور انکی روشنی مین نور اور تقدس کا اثر پیدا کرنے کے لیے گرد کے تمام دروازے ہر وقت بند رکھے جاتے - دیوارون پر چارون طرف مظلومیت مسیح کی مختلف حالتون کی تصویرین لٹک رہی تھین جنمین تمدن کے بھدے مو قلم نے بہت کچھ کمالات نقاشی دکھائے تھے - قبر کے سرہانے ایک بڑی بھاری پتھر کی ترشی ہوئی صلیب قائم تھی - اور جا بجا چاندی کی انگیٹھیون مین لوبان اور عود سلگتا رہتا تھا - یہان زور سے بات کرنے یا کسی قسم کی آواز نکالنے - حتی کہ جلدی اور بے ضابطگی سے چلنے کی بھی ممانعت تھی - بے ادبی کی کوئی حرکت کرنا ایک سنگین جرم تھا اور اندر داخل ہوتے ہی سوا اسکے کہ انسان قبر پر نظر جما دے - اور ادب سے آہستہ آہستہ آگے بڑھے اور ہاتھون کو صلیبی وضع مین سینے پر رکھکے گھٹنون کے بل کھڑا ہو جائے ادھر ادھر دیکھنے کا بھی مجاز نہ تھا -

ہمارے دوست بھی انھین آداب کے ساتھ اندر داخل ہوکے قبر کے سامنے نہایت ہی خلوص کی وضع مین کھڑے ہوئے تھے کہ نوجوان مرقس چارون طرف کے منظر اور تصویرون کو دیکھکے بے اختیار کہہ اٹھا "لَعَنَ اللّٰہُ الْیَہُودَ وَالنَّصَارٰی اِتَّخَذُوا قُبُورَ اَنْبِیَائِہِمْ مَسَاجِد"ع - اس جملے کے ساتھ سب کی نگاہین اسی طرف اٹھ گئین - مگر غنیمت یہ ہوا کہ کوئی عربی زبان کا سمجھنے والا نہ تھا - صرف بوڑھا راہب سمجھا - مگر اسنے جھکاکے نوجوان کے کان مین کہا "دیکھو سنبھلو - اگر ایسے ہی عیسائی ہوگے تو خیر خواہی درکنار - تمھارے دوست کی جان کا اندیشہ ہے" اسپر مرقس نے شرمندہ ہوکے آنکھین نیچی کرلین اور معافی مانگنے لگا -

باہر آنے کے بعد منتظم نے دریافت کیا کہ مرقس نے کیا کہا تھا - مگر بوڑھے راہب نے کچھ سمجھا بجھاکے ٹال دیا - اور کہا "یہ بھی آپ کے مدرسہ الٰہیات مین شامل ہونا چاہتے ہین -

ع یہ ایک مقدس حدیث نبوی ہے مطلب یہ کہ "یہود و نصاریٰ کو خدا غارت کرے کہ انھون نے اپنے نبیون کی قبرون کو مسجدین بنا دیا ہے" افسوس یہ حدیث تھی تو یہود و نصاریٰ کی شان مین مگر زمانے نے ایسا پلٹا کھایا کہ آج مسلمانون مین بھی کم ہونگے جو ارشاد رسالت کو سُنکے نہ چونک پڑین - سچ ہے اِنَّ اللہ لَا یُغَیِّرُ مَا بِقَوْمٍ حَتّٰی یُغَیِّرُوْا مَا بِاَنْفُسِہِمْ "خدا کسی قوم کی حالت نہین دگرگون کرتا جبتک کہ وہ قوم خود ہی اپنی حالت نہ بدل دے -

یوحنا کے برابر انکا نام بھی لکھ کے اُن کے برابر ہی ایک حجرہ اُنکو دلوا دیجیے۔ اور دیگر طلبہ کیطرح اِن کے لیے بھی کھانا مقرر کر دیا جائے"

منتظم۔" بہتر۔ مگر یہ کس زبان مین گفتگو کرتے ہین؟"

راہب۔" اِنکی اصلی زبان تو اندلسی ہے۔ مگر تھوڑی بہت فرانسیسی بھی سمجھ لیتے ہین"

منتظم۔" تو کام چل جائے گا"

راہب۔" اب مین آپ سے رخصت ہوتا ہون۔ اور اُمید ہے کہ آپ کی عنایت سے ان دونون نوجوانون کو کسی قسم کی تکلیف نہوگی"

منتظم۔" آپ بالکل مطمئن رہیے۔ مین ہمیشہ اِنکی خبرگیری کرتا رہون گا"

اس کارروائی کے بعد راہب نہایت جوش دل کے ساتھ منتظم سے رخصت ہوا۔ اور اپنے حجرے مین آ کے مرقس سے کہنے لگا۔" دیکھو۔ پھر ایسی غلطی نہ ہو"

مرقس۔" اب کبھی ایسا نہو گا"۔ پھر اُس خوش رو نوجوان یوحنا کو بھی اصلی واقعے سے مطلع کیا جسپر اگینس پہلے تو ہنس کے خاموش ہو رہی۔ پھر بولی۔" کیا ان کے مذہب مین قبرون کو نہین مانتے؟"

راہب۔" مانتے کیون نہین۔ مگر اتنا نہین جتنا کہ یہان مانی جاتی ہین"

دوسرے دن بوڑھے راہب نے اپنا اسباب گدہون پر لادا۔ اور دونون نوعمر طالبعلمون کو بڑی گرمجوشی سے رخصت کیا۔ پھر سلمیٰ اور وہ دوسرا مسلمان اسیر بھی ان لوگون سے رخصت ہوئے۔ بہن بھائیون کی مفارقت پر دونون محبت بھری آنکھین پُرنم تھین۔ آخر معمر راہب نے نوجوان طالبعلمون کو تسلی و تشفی دے کے پہلے اپنے ساتھ والون کو گدہون پر سوار کرایا۔ پھر خود سوار ہوا۔ اور اُسکا مختصر قافلہ جنوب کی طرف روانہ ہو گیا۔

تیرھوان باب

بچھڑے ہوئے ملتے ہین

فولڈا کالج کے پرنسپل نے دوسرے ہی دن مرقس کا جم[illegible] پا شامل کر لیا۔ اور اُسی روز صبح کو وہ اپنے دوست یا آقا یوحنا کے ساتھ مدرسے کے ر[illegible] جا کے بیٹھا۔ اور تحصیل علم کی کوشش کرنے لگا۔ اِن دونون کی تعلیم یورپ کی موجودہ تعلیم سے بالکل بدلی ہوئی تھی۔ فلس[illegible] حکمت کی تعلیم سارے یورپ مین ممنوع تھی۔ کتب فلسفیہ پر کاتھولک راہبون نے قبضہ[illegible]

وہ جا بجا بڑے مذہبی کتب خانون مین مقفل کر دی گئی تھین - نہ کوئی اُنکا مطالعہ کر سکتا تھا - اور نہ کسی کو اُنکی نقل لینے کی اجازت تھی - تاہم کہین نہ کہین اِن علوم عالیہ کا کوئی ماہر نظر ہی آجاتا - جسنے یا تو اندلس کے اسلامی مدارس مین تعلیم پائی ہوتی یا سالرنو کے اُس نامی گرامی کالج مین جو مملکات ایطالیہ کے جنوب مین مسلمانان صقلیہ (سسلی) کی کوششون سے قائم ہوا تھا -

مسیحیون کو اپنی قلمرو اور اپنے ممالک مین صرف لاطینی اور یونانی زبانین سکھائی جاتین - جنکی نحو وصرف مین طلبہ کی عمر کا بہت زیادہ حصہ صرف ہو جاتا تھا - اور جب وہ ان زبانون مین تھوڑی بہت ترقی کر لیتے تو دینیات کی طرف توجہ کرنے کا موقع ملتا - اِسلیے کہ ہندوستان کے برہمنون کی طرح مقدس آبائے مسیحی (لشپون) نے بھی مذہبی علم کو صرف لاطینی اور یونانی زبانون پر محدود کر دیا تھا - اِنھین دشواریون نے سوا اُن خاص لوگون کے جو اپنی زندگی کو رہبانیت اور قسیسائی ہی کے کامون مین صرف کر دینا چاہین - علم الٰہی اور خدا شناسی کا دروازہ تمام رئیسون سردارون - فوجی افسرون - ڈیوکون - اور شاہزادون - پر قطعاً بند کر دیا تھا - جس طرح فی الحال مسلمانون مین علوم دینیہ کی دو شاخین ہو گئی ہین - شریعت و طریقت - اُسی طرح اُن دنون وہان مسیحیت کی تعلیم دو طریقون پر بٹی ہوئی تھی - علمی اور عملی - علمی تعلیم کا اصول تو صرف بائبل یعنی توراۃ دیگر صحف انبیا اور انجیلین تھین - منتہی طلبہ کو چند دیگر کتب روایات اور وہ غیر مقبول و مشتبہ انجیلین بھی پڑھائی جاتین جو اپاکریفہ[ع] کے نام سے مشہور ہین - پھر اِن انجیلون کے متعلق صدہا شروح و حواشی تھے جنھون نے ہزارہا تہم کی پیچیدگیان پیدا کر دی تھین - اور مذہب کے اندر صدہا لاینحل مسائل نظری پیدا ہو گئے تھے - ان علاوہ کلیسیا کی قدیم تاریخین گذشتہ سینٹون (اولیا) کی سوانح عمری - اور مذہبی کونسلون کی مفصل و مشرح رپورٹین اور تاریخین بھی نصاب تعلیم مین داخل تھین - یہی علوم تھے جن کو یونانی و لاطینی زبانون مین اور اِن زبانون کی پیچیدہ نحو وصرف کے ساتھ مسیحی طلبہ پڑھا کرتے

ع اپاکریفہ کا خطاب مسیحی علمانے اُن انجیلون کو دیا ہے جو دیگر فرق نصاریٰ کے نزدیک صحیح و مقبول ہون - مگر وہ خود مشتبہ رکھتے ہون - قدیم الایام مین ایسی بہیون انجیلین مسیحی دنیا مین پھیلی ہوئی تھین - رومن کیتھولک اب بھی اُن کو ایک حد تک مانتے ہین - مگر پروٹسٹنٹ لوگون نے اِن کے ماننے سے قطعاً انکار کر دیا ہے -

مسیح کی الوہیت اور اقانیم ثلثہ کے باہمی تعلقات کے مسائل کو قدما کی ہزارہا تحریرون نے اس قدر نظری اور غیر قابل فہم معمہ بنا دیا تھا کہ طلبہ اپنے کالج کی زندگی مین آخر تک اسی بحث پر لڑا کرتے اور کوئی نتیجہ نہ حاصل کر سکتے۔ یہ بھی ایک نہایت ہی نازک مسئلہ تھا۔ کہ مریم عذرا کو الوہیت کے درجے سے کیا تعلق ہے۔ اور وہ مدارج اعلیٰ مین سے کس درجے پر رکھی جائین اس بات نے طلبہ کو اور بھی پریشان کر رکھا تھا کہ جس عورت کے بطن سے حضرت مسیح کے علاوہ اور اولادین بھی ہوئین ٭ اُسکو ازلی و سرمدی کنواری کا خطاب کیونکر دیا جاے۔ پھر حضرت مسیح کے اخیافی بھائیون کے متعلق کوئی عقیدہ قائم کرنا اور مشکل تھا۔ بعض قدما انھین دیندار مسیحی اور واجب التعظیم مان گئے تھے۔ اور بعض یہان تک مخالف تھے کہ اُنھین شیطان کا قائمقام بتاتے۔ الغرض اس کورس اور اس تعلیم نے کالج کی ایسی حالت بنا رکھی تھی کہ نیچے کے درجون کے طلبہ ہمیشہ لاطینی و یونانی کی صرفی گردانین چلا چلا کے ازبر کرتے اور اوپر کے منتہی طالبعلم ان نازک مسائل الٰہی پر بحثین کرتے باہم لڑتے جھگڑتے اور بعض اوقات مباحثہ کرتے کرتے گتھ جاتے نظر آتے۔ اُنھین ممانعت تھی کہ سوا ان بحثون کے کسی اور عقلی بحث کی طرف توجہ نہ کرین۔

اس تعلیم کے ساتھ ساتھ اُن سے وعظ کرنے سرمن (خطبہ خوانی) مین جوش دل اور شوکت الفاظ ظاہر کرنے کی مشق کرائی جاتی۔ بعض ایسی کتابین بھی صرف معمولی طور پر پڑھائی جاتین جنمین بت پرستی کے عیوب بتائے گئے تھے۔ اور جنکی تعلیم اُسوقت کام آتی جب وہ جرمنی کے شمالی بُت پرستون مین دین عیسوی پھیلانے کے لیے مشنری بنا کے بھیجے جاتے۔ مسلمانون کی تردید سے اس کالج کو بہت کم واسطہ تھا۔ اسلیے کہ یہان کے طلبہ کو ممالک اسلام مین جانے کی بہت کم نوبت آتی۔ اور اگر زائرون کی وضع مین جاتے بھی تو حکومت کے خوف سے مذہبی دعوت کی جرأت نہ ہو سکتی۔ عام نفرت و تعصب اور کینہ و عداوت جو باتین کہ مسلمانون کے خلاف ساری مسیحی دنیا مین پیدا ہو گئی تھین۔ اور جو اُٹھتے بیٹھتے ہر حالت اور ہر موقع پر ظاہر کیجاتین اسلام کی مخالفت مین وہی کافی سمجھی جاتین۔

بس یہ تو اس مسیحی عالی شان کالج کی نظری اور علمی تعلیم تھی۔ مگر دوسری تعلیم جسے طریقت

٭ عیسائیون کی کتابون سے ثابت ہے کہ حضرت مریم کے اور بیٹے بھی تھے جنکو وہ یوسف نجار کی اولاد اور مریم عذرا کے بطن سے بتاتے ہین۔ اور انکی بابت نہایت ہی متردد و مختلف ہین۔

کہنا چاہیے خانقاہ کے اُس حصے مین ہوتی جسکے گرد راہبون کے حجرے تھے۔ یہان بڑے
بڑے روحانی علما اور رہبانیت کے مشائخ رہتے اور مختلف قسم کے وظائف و ریاضات
کی تعلیم و تلقین کرکے اپنے مریدان کو سخت سخت ایذاؤن اور تکلیفون کے برداشت کرنیکا
عادی بناتے۔ اعضاے جسمانی کو طرح طرح کی صلیبی شکلون مین نمودار کرنا جسمین ہندو جوگیون
کے آسنون کی پوری شان نظر آئے ایک ایسا ثواب کا کام اور مذہبی مشغلہ تھا کہ اس مین
روز نئی ایجادین ہوتین اور ہر راہب اپنی ذہانت طبع اور جدت کا ثبوت دیتا۔ مسیح مصلوب
کی مورت کے سامنے پہرون نظر جما کے ایک ہی صلیبی وضع مین بیٹھنا۔ اور ہونٹون کو خاص
اوراد مین مشغول رکھنا۔ تمام ریاضتون کا خلاصہ تھا۔ جس سے نفس کشی کی مشق کیجاتی۔
دنیا داری کا غرور ٹوٹتا۔ اور دلون مین غیر معمولی رقت قلب پیدا ہوتی۔ مدرسے کے طلبہ سے
زیادہ دلخراش اور ہوشربا ہنگامہ خانقاہ مین بپا رہتا۔ مدرسے مین تو عموماً پڑھنے والون
کی آوازین اور بعض اوقات کسی کمسن اور بدشوق طالب علم کے پٹتے وقت اُسکے رونے کی
چیخین ہی سنائی دیتین۔ مگر خانقاہ مین ریاضت و نفس کشی کرنے والے ہمیشہ ایسی بیکسی و
مظلومی کی صداؤن سے روتے اور چیختے سُنے جاتے کہ ہر سننے والا بیتاب ہو جاتا تھا۔ اور گرد
وجوار کی آبادی ہمیشہ عجیب ناگوار صدمے برداشت کرنے پر مجبور رہتی۔ جب کوئی راہب یا
کوئی نن کسی ریاضت کے مذہبی شکنجے مین کسی جاتی تو سوا اسکے کہ رو پیٹ کے اور بیتاب
و بیقرار ہو کے اُس مصیبت کو جھیلے اور کسی امر مین مفر نہ پاتی تھی۔ وہ اگر ان عذابون مین مر جاے
تو عالم آخرت مین کسی بہت بڑے درجے اور رتبے کی مستحق سمجھی جاتی۔ اُسکی چیزین اور اُسکے
کپڑے تبرک بنتے۔ اُسکی قبر پُجتی۔ اور اُسکا نام ولیون کی فہرست مین لکھ کے ہمیشہ زندہ رہتا۔

الغرض یہ سمان ہے جو اب ہر وقت اگنیس کی نظر کے سامنے قائم رہتا ہے۔ وہ اکثر اوقات
راہبون کی حالت دیکھ کے گھبرا اُٹھتی ہے۔ اگرچہ مذہب ان کامون کی خوبی کا یقین دلاتا
اور یہ روحانی تکلیف اُسے نجات کی بہت ہی سچی کنجی بتائی جاتی ہے مگر پھر بھی بعض حالتون مین
اُسکی طبیعت پریشان ہو جاتی ہے اور وہ فولڈا کے قیام سے اُکتا اُٹھتی ہے۔ غنیمت یہ ہوا کہ
مدرسہ کی تعلیم مین اُسکا دل لگ گیا۔ اور چند ہی روز مین وہ اس طرح جی توڑ کے تعلیم کیطرف
متوجہ ہوئی کہ فوراً ترقی کرنے لگی۔ اُسکے پڑھانے والے اور کالج کے بڑے بڑے پروفیسر بھی
اُسکے ذہن و حافظے کو حیرت کی نگاہ سے دیکھتے۔ اُن دنون اس عہد کے مدارس کی طرح کسی

امتحان اور تعلیم کے لیے کوئی زمانہ نہین معین کیا گیا تھا۔ طلبہ اگر محنت کرتے تو بہت جلد ترقی کرکے تھوڑے ہی زمانے مین اعلیٰ مدارج تعلیم کو طے کرسکتے تھے۔ اُسی کے مطابق ہماری ہیروئن کو جلد ترقی کرنے کا بہت اچھا موقع مل گیا۔ اُسنے پہلے ہی سال مین لاطینی اور یونانی کی نحو وصرف اس خوبی سے اور اس قدر ازبر کرلی کہ ہر مسئلہ مستحضر تھا۔ اور بڑے بڑے علما کو بھی اُسکو پڑھاتے وقت نحوی متعلقات کے حل کرنے مین دشواریان پیش آجاتین اکثر اُسکے اعتراضات سے عاجز آجاتے۔ اور رکیک تاویلون سے کام لے کے پیچھا چھڑاتے۔

ان زبانون کے ساتھ اُسنے ہولی بائبل (یعنی کتب آسمانی) کو اچھی طرح یاد کرلیا۔ حضرت مسیح کے ساتھ تمام انبیا و رسل اور قوم بنی اسرائیل کی تاریخ اُسے خوب مستحضر ہے۔ اوراب ان روایات اور اولیا کی تاریخون کی طرف مشغول ہوئی ہے جنکا درس اعلیٰ مدارج مین شروع ہوتا ہے۔ خولڈا کے کالج اور خانقاہ مین ہر شخص کی زبان پر اُسکی تعریفین ہین۔ اور ہر صحبت مین اُسکی لیاقت و استعداد اور غیر معمولی ترقی کا چرچا ہورہا ہے۔ علی نے بھی تعلیم مین کسی حد تک ترقی کی۔ مگر وہ ایک معمولی طالب علم ہے۔ بلکہ یون کہنا چاہیے کہ معمولی کے درجے سے بھی کم ہے۔ اول تو مسیحیت کے علوم کی طرف وہ دل سے نہین مشغول ہوتا۔ دوسرے اپنی زندگی کا زیادہ حصہ اگینس کی خدمت گذاری۔ خاطرداری۔ اور تسلی وتشفی مین صرف کرتا ہے۔

اتنے دنون کی یکجائی نے اگینس کے اور اُسکے تعلقات بڑھا کے زیادہ مضبوط کردیے ہین۔ وہ اگر اپنے آپ کو ایک غلام نہ جانتا ہوتا اور اُسے اپنے حسین آقا کے حقوق کا خیال نہ ہوتا تو شاید اپنے آپ کو اگینس کے پھول سے رخسارون کا عاشق زار سمجھتا۔ اگینس کے دل مین بھی اسکی بہت جگہہ ہوگئی ہے۔ اور بجاے اسکے کہ محض ایک خادم سمجھے۔ اپنے وعدے کے مطابق اسے اپنا دوست اور سچا مشیر سمجھتی ہے۔ اور فرصت کے اوقات مین اُسکو پاس بٹھا کے دلچسپی کی باتین کرتی ہے۔ علی ہمیشہ ادب سے پیش آتا ہے۔ اور جب تک خود اگینس بے تکلف نہین ہوتی خاموش رہتا ہے۔

اس گذشتہ زمانۂ طالبعلمی مین اگرچہ وہ زیادہ تر تحصیل علم مین مشغول تھی۔ اور فرصت کے وقت مین علی اُسکا مونس و جلیس ہوتا مگر شاید کوئی دن ایسا نہ گزرا ہوگا جبکہ وہ فادر ازارس کو نہ یاد کرتی ہو۔ اگینس کی طبیعت ہی ایسی واقع ہوئی ہے کہ کسی سے دیر مین آشنا ہوتی ہے پر آشنا ہوجانے کے بعد پھر اُس سے ایسا دل لگاؤ ہوجاتا ہے کہ بڑی مشکلون سے اپنی طبیعت کو

اُسکی طرف سے ہٹا سکتی ہے۔ ابتدائی محبت اُسے ہنری سے تھی جسکا زنگ ہمارے ناظرین دیکھ چکے کہ فادر لزارس رہ رہ کے اُسکی مخالفت کرتے تھے۔ خود وہ بھی روز کوئی نئی بدمعاشی ظاہر کرتا اور ایک تازہ جھگڑا پیدا کرتا تھا۔ مگر وہ اپنے دل سے اُسکی محبت کے نقش کو نہ مٹا سکتی تھی۔ اسی طرح اب اُسے فادر لزارس سے اُنس ہوا تو ہر وقت اُنھین کا مقدس اور خوبصورت چہرہ اُسکی نظر کے سامنے رہتا ہے۔ رات کو بچھونے پر لیٹتے وقت جب علی اُسکے سامنے آتا ہے تو وہ بار بار اور مزہ لے لے کے فادر لزارس کے حالات بیان کرتی ہے۔ اُن کے احسانات ظاہر کرتی ہے۔ اور آخر اُنکی گرفتاری و مصیبت کو یاد کرکے بیقرار ہو جاتی ہے۔ اور ٹھنڈی سانسین لینے لگتی ہے۔ علی تسلیان دیتا ہے۔ اور کہتا ہے کہ عنقریب وہ رہائی حاصل کرکے آتے ہونگے مگر اُسکا دل نہین مانتا۔ الغرض شاید کم کوئی ایسی رات گزری ہوگی کہ وہ اپنے مصیبت زدہ ہمدرد کی یاد مین دو آنسو بہائے بغیر سو گئی ہو۔

ایک رات کو وہ کتابون کے مطالعے سے فراغت کرکے اپنے طالبعلمی کے سادے بچھونے پر لیٹی تھی کہ علی اپنا حجرہ بند کرکے حسب معمول اُسکا دل بہلانے کے لیے آگیا۔ اگنیس نے مسکرا کے پوچھا۔ "مرقس! (اسلیے کہ اب دونون اپنے مسیحی نامون ہی سے ایک دوسرے کو یاد کرتے ہین) میرا خیال ہے کہ یہانکی تعلیم مین شاید تمھارا دل نہین لگتا؟"

مرقس۔ (نیچی نظر کرکے) "اسکی وجہ یہ ہے کہ آپکے خیال کے سوا مجھے اور کسی چیز کی فکر نہین رہتی۔"

اس جواب کے سُنتے ہی اگنیس کے دلفریب چہرے پر ایک نہایت ہی خفیف مسکراہٹ نمودار ہوئی اور اپنے رازدار مونس کے چہرے کو غور سے دیکھ کے بولی "میرے خیال سے تمھین کیا مطلب؟"

مرقس "مطلب یہ کہ آپ کی فکرین اور آپ کے صدمے ہمیشہ مجھے متردد رکھتے ہین۔ آپ کی گھڑی بھر کی پریشانی مجھے کئی دن تک پریشان رکھنے کے لیے کافی ہے۔ آپ کے چہرے کو ذرا بھی افسردہ دیکھتا ہون تو کیا کہون کہ میرا کیا حال ہو جاتا ہے —"

یوحنا۔ (ٹالنے کے طور پر) "خیر۔ اب رہنے دو۔ مگر مین تو ان افکار کے ساتھ بھی تعلیم سے غافل نہین رہتی"

مرقس۔ "نہین رہتا ہوگا۔ دیوار کے بھی کان ہوتے ہین۔ مگر کوئی آپ کا سا ذہن اور آپ کی سی طبیعت کہان سے لا سکتا ہے؟۔"

اس خوشامد آمیز جملے مگر سچی تعریف کو سنکے یوحنا کے گلابی رخساروں پر خوشی اور نازک ہونٹھوں پر ہنسی نمایان ہوئی۔ اور اُسنے کہا "غنیمت ہے کہ میرا راز کسی پر نہین کھلا"

مرقس۔ "اور مین سمجھتا ہون کہ بعض اساتذہ اور راہب جان گئے ہین۔ مگر مصلحۃً خاموش ہین"

یوحنا۔ "وہ خاموش ہی ہین تو اچھا ہے"

مرقس۔ "مگر خدا نہ کرے کہ کسی طالب علم کو پتہ لگجاے۔ ورنہ غضب ہو جائیگا"

یوحنا۔ "افسوس۔ فادر لازرس بیچارے آہی نہین چلتے۔ مین نے تو اتبک کسی اور مدرسے کی سکونت اختیار کر لی ہوتی۔ ہمارے راز کے چھپنے کی بہتر تدبیر یہی ہے کہ درسگاہون کو بدلتے رہین۔ اور کسی جگہہ زیادہ نہ قیام کرین۔ خدا جانے وہ کس حال مین ہون گے"

مرقس۔ "اتبک قید ہین۔ چھوٹتے تو ممکن نہ تھا کہ آنے مین دیر کرتے"

یوحنا۔ (ٹھنڈی سانس لے کے) "اے مصلوب و معصوم خداوند۔ اور اے پاک و صاف ازلی کنواری اپنے تمام ولیون اور شہیدون کی برکت سے اُنھین نجات دو"

ناگہان حجرے کے دروازے پر کسی کے باتین کرنے کی آواز آئی۔ مرقس اُٹھ کے باہر نکلا اور یہ دیکھ کے نہایت متحیر ہوا کہ ایک جوان عورت مدرسے کے دو منتظم راہبون سے کھڑی باتین کرتی ہے۔ اور کسی کی تلاش مین ہے۔ مرقس نے اُسے مشتبہ اور خوف کی نگاہون سے دیکھا۔ اور پوچھا۔ "آپ کس کی تلاش مین ہین؟" فوراً عورت نے اپنے ساتھیون کی طرف سے رخ پھیرا۔ اور رات کے اندھیرے مین بڑھ کے اُسکی صورت کو گھور گھور کے دیکھا۔ اور بولی۔ "یوحنا نام ایک نوجوان طالب علم یہین رہتا ہے؟"

مرقس۔ "کون یوحنا؟"

عورت۔ "وہ جو انگلستان کا رہنے والا ہے۔ اور فرانس سے ہو کے یہان آیا ہے"

مرقس۔ "جی ہان وہ میرے دوست ہین۔ اور یہین رہتے ہین"

عورت۔ "تمھارے دوست؟" اور حیرت سے پھر مرقس کی صورت دیکھی۔ "تم کہان سے اُسکے ساتھ ہوئے؟"

مرقس۔ "لوٹیشیا ہی سے میرا اُنکا ساتھ ہوا۔ مین بھی اس مدرسے کا ایک طالبعلم ہون"

عورت۔ "مین نے تو سنا کہ کوئی اندلسی راہب اُسے لوٹیشیا سے یہان لے آیا؟"

اب مرقس اپنے دل مین بہت ہی خائف تھا۔ اُسے یقین تھا کہ یہ لوٹیشیا کے کلیسیا کی کوئی

ملازم ہے جو وہان کے اسقف اعظم کی طرف سے اگنیس کی تلاش مین آئی ہے۔ چاہتا تھا
کہ اصلی نظر بچا کے اپنی حسین و نازنین آقا کو کسی طرف ہٹا دے۔ مگر کسی طرح موقع نہ ملا۔
شاید وہ کوئی فقرہ لڑ کے اُسے ٹال بھی دیتا۔ مگر خاص مدرسے کے منتظم ہمراہ تھے جو بخوبی جانتے
تھے کہ ذہین و خوش رو طالب علم یوحنائے انگلیسی اسی حجرے مین رہتا ہے۔

تردد مین کھڑا تھا اور کچھ کہتے نہ بنتی تھی کہ اجنبی عورت نے پھر پوچھا۔ "وہ اندلسی راہب
کہان گیا جو یوحنا کو یہان لایا تھا؟"

مرقس۔ "تو آپ انکی تلاش مین ہین؟ وہ تو اُسی زمانے مین ارض مقدس کو چلے گئے"

عورت۔ "مگر یوحنا تو ہین؟"

مرقس۔ (تردد کے ساتھ) "جی ہان ہین"

عورت۔ "اور کس حجرے مین رہتے ہین؟"

مرقس کو جواب دینے مین پھر تامل ہوا۔ تو اُسکے ہمراہیون مین سے ایک شخص بولا۔
"بتا کیون نہین دیتے کہ یہ انھین کا حجرہ ہے؟"

عورت۔ (یوحنا کے حجرے کی طرف ہاتھ سے اشارہ کر کے) "یہ؟"

دونون ساتھیون نے اور اُن کے ساتھ مرقس نے بھی مردہ آواز مین کہا۔ "ہان یہی"

عورت۔ "تو اُن کو خبر کرو کہ ایک عورت آپ سے ملنا چاہتی ہے" مرقس حجرے
کی طرف قدم بڑھانے کو تھا کہ خود یوحنا نے دروازے سے سر نکال کے کہا۔ "آئیے مین حاضر
ہون۔ اور مین تو آپ کا منتظر ہی تھا۔" یہ حالت دیکھ کے مرقس ایک سناٹے مین آگیا۔
اور وہ اجنبی عورت ساتھ والون کا شکریہ ادا کر کے اور اُنھین نہایت احسان مندی کے
ساتھ باہر ہی رخصت کر کے یوحنا کے حجرے مین داخل ہوئی۔ مگر اُسکے بعد جب مرقس اندر گیا
تو یہ دیکھ کے سناٹے مین آگیا کہ یوحنا اُس عورت سے بغل گیر ہے۔ اور دونون بڑی ہی
گرمجوشی سے باہم لپٹے کھڑے ہین۔ دیر کے پُرشوق و پُرجوش معانقے کے بعد اجنبی عورت
نے علحدہ ہو کے کہا۔ "کہو یوحنا اچھے تو رہے؟"

یوحنا۔ "ہان فادر لزارس ——" اتنا سننا تھا کہ نوجوان مرقس کچھ گھبرا سا گیا۔ اور
بار بار غور سے اُس نئی اجنبی عورت کو دیکھنے لگا۔ مگر خود اُس عورت نے فادر لزارس کا نام یوحنا
کی زبان سے سنتے ہی اپنا ہاتھ بڑھا کے اُسکا منہ بند کر دیا۔ اور بولی "خبردار پھر اس نام کو زبان

سے نہ نکلا۔ یہ نام تم سے دشمنی کرسکتا۔ تمھیں دھوکا ہوا ہے۔ میں وہ نہیں ہوں۔ کوئی اور شخص ہوگا"
یوحنا۔" آخر یہاں تو بتایئے کہ کیا ماجرا ہے؟ اور آپ کو کیونکر نجات ملی؟"
عورت۔ پھر وہی! مجھے کیا خبر کہ لزارس کہاں ہیں؟ میں تو تمھاری ماں کے پاس سے آئی ہوں" اتنا کہہ کے مرقس کی طرف ڈر کے دیکھا۔
یوحنا۔" ان سے خوف نہ کیجیے۔ یہ آپ کے وفادار خادم ہیں۔ اور ان پر پوری طرح اعتبار کیا جا سکتا ہے"
عورت۔ تمھیں ان کے اعتبار کا کیا تجربہ ہوا ہے؟"
یوحنا۔" جب یہ میرے راز کی حفاظت کرتے ہیں تو کیا آپ کے راز کی حفاظت نہ کرینگے؟"
پھر مرقس کی طرف دیکھ کے کہا۔ "تم ابھی اپنے حجرے میں جاکے ٹھہرو۔ تھوڑی دیر کے بعد میں بلا لونگا۔" مرقس نے اپنے مہربان آقا کا حکم سن کے ادب سے سر جھکایا۔ اور حجرے سے نکلا چلا گیا۔ اسکے جانے کے بعد یوحنا نے اپنے مہمان سے کہا" آپ اس شخص سے مطمئن رہیں۔ یہ میرا وفادار غلام ہے۔ اور یقین جانیے کہ آپ سے بھی وفاداری کرے گا۔ روز رات کو اس سے آپ کا تذکرہ ہوتا رہا ہے۔ اور اسنے ہمیشہ یہ کہہ کے تسلی دی ہے کہ اب آتے ہی ہونگے"
فادر لزارس" آخر یہ ہے کون؟ اور تمھارے ساتھ کیونکر ہوا؟ ایک نوعمر شخص کو تمھارے ساتھ دیکھ کے میرے دل میں ایک عجیب الجھن پیدا ہو گئی ہے"
فادر لزارس کی زبان سے یہ جملہ سنتے ہی یوحنا کا چہرہ سرخ ہو گیا۔ اسکے خوبصورت گالوں پر غصہ کی تمتماہٹ نے آگ کے شعلے روشن کیے۔ اور خون کی فوری رفتار نے سادی اور نیلی آنکھوں سے مستانہ سرخی کی جھلک دکھائی۔ اور جھنجھلا کے کہا" ہولی فادر۔ اتنی دوستی ایسی پاک محبت۔ اور اتنے تعلقات کے بعد مجھے خبر نہ تھی کہ میری نسبت آپ کے ایسے خیالات ہیں۔ یہ ایک عربی نژاد مسلمان غلام ہے جسے لوٹیشیا میں آپ کے دوست بوڑھے راہب نے سینٹ اگسٹین سے کہہ کے قتل ہونے سے بچایا تھا۔ اور میں نے ضرورت دیکھ کے تنہائی کے خیال سے اپنے پاس رکھ لیا"
لزارس۔" اہا۔ یہ وہ ہے؟ میں نے لوٹیشیا میں اسکا تذکرہ سنا تھا۔ مگر اسکے ساتھ اور بھی تو کئی قیدی بچائے گئے تھے؟"
یوحنا۔ (بے پروائی سے اور اسی برہمی کے ساتھ) ہاں بچائے گئے تھے۔ مگر وہ اس نیک

راہب کے ساتھ ارض مقدس کو گئے۔ کیا بتاؤن کہ اُس اچھے راہب نے مجھپر کیسے کیسے احسان کیے ہین "

لزارس:" خیر اُسنے تو ہمدردی کی۔ مگر اِس نوعمر دشمن دین اور کافر کا تھین کیونکر اعتبار آیا کہ اِس طرح راز دار بنائے ہوئے ہو؟ "

یوحنا:" اسپر سب سے زیادہ اعتبار کیا جا سکتا ہے۔ سچ تو یون ہے کہ ایسا شریف النفس جیسا کہ وہ ہے مین نے کسی کو نہین پایا "

لزارس:" تو کیا یہ عیسائی ہو گیا ہے؟ "

یوحنا:" اوفّوہ۔ آپ کو اِن جھگڑون سے کیا مطلب؟ یہ بتائیے کہ آپکو کیونکر نجات ملی؟ "

لزارس:" مین پہلے چھ مہینے تک تو لوشیشیا ہی مین گرفتار رہا۔ وہان روز بروز مجھپر زیادہ تشدد ہوتا تھا۔ اور بار بار اصرار کیا جاتا تھا کہ انجینس کو لا کے حاضر کرو۔ آخر جب وہان کے اسقف اعظم کو تمھارے ملنے سے مایوسی ہو گئی تو مجھے روم مین خاص پاپ کے دربار مین بھیجدیا جس سے زیادہ سنگدل کوئی نہ ہوگا۔ مین نے ہزار التجا کی ایک نہ سنی۔ اور آخر میرے قتل کی تجویز قرار پا گئی۔ اُسوقت مین بہت گھبرایا۔ اور اپنی زندگی سے مایوس ہو گیا تھا۔ مگر اتفاقاً جس مکان مین رکھا گیا اُسکے برابر ہی دوسرے کمرے سے اُس بڑے عظیم الشان تہ خانے کو راستہ گیا تھا جسمین تمام قدیم ولیون اور شہیدون کی ہڈیان رکھی ہوئی ہین ؏۔ ایک رات کو موقع پا کے مین چپکے چپکے اپنے حجرے سے نکلا۔ اور اُسی تہ خانے مین اُتر گیا۔ نیچے پہنچکے مین بہت ڈرا۔ ہر طرف سے بھیانک کھوپریان اپنے مہیب دانت نکالے ہوئے ڈرا رہی تھین۔ اور جنکی ہڈیان نیچے سے اوپر تک جوڑ کے ایک انسانی صورت مین کھڑی کر دی گئی ہین وہ تو گویا اپنی جرہ مین بڑھا بڑھا کے مارنے کو دوڑتے تھے۔ اگرچہ مین وہان نہایت ہی خائف تھا۔ مگر کیا کرتا جان سے عاجز تھا۔ اُنھین ولیون کی التجا کرتا اور مدد مانگتا ہوا آگے بڑھا۔ اور آخر ایک ولی کی ہڈیون کے ڈھانچے کے تلے چھپے

؏ یہ تہ خانہ اب بھی موجود ہے۔ جسمین مسیحی اولیا و شہدا کی ہڈیون کا ایک بڑا ذخیرہ فراہم کیا ہے جن لوگون نے سلطنت روم کا مذہب بت پرستی تھا جو مسیحی معتقدا قدیم مذہب والون کے ہاتھ سے مارے گئے۔ اُنکی ہڈیان فراہم کر کر کے اِس تہ خانے مین جمع کی گئی ہین۔ قرون وسطی مین یہ ہڈیان بڑی برکت و زیارت کی چیز سمجھی جاتی تھین اور عام لوگون کے اعتقاد نے ایسی ہزارہا ہڈیان فراہم یا تصنیف کرا کے ساری مسیحی دنیا مین پھیلا دی تھین روم مین یہ تہ خانہ آج بھی ایک بڑا عبرت خیز منظر ہے۔ جسمین لوگ ادب سے جاتے ہین۔ اور قدیم ولیونکی زیارت کرتے ہین

چھپ کے کھڑا ہو رہا۔ جب میں قید خانے سے غائب نظر آیا۔ تو ہر طرف جستجو ہونے لگی۔ سارے شہر میں تلاش کیا گیا۔ آخر لوگ مایوس ہو کے بیٹھ رہے۔ اور پوپ نے ہر طرف احکام جاری کر دیے کہ میں جہاں ہوں گرفتار کر لیا جاؤں۔

دو دن تک میں اُسی تہ خانے میں بیٹھا رہا۔ اور کیا کہوں کہ خوف کے مارے میری کیا حالت تھی۔ سچ تو یہ ہے کہ موت کے مقابلے میں انسان ہر چیز اور ہر فعل کو گوارا کر لیا کرتا ہے۔ اسی سے زیادہ کیا ہوگا کہ جن ہڈیوں کا اتنا ادب کرتا تھا اور اُن کے قریب جانے کی جرات نہ ہوتی تھی اُنہیں کے قریب میں نے بار بار پیشاب کیا۔ اور اُنھیں کے نیچے بیٹھ کے حاجت ضروری سے فارغ ہوا۔ مگر آخر بھوک نے عاجز کیا۔ اور اس کا کوئی علاج نہ تھا۔ دوسرے دن شام کے قریب ایک جوان عورت کسی مردوں کے ساتھ اس تہ خانے میں آئی۔ اور دور ہی سے زیارت کی دعائیں پڑھ کے بیٹھ گئی۔ معلوم نہیں اُس نے کوئی منت مانی تھی یا کسی سخت مصیبت سے مضطر ہو کے دعا مانگنے آئی تھی کہ تھوڑی دیر کے بعد اُس نے ہمراہیوں کو رخصت کر دیا۔ اور تنہائی میں ڈرتے ڈرتے دو قدم آگے بڑھ کے بیٹھ گئی۔ خوفناک نظر سے بچنے کے لیے آنکھیں نیچی کر لیں۔ اور بہ آواز بلند رو رو کے دعا کرنے لگی کہ "اے مقدس و پاک ولیو! اور اے مسیح کی خدمت میں جان دینے والے شہیدو! میری مدد کرو" اُس کی زبان سے اتنا ہی نکلا تھا کہ میں نے اُس ڈھانچے کو ذرا حرکت دی جس کے پیچھے کھڑا تھا۔ آہٹ پاتے ہی اُس کی آواز رک گئی۔ ایک دفعہ کانپی۔ اور سہمی ہوئی تھی کہ میں نے بھیانک آواز میں کہا۔ "بیٹی آگے آ۔ میں سینٹ ایرینیوس ہوں۔ میرے پاس آ کہ تیری پیٹھ پر برکت کا ہاتھ رکھوں۔ اور تجھے تیری مصیبتوں سے نجات دوں۔" یہ کہہ کے میں نے اُس ڈھانچے کا ہاتھ نہایت ہی آہستگی اور متانت کے ساتھ اوپر کو اُٹھا دیا۔ عورت خائف تھی۔ اور سر سے پا دِن تک کانپ رہی تھی۔ ارادہ کرتی۔ مگر کسی طرح آگے قدم بڑھانے کی جرات نہ ہوتی تھی۔ آخر میں نے پھر اُسی آواز سے بلایا۔ اور کہا "بیٹی اپنے دل کو تسلی دے۔ کیا اس روحانی مسرت کو حاصل کرتے ہوئے تو ڈرتی ہے؟" اب اُس نے نہایت ہی بزدلی کے ساتھ سامنے کے ڈھانچے کو دیکھا جس کا ہاتھ اُٹھا ہوا تھا۔ اور پھر سر جھکا کے بولی "اے مقدس سینٹ ایرینیوس میرے دل کو مضبوط کیجیے کہ آپ سے برکت لینے کو آگے بڑھوں۔" آخر میں نے اطمینان دلانے والے الفاظ کہہ کہہ کے اُسے آگے بلایا۔ اور جب بالکل قریب آ گئی تو اُس ڈھانچے کو ڈھکیل کے اس طرح گرایا کہ اُسی کے اوپر جا رہا۔ اور ساتھ ہی وہ ایک چیخ کے ساتھ گری اور بیہوش تھی۔ میں نے بیہوش

دیکھ کے مین باہر نکلا - اور پہلا کام یہ کیا کہ اُسے کھینچ کے ہڈیون کے ایک بڑے ڈھیر کے پیچھے لے گیا اور گلا گھونٹ کے اُسکا کام تمام ———— "-

لزارس نے یہین تک کہا تھا کہ اگینس نے (اِس موقع پر اُسے اُسکے اصلی نام اگینس ہی سے یاد کرنا زیادہ مناسب ہوگا) زور سے ایک چیخ ماری - اور غش کھا کے گرنے کو تھی کہ لزارس نے اپنے ہاتھ پر لیا - اُسکے حواس ابھی بجا ہونے پائے تھے کہ ناگہان حجرے کا دروازہ کھلا - ادھر مرقس نہایت ہی بدحواسی کے ساتھ اندر گھس پڑا - یہان یہ حالت دیکھ کے اُسنے لزارس کو بدگمانی کی نظر سے دیکھا - اور اُسکے دل مین ایک غضب آلود جوش پیدا ہوا - اگینس کو لزارس کے ہاتھ سے چھڑا کے اُسکے بچھونے پر لٹایا - پھر جھپٹ کے لزارس کے سینے پر چڑھ بیٹھا - اور دانت کلکلا کے پوچھا " بتا تو نے کیا کیا ؟ یقیناً بدنیتی سے حملہ کیا ہوگا ! "

لزارس - (خوشامد سے) " نہین ایسا نہین ہے - مین اسکا پاکباز دوست ہون "

مرقس " پھر انھین غش کیون آ گیا ؟ " اور یہ کہہ کے گلا گھونٹنے کا ارادہ ہی کیا تھا کہ لزارس نے ایک چیخ ماری - اور اگینس نے چونک کے غل مچایا - " مرقس ! مرقس ! یہ کیا ہے ! "

مرقس - (اُٹھ کے) " آپکے ستانے کا انتقام "

اگینس " اُنھون نے مجھے بالکل نہین ستایا - یہ صرف میری کمزوری تھی کہ ایک مہیب واقعہ سُن کے غش آ گیا "

مرقس نے اِس جواب پر یوحنا کو بھی حیرت کی نگاہ سے دیکھا - اور دم بخود کھڑا تھا کہ یوحنا نے کہا " تم وہین اپنے حجرے مین جا کے بیٹھو - اور خبردار جبتک مین نہ بلاؤن نہ آنا " مسلمان خادم نے فوراً اِس حکم کی تعمیل کی - مگر نہایت ہی بددلی اور بدگمانی کے ساتھ -

اُسکے جانے کے بعد لزارس پھر اگینس کے قریب جا بیٹھا - اور خوف سے پھولی ہوی سانس کو سنبھال کے بولا " مین نہ کہتا تھا کہ اِن ستمگر اور قسی القلب لٹیرون کا اعتبار نہ کرنا چاہیے "

اگینس - " مگر یہ اعتبار کی بات تھی یا بے اعتباری کی - جس حالت مین اُسنے مجھے پایا اِسحالت مین جو دوست پاتا یہی کرتا "

لزارس " مگر میری جان جانے مین تو کوئی بات نہ اُٹھا رکھی تھی ! ایسے سنگدل لوگون کو ساتھ رکھتے ہوئے مین ڈرتا ہون "

اگینس " چند روز رہیے گا اور اسکی جان نثاریون کو دیکھیے گا تو آپ بھی اسپر اعتبار کرینگے خیر -

اب اپنی باقی داستان بیان کیجیے"

لزارس۔ "تمکو پھر غش آجائے گا"

اگینس۔ "نہین۔ اب مین دل کو سنبھالے رہونگی ـــ نہین بیٹھا رہونگا"

لزارس۔" اتنی داستان سنانے کا تو یہ انعام ملا۔ باقی داستان خدا جانے کیا قیامت برپا کرگی"

اگینس۔ مین مسیح کی قسم کھا کے کہتا ہون کہ وہ۔ مجھے بہت ہی برے تیورون سے دیکھہ کے گیا ہے۔ ابھی بدگمان ہوا تو مار ہی ڈالے گا۔"

اگینس۔" اچھا۔ اب مین اپنے دل کو مضبوط رکھونگی۔ جلدی بتایئے کہ اس خوفناک مقام سے آپ کیونکر نکلے؟"

لزارس۔" مگر دیکھو پھر اس طرح ہوش سے باہر نہ ہو جانا"

اگینس۔" نہین۔"

لزارس۔" تو سنیے۔ الغرض مین نے اس عورت کو مار ڈالا۔ اور اسکی لاش ـــ"

اگینس۔ (بات کاٹ کے اور نہایت ہی تعجب کے لہجے مین)" ہولی فادر! سچ بتایئے۔ آپ سے یہ کس طرح ہوسکا کہ ایک غریب اور بیگناہ عورت کو مار ڈالا۔ اف میرا تو کلیجہ الٹا جاتا ہے اور آپ کی صورت سے ڈر معلوم ہوتا ہے"

لزارس۔" ڈرنے کی کوئی بات نہین۔ آخر مین کیا کرتا؟ سوا اسکے اور کسی بات مین مجھے مفر ہی نہ نظر آیا۔ جب وہ مرگئی تو مین نے اپنے کپڑے اتار کے اسے پہنائے۔ اور اسکے کپڑے خود پہن لیے پھر اسکی لاش کو ہڈیون کے نیچے دبا دیا۔ اور ایک کونے مین دبک کے بیٹھہ گیا۔ جب اس عورت کو دیر ہوئی تو اوپر سے لوگ ڈھونڈھنے کو آئے۔ اور اسے غائب دیکھہ کے سب سناٹے مین آگئے۔ ہر شخص طرح طرح کے قیاس دوڑانے لگا۔ اور جستجو شروع ہوئی۔ بہت دیر تک ادھر ادھر پتہ لگاتے پھرے۔ مگر کچھہ حال نہ کھلا تو مجبور ہوکے واپس چلے گئے۔ انکے جانے کے بعد جب مجھے اطمینان ہو لیا۔ اور یقین ہو گیا کہ اب رات ہو گئی اور صبح تک کوئی نہ آئے گا تو ہڈیون کے ڈھیر کے پاس جاکے مین نے پھر اسکی لاش نکالی۔ اور ایک شانے کی دھاردار ہڈی لے کے اسکی کھال ادھیڑنے لگا۔ بڑی محنت ـــ"۔

اگینس۔" اُفوہ! دیکھیے پھر میرا دماغ چکر کھا رہا ہے۔ حقیقت مین آپ بڑے سنگدل ہین۔ مین کہتی ہون کہ یہ سب باتین آپ سے کیونکر ہوسکین؟"

لزارس "اگر سننا ہے تو اپنے حواس درست رکھو جبکے سر پڑتی ہے وہ سب ہی کچھ کر لیتا ہے۔
بہرحال مین نے کھال اودھیڑی۔ پھر گوشت کو چھیل چھیل کے اُسکی صورت بگاڑی۔ اور ایسا
کر دیا کہ کوئی یہ بھی نہ پہچان سکے کہ یہ مرد کی لاش ہے یا عورت کی۔ تب اپنے کپڑے پہنا کے
اُسے بیچون بیچ مین لاکے ڈال دیا۔ اور کھال۔ گوشت۔ اور نچے ہوے بالون وغیرہ کو بہت
ہی دور لیجا کے ایسے کونے مین چھپایا کہ کسی کو حشر تک بھی پتہ نہ لگ سکے گا۔
اِن سب کامون سے فراغت کر کے مین وہی زنانے کپڑے پہنے ہوے پچھلی رات کو تہ خانے سے
نکلا۔ اور ہر طرف سناٹا تھا۔ مین دروازہ کھول کے چپکے سے سڑک پر ہو لیا۔ اور صبح ہونے
سے پیشتر شہر روم کے باہر تھا۔ روم سے نکل کے مین اِس تیزی سے بھاگا کہ دوسرے دن دوپہر
سے پہلے ہی دس میل پر ایک دہاتی خانقاہ مین پہنچکے ٹھہرا۔ اِس موقع پر نو عمری نے میری
بڑی مدد کی۔ اسلیے کہ ایک عورتون کے لباس مین تھا اور کوئی پہچان نہ سکتا تھا۔ اِس خانقاہ
مین آٹھ دن ٹھہر کے مین نے شہر کے آنے والون سے یہ افواہ سنی کہ کوئی مذہبی مجرم مقدس
تہ خانے مین گھس گیا تھا۔ مگر بزرگ اولیا و شہدا نے اُسے ایسی بُری طرح مارا کہ لاش بھی
نہ پہچانی جا سکی۔ اور ایک پاک و صاف عورت دو تون کے جسم کو زندگی ہی مین چھوڑ کے مقدس
دیلون مین جا ملی۔ یہ تذکرہ سُن کے مجھے کو نہ اطمینان ہو گیا۔ کہ اب پوپ اور اُسکے پیرو مجھے
زندہ نہین جانتے۔ اور وضع و نام بدل کے اگر چاہون تو تمام عمر بسر کر سکتا ہون۔ پس اسکے
بعد مین اُس خانقاہ سے چلا تو سیدھا اِدھر کو چل کھڑا ہوا۔ اور اب بہت خوش ہون کہ
دو مہینے کی دشت نوردی اور پہاڑون کی خاک چھاننے کے بعد شہر فولڈا مین اور تمھارے پہلو
مین بیٹھا ہوا ہون۔"
انگینس یہ حالات سُن کے دیر تک سناٹے مین رہی۔ اور دیر تک کے سکوت کے بعد بولی۔
"افسوس کہ اپنی جان بچانے کے لیے آپ سے بڑی بڑی سنگدلیان ظاہر ہوئین۔ مگر خیر ہولی فادر
اب فرمایئے کیا ارادہ ہے؟"
لزارس "یہ تو تمکو معلوم ہو گیا کہ اب مین نہ مذہبی خادم ہون۔ اور نہ دینی مقتدا۔ لہذا اب تمھین
حق نہین کہ مجھے ہولی فادر (مقدس باپ) کے لفظ سے یاد کرو۔ اور اصل مین مجھے وہ ریاکاری
کی زندگی پسند بھی نہ تھی۔ آئندہ کے لیے ابھی مین نے کوئی خاص رائے قائم نہین کی ہے۔
اور سچ پوچھتی ہو تو میری آئندہ زندگی تمھارے ہاتھ ہے۔ جیسی زندگی تم بسر کرو گی ویسی ہی مین

بھی بسر کرون گا۔"

اگنس ۔ مجھے تو یہ طالبعلمی بہت پسند آئی۔ اور اب میرے دل مین ترقی کا ایک شوق پیدا ہو گیا ہے۔ جبتک پورا کمال نہ حاصل کر لونگی اِس طالبعلمی اور مردانے بھیس کو نہ چھوڑونگی۔"

لزارس ۔ یہی سہی ۔ مجھے بھی اسی مدرسے کا ایک طالب علم خیال کرو۔ مگر ہان مجھے وضع بدل ڈالنی چاہیے۔ اپنے مردانے کپڑون کا ایک جوڑا دو تو اس زنانی وضع کو چھوڑ دون۔"

اگنس نے فوراً اُٹھ کے اپنے کپڑون کا ایک جوڑا نکال دیا۔ اور جب مرقس نے اپنے دوست یوحنا کے حسب الطلب دوبارہ اِس کمرے مین قدم رکھا تو یہ دیکھ کے بہت متحیر ہوا کہ بجاے اُس اجنبی عورت کے ایک نوجوان شخص بیٹھا ہوا ہے۔ اور بہت شگفتگی سے باتین کر رہا ہے۔ مرقس کی صورت دیکھتے ہی یوحنا نے ہنس کے اور خوشی کے لہجے مین کہا۔" مرقس۔ غالباً تم پہچان گئے ہوگے کہ یہی فادر لزارس ہین جنکا روز تذکرہ رہا کرتا تھا۔"

مرقس ۔ (ادب سے)" جی ہان۔ یہ تو مین اُسی وقت سمجھ گیا تھا جب آپ دونون بغلگیر ہوے تھے۔ مگر حیرت یہ ہے کہ آپ اس زنانے لباس مین کیون آئے ؟ "

اسکے جواب مین یوحنا نے فادر لزارس کی ساری داستان بیان کر دی۔ ایک وہ عورت کے قتل کا واقعہ تو البتہ مخفی رکھا۔ باقی کوئی چیز نہ تھی جسکو اپنے وفاکیش اور معتبر خادم پر ظاہر نہ کر دیا ہو۔

چودھوان باب

فولڈا بھی چھٹتا ہے

فادر لزارس نے فولڈا مین پہنچکے دیگر ہمراہیون کی طرح اپنا پُرانا اور اصلی نام بھی بدل ڈالا۔ اب وہ اریبنوس کے نام سے مشہور ہین۔ اِس نام کی وہ بہت وقعت کرتے ہین۔ اور دلی اریبنوس کے انتہا سے زیادہ معتقد ہین۔ اُنھین یقین ہے کہ ولی اریبنوس ہی نے اُنکی جان بچائی۔ جنکا نام لے کے تہ خانے مین اُس عورت کو آگے بلایا تھا۔ اور اُسکی جان لے کے نجات حاصل کی تھی۔ چونکہ مقدس تہ خانے مین اپنے آپ کو اریبنوس کے نام سے ظاہر کیا تھا۔ لہذا اِسی نام کو اپنے لیے تجویز کر لیا۔ اور اب فولڈا کی درسگاہ مین اریبنوس ہی کے نام سے یاد کیے جاتے ہین۔ وہ اپنی ابتدائی تعلیم مذہبی معتقد بننے سے پیشتر ہی پوری کر چکے تھے۔ لہذا اب منتہی طلبہ مین

شامل ہوئے۔ اور خوش قسمتی سے اُسی درجے مین ہین جسمین یوحنا یا اُن کے دل کی مالک اگنیس تعلیم پاتی ہے۔ اگنیس کو اُن کے دلی جذبات کی پوری طرح خبر نہین۔ مگر اُنھون نے اپنے اندرونی خیالات اور نہ تھکنے والی پُرشوق نگاہون سے فولڈا کی خانقاہ کو مکتب لیلی بنادیا ہے۔ ہر وقت دل ہی دل مین اگنیس کی صورت کی پرستش کیا کرتے ہین۔ اُسکی تصویر ہر لحظہ آنکھون مین پھرا کرتی ہے۔ اور کسی حالت مین نازنین ہم سبق کی نازبرداری سے اتنی فرصت ہی نہین ملتی کہ تعلیم کی طرف متوجہ ہون۔ جسکا یہ لازمی نتیجہ ہے کہ تحصیل علم مین اگنیس ہی نہین اپنے تمام ہم سبقون سے پیچھے ہین۔ اور سارے مدرسے مین بدشوق خیال کیے جاتے ہین۔ اگنیس نے ابھی تک اُنھین نہین پہچانا۔ وہ جس سادگی اور بے تکلفی سے ہمیشہ ملتی تھی اب بھی ملتی ہے۔ اور نہین جانتی کہ اس سادہ مزاجی کی ہر حرکت بدنیت ہم سبق کی نظر مین ایک نئی دلفریب ادا ثابت ہوتی ہے۔ مرقس اریمیوس کی للچائی ہوئی نگاہون سے اُن کے دلی جذبات کو تاڑ گیا ہے۔ اور بار بار دل مین سوچتا ہے کہ یوحنا کو ان امور سے مطلع اور ہوشیار کر دینا چاہیے۔

اریمیوس یعنی سابق فادر زارس کو آئے ہوئے تین مہینے ہو چکے اور مرقس کو اپنے دوست نما آقا یوحنا سے تنہائی مین باتین کرنے کا کبھی موقع نہین ملتا۔ اسلیے کہ اریمیوس کبھی یوحنا کو تنہا چھوڑتے ہی نہین کہ کسی اور کو بھی کچھ کہنے سننے کا موقع ملے۔ مگر اتفاقاً آج ساڑھے تین مہینے بعد وہ کسی شدید ضرورت سے اپنے پروفیسر کے ساتھ مدرسے کے باہر شہر فولڈا مین کسی کے پاس گئے ہوئے ہین۔ اور یوحنا کو خیال ہے کہ دیر مین آئین گے۔ موقع کو غنیمت جان کے مرقس اُسکے پاس جا بیٹھا۔ اور ادھر اُدھر کی باتین کرتے کرتے بولا "مجھے قرائن سے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ بہت جلد آپ کا راز افشا ہوا چاہتا ہے۔"

یوحنا۔ (چونک کے) "کیون؟"

مرقس۔ "آپ کی نسبت عورت ہونے کا گمان تو چند روز پیشتر ہی سے قائم ہو چکا تھا۔ مگر اب مین دیکھتا ہون کہ اس معاملہ طشت از بام ہونے کو ہے۔"

یوحنا۔ "آخر سبب؟"

مرقس۔ "کسی کی غیبت کرنا بُرا ہے۔ مگر آپ کی خیرخواہی کے خیال سے یہ کہنے پر مجبور ہون کہ اریمیوس کی وجہ سے عنقریب کوئی بہت بڑی دشواری پیدا ہوگی جسکی طرف اگر ابھی سے

توجہ نہ کی گئی تو پھر کوئی تدبیر بنائے نہ بنے گی"

یوحنا۔"اُنھوں نے کیا کیا جو تمھیں ایسا اندیشہ ہے؟"

مرقس۔"آپ اپنی سادہ دلی اور راست بازی سے اُنکی باتوں اور اُن کے چشم و ابرو کا خیال نہیں کرتے۔ مگر اور سب لوگ تاڑ گئے ہیں۔ اور باہم سرگوشیاں ہونے لگی ہیں"

یوحنا۔"ہاں اکثر اوقات وہ میری طرف دیکھتے رہتے ہیں۔ اور کبھی کبھی کوئی ایسا جملہ بھی کہہ جاتے ہیں جو میرے دل میں کھٹکتا ہے۔ مگر مجھپر اُن کے ایسے احسانات ہیں کہ مروّت میں مجھے کچھ کہتے نہیں بنتا"

مرقس۔"لیکن یہ مروّت آپ کو خراب کریگی"

یوحنا۔"بیشک بیشک۔ لیکن جب ایک شخص اظہار محبت کرے تو صاف صاف طور پر مخالفت نہیں کیجاتی"

مرقس۔"اگر گستاخی نہو تو میں عرض کروں کہ اسی کو اخلاقی کمزوری کہتے ہیں۔ جس سے بڑا کوئی عیب انسان کے لیے نہیں ہوسکتا۔ اخلاق کے دباؤ میں یہ نہونا چاہیے کہ بے عصمتی گوارا کولیجاے۔ اور انسان گناہوں اور جرائم کا مرتکب ہو جاے"

یوحنا۔(ہنس کے)"نہیں مرقس ایسا نہ ہوگا۔ مجھے اریمنوس کی نسبت ایسا خیال نہیں ہے۔ اور نہ اُن سے اس قسم کے تعلقات قائم کرنے کی کبھی نیت تھی"

مرقس۔"آپ کی نیت نہ ہو۔ مگر اُنکا ایسا ہی ارادہ معلوم ہوتا ہے۔ خیر اس سے بحث نہیں کہ اُنکی نیت میں کیا ہے۔ لیکن آپ کو اپنے بچانے کی ضرور کوشش کرنی چاہیے جسکا علاج اب سوا اسکے اور کچھ نہیں کہ فولڈا کو چھوڑ کے نہیں اور چلیے۔ اور اس طرح کہ کسی کو پتہ نہ ملے کہ ہم سب کہاں گئے"

یوحنا۔"یہ تو میرا بہت دنوں سے خیال تھا۔ مگر اریمنوس کے آجانے کی وجہ سے کسی طرف کا ارادہ نہیں کیا گیا۔ خیر اب آج وہ آلیں تو میں روانگی کا سامان کروں"

مرقس۔"میں اگرچہ ایک ادنی غلام ہوں۔ مگر یاد رکھیے کہ ہمیشہ وفادار ثابت ہوں گا۔ چاہے کچھ ہو۔ اور کیسی ہی نازک حالت ہو مگر میری جان پہلے صرف ہولیگی تب آپ پر کسی کا ہاتھ اُٹھے گا۔ آپ کو اپنی آئندہ زندگی میں اس بات کے بہت سے ثبوت ملیں گے کہ ایک مسلمان کیسا اور کس قدر وفادار ہوتا ہے۔ میں ظاہر نہیں کرسکتا کہ آپ کے متعلق میرے سینے میں کیسے کیسے خیالات بھرے ہوے ہیں۔ اور دلی جوش اکثر اوقات میری کیا حالت کردیا کرتا ہے۔ میں نہیں سمجھ سکتا کہ ان خیالات کو کس لفظ سے تعبیر کروں۔ اگر آپ کا غلام نہ ہوتا تو کہتا کہ یہ محبت ہے۔ مگر نہیں ایسی گستاخی نہیں کرسکتا"

یہ باتین یوحنا نے بہت توجہ سے سُنین۔ مرقس آنکھین نیچی کیے ایک سادگی کے ساتھ کہتا جاتا تھا اور یوحنا کی نظر اسکے چہرے پر جمی ہوئی تھی۔ مرقس کے الفاظ کچھ ایسا اثر کر رہے تھے کہ یوحنا کے چہرے پر کبھی شرمندگی کبھی خوشی اور کبھی برہمی کے آثار نمودار ہوتے اور رفوراً غائب ہوجاتے تھے۔ مرقس کے خاموش ہوجانے کے بعد بھی دیر تک یوحنا کی زبان سے کوئی لفظ نہین نکلا۔ بلکہ آخر مین نہایت ہی خموشی و متانت کی نگاہ سے دیکھتے دیکھتے اُسکے ہونٹون پر ایک تبسم نمایان ہوا۔ اور اُسنے گویا اپنے تمام خیالات کو دل ہی مین دبا کے کہا "ہان مجھے یقین ہی کہ تم وفادار ہو۔ اور ہمیشہ مجھے مضرتون اور لغزشون سے بچاؤ گے"

مرقس "آپ کی خیرخواہی مین یہ ارادہ نہین کرتا بلکہ میرا دل ایک بیتابی کے ساتھ آپ کی طرف کھنچتا ہی۔ اور مین مجبور ہوجاتا ہون کہ آپ پر جان نثار کرنے کو ــــــ"

جملہ ناتمام ہی تھا کہ ایرینیوس حجرے مین داخل ہوا جس سے مرقس سے آنکھون ہی آنکھون مین کچھ باتین ہوگئین۔ اور مرقس خموشی کے ساتھ اُٹھ کے اپنے حجرے مین چلا گیا۔

یوحنا۔ (ایرینیوس سے) "کیسے کہان کہان گئے تھے؟ اور کیا کیا دیکھا؟"

ایرینیوس۔ (طعن کے لہجے مین) "میرے حال سے شاید آپکی سرگزشت زیادہ دلچسپ ہوگی۔ بتایئے میرے بعد کس کس سے ملاقات ہوئی اور کیا باتین ہوئین؟"

یوحنا۔ (فوراً تیین بنکے) "مین نہین سمجھا کہ آپ کا کیا مطلب ہے"

ایرینیوس "میرا مطلب بلکہ مقصد ہے کہ مرقس کی جان نثاریون کا حال سُنون"

ان الفاظ نے یوحنا کے دلمین ایک آگ سی لگادی۔ سُرخ وغضبناک چہرے کو ایرینیوس کیطرف پھیر کے اور شعلہ بار آنکھونکو اُسپر جما کے کہا "کیا اس سے بڑی بھی کوئی جان نثاری ہوگی جسکا تجربہ آپ کو یہان آتے ہی ہوا تھا؟"

ایرینیوس "وہی جب میرے گلے پر خنجر پھرتے پھرتے رہ گیا تھا؟"

یوحنا۔ (استقلال سے) "ہان۔ ہان اُسی دن۔ آپ کو خنجر تو یاد ہی مگر یہ نہین یاد کہ اُسوقت آپ کیسے سخت دشمن کی وضع وحالت مین نظر آئے تھے"

اس جواب کو سُنکے اور یوحنا کی غضب آلود چتونون کو دیکھکے ایرینیوس خاموش ہوگیا۔ تھوڑی دیر تک تو سر جھکائے کچھ سوچتا رہا۔ پھر یکایک سر اُٹھا کے بولا "اچھا سچ بتاؤ کیا تمہین مرقس کے ساتھ محبت نہین ہے؟"

اس سوال پر یوحنا کی برہمی کی کوئی انتہا نہ تھی۔ اُسنے اپنی آنکھوں کی تیز شعاعوں مین چند اور شعلے بڑھائے اور جھنجھلا کے بولا "مجھے بے شک محبت ہے۔ اور ہمیشہ رہیگی۔ پھر؟"

ایرینیوس نے حیرت سے یوحنا کی صورت دیکھی۔ اور آنکھین نیچی کر کے یہ جملہ زبان سے نکالا "مگر مین نہین جانتا تھا کہ تم ایک دل مین کئی محبتین رکھ سکتی ہو"

یکایک یوحنا کے چہرے مین ایک متانت پیدا ہوئی۔ اور اُس نے اپنے وطن چھڑانیوالے رفیق کی طرف دیکھکے کہا "فادر لزارس ———"

ایرینیوس "یہ نام نہ لو۔ اس سے مجھے ڈر معلوم ہوتا ہے"

یوحنا "ہو۔ مگر اسوقت مین معاملات کو صاف صاف طور پر بیان کرنا چاہتی ہون۔ لہذا آپ کو اسی اصلی نام سے یاد کرونگی۔ اور مجھے بھی گھڑی بھر کے لیے آپ سمجھ لیجیے کہ یوحنا نہین بلکہ انگلستان کی نادان لڑکی اگنیس ہون۔ سُنو فادر لزارس۔ مین تمھارا ادب کرتی تھی۔ تمہین اپنا دینی باپ اور اپنے حقیقی باپ سے زیادہ مہربان خیال کرتی تھی۔ مگر تم روز بروز اپنا مرتبہ گراتے گئے۔ اور مجھے مجبور کر رہے ہو کہ اُس ادب اور اس پاک محبت کو چھوڑ کے مین تمہین حقارت کی نگاہ سے دیکھون۔ مین نے تمہین اپنی عصمت کا محافظ سمجھ کے تمھارا ساتھ دیا تھا مگر اب تمھاری باتین کہ رہی ہین کہ تم ہی مجھے بے عزت کرنا چاہتے ہو۔ مین محبت کے لفظ کو بالکل سادے اور بے عیب تعلق خاطر کے معنون مین لیتی ہون۔ ایسی محبت مجھے بے شک اس اندلسی نوجوان مرقس کے ساتھ ہے۔ اور ایسی ہی محبت تم سے بھی ہے۔ اور اگر تم باقی رکھوگے تو ہمیشہ رہے گی۔ مگر معلوم ہوتا ہی کہ تم محبت کے کچھ اور ہی معنے سمجھے ہوے ہو۔ اپنے الفاظ کے متعلق تمہین اختیار ہے۔ مگر یاد رکھو کہ میرے دل کو ابھی تک کسی ناپاک خیال نے گندہ نہین کیا ہی۔ ہنری سے نکاح کرنے کا تھوڑا بہت خیال تھا۔ مگر تمھارے مشورون نے اُسے بالکل محو کر دیا۔ اب میرے دل مین اگر تمھاری محبت ہے تو بالکل پاک ہے اور اگر مرقس کی محبت ہے تو وہ بھی ویسی ہی پاک ہے"

ایرینیوس۔ (کسی بیرونی کھٹکے پر چونک کے) "یوحنا۔ مسیح کے لیے آہستہ آہستہ باتین کرو۔ مجھے اندیشہ ہی کہ مرقس اِن باتون کو کان لگائے سُن نہ رہا ہو"

یوحنا "نہین۔ وہ شریف ہی۔ اور ایسے مبتذل خیالات کا آدمی نہین کہ ایسی ذلیل حرکت کرے"

ایرینیوس "افسوس کہ تم نے میرا دل توڑ دیا۔ تم نے کبھی اسکا خیال بھی نہین کیا کہ مین نے

اپنی زندگی کیون بدل دی؟ مین ایک مقدس بشپ اور خادم دین تھا۔ تمہارے لیے کوشش کرکے مین نے وہ مبارک زندگی چھوڑ دی۔ اور آج ایک معمولی عیسائی ہون۔ اور ہر طرح اس قابل ہون کہ تمہین اپنے آغوش مین لون۔ اگنیس۔ مین اب مجبور ہون کہ اسی پیارے نام سے تمہاری طرف خطاب کرون۔ تمہاری ان دل دوز آنکھون سے جتنے تیر نکلے سب میرے دل مین اسوقت تک پیوست ہین۔ ظاہر مین چاہے جو ہوا ہو مگر باطن مین مین ہمیشہ تمہارے چہرے کی پرستش کرتا رہا ہون۔ ان مشتاق ہونٹون مین تمہارے لب جان بخش کے بوسے کا جو شوق ہے اُسے نہین کہہ سکتا کہ مین نے کس کس وقت اور کس کس طرح دبایا ہے۔ اتنے دنون کی آرزو و تمنا۔ اتنی مدت کے جوش و خروش کو خاک مین نہ ملاؤ۔ اور خاصتہً اسوقت جبکہ مین نے اپنی ساری عزت اور تمام اُمیدین تمپر قربان کردین۔ اگنیس۔ مسیح کے لیے مجھ پر ترس کھاؤ" یہ کہکے ایرینیوس پُرشوق ہاتھ پھیلا کے یوحنا کیطرف دوڑا۔ اور لپٹنے کو تھا کہ یوحنا کسی برقی قوت سے اُچھل کے کھڑا ہوگیا۔ اور ہاتھ کے اشارے سے کہا" اُدھر ہی! اُدھر ہی! دیکھو خبردار مجھے ہاتھ نہ لگے! ایرینیوس تم ایک شریف و پاکدامن لڑکی سے باتین کر رہے ہو۔ یہ نہ سمجھو کہ کوئی بدمعاش اور فاحشہ عورت تمہارے سامنے ہے"۔

ایرینیوس" مین بالکل شریف و پاکدامن لڑکی سمجھ کے نکاح کی آرزو کرتا ہون"۔

یوحنا" مگر مین تمہارے نکاح مین آنا نہین پسند کرتی"۔

ایرینیوس" نہین پسند کرتین! (نہایت ہی مایوسی کے لہجے مین) آہ! یہ نہ کہو۔ اگنیس یہ نہ کہو۔ میرا کلیجا پھٹا جاتا ہی۔ تمہاری ایک نہین کے ساتھ مین دین و دنیا دونون سے جاتا ہون"۔

یوحنا" جو ہو۔ مجھے علم و فضل مین پوری ترقی کرنا ہے جس کے لیے گھر سے قدم نکالا۔ مین ابھی اس کے لیے نہین تیار ہون کہ اپنے سادے دل کو محبت کے پھندے مین پھنساؤن"۔

ایرینیوس" اچھا اتنا ہی بتادو کہ ابھی نہین تو پھر کب اور کتنے دنون مین جسطرح بنے گا اپنے دل پر صبر کی سل رکھ لون گا"۔

یوحنا" اس کا جواب تم سے تو یہی ہے کہ کبھی نہین"۔

ایرینیوس" آہ! تو مین مرجاؤن گا؟" یہ کہکے ایرینیوس یوحنا کے پیرون کی طرف جھکا۔ اور زار و قطار رو رو کے بولا" اگنیس۔ کنواری مریم کے لیے مجھ پر ترس کھاؤ"۔

یوحنا۔ (پاؤن ہٹا کے)" دیکھو الگ ہٹ کے بیٹھو۔ فادر لزارس۔ مین تمہین فادر (باپ) کہہ چکی

ہون اس سے زیادہ دلچسپ اور سچا کوئی رشتہ میرے تمہارے درمیان نہین رہ سکتا مین باپ سمجھتی ہون۔ اور تمہارا بھی فرض ہے کہ مجھے اپنی بیٹی سمجھو۔"

ایرینیوس۔" نہین۔ نہین۔ یہ ہرگز نہ ہوگا۔ یہ دل تمہاری زلف گرہگیر کا اسیر ہے۔ پیاری اگنس"

یوحنا۔ (غضب ناک چتونون سے)" دیکھو پھر یہ لفظ تمہاری زبان سے نہ نکلے۔ مین نے جو زندگی اختیار کی کر چکی۔ اب مجھ سے اپنی شرمناک امیدون کو الگ ہی رکھو۔"

ایرینیوس۔" یہ نہ ہوگا۔ آہ! نہین ہو سکتا۔ میرا دل قطب نما کیطرح تمہاری طرف رُخ کیے تڑپ رہا ہے اور افسوس قطب نما کا رُخ کوئی نہین پھیر سکتا۔" یہ کہکے ایرینیوس کے دلمین کچھ ایسا جوش پیدا ہوا کہ بے اختیار اُٹھ کے دوڑا اور قریب تھا کہ زبردستی لپٹ کے یوحنا کے ہونٹون پر ہونٹ رکھ دے ناگہان دروازہ کھلا۔ اور ایک شخص حجرے مین گھس کے ایرینیوس کیطرف جھپٹا۔ اُس کی صورت دیکھتے ہی ایرینیوس نے بے اختیار زمین پر گر کے غل مچایا۔ ایگنس۔ مسیح کے لیے مجھے مرقس کے ہاتھ سے بچاؤ۔"

یوحنا۔" دیکھو مرقس۔ فادر لزارس کو کوئی ضرر نہ پہونچے۔ انھون نے مجھ پر اگرچہ بدنیتی سے ——" یکایک کہتے کہتے یوحنا کی زبان رُک گئی۔ وہ سر سے پاؤن تک کانپا۔ اُس کی زبان بند ہوگئی۔ اور بے اختیاری مین ہیبت زدہ آواز مین اُس کی زبان سے نکلا۔" یہ تو کوئی اور ہے؟"

شخص۔" ہان بیوی اور ہے۔ مدت کے بچھڑے ہوے کو لوگ بھول جاتے ہین۔ مگر میری صورت دیکھکے تمھین حیرت ہوگی کہ مردے بھی جی اُٹھتے ہین۔ لیکن صرف وہی مردے جنھین انتقام ——"

اس شخص نے اتنا ہی کہا تھا کہ ایگنس نے ایک چیخ ماری۔ اس کی زبان سے نکلا" ہنری" اور غش کھاکے گر پڑی۔ مگر اس لفظ نے یہ عجیب اثر کیا کہ ایک طرف تو ایگنس غش کھاکے گری اور دوسری طرف فادر لزارس یکایک سنبھل کے اُٹھے۔ اور اُس شخص کی طرف دیکھکے چلائے۔ [illegible] تو ابھی تک زندہ ہے؟"

ہنری۔" ہان زندہ ہون۔ اب ایگنس کے وصل کی آرزو تو نہین رہی مگر صرف اس لیے کہ تمہارا دامان ریا چاک کرون اور ایسا انتقام لون کہ تمام مکار راہبون اور بشپون کو تنبیہ ہو۔"

فادر لزارس۔" یہ نہ خیال کر کہ مین تیرے بس مین ہون۔ اس وقت بھی مین تجھے تیری سیہ کاریون کا مزہ چکھا سکتا ہون۔" فادر لزارس نے یہ جملہ صرف اتنی امید پر کہا تھا کہ مرقس ایک ہی آواز مین یہان ہوگا۔ اور اس پُرانے گیاد دشمن کا کام تمام کردے گا۔ اسی خیال سے انھون نے یہ جملہ زور سے چلاکے

کہا تھا۔ جسکے سُنتے ہی مرقس جھپٹ کے اندر آیا۔ اور یہان یہ عجیب و غریب منظر دیکھے کہ ایگنس بیہوش پڑی ہی۔ فادر لزارس کسی نئے شخص کو کھڑے دھمکا رہے ہین پہلے تو کچھ بھوت سا ہو گیا پھر ہنری کیطرف دیکھکے بولا "تم کون ہو؟ اور یہ کیا ہی جو مین دیکھ رہا ہون؟"

ہنری "زرا صبر کرو بتاتا ہون"

مرقس "نہین مین صبر نہین کر سکتا۔ جلدی بتاؤ کہ یوحنا کی یہ حالت کس نے کی؟"

ہنری۔ (فادر لزارس کیطرف اشارہ کرکے) "انھون نے"

مرقس نے اپنی بدگمانی کی نظر فادر لزارس کیطرف پھیری تھی کہ انھون نے کہا "نہین مرقس۔ یہ جھوٹا ہے۔ یہ وہی بدمعاش ہنری ہے جسکی فتنہ پردازیون کے حالات شاید کبھی تم نے یوحنا کی زبان سے سُنے ہون"

مرقس "ہان ہان۔ یہ وہی شخص ہی!" اور تعجب سے ہنری کیطرف دیکھکے جھپٹنے کو تھا کہ ہنری نے اُسے ہاتھ کے اشارے سے روکا اور کہا "ایک زرا صبر۔ مین بے شک بدمعاش ہون۔ اور میری اسوقت کی بدمعاشی کا حال تمھین اُسوقت معلوم ہو جائے گا جب ایگنس ہوش مین آکے خود بیان کرین گی۔ مگر پہلے میری چند باتین سُن لو۔ اگر مین بدمعاش ہون تو مجھے صرف فادر لزارس نے ایسا بنایا۔ اس سادہ دل لڑکی کو بہکاکے یہ میرے وطن سے نکال لائے۔ انکے دلمین بدنیتی تھی مگر ظاہری مقدس الفاظ نے اس بھولی نازنین کو دھوکا دیا۔ یہ اِن کے فقرے پر چڑھ کے چلی آئی اور مین جو اُس کے آفتاب کی سُنہری کرنون کے سے نرم بالون اور نیلو فر یا صبح کے صاف آسمان کی سی نیلی آنکھون پہ جان قربان کر چکا تھا تڑپتا رہ گیا۔ جب میرا کوئی زور نہ چلا تو بڑی بھلی ہر قسم کی کوشش سے اس نازنین کو روکنا چاہا۔ مگر اِن کے مقتدائی کے لباس کے سامنے میرا کوئی زور نہ چلا۔ اور سمندر کے کنارے پہ مجھے نیم جان بلکہ اپنے نزدیک بیجان کرکے ڈال آئے۔ آخر مسیح نے اپنی برکت سے مجھے اچھا کیا۔ اور مین نے پہلی کوشش یہ کی کہ اِن کو خود کلیسا کے سامنے ذلیل کیا۔ جہان یہ ذلت کے ساتھ گرفتار ہوے۔ اور قتل ہو گئے ہوتے مگر اپنی پُرفن حرکتون سے سب کو اپنی موت کا یقین دلا کے نکل آئے اور آزادی کے ساتھ اپنی بدکاریون کا پھل کھانے کے لیے یہان آ پہونچے۔ مین نہین کہہ سکتا کہ ایگنس کی تلاش مین کس کس شہر اور کس کس خانقاہ کی خاک چھان چکا ہون۔ بڑی مصیبتون اور سارے یورپ کی زمین ناپ چکنے کے بعد یہان آکے پہونچا تو پھر انھین شیطان کی طرح پیاری

اگینس پر مسلط پایا۔ یہان مین طلبہ مین شامل ہوا۔ اور پندرہ روز کی تلاش پر آج اگینس تک پہونچا تو کیا دیکھتا ہون کہ یہ اس پاکدامن لڑکی کی عصمت پر حملہ کر رہے ہین۔ مین گھنٹہ بھر سے حجرے کے دروازے پر کھڑا ان کی باتین سُن رہا ہون اور جن جن الفاظ اور جیسی جیسی بے شرمی کی باتون سے انھون نے اُسے بدکار اور اپنا ساسیہ کار بنانے کی کوشش کی ہے اُن کا دُہرانا بے شرمی ہے۔ آخر جب انھون نے اُٹھ کے زبردستیان شروع کین تو نہ رہا گیا مین بے اختیار اندر گھس پڑا ــــــ"

فادر لزارس:" خیر ان جھگڑون سے مطلب نہین۔ یہ بتاؤ کہ اگینس کو غش تمہاری صورت دیکھکے آیا یا میری وجہ سے؟"

ہنری (نہایت غصہ کے ساتھ)" او بدمعاش لزارس! یہ نہ سمجھ کہ تو آسانی سے میرا کام تمام کر سکیگا۔ یقین جان کہ مین اُسی دن مرون گا جس دن تو مرے گا۔ تیری حرکتون سے مین خوب واقف ہون۔ اب تو وہ اُس زمانے کا بشپ اور فادر لزارس نہین بلکہ ایک معمولی بدمعاش اور بیدین شخص ہی۔ کیا تجھے نہین خبر کہ تو مقدس پوپ کے دربار کا مفرور مجرم اور کلیسیا کا واجب القتل باغی ہے؟ ممکن ہے کہ تیرے اشارے سے یہ نیا شخص میرے گلے پر چھُری پھیر دے۔ مگر چھُری پھرنے سے پیشتر میری ایک صدا ساری مدرسے کو یہان جمع کر دے گی۔ اور تو اسیوقت گرفتار کر کے پابزنجیر روم کے روحانی و دینی دربار مین بھیجا جائے گا؟"

یہ باتین سُن کے فادر لزارس کے ہوش بجا نہ تھے۔ ہاتھ پاؤن مین لرزہ پڑ گیا تھا۔ اور ایک لفظ بھی زبان سے نکالنے کی طاقت نہ تھی۔ مرقس ان امور کو حیرت سے دیکھ رہا تھا۔ آخر لپک کے اگینس کے قریب گیا۔ اُسے اب ہوش آچکا تھا اُٹھا کے بٹھایا۔ اور پوچھنے لگا" آپ ہی بتائیے کہ یہ کیا واقعہ ہی اور مین کیا کرون؟ مجھے نہ ایرینیوس سے تعلق ہے اور نہ اُس نئے نوجوان شخص سے۔ میری جان صرف آپ کی حمایت کے لیے اور آپ کے حکم کی تابع ہے"

ان دلدہی کی باتون سے اگینس کے دلمین ذرا طاقت آئی۔ سنبھل کے بیٹھی اور ہنری کی طرف دیکھکے بولی" ہنری۔ ہماری آسائش مین خلل ڈالنے کے لیے تو پھر زندہ موجود ہے؟"

ہنری:" ہان بیوی موجود ہون۔ مین نے تو آپ سے کوئی علاقہ نہین رکھا تھا۔ اور سمجھ چکا تھا کہ آپ کی عصمت اس دغاباز اور مکار پادری کی شہوت پرستیون پر قربان ہو چکی مگر اسوقت آپ کی اور اسکی باتین سُن کے اُمید کا ایک چراغ پھر میرے دلمین روشن ہوا۔ اب پھر مین آپ کا

ویسا ہی عاشق زار ہون جیسا کہ پہلے تھا۔ مگر آپ کے آرام مین خلل ڈال کے نہین۔ بلکہ اس سیہ کار ظالم کو اس کی بدمعاشیون کی سزا دیکے۔ اس کی جان اب میرے بس مین ہی بہت جلد اسے کلیسیا کے سپرد کیا چاہتا ہون جس کا یہ مجرم ہے۔ مگر افسوس پھر آپ کی محبت مانع ہے۔ بغیر آپ کی اجازت کے اس کی جرأت بھی نہین ہو سکتی"

ایگنس "ہنری۔ تمہین معلوم ہے کہ میرا معاملہ بھی ایک بڑا راز ہی۔ اگر وہ حال کھلجائے اور ان کے ساتھ میرے تعلقات معلوم ہون تو کلیسیا مجھے بھی تو گرفتار کرے گا۔ لہذا کیا ان کی گرفتاری کے ساتھ میری ذلت اور رسوائی نہ ہو گی؟"

ہنری "اگر ایسا ہے تو مین ابھی اسی وقت اس بدمعاش کا کام تمام کیے دیتا ہون۔ اس کو اپنے اعمال کی سزا ملجائے گی اور آپ کے حالات ویسے ہی راز بنے رہین گے"

ایگنس "ہنری! یہ خوب سمجھ لو کہ فادر لزارس سے مجھ سے کبھی کوئی ناجائز تعلق نہین رہا۔ اور آج سے پیشتر کبھی انھون نے میری عصمت پر حملہ کرنے کا ارادہ بھی نہین کیا تھا۔ مگر باوجود اس بے تعلقی کے مین ان کی ممنون احسان ہون۔ ان سے محبت رکھتی ہون۔ بعینہ ویسی ہی محبت جیسی کہ کسی بیٹی کو اپنے باپ کے ساتھ ہو سکتی ہے۔ اس سے تم سمجھ سکتے ہو کہ یہ مجھی کبھی گوارا نہ ہو گا کہ میرے سامنے ان کی جان لی جائے۔ اور مین بیٹھی تماشا دیکھا کرون"

ہنری "وہ چاہے تمھین گوارا ہو یا نہ ہو مگر مین ایسے بدمعاش اور اپنے اتنے بڑے دشمن کو چھوڑ نہین سکتا۔ اور تمنے بھی تو اس کے ساتھ ملکے مجھے بہت ستایا ہی"

ایگنس "ہنری دیکھو سمجھو۔ اگر تمھارے دلمین شریفانہ محبت ہی تو اپنی ان باتون سے باز آؤ"

ہنری۔ (نہایت مضبوطی کے ساتھ) "ہرگز نہین۔ زمانے سے مجھے ایسا سبق نہین ملا کہ آپکے فقرون مین آجاؤن۔ مگر ہان ایک صورت اور بھی ہے وہ یہ کہ تم مجھ سے حلفیہ وعدہ کرو کہ میری بی بی بنو گی۔ اور یہ مکار شخص ہاتھ مین صلیب لے کے اقرار کرے کہ پھر کبھی مجھ سے تعرض نہ کریگا"

ایگنس "ہنری۔ اب اُن اگلی باتون کو دل سے بھلا دو۔ اور یہ سمجھ لو کہ مین وہ انگلستان والی ایگنس ہی نہین ہون اور یقین جانو کہ مین نہ کبھی تمھاری جورو بنون گی اور نہ فادر لزارس کی جنھون نے میرے لیے اپنے آپ کو سخت نقصان پہونچا لیا۔ مین تو اب کسی اور ہی دُھن مین ہون۔ مگر ہان فادر لزارس بے شک حلفیہ اقرار کر لین گے کہ آئندہ کبھی تم سے کچھ علاقہ نہ رکھین بشرطیکہ تم بھی اس کا اقرار کرو"

ہنری "جب تم ہی ہاتھ نہ آئین تو پھر ان سے وعدہ لے کے کیا کرون گا؟ بس اب زیادہ کہنے سُننے کی ضرورت نہین۔ لو دیکھو ایک چشم زدن مین فیصلہ کیے دیتا ہون" یہ کہ کے ہنری نے ایک خنجر نکال کے کھینچ لیا۔ اور فادر لزارس پر جھپٹنے کو تھا کہ ایگنس چلائی "ہان۔ہان ذرا صبر!" اور جب ہنری نے رُک کے اُسکی طرف دیکھا تو پھر سمجھانے لگی۔

اسکے ساتھ ہی ایگنس نے مرقس کیطرف اشارہ کیا۔ اشارہ پاتے ہی اُس نے لپک کے ہنری کا خنجر والا ہاتھ پکڑ لیا۔ اور دو ہی جھٹکون مین زمین پر گرا کے سینے پر چڑھ بیٹھا۔ اب مرقس خنجر چلانے کو تھا کہ ہنری نے غل مچانے کا ارادہ کیا۔ مگر ساتھ ہی ایگنس بڑی پھُرتی سے دوڑی اور ہنری کے مُنہ مین بہت سا کپڑا ٹھونس دیا۔ اتنے بڑے حریف کو پسپا دیکھ کے اب فادر لزارس بھی اُٹھے۔ اور نہایت ہی طیش کے ساتھ اُسے تھپڑ اور گھونسے مارنے لگے۔ مگر ایگنس نے اس سے روکا۔ پھر مرقس کے کہنے سے لزارس نے پہلے ہنری کے دونون ہاتھ پشت کیطرف کر کے خوب کس کے باندھ دیے۔ اسکے بعد اسکے دونون پاؤن جکڑے۔ پھر حلق مین کپڑا خوب اچھی طرح ٹھونسا۔ اور ایک مضبوط رومال سے کس کے گلا باندھ دیا۔ تاکہ نکل نہ سکے۔ جب ان کامون سے فراغت ہو چکی تو مرقس لزارس اور ایگنس نے اُسے پلنگ پر ڈالا۔ اور ایک مضبوط رسی سے جکڑ دیا۔

یہ کارروائی کر کے تینون نے اپنا مختصر اسباب اُٹھا لیا۔ اور حجرے سے نکل کے جانیکو تھے کہ فادر لزارس نے کہا "اسے زندہ چھوڑ جانا نہین اچھا ہے"۔

ایگنس "اس سے زیادہ سختی مجھے گوارا نہین ہو سکتی"۔

لزارس "مرقس خنجر سے اس کا کام تمام کر دو۔ ورنہ پھر کوئی نہ کوئی آفت لائے گا"۔

ایگنس "نہین۔ مرقس ایسا نہ کرنا۔ کسی کی جان لینا ہمارا کام نہین" یہ کہکے حجرے سے باہر نکلی۔ پھر مرقس و لزارس نے بھی باہر قدم نکالا۔ باہر آکے دروازہ چُپکے سے بھیڑ دیا۔ اور کسی طرف کو نکلے چلے گئے۔

پندرھوان باب

یونان کا کالج۔ اور خانقاہ کی ریاضت

گزشتہ واقعے کو پورا ایک سال گزر گیا۔ ہمارے فولڈا کے طالبعلم وہان سے بھاگنے کے

بعد خدا جانے کہان کہان کی خاک چھان کے اب یونان مین پہونچے ہین اور خاص اثینیہ[عہ] کے عظیم الشان کالج مین تعلیم پا رہے ہین۔ مسیحیون کا یہ دوسرا عظیم الشان کالج ہو جس مین تمام جنوبی یورپ اور خاصۃً مشرقی ممالک روم کے امیرزادے اور طلبہ تعلیم پاتے ہین۔ اس کالج کو بت پرستون کی تردید سے کوئی علاقہ نہین۔ مگر یہان اُسکی جگہ مسلمانون کے مذہب کی تردید کیجاتی ہے۔ اسلامی دنیا مین مسیحیون کو منادی کرنے یا اپنا دین پھیلانے کی آزادی نہین حاصل ہو۔ بلکہ اکثر عیسائی رؤسا مسلمان بادشاہون کی قلمرو مین مسلمان ہی بنکے جاتے ہین۔ مگر اس کالج مین بالتخصیص اسلام کی تردید کیطرف جو توجہ کیجاتی ہے محض اس ضرورت سے کہ مسلمانون کی قوت وسطوت اسلامی رؤسا کی دولت وحشمت اُن کی آزادانہ زندگی اور پُرلطف معاشرت ایسی چیزین ہین جنھون نے مسلمانونکو عیسائیون کا محسود بنا دیا ہو۔ اور اکثر عیسائی چاہتے ہین کہ مسلمان ہو کے اُس لطف کو حاصل کرین جو مسیحی رہنے کی صورت مین حاصل نہین ہو سکتا۔ اسلامی معاشرت۔ تمدن اور تہذیب کو عیسائی لوگ بہت ہی للچائی ہوئی نگاہون سے دیکھتے ہین۔ اور مسیحیت کا ایک بڑا حصہ دل ہی دل مین مسلمانونکی خوبیون کا معترف ہو گیا ہو۔ صرف یہ اثر ہے جسکے مٹانے کے لیے یہان مسلمانون کی تردید بڑے زور وشور سے کیجاتی ہے اور اساتذہ کی سب سے بڑی کوشش یہی ہو کہ طلبہ کے دلمین اسلام کی طرف سے ایک نفرت پیدا ہو۔

یہان بھی تعلیم کی قریب قریب وہی شان ہو جو فولڈا کے کالج مین بتائی گئی۔ یعنی ابتدائی تعلیم کے بعد رموز الٰہی معمۂ تثلیث کے حل۔ اقانیم ثلثہ کے باہمی رشتہ اور جوڑ۔ پھر دوسری تعلیم رہبانیت ترک لذات اور نفس کشی کی ہے۔ ہمارا ہونہار اور غیر معمولی ترقی کرنے والا طالبعلم یوحنا مسیحیت کے تمام رموز الٰہی فولڈا ہی مین حل کر چکا تھا۔ اور اپنی خداداد ذہانت سے اس اعلیٰ درجے کو پہونچگیا تھا کہ اپنے پروفیسرون اور مُدرّسون کے شکوک کو بھی دفع کر دیتا۔ بخلاف اس کے جو شکوک اور اعتراضات وہ پیش کرتا اُن کا جواب کالج کی پوری جماعت علما سے ملنا غیر ممکن تھا۔ یہان آکے اُس نے پہلے چند مہینے تو اُس مذہبی فلسفہ یا علم کلام کی تحصیل مین صرف کیے جو اسلام کی مخالفت کے لیے پڑھایا جاتا تھا۔ اس مین زیادہ تر زور اسی بات پر دیا گیا تھا کہ مسلمان ظالم جلاد خونریز اور ناخداترس ہین۔ دوسرے اُنکی تصویر ایک شہوت پرست عیش طلب

عہ اثینیہ یونان کا قدیم دارالسلطنت ہو جسکی خاک سے بڑے بڑے فیلسوف اور یگانۂ روزگار محقق وحکما پیدا ہوے تھے۔ اس شہر کو انگریزی مین ایتھنز کہتے ہین۔ مگر عرب لوگ اپنی زبان مین معرب کرکے اُسے اثینیہ کے نام سے یاد کرتے ہین۔

اور راحت پسند دُنیادار کی ہونی چاہیے۔ اسکے مقابلے مین مسیحیت روحانیت محض خدا ترسی کا زینہ اور نجات اُخروی کا سچا ذریعہ بتائی جاتی تھی۔

اس فلسفہ مین ترقی کر لینے کے بعد یوحنا نے تعلیم رہبانیت کی طرف توجہ کی۔ ایرنیوس اور مرقس دونون ہمراہیون نے اُسے اس چیز کی تعلیم سے بہت روکا۔ اور واقعی رہبانیت نفس کشی اور جسم کو طرح طرح کا آزار دینا اُسکے سن صورت حالت اور عورت ہونے غرض ہر چیز کے مخالف تھا۔ مگر علم کے شوق نے کسی کا مشورہ نہ قبول کرنے دیا۔ ایرنیوس اور مرقس اُسی طرح کتابی دنیا مین پڑے رہے اور یوحنا باوجود ایک سے بنے ہوئے مرد ہونے کے مدرسے کو چھوڑ کے خانقاہ مین داخل ہوا جو مدرسے سے ملی ہی ہوئی تھی۔ خانقاہ مین جاتے ہی اُسے یہ عجیب تماشا نظر آیا کہ مسیح مصلوب کی صورت کے سامنے لوگ طرح طرح کی آزاردہ وضعون مین نظر آرہے ہین۔ کوئی کھڑا ہو کوئی بیٹھا ہے۔ اور کوئی زمین پر پڑا ہوا ہے۔ مرشد۔ شیخ یا راہب اعظم کیطرف سے جو لوگ نگرانی اور تعلیم دینے کے لیے مامور ہین ہر طرف ٹہلتے ہین۔ اور جسے اصلی وضع سے ذرا بھی خلاف پاتے ہین بُری ہی بے رحمی سے پیٹنے لگتے ہین۔ بہت سے لوگ بیٹھے خاص الفاظ مین ضربین لگا رہے ہین۔ بعض نے اُن کرنون مین جو مسیح کی تصویر کے گرد جھلکائی گئی ہین نظر جما جما کے اپنی آنکھین ایسی بنالی ہین کہ اُن کی وحشت سُرخی اور غیر معمولی تیزی دیکھکے ڈر معلوم ہوتا ہو۔ ان مین سب سے آسان کام اُنھین لوگون کا ہو جو بیٹھے کوئی وظیفہ پڑھ رہے ہین۔ اور وظیفہ خوانی ہی سے اس ریاضت کدے کی ابتدا ہوئی ہے۔

یوحنا یہان کی حالت دیکھکے پہلے تو دلمین ڈرا لیکن ہمت ہار دینا اُسکے حوصلے کے خلاف تھا۔ مگر یہ سوچکے وہ کسی نہ کسی قدر بد دل ضرور ہوا کہ یہان تعلیم پانے والونمین اول تو کوئی عورت نہین دوسرے کوئی اُس سے زیادہ کم سن شخص اس جگہ نہین نظر آتا۔ آخر اُس کی تعلیم وظیفہ خوانی سے شروع ہوئی۔ چند ہی روز مین راتون کو بیداری اور ایک ہی وضع مین صلیب کو دیکھتے رہنے کے ذریعے سے اُسنے اپنی روحانی قوت بڑھانی شروع کر دی۔ اب یوحنا اپنے ہم سبق دوستون سے بھی کم ملتا ہے۔ شب و روز مین شاذ و نادر ہی کوئی ایسا وقت ہوتا ہو جب وہ مرقس یا ایرنیوس کے پاس آکے بیٹھ جاتا ہو۔ ایک سخت سینہ بند سے کس کس کے اور دبا دبا کے اُسنے اپنا اُبھرا اور شگفتگی پر آیا ہوا سینہ بہت پست کر لیا ہے۔ چہرے پر دلفریب تر و تازگی اور کرشمہ خیز شادابی کے عوض پژمردگی نمایان ہو۔ روز بروز جوانی اور شباب کی اُمنگین مٹتی جاتی ہین۔ اور اُنکی

جگہ ایک ناگوار روڑھاپن اور بدنما جھریان نمودار ہونے لگین۔ افسوس یہ ریاضتین پھراُن کے ساتھ بھوکا رہنا۔ اور کمزور قوت لایموت پر زندگی بسر کرنا اُسکی جوانی کے ساتھ حسن وجمال کو بھی مٹائے دیتا ہے۔

ایرنیوس سمجھاتے سمجھاتے تھک گیا مگر یوحنا اپنی ضد سے باز نہین آتا۔ اب اُسکے مزاج مین اُس اگلی شوخ طبعی زندہ دلی اور بشاشت کے بدلے غیر معمولی سکوت پیدا ہو گیا ہے۔ وہ جب کبھی وظائف سے فارغ ہو کے اپنے دوستون کے حجرے مین آکے بیٹھتا ہے تو گھنٹون خاموش رہتا ہے۔ اُسکی فطرت وطبیعت بدلجانے پر دونون ہمدرد حیران ہین۔ اور ایرنیوس جب پاس ہوتا ہے سمجھایا کرتا ہے۔ مگر وہ ان باتون کو اس کان سے سُن کے اُس کان سے اُڑا دیتا ہے۔ یہ بھی نہین پسند کرتا کہ جواب دینے کی زحمت گوارا کرے۔ ایک تھوڑے ہی زمانے کی ریاضت نے اُسے ایسا بنا دیا کہ بعض اوقات مجنونانہ باتین کر اُٹھتا ہے۔ بے سروپا جملے زبان سے نکل جاتے ہین عالم خیال مین ایسا مزہ ملنے لگا ہے کہ اپنے کو بھی بھول چلا ہے۔ اور زبان حال سے کہ رہا ہے ؎

ہم وہان ہین جہان سے ہمکو بھی کچھ ہماری خبر نہین آتی ؛

ایگنس کی یہ حالت دیکھکے ایک دن ایرنیوس نے مرقس کے سامنے ہاتھ ملکے کہا "مرقس افسوس ایگنس ہاتھ سے جاتی ہین"

مرقس "جاتی ہین! مین تو کہتا ہون کہ جا چکین"

ایرنیوس "پھر تم کوئی تدبیر نہین کرتے۔؟"

مرقس "مین کیا کر سکتا ہون۔ ایک ادنیٰ غلام کو آقا کے معاملات مین کیا دخل؟"

ایرنیوس "نہین مرقس تمہین بہت دخل ہے"

مرقس "مجھے! آپ کا یہ مطلب ہے کہ میرے مشورے سے اُنھون نے یہ زندگی شروع کی ہے؟ اگر آپ کا یہ خیال ہے تو بالکل غلط ہے۔ مین ان سب باتون کو لغو اور بیہودہ خیال کرتا ہون۔ اس کا نام روحانی ترقی نہین کہ انسان اپنے آپ کو مجنون بنالے۔ میرے عقیدے مین تو خدا شناسی کوئی اور ہی چیز ہے"

ایرنیوس۔ (حیرت سے) "یہ نہین تو پھر کیا ہے؟"

مرقس "خدا شناسی اس کا نام ہے کہ انسان خدا کے احکام کی پابندی کرے۔ جن بد اخلاقیون سے شرعاً وعقلاً روکا گیا ہے باز رہے۔ اور جن معتدل اور معمولی عبادتون کا مکلف کیا گیا ہے اُن کی

پابندی کرے - بس اتنی پابندی اخلاق و شرع کے بعد خدا کی قدرت کی قدر کرے - جائز لطفون سے لطف اُٹھائے - غیر ممنوع نعمتون سے مسرت حاصل کرے - اور یہ سمجھتا ہے کہ ان نعمتون اور ان مسرتون کو خدا نے بیکار نہین پیدا کیا ہے - درحقیقت اگر ہم کسی نعمت سے خدا کے شکر گزار ہو کے فائدہ اُٹھائین تو یہی سچی اور حقیقی عبادت ہے "

ایرینیوس - (حیرت سے مرقس کی صورت دیکھکے) "تو کیا مسلمانون کا یہی مذہب ہو ؟"

مرقس "بے شک - وہ جائز لذتون کو چھوڑنا - اور اُن عبادتون کو اختیار کرنا جو پیغمبر سے نہین ثابت ہین ناجائز سمجھتے ہین - اُن کا تو عقیدہ ہے کہ خدا نے ہمین دُنیا مین اسی لیے بھیجا ہے کہ اُسکی عطا کی ہوئی جائز مسرتون اور نعمتون سے شکر گزار ہو کے فائدہ اُٹھائین - اور اُن کو چھوڑ دینا خدا کے منشے اور قدرت کی اغراض کے خلاف ہے "

ایرینیوس - (نہایت متحیر ہو کے) "تو تم ان عبادت گزار راہبون کو کیسا سمجھتے ہو ؟"

مرقس "بہت بُرا - رہبانیت ہمارے مذہب مین حرام ہے "

ایرینیوس "تو تمہارا مذہب دُنیاداری سکھاتا ہے ؟"

مرقس "بے شک وہ ہمین مہذب اور متمدن دنیادار بناتا ہے - زناکاری - بدمعاشی - چوری اور دغابازی سے وہ روکتا ہے - اس لیے کہ ان باتون سے دنیاوی تہذیب و تمدن مین فرق پڑتا ہے - مگر ایک حسین عورت کے حُسن سے فائدہ اُٹھانا - عمدہ عمدہ لذیذ غذائین کھانا - اچھے کپڑے پہننا - عالیشان محلون مین رہنا - باغون اور چمنون کی نزہت و شادابی کے مزے لوٹنا جائز - اور خدا کا شکر ادا کرکے ہو تو ثواب ہے "

ایرینیوس "اچھا تو شراب کیون حرام ہے ؟"

مرقس "اسلیے کہ انسان اُسکے نشہ مین بُرے بھلے کی تمیز نہین کر سکتا - اُس سے ہر طرح کی بدتمیزیان اور ہر قسم کے فساد پیدا ہوتے ہین - اور تہذیب تمدن انسانی مین فرق پڑتا ہے "

ایرینیوس "اور سُور ؟"

مرقس "سُور ہمیشہ سے حرام تھا - تمام انبیاے سلف حرام بتاتے آئے - توراۃ اُس کی حرمت کی شہادت دے رہی ہے - حضرت مسیح نے بھی اُس کے جواز کا فتویٰ نہین دیا - اور اسی لیے ارضِ مقدس کے ابتدائی مسیحی اُسے حرام سمجھتے تھے - مگر تمنے رومی بُت پرستون کی تقلید مین بردستی اُسے حلال کر لیا - اور اسی وجہ سے اُس کی حلت کی کوئی مذہبی دلیل تم نہین پیش کر سکتے "

ایرینیوس "مگر میرا یہ سوال ہو کہ اسمین کیا برائی تھی جو تمہارے مذہب نے تمہین اس نعمت سے روکا؟"
مرقس "یہ کوئی نعمت نہین۔ اگر یہی نعمت ہے تو مین پوچھتا ہون کہ آپ نے کُتّے کے گوشت کی سی نعمت بے وجہ اور بے دلیل کیون چھوڑ دی؟ علاوہ برین اُسکے گوشت کو کہتے ہین کہ دیر ہضم اور غیر مفید ہے اور یہ بھی سُنا گیا ہے کہ اُس سے انسان مین بے حیائی کا مادہ پیدا ہوتا ہے۔ مگر ہمارے چھوڑنے کی زیادہ تر وجہ یہ ہو کہ اُسے خدا نے تمام انبیاے سلف کے ذریعے سے ناجائز اور حرام بتایا"
ایرینیوس "خیر۔ مگر اس صورت مین تو تمہارا اور زیادہ فرض ہو کہ اگینس کو اس امر سے روکو"
مرقس "مین تو کہہ چکا کہ مجھے اس مین دخل دینا گستاخی ہے۔ آپ البتہ روکیے تو ہو سکتا ہو اسلیے کہ قدیم محسن اور پُرانے ساتھی ہین"
ایرینیوس "مرقس مین سچ کہتا ہون کہ اگینس کے دل پر جتنا تمہارے مشورے کا اثر ہوتا ہے میرا نہین ہوتا۔ اور اگر تم بُرا نہ مانو تو کہون کہ اس بارے مین مجھے اگر کسی پر حسد آتا ہے تو تم پر"
مرقس۔ (مسکرا کے) "آپ مجھ پر حسد نہ کیجیے۔ مین ایک معمولی غلام ہون۔ اور اسی رتبہ پر رہنا چاہتا ہون۔ تاہم جہان تک میرے امکان مین تھا کہا۔ لیکن اُنھون نے بالکل خیال نہ کیا"
ایرینیوس "اچھا۔ ابکی جب اگینس سے ملاقات ہوگی مین پھر کہونگا۔ اور بہت زور دیکے بلکہ اپنی پوری قوت اس امر مین صرف کر دونگا۔ مگر وعدہ کرو کہ تم بھی میری تائید کرو گے"
مرقس "مین تو خدا سے چاہتا ہون کہ ان باتون سے باز آجائین جسقدر ہو سکتا تھا کہا۔ اور جس حد تک زبان یاد ری دیگی پھر کہون گا۔ مگر شروع آپ ہی کیجیے گا"
ایرینیوس "بہتر"

اس قرارداد کے بعد دونون اگینس کو ان ریاضتون سے باز رکھنے کی تدبیرین در موقع ڈھونڈھنے لگے۔ مذکورہ مشورے کو آٹھ نو روز گزرے تھے کہ ایک اتوار کی رات کو اگینس ان دوستون کے پاس بیٹھی تھی۔ سردی کا زمانہ تھا۔ برف پڑ رہی تھی۔ اور میلی میلی چاندنی کی طرف دیکھتے ڈر معلوم ہوتا تھا۔ سب لوگ اپنے اپنے حجرون مین دبکے ہوے تھے۔ اور یہان ایرینیوس اور مرقس بھی موٹے موٹے کملون مین لپٹے تھے۔ مگر سب کے خلاف اگینس ایک معمولی چادر اوڑھے تھی اور موجودہ زمانے کی عادت کے مطابق خاموش اور اپنے افسردہ و پژمردہ چہرے کو جھکائے ہوے تھی۔ اب اُسکی آنکھون سے بھی ریاضت کی سُرخی و وحشت نمایان ہو چلی ہے جنکو اس وقت زیتون کے تیل کی روشنی مین کسیوقت اد پر اُٹھا دیتی ہے تو ساتھیون کے دلون پر بھی ایک قسم کا

مقناطیسی اثر پڑجاتا ہے۔ اور یکایک متاثر ہو کے سر جھکا لیتے ہین۔ اسی حالت مین اگنیس نے چادر ذرا سنبھال کے اوڑھی۔ اور بولی "آج جو ریاضت کم ہوئی ہے تو سردی معلوم ہوتی ہے۔"

مرقس "اچھا تو مین آگ روشن کیے دیتا ہون۔"

اگنیس نے ایک سادگی اور بے پروائی کے ساتھ کہا "نہین اسکی ضرورت نہین۔ اب مجھے ان لذتون سے کیا واسطہ؟"

ایرنیوس۔ (مرقس سے) "نہین۔ تم آگ روشن کردو۔"

اگنیس نے پہلی مرتبہ تو منع کیا تھا۔ مگر پھر کچھ نہ بولی۔ مرقس نے اُٹھ کے آگ روشن کی۔ اُسے خوب پھونک کے اور مشتعل کر کے حجرے کو گرم کیا۔ مگر اگنیس مراقبہ مین ہے۔ اور گویا خبر ہی نہین کہ یہان کیا ہو رہا ہے۔

ایرنیوس دیر سے اس حالت کو غور سے دیکھ رہا تھا۔ آخر نہ رہا گیا۔ ذرا آگے بڑھ کے اور ہاتھون کو آگ سے گرم کر کے بولا "اگنیس۔ یہ تمہاری کیا حالت ہو چلی ہے؟ مسیح کے لیے ذرا آپ کو سنبھالو" اگنیس نے اس کا کچھ جواب نہ دیا۔ اور ایسا معلوم ہوا کہ جیسے یا تو سُنا ہی نہین یا ٹالتی ہے۔

ایرنیوس "افسوس۔ اب مین اس قابل بھی نہ رہا کہ تم میری بات کا جواب دو؟"

اگنیس۔ (چونک کے) "نہین۔ ایسا نہ کہیے۔ اس علمی منزل مقصود کا راستہ مجھے آپ ہی نے دکھایا۔ مین تو آپ کی ممنون احسان ہون۔"

ایرنیوس "احسانمندی یونہین ظاہر کیجاتی ہے کہ بات کا جواب تک نہ دیا جائے؟"

اگنیس "معاف کیجیے۔ فادر لزارس۔ مین اب اس قابل ہی نہین ہون ـــــ"

ایرنیوس "قطع کلام ہوتا ہے۔ اب مین وہ پُرانا لزارس نہین ہون۔ مجھے ایرنیوس کہیے۔"

اگنیس "تو مین بھی تو وہ پرانی اگنیس نہین ہون؟ آپ نے میرا نیا اور عزیز نام یوحنا کیون چھوڑ دیا؟"

ایرنیوس "بے شک میری غلطی تھی۔ ہان تو آپ کس قابل نہین ہین؟"

یوحنا "اس بات کے کہ آپ لوگون مین اُٹھون بیٹھون اور بولون چالون۔ میرے خیالات کی کچھ عجب حالت ہو گئی ہے۔ جن چیزون کی طرف ریاضت کے وقت خیال جمایا جاتا ہے وہ دل و دماغ مین اس قدر بس گئی ہین کہ بار بار نظر کے سامنے آجاتی ہین۔ اور عام دنیاوی اور اخلاقی اُمور مین میرا خیال کچھ ایسی کمزوری دکھانے لگا ہے کہ توجہ کسی طرف ہوتی ہے اور دل کسی طرف

خیال مین کچھ ہوتا ہو اور مُنہ سے کچھ نکلتا ہے "

ایرنیوس" تو یہ حالت آپ کو پسند ہے ؟"

یوحنا" پسند تو کیونکر کہون۔ مگر ہان دنیاوی امور مین کچھ بے لطفی سی پیدا ہو چلی ہے "

ایرنیوس" تو مسیح کے لیے اپنی اس حالت کو چھوڑ دو "

یوحنا۔ (تھوڑی دیر خاموش رہ کے) " تو کیونکر چھوڑون ؟ میرے بس کی بات ہو ؟"

ایرنیوس" بے شک اگر اس ریاضت و محنت کو کم کر دو تو یقیناً یہ بات جاتی رہے گی "

جب تقریر یہانتک پہونچی اور ان باتون کی طرف یوحنا یا اگینس کی کسی قدر توجہ پائی گئی تو مرقس نے جرأت کر کے کہا " حضرت۔ اگرچہ میری وقعت ایک غلام سے زیادہ نہین۔ اور ان اُمور مین میرا دخل دینا گستاخی ہے لیکن اگر اجازت ہو تو جو خیالات اس امر کے متعلق میرے دل مین ہین اُن کو بھی عرض کرون "

یوحنا" بے شک بیان کرو۔ مین خوشی سے سُنون گا "

مرقس" کیا روحانی کمال اسی کا نام ہے کہ انسان مین انسانیت کے جوہر کم ہو جائین۔ ؟"

یوحنا" ہان انسانیت کے جوہر کم ہون اور روحانیت اور ملکوتیت کے اوصاف پیدا ہون "

مرقس" تو شاید ملکوتیت کے اوصاف یہ ہون گے کہ ہوش و حواس بجا نہ رہین عقل ٹھکانے نہ رہے۔ نیک و بد کے امتیاز کی قوت کم ہو جائے۔ اور انسان مجنونون کی وضع و حالت مین نظر آئے۔ کیون ہے نا ؟"

یوحنا۔ (سوچ کے) " نہین۔ ایسا تو نہین ہو سکتا "

مرقس" مگر جس کمال کو آپ نے حاصل کرنا شروع کیا ہو اُس کا نتیجہ تو مجھے کچھ ایسا ہی نظر آتا ہے "

اس کے جواب مین یوحنا دیر تک خاموش اور سر جھکائے رہا۔ پھر بولا " اچھا تمہارے نزدیک روحانی کمال کس چیز کا نام ہے ؟"

مرقس" مین تو روحانی کمال اور انسانی کمال دونون کے ایک ہی معنے سمجھتا ہون "

یوحنا" اور وہ ہے کیا چیز ؟"

مرقس" یہی کہ انسان قوائے انسانی مین ترقی کرے۔ خواہشات کو اعتدال پر لائے۔ ایک محدود حصۂ زندگی خدا اور اپنے خالق کی خدمت مین صرف کرے اور باقی زندگی اُسی غرض کی نذر کر دے جسکے لیے خدا نے اُسے پیدا کیا ہے "

یوحنا: اور وہ غرض کیا ہے ؟"

مرقس: "یہ کہ خدا نے جہان اُسے بھیجا ہے وہان خوشی اور ترقی کے ساتھ رہے۔ جس باغ کا باغبان بنایا ہے اُس کی باغبانی کرے۔ اُسکی آراستگی و سرسبزی مین مشغول رہے اور ثابت کرے کہ اُسکے یہان بھیجنے سے فطرت آلہی کا جو منشا تھا پورا ہوا۔"

یوحنا نے اس جواب پر تھوڑی دیر تک غور کیا۔ ایک لحظہ متردد و متفکر رہ کے اُسنے سر اُٹھایا اور کہا "صاف صاف الفاظ مین بتاؤ کہ انسان دنیا مین آکے کیسے کام کرے؟ اور وہ کونسی باتین ہین جنسے خدا خوش ہوگا؟ یا تمہاری اصطلاح مین فطرت الہی کی غرض پوری ہوگی؟"

مرقس: "ہر سامان مسرت سے لطف حاصل کرے۔ ہر دلچسپی کی چیز کو بے خوف و خطر برتے۔ عالیشان قصر و ایوان بنائے۔ روح افزا اور فرحت بخش باغ لگائے۔ دولت مندی کے ٹھاٹھ دکھائے۔ اور جو جذبات خدا نے دل مین پیدا کیے ہین اُن کو آزادی کے ساتھ پورا کرے۔ عمدہ کھانا کھائے۔ عمدہ لباس پہنے۔ اور حسین و خوبرو معشوقون کو صحبت مین رکھّے۔ اسلیے کہ یہ جنت کی نعمتون کی تصویرین ہین جنکو حاصل کرکے انسان اُس روحانی مرکز عیش سے بھی مانوس ہوسکتا ہے۔ یہ وہ امور اور صناعیان ہین جنسے انسان خدا کی خدائی مین چلا دیگا۔ اُسکی وسیع زمین کو آباد کرکے قدرت کی سادگی پر اپنی صناعی کے نقش و نگار بنائے گا۔ اور یہی غرضین ہین جنکے لیے خدا نے اسے دُنیا مین بھیجا ہے۔ اِن باتون کو اگر خدا کا شکر گزار ہوکے اختیار کرے گا تو مین کہتا ہون کہ جائز و مباح ہونے کے علاوہ اُسے ثواب بھی ــــــ"

یوحنا۔ (حیرت سے چونک کے) "ثواب! یعنے اِن امور سے خدا خوش ہوگا؟ اور اُس ابدی عالم مین اُسکا درجہ بڑھائے گا؟ بڑی حیرت کی بات ہے۔"

مرقس: "بے شک ثواب ہوگا۔"

یوحنا: "یہ تو نقولائتیؔ عقیدہ ہوگیا کہ انسان کو جسم پر مالک و متصرف ہونے کے لیے شہوت پرستی

ؔ نقولائتی مسیحیون کا ایک فرقہ ہے جسے وہ مبتدع بتاتے ہین۔ یہ بہت قدیم زمانے اور رابتدائی رسولون ہی کے عہد مین پیدا ہوا تھا۔ اس کا بانی نقولس نام ایک شخص تھا جسکی طرف یہ فرقہ منسوب ہے۔ نقولس انطاکیہ کا ایک یہودی الاصل شخص تھا جو مسیحی ہونے کے بعد ڈیکنون یعنے تبلیغ دین کرنے والو نمین لیا گیا۔ اور آخر دین عیسوی مین اجتہاد کرکے ایک جدید مذہب اور جدید فرقہ کا بانی بن گیا۔

مین غرق ہوجانا چاہیے"

مرقس "یہ جس فرقے کا آپ نے نام لیا اُس سے تو مین نہین واقف۔ مگر اتنا کہونگا کہ جو عقیدہ آپ نے بیان کیا اُس مین بھی مسیحی ریاکاری کی پوری شان موجود ہے"

یوحنا "وہ کیونکر؟"

مرقس "اسطرح کہ یہ عقیدہ مسیحیون کے عام اصول کے خلاف اگرچہ شہوت پرستی اختیار کرنے کی تعلیم دیتا ہے مگر یہ عام غلطی اس مین بھی موجود ہے کہ انسان اپنے جسم پر قدرت وتصرف حاصل کرے اور یہ ہمارے نزدیک خدا کے منشے اور فطرت تخلیق کے خلاف ہے۔ ہمارا اعتقاد تو یہ ہے کہ دُنیا کی تمام نعمتون کو اپنے اور اُن کے خالق کا شکریہ ادا کرکے برتو۔ مگر اس اعتدال کے ساتھ کہ خدا کو نہ بھولجاؤ۔ اسکے لیے ایک مختصر عبادت بتادی گئی جس کی پابندی کروگے تو اُس پروردگار عالم کا خیال کبھی دل سے نہ اُترے گا۔ بس اُس عبادت مین زندگی کا تھوڑا وقت صرف کرنے کے بعد اپنی زندگی کا پورا وقت دُنیا کی نذر کردو۔ خود بھی ترقی کرو اور اُسے بھی ترقی دو۔ اور ہر قسم کی لذتون اور مسرتون سے لطف اُٹھاؤ۔ مگر اُس مین بھی یہ شرط ہے کہ اعتدال کے ساتھ۔ یعنے اول تو اتنی زیادتی نہ ہو کہ وہ معینہ ومفروضہ عبادت بھی چھوٹ جائے۔ دوسرے ایسی بے احتیاطی نہ ظاہر ہو کہ دُنیا کے امن وامان مین فرق پڑجائے اور فتنے اُٹھ کھڑے ہون"

یوحنا "تو تمھارے نزدیک ہر طرح کی عیش پرستی جائز اور ثواب ہے۔؟"

مرقس "بالکل۔ مگر اُنھین مذکورہ شرطون کے ساتھ"

یوحنا "یہ اصول غالباً تمھین ایرنیوس نے بتایا ہوگا؟ (ایرنیوس کیطرف دیکھکے) مجھے آپ سے ایسی اُمید نہ تھی۔ اگر آپ نے دین کی مقتدائی اور رہبانیت کی زندگی چھوڑدی تو خیر اچھا کیا مگر ایسا تو نہ کیجیے کہ اس قسم کے شیطانی اصول سکھا سکھا کے لوگون کو بہکانے لگیے"

ایرنیوس جو ابھی تک خاموش بیٹھا سُن رہا تھا۔ اور ارگینس کے دلفریب چہرے پر نظر جمائے گویا اپنے صفحۂ دل پر اُسکی پیاری تصویر کھینچ رہا تھا۔ یوحنا کے اس اعتراض پر کچھ کہنے کو تھا کہ مرقس نے اُسے روک کے اور جوش وخروش کے ساتھ بلکہ کسی قدر ناراضی کے تیورون سے اور ناگواری کے لہجے مین کہا "حضرت۔ اس سے ایرنیوس کو کیا تعلق؟ یہ تو خاص مسلمانون کا عقیدہ اور میرا مذہب ہے۔ میرے سامنے اسے آپ شیطانی عقیدہ نہ فرمائیے"

یوحنا۔ (سراپا حیرت بنکے) "تمہارا خیال ہے کہ یہ مسلمانون کا اعتقاد ہے؟"

مرقس۔ "بے شک۔ اور مین آپکو یقین دلاتا ہون کہ بغیر اس اعتقاد کے تسلیم کیے اور اس اصول کے اختیار کیے عیسویت بھی دُنیا مین کبھی ترقی نہ کریگی"

یوحنا۔ (عذر خواہی کے لہجے مین) "مرقس مجھے معاف کرو۔ مجھے خبر نہ تھی کہ یہ تمہارا مذہبی اعتقاد ہے مگر اب تک تعجب مین ہون کہ کوئی مذہب اس اصول کو کیونکر اختیار کر سکتا ہے۔؟"

مرقس۔ "جو مذہب سچا ہوگا اور ساری دنیا کا عام مذہب بننا چاہتا ہوگا۔ وہ مجبور ہے کہ اسی اصول کی تعلیم دے۔ یہ زبردستی کی نفس کشی اور لذتون کا ترک کر دینا اگر جزو مذہب بنا دیا جائے تو آپ ہی بتائیے کہ کون آدمی پیروی کریگا۔ مین سچ کہتا ہون کہ مسیحی کلیسا والون نے اپنا ریاکاری کا جال ڈالنے کے لیے یہ باتین اختیار کر لی ہین۔ اگر اسی چیز کا نام مسیحیت ہے جو آپ نے اختیار کی ہی اور جس کو آپ نے مسیحیت کا لازمی اعتقاد بتایا تو مین پوچھتا ہون کہ اسوقت تک آپ نے دُنیا مین کے مسیحی بنائے؟ آپ کے امرا۔ دولت مند۔ اور بادشاہ عیش پرستی مین مشغول ہین سوداگر دولت کی ہوس مین زندگی تلخ کر رہے ہین۔ سپاہیون نے قتل وخون اپنا پیشہ کر لیا ہی۔ اسی کا نام مسیحیت ہی؟ اگر آپ اپنی اس خانقاہ کی مسیحیت کو پھیلائین اور اس اصول کو جزو لازمی بنا دین تو سوائے چند خاص لوگون کے سب چھوڑ کے الگ ہو جائینگے۔ عام لوگ اسی وقت تک عیسائی ہین جب تک آپ خود کو فرشتہ بنا کے اُن سے اپنے قدم چومواتے۔ اور مسیح کے خون کو کفیل بنا کے اُنسے نجات کا وعدہ کر دیا کرتے ہین"

یہ باتین سُنکے یوحنا نے بحر فکر کے دریا مین ایک غوطہ لگایا۔ اور دیر کے بعد اپنی خوبصورت آنکھین جنھین ریاضت نے سُرخ اور وحشتناک بنا دیا تھا اوپر اُٹھائین اور کہا "مین نے سُنا ہی کہ مسلمانون کے مذہب مین شراب حرام ہے۔ اگر تمہارا یہی اصول ہے تو پھر ایسی پُر لطف چیز کیون حرام ہوئی جسکے بغیر دنیا کی ہر لذت آدھی ہے؟"

مرقس۔ "مین نے پہلے ہی بیان کر دیا کہ ہمارے مذہب نے ہمین ہر اُس چیز سے روک دیا ہے جس سے فتنہ پیدا ہو۔ شراب سے زیادہ فتنہ انگیز کون چیز ہوگی جسکے نشہ مین انسان کو نہ اپنا پرایا سوجھتا ہے اور نہ نیک و بد؟"

یوحنا۔ "اچھا یہ نہ سہی۔ مگر غالباً تمہارے نزدیک نکاح کی ضرورت نہ ہوگی جس کا جس سے جی چاہے تعلق پیدا کر لے۔ اس اصول کا تو یہی تقاضا ہے؟"

مرقس۔ (ہنس کے) "کیا اسمین آپ کے نزدیک کسی فتنے کے پیدا ہونے کا اندیشہ نہین ؟"

یوحنا۔ "کیا اندیشہ ہی جب دونون راضی ہونگے تو کیون جھگڑا ہونے لگا ؟"

مرقس۔ "اگرچہ گستاخی ہے مگر اب مین یہ کہنے پر مجبور ہون کہ ہنری اور ایرینیوس کے تعلقات کو یاد کیجیے۔ آپ کی رضامندی یا نارضامندی کا اس جھگڑے پر کیا اثر پڑ سکا ؟"

یہ جواب اور پتے کی بات سُنکے یوحنا کے چہرے پر ایک دلفریب شرم نمودار ہوئی۔ نادم ہوکے نظرین نیچی کر لین۔ اور ایرینیوس نے خوش ہوکے بلکہ مُسکرا کے مرقس کیطرف دیکھا اور اشارہ کیا کہ "بغیر کوئی نتیجہ حاصل کیے اپنی بحث نہ ختم کرنا"۔ جب یوحنا نے دیر تک سر نہ اُٹھایا تو مرقس نے وہی اپنے معمول کے موافق ادب کے ساتھ پوچھا "اب تو غالباً آپ نے میرا اصول تسلیم کر لیا ہوگا ؟"

یوحنا۔ (پھر متوجہ ہوکے) "بس اب اس بحث کو جانے دو۔ اپنا اپنا خیال اور اپنا اپنا مذہب ہی"

مرقس۔ "اس حد تک گستاخی کی جرأت دلانے اور اتنی بحث کے بعد اگر آپ نے ان باتون کو یون بے پروائی سے ٹالدیا تو میری بڑی دلشکنی ہوگی۔ آپ کو اس بحث کے نتیجے کے مطابق اپنی زندگی مین ترمیم کرنی چاہیے"

یوحنا۔ "مرقس اب زیادہ اصرار نہ کرو۔ یہی سمجھ لو کہ ان ریاضتون کیطرف مین نے مذہبی عقیدے کیوجہ سے نہین بلکہ علمی ترقی کے خیال سے توجہ کی ہے۔ اس سے تو تمکو بھی انکار نہ ہوگا کہ روحانیات کا ایک علم ہے جو اسی قسم کی نفس کشیون اور جسمانی تکلیفون کے ذریعے سے حاصل کیا جاتا ہے۔ مین نے اُس علم کے حاصل کرنے کیطرف توجہ کی ہے۔ اور تمھارا یہ کام نہ ہونا چاہیے کہ مجھے اُس سے روکو"

آقا کے اتنے اصرار پر مرقس کے سے مہذب خادم کو زیادہ ضد کی جرأت نہ ہو سکتی تھی۔ ایک مایوسی کے ساتھ خاموش ہوگیا اور گویا اپنی کوشش مین عاجز و لاجواب تھا۔ اسکی یہ حالت دیکھکے ایرینیوس نے زبان کھولی۔ اور اپنے آپ کو ذرا آگے بڑھکے اور یوحنا کے قریب ہوکے کہا "مسیح کے لیے ان باتون سے باز آؤ جب دنیا نظر مین ہیچ ہوگئی۔ اور دل مین وہ جذبات ہی نہ باقی رہے جنسے کوئی لطف اُٹھایا جاتا ہے۔ تو پھر زندگی کا کیا مزہ رہا ؟"

یوحنا۔ (لاپروائی سے) "مین نے تو جو کچھ کرنا تھا اختیار کر لیا۔ اور اب ممکن نہین کہ اس روحانی تعلیم اور ان ریاضتون کو چھوڑ دون"

ایرینیوس "ایگنس۔ مین تمہین مسیح کا اور اُس مقدس مریم عذرا کا واسطہ دلاتا ہون کہ اِس ظلم سے باز آؤ۔ تمہین میرے دل کی حالت نہین معلوم۔ افسوس مین زندگی سے ہاتھ دھو چکا ہون یہ تمہارے ہی لیے مین نے دین اور دُنیا کو چھوڑ کے اپنے آپ کو بیکار محض بنا لیا ہے ــــ"

یہ غیر معمولی اور خلاف اُمید جملے سُنکے یوحنا یا ہماری دلفریب نازنین ایگنس نے اپنی نشیلی مستانہ مگر ریاضت کے سبب سے گویا جوش پر آئی ہوئی آنکھین ایرینیوس کے چہرے پر جمادین۔ جنسے ساعت بساعت زیادہ حیرت نمودار ہوتی جاتی تھی۔

مگر ایرینیوس نے اسکا خیال بھی نہ کیا۔ اور اپنی گفتگو کا سلسلہ آگے بڑھایا "ایگنس مین دل ہی دل مین تمہاری پرستش کرتا ہون۔ عشق نے دیوانہ کرکے مجھے پُرانا روم و یونان کا بُت پرست بنا دیا ہے۔ اور اے پیاری ایگنس تم میری معشوقہ اور دیوی وینس ہو۔ تم ہمیشہ اور ہر گھڑی میرے دل کو اپنے حُسن کی کرنون سے گرماتی رہتی ہو۔ آہ! ان باتون کا تمہین خیال بھی نہ آتا ہوگا۔ اور کبھی نہ جانا ہوگا کہ میرے اس شکستہ اور چاک چاک دل مین کیا ہے ــــ"

اب مرقس بھی تمام خیالات کو بھول کے ایرینیوس کیطرف حیرت سے دیکھ رہا ہے۔ اور ایگنس کے تیورون پر غصہ اور بے انتہا برہمی کے آثار نمایان ہین۔ لہو مین ڈوبی ہوئی اور پُر آشوب آنکھون سے شعلے نکل رہے ہین۔ خون نے سخت چکر کھایا ہے۔ اور ریاضت کی تکلیفون سے مُرجھائے ہوئے چہرے کو غیظ و غضب نے غیر معمولی طریقے سے چمکا کے لال بھبوکا کر دیا ہے۔ مگر ایرینیوس کو کچھ نہین سوجھتا۔ کسی بات کی فکر ہی نہین۔ اُسی از خود رفتگی اُسی جوش و خروش سے اپنے جذبات عشق ظاہر کیے جاتے ہین :ــــ

"پیاری ایگنس۔ تمہین بتاؤ کہ تمہارے بغیر مین کیا کرون گا؟ اپنی ساری عزت تمہاری نذر کر چکا۔ میری ہر چیز تم پر قربان ہو چکی۔ اب یہ جان باقی ہے۔ اگر یہ زندگی جو تمنے اختیار کر لی ہے نہین چھوڑتی ہو تو لو اِسے بھی لو۔ اور میرا فیصلہ کر کے خانقاہ مین جاؤ۔" یہ کہکے ایرینیوس نے اپنا سر ایگنس کے آگے بڑھا کے جھکا دیا۔

ایگنس کو اگرچہ اِن باتون سے بے انتہا تکلیف ہوئی تھی۔ اور اُسکی برہمی کی کوئی انتہا نہ تھی مگر اُسی نفس کشی سے مدد لے کے جسکی ان دنون مشق کر رہی ہے ضبط کیا۔ اور ایک لاپروائی کے لہجے مین بولی "دیکھیے سنبھلیے۔ اور ہوش و حواس کی باتین کیجیے۔"

ایرینیوس "ہوش و حواس کہان؟ اے پیاری اور جان کی مالک نازنین! عقل و ہوش

جو کچھ تھے سب تیرے ان آتشین رخسارون اور ان نیلگون آنکھونکی نذر ہو چکے" یہ کہکے جوش مین آگے بڑھے کہ ایگنس کو بے اختیار گلے سے لگا لین۔ مگر اُس نے دونون ہاتھون سے روکا اور نہایت ہی غصے کے لہجے مین بولی۔" فادر لنزارس ــــــ"

ایرنیوس۔ (سہم کے)" پھر وہی نام لیا! خدا کے لیے اس کو زبان پر نہ لاؤ۔ مجھے اسکے خیال سے بھی ڈر معلوم ہوتا ہے"

ایگنس۔" آپ کو اس نام سے تو ڈر معلوم ہوتا ہے اور اس کی پروا نہین کہ "ایگنس" کا پُرانا نام میرے لیے کسقدر اندلیشہ ناک ہے؟"

ایرنیوس۔" معاف کرو (قدمون پر گر کے) مسیح کے لیے معاف کرو۔ عشق نے میری عقل ٹھکانے نہ رکھی تھی۔ اب اسکے بعد سے ہمیشہ یوحنا ہی کہونگا"

ایگنس۔" مگر نہین۔ اسوقت ضرورت ہی کہ آپ وہی فادر لنزارس رہین اور مین ایگنس رہون"

ایرنیوس۔" اوہ! پھر تمنے وہ نام لیا۔ پیاری ــــ"

ایگنس۔ (برہمی کے ساتھ ڈانٹ کے)" پھر وہی ناپاک لفظ جس سے منع کیے جا چکے ہو! خیر سنو۔ مین تمہین ایک دفعہ سمجھا چکی۔ اور پھر کہتی ہون کہ ان باتون کو چھوڑ دو اور یہ خیال دلسے نکال ڈالو"

ایرنیوس۔" نکال ڈالو! کیونکر نکال ڈالون؟ (سینہ آگے بڑھا کے) لو تمہین چاک کر کے نکال ڈالو"

ایگنس۔ (ہاتھون سے پیچھے ڈھکیل کے)" آدمی بنو۔ اور مین اسوقت یہ کہنے پر مجبور ہون کہ اب مجھ سے تم سے کوئی علاقہ نہین۔ مین نے تمہارا بہت ادب کیا۔ اور آخر تک تمہارا پاس و لحاظ رکھا۔ مگر نہین تم اسکے مستحق نہ تھے۔ اب بہتر یہ معلوم ہوتا ہے کہ میرا تمہارا ساتھ نہ رہے مجھے اپنے روحانی اشغال سے فرصت بھی کم ہوتی ہے۔ لہذا اب آج سے یہ اتنی ملاقات جو ہفتہ مین ایک آدہ مرتبہ ہو جاتی ہے یہ بھی موقوف"

ایرنیوس۔" ارے یہ نہ کہو۔ ابھی تھوڑی ہی دیر مین تڑپ کے مرجاؤن گا!"

ایگنس۔" اگر تمہاری موت یونہین لکھی ہو تو مر جاؤ۔ تمہارے لیے مین خانقاہ کو چھوڑ کے روسیاہی نہین حاصل کر سکتی۔ بس اب جاؤ۔ اور جسقدر جلد ممکن ہو میرا پیچھا چھوڑ دو۔ مجھے یہ خبر نہ تھی کہ تم بدکاری پر اسقدر آمادہ ہو"

ایرنیوس۔" پیاری ایگنس ــــ"

ایرینیوس کی زبان سے اتنا ہی لفظ نکلا تھا کہ ایگنس اُٹھ کے چلی - اور حجرے کا دروازہ کھولنے کو تھی کہ مرقس نے ادب و شائستگی کے ساتھ بڑھ کے کہا "ایک بات میری بھی صرف ایک بات"

ایگنس نے رُک کے اُسکی طرف دیکھا - اور گویا زبان حال سے کہا "کہو"

مرقس "ایرینیوس کے بدتمیزی کے عشق اور آپکے مزاج کی برہمی نے یہ نتیجہ پیدا کیا کہ آپ نے یہان آنے سے صاف الفاظ مین انکار کر دیا"

ایگنس "بےشک اب میرا یہان آنا بےلطفی سے خالی نہین - اور بالکل خلاف مصلحت ہے"

مرقس "مین بھی کہتا ہون کہ ایسا ہی ہے - مگر اب یہ فرمائیے کہ مین یہان رہ کے کیا کرونگا؟ مین صرف آپکی خدمت بجا لانے کے لیے ہون - جب آپ ہی نہین تو مین یہان کیون پڑا رہون؟ بہتر ہوگا کہ مجھے آزاد کر دیجیے"

ایگنس - (ذرا سوچ کے) "تم وہان خانقاہ مین آکے مجھ سے ملا کرو"

مرقس "صرف ملنے سے حاصل؟ آپ کی خدمت کرنا تو نہ نصیب ہوگا؟ جو میرا فخر ہے - اور جسکے لیے ہون"

ایگنس "اچھا تعلیم مین ترقی کرو"

مرقس "اس سے فائدہ؟ مین نے تو صرف دکھانے کے لیے مدرسے مین نام لکھوا لیا ہے - ورنہ ان مذہبی علوم کے سیکھنے سے مجھے کیا غرض جو میرے عقائد کے خلاف ہین؟ آپ نے دُنیا کو چھوڑ ہی دیا - خانقاہ سے نکلنے کے بعد بھی مین سمجھتا ہون کہ آپکی خدمت گزاری سے محروم رہونگا اسلیے کہ اُسوقت آپ کچھ اور ہی ہونگے - نہ یہ خیالات ہونگے اور نہ یہ حالت - بلکہ میرے نزدیک آپ مین انسانیت کے وہ جوہر ہی نہ باقی رہین گے جو اب ہین"

ایگنس - (مسکرا کے) "نہین ایسا نہ سمجھو - مین نے ان علوم کیطرف صرف تحصیل علم کی غرض سے توجہ کی ہے - ورنہ مجھے ان چیزون کو اپنی زندگی کا دستور العمل بنانا نہین مقصود ہے مین وعدہ کرتا ہون کہ خانقاہ سے نکل کے پھر ویسا ہی ہو جاؤن گا جیسا کہ اب ہون - اور تم میری کسی حالت مین فرق نہ پاؤگے"

مرقس "یہ کیونکر ممکن ہے؟ جب روحانیات کا ذوق پیدا ہوگا؟ اور خیالی عالم مین انسان کو مزہ ملنے لگے گا - تو پھر ان دُنیاوی باتون اور صحبتون سے کیا علاقہ رہ سکتا ہے؟"

ایگنس "یقین جانو کہ مین خانقاہ سے نکلتے ہی ریاضت کو چھوڑ دونگا - ہان تعلیم کے زمانے

مین البتہ مین تم سے ملنے کے قابل شاید نہ رہون۔ مگر فراغت کے بعد ہرگز ایسا نہ ہوگا۔"

مرقس۔ (مایوسی کے ساتھ) "مجھے یقین نہین آتا۔"

ایگنس۔ "تمکو یقین کرنا چاہیے۔ اور اچھا مین آج اسی وقت جاکے ایک اقرارنامہ لکھ کے بھیجونگا جسمین میرا یہ قول صاف لفظون مین لکھا ہوگا۔ تم اُسے اپنے پاس رکھنا۔ اور خانقاہ سے نکلنے کے بعد میرے اقرار مین ذرا بھی فرق پانا تو اُسے میرے سامنے پیش کر دینا۔ مرقس یہ خوب جانو کہ اتنے تجربے کے بعد صرف تمہین ایک پورے اُترے ہو۔ اور ویسے ہمدرد دوست ہو جیسا کہ مین چاہتا ہون۔ مین نے صرف تھوڑے دنون کے لیے تمہین اپنے ساتھ نہین لیا ہے بلکہ زندگی بھر کے لیے۔ میری تمہاری زندگی ایک دوسرے کے ساتھ وابستہ ہے۔ لہذا تم مجھے نہ چھوڑو۔ اور میرے اقرار پر اطمینان کرو۔"

اسقدر کہکے ایگنس چلی گئی۔ اور ایرنیوس نے زور سے سینے پر ہاتھ مار کے کہا "آہ۔ ایرنیوس سے زیادہ بدنصیب دُنیا مین کوئی نہ ہوگا۔ اور اے مرقس تجھ سے زیادہ کوئی خوش نصیب نہین۔"

مرقس۔ "مین آپ کا ایک ادنیٰ غلام ہون۔ میری نسبت تو ایسے خیالات نہ ظاہر کیجیے۔ کوئی سُنے گا تو کیا کہے گا؟"

ایرنیوس۔ "مرقس! سوا تیرے مجھے کسی شخص پر حسد نہین آتا۔ یہ لفظ کبھی نہ بھولینگے کہ میری تمہاری زندگی ایک دوسرے کے ساتھ وابستہ ہے۔ کیا اِس سے بھی بڑی کوئی خوش قسمتی ہو سکتی ہے؟"

مرقس۔ "مجھ پر بدگمانی نہ کیجیے۔ مین آپ کو پھر یاد دلاتا ہون کہ ایک ادنیٰ غلام ہون۔ اور غلام ہمیشہ اپنے آقا کے ساتھ وابستہ رہتا ہے۔"

ایرنیوس۔ (جوش کے ساتھ) "کاش وہ مجھی کو اپنا غلام بنا لے۔ مگر ویسا ہی خوش نصیب غلام جیسے کہ تم ہو۔"

مرقس۔ "خیر اب ان باتون کو ختم کیجیے۔ رات زیادہ آچکی ہے اور مین رخصت ہوتا ہون۔"

ایرنیوس۔ "جاؤ۔ خدا حافظ۔"

اسکے بعد مرقس رخصت ہو کے اپنے حُجرے مین آیا جو ایرنیوس کے حُجرے کے برابر ہی تھا۔ ابھی بچھونے پر لیٹا نہ تھا کہ ایک راہب نے دروازے پر ہاتھ مارا۔ اور جب مرقس نے اندر

اُنے کی اجازت دی تو ایک خط پیش کر کے کہا "یہ آپکو یوحنا نے دیا ہے" مرقس نے خط لیکے اُسے رخصت کیا اور اُسکے جانے کے بعد لفافہ چاک کر کے دیکھا تو وہی اقرارنامہ تھا جسکا یوحنا نے جاتے وقت وعدہ کیا تھا۔ مرقس نے اُس اقرارنامے کو مزہ لے لے کے پڑھنا شروع کیا۔ بار بار پڑھتا تھا اور پڑھ چکتا تھا۔ آخر وہ اقرارنامہ اُسکے حق مین ایک دلچسپ کہانی ہوگیا۔ اور اُسی کو پڑھتے پڑھتے وہ بچھونے پر لیٹ کے سو گیا۔

سولھوان باب

بہر زمین کہ رسیدیم آسمان پیداست

اس واقعے کو بھی ایک زمانہ گزر گیا۔ اگنیس یا ہمارے نوعمر اور ریاضت پسند نوجوان یوحنا نے نفس کشی و چلہ کشی سے کچھ ایسا روحانی کمال حاصل کر لیا کہ تمام خانقاہ والون سے اسکی روحانی قوت بڑھی ہوئی ہے۔ اور فنائیت کا مرتبہ حاصل کر لیا۔ اب اُسے نہ کسی دوست کی فکر ہے نہ عزیز کی۔ نہ اسکی خبر ہے کہ وہ عورت ہے یا مرد۔ تمام انسانی قوی یا خانقاہ کی اصطلاح مین کہا جائے کہ نفسانی جذبات ٹھنڈے پڑ گئے۔ اور دنیا آنکھون مین ہیچ اور ذلیل ہوگئی اور ہوتی جاتی ہے۔ مہینے گزر جاتے ہین اور مرقس سے بھی ملاقات کی نوبت نہین آتی۔ پہلے وہ خود جا جا کے ملا کرتا تھا۔ مگر اب وہ بھی زیادہ آمد و رفت سے روک دیا گیا ہے۔ اور یوحنا نے سمجھا کے کہدیا ہو کہ سوا کسی خاص اور اہم ضرورت کے میرے اوقات مین خلل انداز نہ ہوا کرو۔ لیکن مرقس کو اُسے بھی کیا فائدہ ہو سکتا ہے۔ اسلیے کہ اگر کبھی ملاقات ہوتی بھی ہے تو بے سود۔ ملنے والون کو اب اُسکی صحبت مین کوئی لطف ہی نہین آسکتا۔ چاہے کتنے ہی آدمی بیٹھے رہین اور کیسی ہی دلچسپ باتین کیا کرین مگر اُسکا وقت مراقبے ہی مین گزرتا ہے۔ خوبصورت اور پیارا پھول سا چہرہ جو اب بالکل مرجھا گیا ہے نازک ہاتھون پر جھکتا ہے تو گھنٹون نہین اُٹھتا اور اگر کبھی لوگون کے زیادہ چھیڑنے سے کوئی بات زبان سے نکل بھی جاتی ہے تو بے موقع بے ربط بلکہ یہ کہنا چاہیے کہ دیوانون کی سی ہوتی ہے۔

مرقس ان حالتون کو دیکھ دیکھ کے روز بروز زیادہ پریشان ہوتا جاتا ہے۔ اسلیے کہ اُسے اپنی زندگی بیکار اور بے فائدہ نظر آتی ہے جسکی خدمت کے لیے ہے۔ اور جسکی خاطرداری کو اپنی زندگی کا فرض سمجھتا ہے اُسنے اس عالم فانی کو چھوڑ کے کسی اور ہی طرف لو لگائی۔ دُنیا

کے حقیقی عالم کو چھوڑ دیا اور خیالی عالم مین دل زیادہ لگتا ہے۔ یوحنا کی ان کیفیتون نے مرقس کو بالکل مایوس کر دیا ہے۔ گھنٹون بیٹھ کے غور کرتا ہے مگر نہین سمجھ سکتا کہ کیا کرے۔ اور کن باتون مین دل بہلائے۔ اب یوحنا کا وہ عہدنامہ بھی اُسے لغو معلوم ہوتا ہے۔ دل مین کہتا ہے کہ جب وہ آپ کو دُنیا ہی مین نہین سمجھتا تو خواہ مخواہ خیال کرتا ہوگا کہ اس دُنیاوی زندگی کے تمام قول قرار فسخ و کالعدم ہین۔ ان تمام دشواریون کو سوچکے وہ دل سے پوچھتا ہے "تو کیا مین اُسے چھوڑ کے چلا جاؤن۔؟" مگر کانشنس اور ایمانی ضمیر سے جواب ملتا ہے کہ "نہین۔ تو غلام ہے۔ اور غلام آبق[۵] دُنیا ہی کا مجرم نہین خدا کا بھی مجرم ہے۔" الغرض اُسے کچھ کرتے دھرتے نہین بنتا اور عجب گو مگو کے عالم مین ہے۔

مگر سب سے زیادہ خراب بلکہ خطرناک حالت ایرینیوس کی ہے۔ عشق کے صدمون کے ساتھ مایوسیون نے اُنھین مجنون بنا دیا ہے۔ طبیعت کا جوش اعتدال سے بڑھ گیا ہے۔ ضبط کی طاقت نہین رہی۔ اور اکثر اوقات اُنکی زبان سے ایسے کلمات نکل جاتے ہین کہ مرقس کی دلمین جو اُنکے پاس ہی رہتا ہے اور شب و روز اُنکی حالت کا اندازہ کرتا رہتا ہے بہت سے اندیشے پیدا ہو گئے ہین۔ وہ کہتا ہے "اگر انکی مجنونانہ حالت نے اس سے ذرا بھی زیادہ ترقی کی تو سارے راز طشت ازبام ہو جائین گے۔ اور کچھ بنائے نہ بنے گی۔ انھین بھی ضرر پہونچے گا۔ یوحنا کو بھی اور پھر اُنکے ساتھ مجھے بھی۔" آخر بہت پس و پیش کے بعد اُسنے ارادہ کیا کہ ایرینیوس کو سمجھائے اور واقعی اسکی ضرورت تھی۔ اُنھون نے پڑھنا لکھنا بالکل چھوڑ دیا تعلیم مین ایسے نالائق اور سست ثابت ہوتے جاتے ہین کہ اساتذہ اور معلمون کو اُن سے نفرت ہو گئی۔ سارے طلبہ اور ساتھ پڑھنے والے مسخرہ پن سے پیش آتے ہین۔ اور توہین کرنے لگے ہین۔ پھر اسکے ساتھ مزاج اسقدر نازک ہو گیا ہے کہ بات بات پر طلبہ سے لڑ بیٹھتے ہین۔ اور روز ایک نیا جھگڑا پیدا ہو جاتا ہے۔ اُسکے ساتھ لوگون کو اُنکے مزاجی تغیر غیر معمولی جوشش اور آغاز جنون کا بھی پتہ لگ گیا ہے۔ اور اکثر اہل مدرسہ اسکا تدارک کرنا چاہتے ہین۔ یہ تمام ایسی باتین ہین کہ مرقس نہایت ہی حیران ہے کہ کیا کرے۔ اور کیونکر سمجھائے کہ ایرینیوس کی مجنونانہ بے صبری سے جو خوفناک نتایج پیدا ہونے والے ہین نہ پیدا ہون۔ آخر ایک دن تیسرے پہر کو مدرسے

---

[۵] غلام آبق عربی مین اور نیز شریعت اسلام کی اصطلاح مین اُس غلام کو کہتے ہین جو اپنے آقا کی نافرمانی کرے اور اُسکا ساتھ چھوڑ کے بھاگ جائے۔

واپس آکے وہ ایرینیوس کے حجرے مین گیا اور دروازہ اندر سے بند کرکے ایرینیوس کے برابر بیٹھ گیا۔ اور بولا "حضرت خدا کے لیے ذرا صبر کیجیے۔ مجھے اندیشہ ہے کہ آپ کی بے صبری سے آپ کو ضرر نہ پہونچ جائے۔"

ایرینیوس "جب صبر ہو بھی سکے؟"

مرقس "جسطرح بنے دل پر جبر کرکے اپنی زبان کو روکے رہیے۔"

ایرینیوس "جب دل بھی ہو؟ دل کہان؟ وہ تو ظالم ایگنس کی زلف گرہ گیر مین ہے۔"

مرقس "ذرا ہوش کی باتین کیجیے۔ یہ غیر معمولی جوش اور مجنونانہ ازخود رفتگی سب سے زیادہ آپ ہی کو نقصان پہونچائے گی۔"

ایرینیوس "تمھین یقین نہین آتا؟ لو دیکھ لو۔ (سینہ کھولکے اور آگے بڑھاکے) دیکھو۔"

مرقس "بس دیکھ لیا۔"

ایرینیوس۔ (جوش کے ساتھ) "یون نہین۔ چاک کرکے دیکھو۔ اس کمبخت سینے کو چاک کرو تو معلوم ہوگا۔"

مرقس۔ (ہاتھ ہٹاکے) زرا انسانیت سے بیٹھیے۔ اور میری دو باتین توجہ سے سُن لیجیے۔"

ایرینیوس" نہین۔ پہلے تم یہ سینہ چاک کرلو۔ تمھارے چاک کرنے مین مزہ آئے گا۔ بس تمھارے چاک کرنے مین یا ہنری کے۔ لیکن تمھارا درجہ بڑھا ہوا ہے۔ رقیب ہو۔ اور وہ رقیب جسے وہ دلربا نازنین بھی پسند کرتی ہے۔"

مرقس" حضرت۔ آپ کی ان باتون سے مجھے صدمہ ہوتا ہے۔ مین آپکی رقابت کی لیاقت اور حیثیت نہین رکھتا۔ خدا کے لیے میرے محسن اور میرے معصوم صفت آقا کو ایسا ذلیل الزام نہ دیجیے۔"

ایرینیوس۔ (نہایت ہی ازخود رفتہ ہوکے) "مرقس۔ آہ مرقس! تو ہی وہ شخص ہے جس نے ایسی میٹھی میٹھی باتین بناکے پیاری ایگنس کے دل پر قبضہ کرلیا۔ آہ! میری جگہ چھین لی۔ اور مجھے ذلیل کیا۔ جب تک زندہ ہون کبھی نہ بھولے گا کہ ایگنس کو مجھ سے چھین کے تو نے اپنا کرلیا۔ اور پھر مجھے سمجھاتا اور بہلاتا ہے۔ دلفریب اور خوشگوار رقیب میٹھی چھُری۔ مگر یاد رکھ کہ تیرے حق مین مین بھی ہنری ہو جاؤنگا۔ اور تجھے یہ خوش نصیبی کبھی نہ نصیب ہوگی کہ اُس حوروش نازنین کو ایک گھڑی بھر کے لیے بھی اپنے آغوش مین لے۔"

مرقس "مین خود بھی اسکا آرزومند نہین ہون"

ایرنیوس "ایسی دولت - ایسی نعمت - ایسا لطف - ایسی خوش نصیبی - اور تجھے اُسکی آرزو نہین جھوٹا ہے - مجھے فریب دیتا ہے - اور چاہتا ہے کہ میرے زخم جگر پر ٹھنڈا خوشگوار اور غفلت لانے والا مگر زہرآلود مرہم رکھے - مین خوب جانتا ہون - اور تجھے اچھی طرح پہچان گیا ہون - یاد رکھ کہ تیرے حق مین مین اُس ناخداترس اور فتنہ پرداز ظالم سبزی سے کم نہین تیرے لیے مین اپنی جان دونگا - اور تیری جان لونگا - افسوس تیرے سبب سے مین اپنی زندگی کے تمام مقاصد سے محروم رہا - ساری آرزوئین خاک مین ملگئین ———"

ایرنیوس نے اب شکایتون کا سلسلہ شروع کیا تو کسی طرح ختم ہونے ہی کو نہین آتا اپنی ہزارہا تکلیفین مصیبتین اور ناکامیان گنواتے چلے جاتے ہین اور اسکا کبھی خیال نہین کرتے کہ مرقس ان باتون کو سُن بھی رہا ہے یا نہین - مرقس نے جو یہ رنگ دیکھا - اور ایرنیوس کی یہ حالت نظر آئی تو دل مین ڈرا کہ کہین اسی سلسلہ تقریر مین یہ پورے مجنون نہ ہو جائین - اور دیوانگی کے جوش مین کپڑے نہ پھاڑنے لگین - اسکا فوراً تدارک ہونا چاہیے ورنہ سارا راز عالم آشکارا ہوجائے گا - اب وقت ہے کہ جھوٹ سچ باتین بناکے انکے دلکو تسلی دون - اور انھین کی آرزوؤن کے مطابق انکا دل اپنے ہاتھہ مین لون - اگر ایسا نہ کیا تو اس حجرے سے نکلنے سے پیشتر ہی یہ پورے پورے سڑی ہونگے - اور غضب ہوجائے گا - مجھے اسکی تو ذرا بھی پروا نہین کہ یہ بےوقوف شخص پادریونکے ہاتھہ مین گرفتار ہوگا - مگر ہان اس بات کو ڈرتا ہون کہ میرے مالک اور نیک آقا یوحنا پر کوئی الزام نہ آجائے - اگرچہ ان باتون کی مین نے یوحنا سے اجازت نہین لی ہے - مگر ضرورت ہو تو کیا کیا جائے؟

اپنے دل مین یہ فیصلہ کرتے ہی اُس نے مسکرا کے اور خندہ پیشانی کے ساتھ ایرنیوس کی طرف دیکھا - اور اُنکی شکایتون کا سلسلہ توڑکے کہا "آپ ابھی تک یوحنا کو نہین پہچان سکے"

ایرنیوس - (بگڑکے اور آنکھین لال کرکے) "یوحنا نہین اگنس کہو - مجھے وہی پیارا نام پسند ہے جو اُسکی معشوقیت اور دلربائی کا ثبوت دیتا ہے"

مرقس "بہتر - آپ کو شاید ابھی تک اگنس کے دل سے ———"

ایرنیوس - (بات کاٹ کے) "خالی اگنس نہین پیاری اگنس"

مرقس "جی ہان پیاری اگنس کے دل کا حال نہین معلوم"

ایرینیوس "کیون نہین معلوم؟ پتھر کا دل ہے جسپر کسی کی آہ و فریاد اثر نہین کرسکتی"
مرقس "شاید ایسا ہو۔ مگر مین یہ کہتا ہون کہ مین اُنکے رازون سے خوب واقف ہون۔ اور اُنکی کوئی بات مجھ سے نہین چھُپی ہے۔ اصل مین وہ صرف آپ ہی کو چاہتی ہین۔ اُنکو تنہائی کی خلوتگاہ مین اگر کوئی چیز فریفتہ کرکے اس عالم کیطرف لاتی ہے تو وہ آپ ہی کی صورت ہی"
ایرینیوس "ایسا ہی ہوتا تو پھر کیا تھا۔ مگر افسوس مین ایسا خوش قسمت نہین"
مرقس "مین تو آپ کو یقین دلاتا ہون۔ اگرچہ اگنیس کا یہ منشا نہ تھا کہ یہ راز آپ پر ظاہر کردیا جائے مگر آپ کو اسقدر ازخود رفتہ دیکھکے مجبور ہون۔ بے کہے نہین رہا جاتا"
ایرینیوس "اچھا تو اُسنے ایسی بے اعتنائیان کیون کین؟ اور جب میری زبان سے حرف تمنا نکلا تو خفا کیون ہوگئی؟"
مرقس "اسلیے کہ ابھی وہ اپنے دل کے راز کو مخفی رکھنا چاہتی ہین۔ اور چاہتی ہین کہ آپ کی راستبازی کا پوری طرح امتحان کرلین۔ اُنکے بیان سے معلوم ہوتا تھا کہ روم سے آتے وقت آپ نے کوئی ایسا کام کیا ہے جسنے اُنکی نظر مین آپکو مشتبہ کردیا"
ایرینیوس۔ (نہایت ہی حیرت و جوش سے) "کچھ کہتی تھین کہ وہ کونسا کام تھا؟"
مرقس "نہین۔ نہ اُنھون نے بتایا اور نہ مین نے پوچھا۔ اس واقعہ سے پیشتر وہ آپکے نام پر دیوانی تھین۔ راتون کو آپ کو یاد کرکرکے رویا کرتی تھین۔ اور اب بھی اگر اُنکے دل مین جگہ ہے تو آپکی۔ مجھے آپ خواہ مخواہ اپنا رقیب و دشمن سمجھتے ہین۔ مین نے ہمیشہ اس بات کی کوشش کی کہ اُنکا دل آپ کی طرف سے صاف ہوجائے۔ مگر آپ نے اپنی سرگزشت مین خدا جانے کیا کہہ دیا ہے کہ کسی طرح نہین صاف ہوتین۔ پہلے تو قطعاً انکار رکھتا۔ مگر یہان اثینیا مین آنے کے بعد میرے اصرار اور زیادہ کہنے سُننے سے اس بات پر آمادہ ہوئی ہین کہ تین چار سال تک آپ کے طرز عمل اور آپ کے مزاج کا اندازہ کرنے کے بعد آپ کے عشق کو قبول کرین۔ اور نکاح کرلین"

اتنا سُننا تھا کہ ایرینیوس نہایت ہی جوش و خروش کے ساتھ دوڑ کے مرقس سے لپٹ گئے۔ اسکے سر اور پیشانی کے بوسے لینے لگے۔ اور بہت کچھ گرمجوشی ظاہر کرنے کے بعد بولے "مرقس۔ میری زندگی تیرے ہی ہاتھون مین ہے۔ مسیح کے لیے بتا کیا کرون کہ اُس بدگمان دلربا کا دل صاف ہو؟"

مرقس ’’اس غیر معمولی اور مجنونانہ جوش کو روکیے۔ آپکا یہی جوش دیکھ دیکھ کے وہ بھڑکتی ہین‘‘
ایرینیوس ’’اور یہ نہین خیال کرتین کہ یہ فقط مفارقت کے صدمے سے ہے؟ اُنھون نے ایک دفعہ نظر لطف سے دیکھا اور میرے ہوش وحواس درست ہوگئے؟‘‘
مرقس ’’نہین۔ وہ فراق کی تکلیف دے کے تمہارے ضبط وصبر کا امتحان کرنا چاہتی ہین۔ اُنکا خیال ہے کہ شادی ہونے کے چند روز بعد جب جوش فرو ہوجاتا ہے تو زرا زرا سے خانگی معاملات اور چھوٹی چھوٹی باتون پر جھگڑے پیدا ہوتے ہین۔ اُسوقت وہ ڈرتی ہین کہ خود اُن پر آپ کوئی ویسا ہی ظلم نہ کر بیٹھین جیساکہ آپ نے روم مین کسی پر کیا تھا‘‘
ایرینیوس۔ (کانپ کے اور نہایت ہی ازخود رفتہ ہوکے) ’’یعنے اُسی بے رحمی سے مین اپنی جان سے پیاری ایگنس کو مار ڈالون ——‘‘
مرقس۔ (دکھانے کے لیے نہایت ہی چونک کے) ’’کیا آپ نے کسی کو وہان قتل کر ڈالا تھا؟‘‘
مرقس کی زبان سے یہ لفظ سُنتے ہی ایرینیوس کو گویا سانپ نے ڈس لیا۔ خموشی تھی کہ کسیطرح کوئی لفظ زبان سے نہ نکلتا تھا۔ سر نیچے کو جھکا تھا کہ کسی طرح نہ اُٹھتا تھا۔ بڑی دیر کے بعد اُنھون نے ندامت سے سر اُٹھا کے کہا ’’ہان مرقس۔ مین مجرم ہون۔ اور سخت مجرم۔ مگر اب تو میرا راز دار ہے۔ اور اُمید ہے کہ ایگنس کے معاملے مین تو ہی میری مدد کرے گا‘‘
مرقس ’’مین آپ کے کہنے سے پیشتر ہی آپ کی مدد کر رہا ہون۔ مگر شرط یہ ہے کہ آپ اس جوش وخروش کو چھوڑ دیجیے۔ اور اعتدال وخموشی کے ساتھ اپنے جذبات کو دل مین مخفی رکھیے۔ آپکا راز مین اُسی وقت چھپا سکتا ہون جب آپ خود چھپائین‘‘
ایرینیوس۔ (پھر مرقس سے لپٹ کے اور اُسکی پیشانی کو بار بار چوم کے) ’’افسوس! تیرے بارے مین مین نے بڑی غلطی کی۔ تو سچا دوست تھا۔ اور مین نے تجھے رقیب اور دشمن سمجھا۔ (گھٹنون پر کھڑے ہوکے اور ہاتھ جوڑ کے) مرقس۔ مجھے معاف کر۔ میرے دل مین تیری نسبت طرح طرح کی بدگمانیان تھین۔ اور مین خدا جانے تیرے بارے مین کیا ارادہ کر چکا تھا‘‘
مرقس ’’آپ نے چاہے جو ارادہ کیا ہو۔ اور مجھے چاہے جس قسم کا سمجھے ہون مگر مین اطمینان دلاتا ہون کہ ہمیشہ آپ کا ادنیٰ خادم اور غلام رہونگا۔ اسکے ساتھ آپ کو پھر یاد دلاتا ہون کہ اپنے جوش کو دبائے رہیے۔ اور ایگنس پر ثابت کیجیے کہ ادنیٰ سے ادنیٰ تغیرات آپ مین ایسی برہمی اور ایسا جوش نہین پیدا کرسکتے کہ وہی روم کا سا ظالمانہ فعل ظاہر ہونے کا پھر اندیشہ کیا جاسکے‘‘

ایرنیوس ۔" مین وعدہ کرتا ہون کہ تیرے ہر حکم پر بے عذر و حجت عمل کرون گا۔ مگر اتنا تو بتادے کہ وہ ظالم اگر مجھ پر مہربان ہے تو یہ کج ادائی کیون کہ جب وہان خانقاہ مین ملنے کو گیا عدیم الفرصتی کا عذر کر دیا۔ اور اتنا بھی نہ گوارا کیا کہ اپنا جمال جہان آرا ان مشتاق آنکھون کو دکھادے؟"

مرقس ۔ صرف اتنی غرض ہے کہ آپکی طبیعت کا اچھی طرح امتحان ہو جائے۔ اور تجربہ کر لے کہ مایوسی و بے التفاتی آپکے مزاج مین پھر کوئی خوفناک جوش تو نہین پیدا کرتی۔ علاوہ برین فی الحال اگنیس کی کچھ حالت ہی اور ہو رہی ہے آپ سے کیا معنے وہ کسی سے نہین ملتی۔ آپ تو شاید دو ہی چار مرتبہ نامراد واپس آئے ہونگے۔ مین تو بیسیون مرتبہ گیا اور اُلٹے پاؤن بے ملے واپس آیا۔"

ایرنیوس ۔" تمہارے ساتھ بھی ان دنون اُسکا ایسا ہی برتاؤ ہے؟ مجھے اسکی خبر نہ تھی۔"

مرقس ۔" وہ تو وعدہ کر چکی ہین کہ جب تک خانقاہ مین تعلیم پاتی ہین اور ریاضت و نفس کشی کی مشق کر رہی ہین کسی سے علاقہ نہ رکھین گی۔ ہان خانقاہ سے نکلنے کے بعد پھر وہی پرانی شفیق و مہربان اگنیس بنجائین گی۔ جسکے لیے آپ کو معلوم ہے کہ مجھے تحریری اقرارنامہ دیچکی ہین۔"

ایرنیوس ۔ (ایک ٹھنڈی سانس لیکے)" دیکھیے میری نازنین اس خانقاہ مین کب تک رہتی ہے؟"

مرقس ۔" خانقاہ کی تعلیم تو وہ پوری کیا چاہتی ہین۔ یہان آئے تین برس ہو گئے۔ اور خانقاہ مین داخل ہوے دو سال۔ اب یہان کے تمام راہبون سے اُنکا درجہ بڑھا ہوا ہے۔ شاید چھ سات مہینے اور رہین۔ مگر آپ کا امتحان ابھی کم از کم تین سال تک رہے گا۔"

ایرنیوس ۔" تین سال تک! اُفوہ! اتنے زمانے تک تو مین آتش عشق سے جل جلکے خاک ہو جاؤنگا۔"

مرقس ۔" اس سے کم زمانے مین ممکن نہین کہ اگنیس آپ سے صفائی کے ساتھ بات کرین۔"

ایرنیوس ۔ (پھر ہاتھ جوڑکے)" لیکن اگر مرقس تم کوشش کروگے تو بہت جلد صاف ہو جائینگی۔ مین ہاتھ جوڑکے کہتا ہون کہ مجھ پر ترس کھاؤ۔ اور اُسے جلدی راضی کر دو۔"

مرقس ۔" راضی تو ضرور ہو جائین گی مگر اس سے کم زمانے مین صاف ہوتی نہین معلوم ہوتین۔"

ایرنیوس ۔" خیر یہ بھی غنیمت ہے کہ ناامیدی تو نہین۔"

مرقس ۔" لیکن اسی صورت سے کہ آپ ضبط کرتے رہیے۔ غیر معمولی جوش۔ یہ مجنونانہ بے صبری۔ اور وحشت ناک از خود رفتگی پھر نہ ظاہر ہو۔ اگر آپ کی کوئی ایسی حرکت اب اسکے بعد بھی دیکھی گئی تو مین کسی بات کا وعدہ نہین کرتا۔ اور مجھے اندیشہ ہے کہ آپ ہمیشہ

کے لیے محروم نہ رہ ــــــــ"

ایرینیوس - (بات کاٹ کے) "نہین ایسا نہ کہو۔ یہ منحوس لفظ زبان سے نہ نکالو۔ مین پوری طرح ضبط کرونگا۔ اور چاہے عشق کی اُمس سے کلیجا پھٹ جائے مگر زبان سے اُف نہ نکلے گی"

یہان تک گفتگو کرکے اور ایرینیوس کو اس طرح شیشے مین اُتار کے اُسنے دلمین کہا "یہ جتنی باتین مین نے کہی ہین سب لغو بے سروپا اور خلاف واقعہ ہونے کے سوا میرے امکان سے بھی باہر ہین۔ مجھے کیا خبر کہ اگینس ــــ نہین مین اُنھین یوحنا ہی کہونگا۔ یوحنا کے دل مین کیا ہے۔ لیکن یہ کتنے بڑے غضب کی بات ہے کہ مین نے یوحنا کی طرف سے ایسی فضول اور بے بنیاد باتین کہ دین۔ مگر نہ کہتا تو کیا کرتا؟ ایرینیوس نے اب تک مجنون اور دیوانہ بنکے خدا جانے کیا حشر برپا کر دیا ہوتا۔ خیر۔ اب تو جو کچھ کہنا تھا کہا۔ مگر یوحنا کو اسکی خبر ضرور کر دینا چاہیے۔ اسی وقت اُنسے ملکے کہدون کہ ایرینیوس کی زبان بند کرنے کیلیے مین نے اُنسے کیا کہ دیا ہے۔ اور کیسے کیسے اقرار کر لیے ہین"

یہ خیال آتے ہی وہ اُٹھ کھڑا ہوا۔ اور ایرینیوس سے کہا "آپ تشریف رکھیے مین ایک دوست سے ملنے کو شہر مین جاتا ہون۔ اِسوقت اُنسے وعدہ تھا۔ کوئی دو گھنٹے کے بعد آؤنگا۔ آپ یہین رہین گے یا کہین جانے کا ارادہ ہے؟"

ایرینیوس: "جاتا کہان؟ اسی حجرے مین بیٹھ کے پیاری اگینس کے خیال سے دل مین باتین کرون گا"

مرقس: "خیر تو خدا حافظ۔ اگر واپسی کے وقت آپ جاگتے ہوے تو پھر ملونگا" یہ کہ کے مرقس حجرے سے نکل کے باہر گیا۔ اور ایرینیوس دل ہی دل مین طرح طرح کی باتین کرنے لگے۔ مرقس کے بہلاوون سے اب اُنکے دل کو بہت کچھ قرار آگیا ہے۔ وہ بیتابی اور بے صبری جاتی رہی۔ چہرے پر ایک متانت پیدا ہو گئی ہے۔ اور دلمین کہ رہے ہین "واقعی مین ان دنون مجنون ہو گیا تھا۔ اگر وہ مایوسیان دو ایک روز اور رہین تو کپڑے پھاڑنے لگون۔ مرقس۔ بے شک فرشتہ ہے۔ اور فرشتہ بھی کون فرشتۂ رحمت۔ اگر یہ نہ ہوتا تو پیاری اگینس کے امتحان نے میری جان ہی لی تھی۔ مجھے کیا خبر تھی کہ اُسکے نازک دل مین بھی عشق کی ایک چھوٹی چنگاری دبی ہوئی ہے۔ اگر اُس پیاری دلربا کا یہ راز مرقس چند روز اور نہ ظاہر

کرے تو مایوسیاں میرا کام ہی تمام کردین۔ اب تو میرے دلمین اُمید کا چراغ روشن ہوگیا ہی۔ ہجر کی راتین چاہے کیسی ہی کالی اور ڈراؤنی ہون مگر اُس چراغ سے مین اپنا کام نکال ہی لونگا۔ مرقس تو نے مجھے اُس مقدس نجات دہندہ کیطرح موت کے پنجے سے چھین لیا ہے۔ تو مسلمان ہو تو کیا ہوا میرے حق مین تو کوئی شک نہین کہ تو مسیحا ہے۔ مگر مین یہ نہ مانونگا کہ اگینس کو مجھسے کسی قسم کا لگاؤ نہین۔ وہ مجھے ضرور چاہتی ہے۔ دل کو ہزار صاف کیا ہی۔ مگر اس بات کا حسد دل سے نہین نکلتا کہ اگینس نے مرقس کی زندگی سے اپنی زندگی وابستہ کردی ہی۔ اگینس اس وقت یہان آجائے تو کیا لطف ہو" (ناگہان کچھ آہٹ معلوم ہوئی) اور کسیقدر بلند آواز مین بولا "معلوم ہوتا ہے میری تمنا پوری ہوئی۔ اور بے رحم نازنین آتی ہے۔ اگر وہ آگئی تو بڑا لطف ہوگا۔ خود اُسی سے کہدونگا کہ اب مین اُسکے عشق مین آخر تک صبر کرونگا اور ضبط سے کام لونگا"

یکایک ایرینیوس کو معلوم ہوا کہ جیسے کوئی شخص حجرے کے دروازے سے سر نکالے جھانک رہا ہی۔ ایک بے اختیاری کے ساتھ چونک کے پوچھا "کون ہے ؟"

جواب۔ "آپ کا مشتاق۔ اجازت ہو تو اندر آؤن ؟"

ایرینیوس۔ "آخر معلوم تو ہو تم کون ہو ؟"

یہ سُنتے ہی وہ شخص اندر آگیا۔ اور مُسکرا کے بولا "پہچانیے"

ایرینیوس۔ (غور سے دیکھ کے) "نہین مین اپنی پیاری ——— نہین۔ توبہ۔ ایک اور دوست کے انتظار ———"

شخص۔ (بات کاٹ کے) "اور اب تک تم اُس نازنین کو پیاری کہے جاتے ہو؟ اُسکے منع کرنیکا بھی خیال نہین ؟"

ایرینیوس۔ (آواز سے چونک کے) "کون۔ ہنری ؟ ظالم۔ پھر آپہونچا ؟"

یہ سُنتے ہی ہنری نے حجرے کے اندر قدم رکھا۔ پھر پلٹ کے حجرے کا دروازہ بند کیا۔ اور ایرینیوس کیطرف دیکھکے اور مُسکرا کے کہا "جی ہان آپہونچا۔ آپ سے تو مجھسے وعدہ تھا"

اب ایرینیوس کے بدن مین لرزہ پڑا ہوا تھا۔ سارا جوش اور ساری عشقبازی فرد ہوگئی تھی۔ مگر بہ ظاہر حواس درست کرکے اور دل مضبوط کرکے پوچھا "کس بات کا وعدہ؟ مجھے یاد نہین؟"

ہنری۔ "ہان وہ کیون یاد رہنے لگا تھا۔ مجھ سے آپ سے اقرار نہین ہی کہ ہم دونون ایک ہی

وقت مین جان دینگے ؟"

اب ایرینیوس کی زبان سے کوئی لفظ نہ نکل سکتا تھا۔ چہرے پر موت کی مایوسی نمایان تھی۔ اور ہوش وحواس غائب ہوے جاتے تھے۔

مگر ہنری نے اسکا خیال بھی نہ کیا۔ اور اپنا سلسلۂ کلام یون جاری رکھا "مگر اب اسوقت تو مجھے خوش نصیبی سے ایسا موقع ملگیا ہے کہ تمہاری ناپاک جان لینے مین اپنی زندگی سے ہاتھ نہ دھونا پڑین۔ اگرچہ کہے دیتا ہون کہ اپنی جان بھی اب مجھے زیادہ عزیز نہین۔ اس لیے کہ ایگنس اول تو تمہاری شیطنت اور تمہاری فتنہ پردازیون سے مجھے پسند اور اختیار کرنے کی جگہ میری دشمن ہے۔ اور اگر بالفرض اُس سے کچھ اُمید بھی ہوتی تو تم نے گھر سے نکال کے اُسے ایسا خراب کیا کہ نہ تمہارے کام کی رہی اور نہ میرے کام کی۔ اب وہ کسی اور ہی عالم مین ہے۔ دُنیا کی کسی چیز کی طرف آنکھ اُٹھاکے دیکھتی ہی نہین اور شاید اپنی ساری زندگی رہبانیت ہی مین صرف کردے۔ افسوس تمنے اپنی شیطنت سے مجھے محروم رکھا۔ خود محروم رہے اور اُسے بھی دُنیا سے کھویا"

ایرینیوس (دل کو بہت ہی قوت کے ساتھ اُبھارکے) "اس مین میری خطا نہین۔ سب تیرا کیا ہوا ہے۔ تو اگر میرے راستے مین ایسے جھگڑے نہ پیدا کرتا تو یہ خرابیان ہرگز نہ پیدا ہوتین کہ ایگنس طالب علمی کرتے کرتے راہبون کی زندگی اختیار کرلے"

ہنری۔ (نہایت ہی غصے سے اور شعلہ بار آنکھون سے گھورکے) "تم اُسے تعلیم اور طالبعلمی کا لالچ دلاکے انگلستان سے لائے تھے یا کسی اور غرض کے لیے ؟"

ایرینیوس۔ "وہ زبان سے چاہے مین نے کچھ کہا ہو۔ مگر میری اصلی غرض کیا تھی تجھے اُسوقت نہ معلوم تھی ؟ ہنری۔ "مین دل کے ہاتھون مجبور تھا۔ بظاہر مسیحی تھا۔ مگر دل مین پکا بُت پرست۔ وہ میری وینس تھی اور مین اُسکا پُجاری۔ کیوپڈ[ع] کے تیرون کا نشانہ"

ہنری۔ "او ریاکار مکار۔ مقدس لباس والے شہوت پرست۔ تونے دین کو فریب دیا۔

ع کیوپڈ یونان کے بُت پرستون کے عقیدے مین عشق کا دیوتا تھا جسکی صورت ایک معصوم بچے کی سمجھی جاتی تھی۔ اور یقین کیا جاتا تھا کہ اُس کے ہاتھ مین تیر کمان ہین جن سے لوگون کے دلون پر تیر برسایا کرتا ہے۔ اگرچہ قدیم بُت پرستی مٹ گئی مگر یہ دیوتا کیوپڈ آج بھی یورپ مین زندہ ہے۔ اور کم گھر ہین جن مین اس کی تصویر نہ موجود ہو۔

اور اُسکی لعنت مین مبتلا ہے۔ ایگنس کو تونے جس غرض کے لیے نکالا تھا اُس نے نہایت استقلال سے وہ غرض حاصل کی۔ وہ جس کام کا وعدہ کر کے آئی تھی پوری ثابت قدمی سے کر رہی ہے تیرے فریب سے بچ گئی۔ اور تیری شہوت پرستیون کا نشانہ نہ بن سکی جسپر تو اب خدا کی درگاہ سے مردود کے اور مسیح کی نظر مین ملعون بنکے رہتا ہے۔ سُن۔ تیرا وقت آگیا۔ یہ مین نہین ہون۔ یقین لے کہ عذاب کا فرشتہ سر پر کھڑا ہے جو تجھے اس جسم سے جدا کر کے جہنم مین بھیجے گا۔"

ایریس۔ (لاجواب ہوکے) "مگر مین خوشی سے جان دونگا کہ ایگنس کو تجھ سے بھی نفرت ہی۔ اتجھے نہایت ہی ذلیل سمجھتی ہی۔ یہ کبھی نہ نصیب ہوگا کہ تو اُسے اپنے آغوشِ شوق مین لے۔ اب وہ نہ تیری ہے نہ میری ہے۔ بلکہ کسی اور ہی شخص کی ہے۔ وہ مرقس کی ہے جو حقیقت مین مسلمان ہی۔ اور مین ڈرتا ہون کہ اتنی دینی ترقی کے بعد اُسے کافر مسلمان نہ بنائے ہوئے۔" اسکی لعنت بھی تجھ پہ پڑ گئی۔ بس اب زیادہ باتین بنانے کی ضرورت نہین۔ اگر دین کا کچھ تھوڑا بھی اثر تیرے دلمین باقی ہے تو توبہ کر لے۔ اسلیے کہ میری تیز چھُری نکلتی ہے جو میان سے باہر ہوتے ہی تیرے سینے مین ہوگی۔" یہ کہکے ہنری نے چھُری کھینچ لی۔ اور ایک ہی جھٹکے مین ایرینیوس کو زمین پہ گرا کے اُسکے سینے پر چڑھ بیٹھا۔ ایرینیوس نے چیخنے کا ارادہ کیا تو ہنری نے بائین ہاتھ سے اُسکا مُنہ بند کر کے کہا" یہ نہ سمجھ کہ اسوقت تیری چیخین کسی شخص کو یہان بُلا سکین گی مین نے آنے سے پیشتر خوب اندازہ کر لیا ہے کہ جتنی دور تک تیری آواز جا سکے کوئی شخص نہین ہی۔ لہذا مین سمجھائے دیتا ہون کہ شور و غل کرنا بالکل بے سود ہے۔"

ایرینیوس پر اب سکرات موت کا عالم طاری تھا۔ اُسکے گناہ اُسکی نظر کے سامنے تھے۔ ڈر ڈر کے چارونطرف نظر ڈالتا تھا۔ اور گھبراتا تھا کہ آنے والی گھڑی دیکھیے کیسی نازک ہوتی ہی۔ مگر ایک دفعہ اُسنے جان بچانے کی پھر کوشش کی۔ اور اشارہ کیا کہ" مُنہ کھولدو تو کچھ کہون۔"

ہنری نے نہایت ہی استقلال کے ساتھ مُنہ کھولدیا۔ اور اُسنے خوشامد و عاجزی کے لہجے مین کہا" ہنری مین اپنے گناہون پر نادم ہون۔ عشق کی لڑائی مین تجھ سے ہارا۔ اور ایگنس کے متعلق اپنے سب دعوے واپس لیتا ہون۔ اقرار کرتا ہون کہ پھر کبھی اُسکا خیال نہ کرونگا۔ مسیح کے لیے میری جان نہ لے۔ ایک مظلوم و بے دست و پا شخص کی فریاد کو اُمید ہی کہ تو سُنے گا۔ اور اپنے مقہور و مغلوب دشمن پر ترس کھائے گا۔"

ہنری۔ (زرا سوچکے) "نہین۔ تو اس قابل نہین کہ تجھ پر رحم کیا جائے۔ مکار اور کینہ دشمن

مغلوب ہو کے ہمیشہ ایسی ذلیل باتین کیا کرتا ہو اور جو عقلمند اور ہوشیار ہین اُسکی نہین سُنتے ۔"

ایرینیوس۔ (التجا کر کے) " دیکھ پھر کہتا ہون کہ مجھ پر رحم کر۔ قتل کرنے سے زیادہ تجھے اس امر سے اطمینان ہو سکتا ہو کہ تیرا دشمن و رقیب ذلت کے ساتھ تیرے پاؤن کے پاس پڑا معافی کی درخواست کر رہا ہے۔ اور ہمیشہ کے لیے اپنے عشق سے باز و عوٰی دیتا ہے ۔"

ان باتون نے ہنری کے دل پر تھوڑا بہت اثر ضرور کیا۔ وہ ایرینیوس کو سینہ پر بائے ہاتھ مین چھُری لیے بیٹھا ہے۔ اور دل مین سوچ رہا ہے کہ سینہ چاک کرے یا نہ کرے جب اُسنے واقعات اور اپنی ناکامیان یاد آتی ہین تو جان لینے پر آمادہ ہو جاتا ہو۔ اور جب ایرینیس کی عاجزی اور خوشامد ون کا خیال کرتا ہو تو گویا بازوؤن کی قوت کم ہو جاتی ہو۔ اور دلیر مظلوم شخص پر ہاتھ نہین اُٹھتا۔ کئی مرتبہ چھُری کی نوک ایرینیوس کے سینے پر رکھدی اور کسیقدر دبائی بھی مگر پھر ہٹا لی۔ مغلوب و بے دست و پا پادری اُسکی اس دلی کمزوری کو دیکھ دیکھ کے زیادہ خوشامد کرنے لگتا ہے۔ اور ہنری کا جوش اور فرو ہو جاتا ہے۔

وہ اسی تردد اور پس و پیش مین تھا کہ کسی کے آنے کی چاپ سُنائی دی۔ اور آہٹ پاتے ہی ایرینیوس نے زور سے غل مچایا " ارے مجھے مارے ڈالتا ہو۔ کوئی اس ظالم کے حملے سے" جملہ تمام نہین ہونے پایا تھا کہ ہنری نے پھر اُسکا مُنہ بند کر دیا۔ اور کہا " او دغا باز شخص! تیری نیت کا حال معلوم ہو گیا ۔" اور ایک ہی حملے مین چھُری اُس کے سینے مین دل کے اندر تک تیرادی اگرچہ مُنہ بند تھا مگر ایک " آہ " کا لفظ دم توڑنے والے فادر لزارس کی زبان سے نکلا اور زندگی کا چراغ گل تھا لیکن ہنری کو اُسکی آخری دغا بازی پر ایسا غصہ تھا کہ ایک ہی وار پر کفایت نہ کی بلکہ تابڑ توڑ کئی چھُریان سینے مین بھونکین اور دل کے ٹکڑے ٹکڑے کر ڈالے۔ اُسکا ہاتھ بیجان لاش پر وار کر رہا تھا کہ دروازہ کھُلا اور ایک شخص اندر آیا۔ جو حجرے کے اندر قدم رکھتے ہی یہ ہولناک منظر دیکھ کے ٹھٹکا۔ اور اصل واقعہ کو ہنوز سمجھ بھی نہ سکا تھا کہ ہنری ایرینیوس کے سینے سے اُٹھکے وہی خون آلود چھُری لیے ہوے اُسپر جھپٹا۔ اور کہا " او کافر اور ذلیل و مکار مسلمان! اس مردود بشپ کے ساتھ تو بھی دوزخ مین جا۔ سُنتا ہون کہ اب ایگنس کے دلمین تجھی کو جگہ ملی ہے۔ اور اُسے گمراہ کیا چاہتا ہے ۔"

مرقس اگرچہ حجرے کے منظر پر نظر ڈالکے سہم گیا تھا مگر ہنری کو آتے دیکھکے سنبھلا۔ اور فوراً اُسکا وہ ہاتھ پکڑ لیا جسمین چھُری تھی جو خونخوار قاتل نے کئی مرتبہ اپنی پوری قوت صرف کرکے ہاتھ

چھڑانے کی کوشش کی۔ مگر بیکار گئی۔ اور آخر مغلوب ہو کے گرا۔ گرنا تھا کہ مرقس سینے پر چڑھ بیٹھا
اب ہنری خیال کی آنکھوں سے اُسی گھڑی اور اُسی نا اُمیدی کی حالت کو دیکھ رہا ہی جو ابھی چند
منٹ پیشتر خود اسکے ہاتھون ایرینیوس کی نظر کے سامنے تھی۔ اور مرقس کے چہرے پر مایوسی
کی آخری نظر ڈال کے بولا ” تو نے مجھے مغلوب کیا۔ یہ جان جسے اسوقت تو لیتا ہے بہت بیحیا
جان ہے۔ بڑے بڑے خطرون سے بچکے اسوقت تک محفوظ رہی ہے۔ اور افسوس صرف اسلیے
کہ تجھ سے کافر کے ہاتھ سے ختم ہوا“

مرقس ” نہین ابھی تیری ناپاک جان ختم نہو گی۔ بلکہ دوزخ مین جاکے کفر و بے دینی کے ساتھ
اِن گناہون ظلمون اور بدمعاشیون کی سزا بھگتے گی“

ہنری۔ (کسیقدر اطمینان کے لہجے مین) ” خیر۔ مین خوش ہون کہ ناپاک لزارس سے انتقام لیلیا“

مرقس ” اسپر خوش نہو۔ ایرینیوس بے گناہ اور بے قصور تھا۔ اُسکا خون تیری گردن پر ہے۔ اور
دوزخ مین تجھے اِس ظلم کا بدلہ ملے گا“

ہنری ” او مسلمان شخص! اگنس کو میرا آخری سلام کہدینا۔ تقدیر سے مین بہت جھگڑا۔ مگر آخر
خود خدا ہی نے فیصلہ کر دیا کہ اُسکی سی نازنین کے قابل نہ مین تھا اور نہ ایرینیوس۔ مین تجھے اس
کامیابی پر مبارکباد دیتا ہون۔ مگر اتنی التجا ہے۔ اور تیرے ہاتھ سے اس آرزو کے پورے ہونے کا
اُمیدوار ہون کہ اُس حور وش نازنین تک میرا آخری سلام پہونچ جائے“

مرقس ” اچھا تیری یہ آرزو پوری ہو گی۔ بس اب مرنے پر تیار رہے ؟“

ہنری نے اسوقت تک بڑی مضبوطی دکھائی تھی۔ مگر اب بظاہر موت کو قریب دیکھ کے
سہم گیا۔ نہایت ہی اضطراب و مایوسی کے ساتھ خوشامد کرنے لگا اور رہائی کی درخواست کے ساتھ
بولا ” ایک ذرا صبر! میرے پاس ایک ہدیہ ہی جسکا وہی شخص مستحق ہو سکتا ہی جو پیاری اگنس کا
دلدادہ اور عاشق ہو۔ اتنا موقع دے کہ اُسے جیب سے نکال کے پیش کرسکون۔ اسلیے کہ اب
میرے اور لزارس کے بعد اے مسلمان شخص تو ہی اُسکے پانے کا مستحق ہے“ مرقس نے اپنی گرفت
ذرا ڈھیلی کر دی ہنری کا داہنا ہاتھ جیب مین گیا۔ کوئی چمکتی ہوئی چیز نکلی۔ اور ساتھ ہی مرقس
ہنری کے سینے پر سے تیورا کے گرا۔ ایک چیخ کی آواز اُسکے مُنہ سے نکل کے ہوا مین گونجی جسکے
ساتھ ہی جیسے اُسکی روح بھی پرواز کر گئی۔

ہنری روح کی شدید حرکت۔ اور دل کے ہیجان سے تھک کے بیجان لاش کے قریب ہانپتا

ہوا اُٹھا۔ اور حجرے کے ہولناک منظر اور بھیانک سناٹے پر نظر ڈالی۔ قویٰ کمزور ہوتے جاتے تھے۔ اور دل مغلوب ہو رہا تھا۔ اور ایک چھوٹا سا تنگ حجرہ۔ اور اُس مین دو بیجان لاشین۔ جو اُسی کے ظلم اور اُسی کے کاری زخم کو یاد دلا رہی ہین! گھبرا گھبرا کے آنکھین بند کر لیتا ہے۔ مگر پھر بھی وہ مہیب سمان خیال کی آنکھون کے سامنے آجاتا ہے۔ اور کچھ بنائے نہین بنتی۔ اسکے ساتھ وہ باہر کی آوازون پر بھی کان لگائے ہوے ہے۔ ہر آہٹ۔ ہر کھٹکے۔ اور ہر چاپ پر چونک پڑتا ہے۔ اور کوئی بات خیال ہی مین نہین آتی کہ کیا کرے اور کدھر جائے۔

آخر ہزی دیر کے بعد دل مضبوط کر کے حجرے سے نکلا۔ اور چارون طرف نظر دوڑائی۔ دنیا بھر پر موت کا سناٹا طاری تھا۔ ساری زندہ مخلوق خواب غفلت مین تھی۔ رات کی تاریکی کے علاوہ موسم نے بھی عالم کو اپنا کہرے کا لحاف اُڑھا دیا تھا۔ تارونکی آنکھون مین شبنم کا پانی بھر بھر آتا تھا جنھین وہ جھپکا جھپکا کے کھو لیتے تھے۔ بیشک اسوقت دُنیا کا سمان دیکھنے مین اُنکی رات رات بھر کھُلی رہنے والی آنکھین خیرگی کرنے لگتی ہونگی۔ چونکہ دُنیا اُنکی نظر سے اوجھل تھی لہذا وہ بھی کسی شرم آلود ناز آفرین کی طرح دھندھلکے کی ہلکی نقاب مین مُنہ چھُپائے ہوے تھے۔ طیور جہان تھے وہین دبکے بیٹھے تھے۔ اور پرندون کا متانت پسند اور عزلت گزین فیلسوف اُلّو اپنی پُر اثر اسپیچ سے عام خموشی اور ہر چیز کے فانی ہونے پر لکچر دے رہا تھا۔

اس سمان کو دیکھ کے ہزی زرا دلمین ڈرا۔ پہلے ارادہ کیا کہ ان لاشون کو حجرے سے نکال کے باغ کے کسی کنج مین ڈالدے جہان دو تین روز تک مخفی رہ سکین۔ مگر پھر آپ ہی خائف ہوا کہ یہ بھوت ہو کے لپٹ نہ جائین۔ اور بالفرض ایسا نہ بھی ہو تو ممکن ہے کہ لاشون کو باہر لیجاتا ہوا دیکھ لیا جاؤن۔ اس خیال کا آنا تھا کہ جیسے کسی فرشتے نے "انتقام" کا لفظ اُسکے کان مین کہا گھبرایا۔ چارون طرف پھر کے دیکھا۔ مگر کوئی صورت نہ نظر آئی۔ اب اُسکی وحشت اور گھبراہٹ انتہا سے زیادہ بڑھ گئی۔ اُسے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ جیسے یہ خون آلود مردے اُٹھ کے لوگونکو پکارا چاہتے ہین۔ مگر پھر دلمین آئی کہ اگر مین یونہین چھوڑ گیا تو لوگونکو میرے جانے کے تھوڑی ہی دیر بعد خبر ہو جائیگی۔ اور کیا عجب کہ پکڑ لیا جاؤن۔

آخر اُس نے جی کڑا کر کے اِن لاشون کو ایک بڑے کمّل مین گٹھری کیطرح باندھا۔ حجرے سے کھینچ کے باہر نکالا۔ اور سر پر رکھ کے خانقاہ اور مدرسہ کے پھاٹک کی طرف لے چلا۔ گویا اپنے گناہون کا بوجھ سر پر اُٹھائے ہوے ہے۔ اور اُسکے نیچے دبا اور کچلا جاتا ہے۔ غنیمت

ہوا کہ سب سوتے رہے۔ کسی کو آہٹ بھی نہ معلوم ہوئی۔ اور وہ احاطے کی نیچی دیوار کے پاس جا پہونچا۔ پھاٹک پر پہرہ تھا۔ اور اُدھر سے گزرنے مین گرفتار ہو جانے کا اندیشہ تھا۔ لہذا اُسنے پہلے تو اپنا گٹھر باہر پھینکا۔ پھر خود دیوار پر چڑھ کے اُدھر کودا۔ ساتھ ہی پہرے والے نے دور سے پُکارا "کون ہے" اور وہ اُس گٹھر کو جلدی مین اُٹھا کے بدحواس بھاگ کھڑا ہوا اور پہرے والا پیچھے لپکا۔ ہنری نے بھی اپنی قوت بھر دوڑنا شروع کیا۔ اتفاقاً بھاگنے مین گٹھری کی بندش ایسی ڈھیلی ہو گئی تھی کہ ایک لاش نکل کے گر پڑی۔ اور اُسے تعاقب کرنے والون کے خوف سے اُٹھانے کی جرأت نہ ہوئی۔ مجبوراً جو لاش سر پر تھی اُسی کو لیے ہوے بھاگتا چلا گیا۔ پہرے والا اُسکے پیچھے دوڑتے دوڑتے یکایک کسی چیز کی ٹھوکر کھا کے اوندھے مُنہ گرا۔ اُٹھ کے دیکھا تو اندھیرے مین ایک لاش نظر آئی۔ گھبرایا ہوا اُلٹے پانون واپس گیا۔ اور ایک مشعل اور ایک ساتھ والے کو لے کے پھر آیا۔ اور غور سے دیکھا تو معلوم ہوا کہ ایرینیوس کی لاش ہے۔ جسے کسی نے بڑی بے رحمی سے قتل کیا ہے۔

لاش کو پہچانتے ہی یہ دونون شخص مدرسے کے منتظم کے پاس گئے۔ جو اپنے کمرے مین غافل پڑا سو رہا تھا۔ اُسکے جگانے کی تو جرأت نہ کر سکے مگر ایک خادم کو اصل واقعہ کی اطلاع کر کے اپنے مقام پر واپس آئے۔ لاش رات بھر اُسی طرح پڑی رہی۔ صبح کو جب منتظم کو حال معلوم ہوا تو بہت برہم ہوا کہ مجھے اُسی وقت رات کو کیون نہ جگا دیا۔ اب تمام مدرسہ اور خانقاہ مین خبر ہو گئی تھی۔ لوگ ہر طرف سے دوڑے ہوے ایرینیوس کے حجرے مین آتے تھے۔ اور ساری زمین کو خون سے سُرخ دیکھکے افسوس کرتے تھے کہ کسی نے کیسی سنگدلی کی ہے۔ طلبہ اور مدرسے والے حجرے مین کھڑے افسوس کر رہے تھے کہ منتظم بہت سے لوگون اور خاصتہً طلبہ کو ساتھ لیے ہوے اُس مقام پر گیا جہان لاش پڑی تھی۔ اُس کے حکم سے لاش اُٹھا کے اندر لائی گئی۔ اور بڑے اہتمام سے اور سارے مدرسے والون کے جلوس کے ساتھ خانقاہ کے احاطے مین دفن ہوئی۔

سترھوان باب

دار السلطنت روما

اس عجیب و غریب قتل کی خبر ایسی نہ تھی کہ اگنس باوجودیکہ دنیا کو ترک کر چکی تھی اور کسی اور ہی عالم مین رہتی تھی سُنتے ہی بے اختیار چونک نہ پڑتی۔ خبر دینے والے کی آواز

اُسکے دل پر ایک تیر کیطرح لگی - وہ یکایک گھبرا کے کھڑی ہو گئی - بے تحاشا اُسکی زبان پر "ہنری" کا نام آیا - اور سناٹے مین آ گئی - بہت دیر کی آزاردہ خموشی و فکر کے بعد وہ خانقاہ سے نکل کے اُن دونون کے حجرون مین آئی - اور وہان کی حالت دیکھ کے یہ بھی خیال نہ کیا کہ بہت سے لوگونکا ہجوم ہے بے اختیار رونے لگی - اور دلمین کہا "افسوس مین نے ایرینیوس کا کہنا نہ مانا - اگر فوراً مین ہنری کا کام تمام کر دیا جاتا تو آج اسطرح کھڑے ہو کے آنسو نہ بہانا پڑتے" پھر لوگون سے مرقس کا حال دریافت کیا معلوم ہوا کہ اُسکا بھی پتا نہین - یہ سُنکے وہ پھر ایک سناٹے مین آ گئی - دل مین کہا "کیا یہ کام مرقس کا ہے؟" مگر آپ ہی جواب دیا کہ "نہین اُس سے ایسا فعل سرزد نہین ہو سکتا" مجبوراً خانقاہ کیطرف پلٹی - راستے مین سر جھکائے چلی جاتی تھی کہ کسی اجنبی شخص نے اُسکے ہاتھ مین ایک خط دیا - اور کسی طرف چلا گیا -

اگنس یہ خط لیے ہوے اپنی خانقاہ مین آئی - اور لفافہ چاک کر کے پڑھا تو یہ عبارت تھی:-

"سنگدل نازنین - اب یقین ہے کہ تم اپنا دل نرم کر لو گی - اسلیے کہ نہ اب ایرینیوس ہی دنیا مین باقی ہے اور نہ وہ بدمعاش مرقس جسے اُسکے بعد تمہارے بیوفا دلمین جگہ ملی تھی - ایرینیوس کی لاش تو لوگونکو ملگئی - مگر مرقس کی لاش کو قیامت تک ڈھونڈھین گے اور نہ پائین گے - مین نے اُسے ایسے تاریک غار مین ڈالا ہے کہ وہان تک کسی کی رسائی نہ ہو سکے گی - اب تقدیر نے میری یاوری کی - اور مین نے اپنے لیے میدان صاف کر لیا تو امید ہے کہ تم بھی صاف ہو جاؤ گی اور تمہارے دلمین مجھے پھر جگہ ملے گی -

تمہارا عاشق - ہنری"

یہ خط پڑھتے ہی اگنس نے ایک چیخ ماری اور دیر تک کے سناٹے کے بعد بولی - "آہ ظالم ہنری - صد افسوس کہ ایرینیوس کے ساتھ تو نے مرقس کو بھی مار ڈالا - جس سے مجھے بہت سی اُمیدین تھین - اور مین خدا جانے کیا کچھ خیالات اُسکی نسبت قائم کر چکی تھی ؟ مگر ہنری یاد رکھ کہ تو بھی اپنے اغراض مین کبھی کامیاب نہ ہوگا - یہ نہ سمجھ کہ ان لوگون کے نہونے سے مین تیری رفاقت گوارا کر لونگی - اس ظلم سے ممکن ہے کہ تیرا کلیجہ ٹھنڈا ہو گیا ہو مگر تو کچھ فائدہ نہ اُٹھا سکے گا - سوا اسکے کہ تیرے دلکی سیاہی بڑھگئی - اور تو نے ایسے گناہ اپنے سر پر لے لیے جو تجھے کبھی نجات کے دروازے تک نہ پہونچنے دینگے"

اگنس کو غیر معمولی طریقے سے اور عزیزون کی طرح روتے دیکھکے ایک طالب علم نے جو

اُسکے حُجرے مین پاس ہی بیٹھا تھا پوچھا" آپ کیون روتے ہین؟ اِن دونون نے کوئی ایسا فعل ضرور کیا ہوگا جسکے پاداش مین یہ حالت ہوئی"

ایگنس " وہ جا ہے جیسے ہون مگر میرے دوست تھے - دنیا مین صرف یہی دو شخص تھے جنکی دوستی سے میرے دل کو اطمینان تھا - اور افسوس کہ قسمت نے ایک ہی وقت دونون سے جدا کردیا - اب دنیا مین کوئی نہین رہا جسپر مین روؤن یا میری مصیبت پر وہ روئے "

طالب علم " آپ نے تو اب دنیا چھوڑ دی - اور سُنتا ہون کہ علمی ترقی کی طرح ترک دنیا مین بھی آپ کا درجہ اس مدرسے اور خانقاہ کے تمام طلبہ سے بڑھا ہوا ہے - ایسے با کمال شخص کے لیے ایک دنیاوی مصیبت پر یون پھوٹ پھوٹ کے رونا اُسکی متانت بے پروائی اور بے نفسی کے خلاف ہے "

ایگنس " مین نے دنیا کو ترک نہین کیا اور نہ اپنے دوستون کی یاد بُھلائی ہے - مگر ہان صرف اسلیے کہ کمالات روحانی حاصل کرنے کا شوق تھا چند روز کے واسطے سب سے علیحدگی اختیار کر لی اور آپ کو ویسا ہی بے علائق بنا لیا جیسا کہ کسی روحانیات کے طالب علم کو ہونا چاہیے "

یہ کہکے ایگنس نے اُس طالب علم کے جواب کا انتظار بھی نہین کیا - اور اُٹھ کے اپنے تنہائی کے حُجرے مین چلی گئی - اور وہان تنہا بیٹھ کے دلمین کہا " افسوس مین بالکل اکیلی رہگئی؟ وہی مصیبت پھر سامنے ہے! اور نہین جانتی کہ کیا کرون اور کہان جاؤن " ان دوستون سے چھوٹنے اور ایسے حسرتناک واقعات کے دیکھنے سے ایگنس کے خیالات کو ایک سخت جھٹکا پہونچا اور گویا وہ پھر اُسی دنیا مین آگئی جسے خانقاہ مین داخل ہوتے وقت چھوڑ دیا تھا - یکایک اُسنے چونک کے کہا " بس جسقدر ترقی کرنا تھی کر چکی - اب اِن صدمات کے بعد مجھ سے نہ اس مدرسہ مین ٹھہرا جائیگا اور نہ اس خانقاہ مین " مگر متحیر اور پریشان دل نے پوچھا " پھر کیا کرو گی؟ جسکا جواب اُسکے خیال نے یہ دیا کہ " اب تو بس ارض مقدس کا راستہ لینا چاہیے - وہان اُس بوڑھے راہب سے ملاقات ہوگی جسنے بڑے نازک وقت مین دستگیری کی تھی - اور مجھے لوٹیشیا کی مصیبتون سے نکالکے فولڈا کی خانقاہ مین داخل کیا تھا - بس اب میرا اور اُس کا ساتھ ہوگا - اور مقدس نجات دلانے والے (حضرت مسیح) کے پاک وطن مین بیٹھ کے ہم دونون عبادت کرینگے - وہ ایک بوڑھا آدمی ہے - اور بہت بے نفس معلوم ہوتا ہے - بس اب اُسی کے ساتھ راحت و آرام سے گزر سکتی ہے - یقین ہے کہ اُسکے دلمین حسن و عشق کے وہ جذبات

بھی نہ ہونگے جنسے ہمیشہ جھگڑے پیدا ہوتے رہے ہین۔ اور جنہون نے مجھے اول سے آخر تک اسقدر پریشان کیا۔"

یہ خیال ایگنس کے دلمین جم گیا۔ وہ ہمیشہ دھن کی پکی ثابت ہوئی ہو۔ اس خیال کا آنا تھا کہ ارادہ کر دیا اگر ممکن ہو تو کل ہی شہر اثینیا کو چھوڑ دون۔ فوراً اپنا مختصر اسباب بھی سمیٹ کے باندھ لیا۔ اور اُسی وقت خانقاہ کے بڑے راہب کی خدمت مین حاضر ہو کے کہا "میرا ارادہ ہو کہ اب خانقاہ کو چھوڑ دون۔"

راہب۔ (حیرت سے) "کیون؟"

ایگنس "تعلیم سے جی بھر گیا۔ اور جی چاہتا ہے کہ کہین اطمینان سے بیٹھ کے عبادت کرون۔"

راہب "یوحنا۔ مجھے تم مین کوئی ناگہانی تغیر نظر آتا ہے۔ خیریت تو ہے؟"

ایگنس "جی ہان سب طرح خیریت ہو۔"

راہب "تو کیا یہان عبادت نہین ہوسکتی۔؟"

ایگنس "کیون نہین ہوسکتی؟ مگر اب یہان تو دل نہین لگتا۔"

راہب "آخر کہان کا ارادہ ہو؟ کچھ معلوم تو ہو؟"

ایگنس "اگر مسیح نے مدد کی تو ارض مقدس جاؤن گا۔ اور ہولی سپلکر[ع] کے پاس بیٹھکے عبادت کرون گا۔"

راہب "یوحنا تم ابھی نوجوان آدمی ہو۔ تمہین چاہیے کہ مسیحی کلیسیا کی خدمت کرو۔ اور ایک بشپ کا رتبہ حاصل کر کے دینی پیشوا بنو۔ اتنی تعلیم اور ایسے دینی و روحانی کمالات حاصل کرنے کے بعد یون زندگی تلف کرنا نہین اچھا معلوم ہوتا۔ یوحنا یقین جانو کہ اس مدرسہ اور خانقاہ کو تمہین رخصت کرنے پر بڑا افسوس ہوگا۔"

ایگنس "مجھ سے ہزار دن طالب علم یہان سے تعلیم پا کے نکل گئے ہونگے۔"

راہب "بے شک نکل گئے۔ مگر یوحنا تم سے دو ہی چار ہونگے جن پر اس دار العلوم اور خانقاہ کو فخر و ناز کرنے کا موقع ملے۔ تم اگر دینی خدمت اپنے ذمے لو تو بہت جلد ترقی کروگے۔ اور تمہاری ترقیون کی خبر سُن سُن کے یہ کالج خوشی حاصل کریگا۔ گمنامی کی زندگی

ع حضرت مسیح کا فرضی مقبرہ۔ جسے بیت المقدس مین قسطنطین اعظم کی مان ہلنا نے تعمیر کرایا تھا۔ اور اب تک قائم ہے۔

تم سے الوالعزم اور ذہین و لائق شخص کے لیے مناسب نہین "۔

اگنس "۔ مجھے اسکا یقین نہین کہ کلیسیا کی خدمات مجھ سے ادا ہو سکینگی "۔

راہب "۔ ایسا نہ سمجھو۔ مدرسہ اور خانقاہ مین تم وہ عزت و ناموری حاصل کرلے نکلتے ہو کہ جہان جاؤگے سب سے اعلیٰ درجہ کی دینی خدمت تمہارے سپرد کیجائیگی "۔

اگنس "۔ یہ تو مشکل ہے کہ مین شہرون شہرون امیدواری کرتا پھرون "۔

راہب "۔ نہین۔ اسکی ضرورت نہین۔ اگر تم پوپ کے دارالحکومت شہر روما مین جانا پسند کرو تو وہان کے بڑے دارالعلوم کی اعلیٰ مدرسی و منتظمی خالی ہے۔ مین سفارش کے ساتھ تمہین وہان بھیج سکتا ہون "۔

اگنس "۔ ممکن ہے کہ آپکی سفارش نہ مانی جائے "۔

راہب "۔ ایسا نہین ہے۔ روما کے دینی خدمات اور مقدس دربار پوپ کے معزز عہدون پر اکثر اسی دارالعلوم کے طلبہ مقرر کیے جاتے ہین "۔

یہ سُنکے اگنس ایک سوچ مین آگئی۔ اور دل مین کہا "۔ اسمین کیا مضائقہ ہی کہ چندروز کے لیے مین روما کی بھی سیر کرلون۔ مقدس پاپا کے دربار۔ وہان کی تاریخی عمارتون۔ اور اُس شہر کے عظمت و جلال کی بہت تعریف سُنی ہے۔ ضرور دیکھنا چاہیے۔ پھر آخر تو یہ ہونا ہی ہے کہ یروشلیم مین گمنامی و فارغ البالی کی زندگی بسر ہوگی "۔ دل مین یہ فیصلہ کرکے اُسنے سر اُٹھایا اور بولی "۔ اگر آپ کے نزدیک اسمین کوئی مضائقہ نہین ہی تو مین حاضر ہون "۔

راہب "۔ بہتر۔ یوحنا یاد رکھو کہ تم بہت ترقی کروگے۔ علاوہ اسکے کہ علم و فضل زہد واتقا اور ریاضت و نفس کُشی مین کوئی تمہارا ہمسر نہین۔ تمہارے حرکات و سکنات۔ اخلاق و عادات۔ تمہاری سادی باتون۔ تمہاری صورت اور تمہاری اِن شرمندہ آنکھون مین کوئی ایسا جادو ہے کہ ممکن نہین تمہارے مقابلے مین کسی اور شخص کو کامیابی ہو سکے "۔

اُگنس "۔ آپ اُستاد ہین۔ آپ ہی کی توجہ و عنایت سے شاید مجھے یہ عزت حاصل ہوجائے ورنہ مین اپنے مین تو اسکی لیاقت نہین پاتا۔ اور یہ تعریف جو آپ فرما رہے ہین صرف آپکی محبت و شفقت کا نتیجہ ہے "۔

راہب "۔ مین ہی نہین۔ یوحنا جو تمہاری صورت دیکھے گا تمکو عزیز رکھے گا۔ خیر اب مین تمہین سفارش کا خط لکھے دیتا ہون۔ اسے لیجاکے پوپ کے دربار مین پیش کرنا اور جب اُس سے

جانشین پطرس؎ کی خدمت مین باریابی حاصل ہو تو عرض کرنا کہ یہ مدرسہ اور یہ خانقاہ اُنکی تابع فرمان ہے۔ اور ہمیشہ پاپا کے دربار کی خدمت گزاری کو اپنا فخر سمجھتا ہے:" یہ کہکے راہب نے قلم دوات نکال کے لاطینی زبان مین خط لکھ کے حوالے کیا اور پوچھا" یہ آخری ملاقات ہے۔ یا پھر بھی ملوگے؟"

ایگنس "اب تو غالباً روماہی مین ملاقات ہوگی"

راہب "اتنی جلدی!" پھر ایگنس کی پیٹھ پر اپنا برکت کا ہاتھ رکھا اور کہا "جاؤ مسیح کے سپرد کیا"

یہان سے اُٹھ کے ایگنس نے مدرسے کے اُستاد سے ملاقات کی۔ اُسنے بھی پوپ کی خدمت مین ایک خط لکھ دیا اور نہایت ہی حسرت و افسوس کے ساتھ رخصت کیا۔

اِن دونون اُستادون سے رخصت ہوتے ہی ایگنس نے سفر کا سامان کیا۔ ایک گدھا مول لے لیا تاکہ راہبون کی شان قائم رہے۔ اور دوسرے ہی دن مدرسہ چھوڑ کے مقتدا اُنکی وضع اور دینداری کے مقدس لباس مین شمال کیطرف روانہ ہوئی۔ اگر دریا کے راستے سے جاتی تو شاید جلد ہی پہونچتی۔ مگر اُسکی سیاحت پسند طبیعت نے دریائی سفر کو نہین پسند کیا۔ رومیلیا اور وینیشیا کے شہرون مین پھرتی اور گاؤن مین ٹھہرتی ہوئی ہنگاریا مین پہونچی جہان کا حکمران بہت لطف سے پیش آیا۔ اِن دونون سوا مغربی یورپ کے جہان شارلمین شاہ فرانس کے جانشینون کی حکومت مانی جاتی تھی سارے یورپ مین فیوڈل؎ سسٹم جاری تھا چھوٹے چھوٹے زمیندار اور ڈیوک اپنی مختصر قلمرو پر متصرف تھے۔ جو آپس مین لڑتے بھڑتے رہتے کسی کی اطاعت کو ذلت سمجھتے اور کوئی زبردست سلطنت نہ قائم ہونے دیتے۔ قسطنطنیہ وغیرہ کی سلطنتین برائے نام سلطنتین تھین۔ اسلیے کہ اپنی قلمرو کے تمام اُمرا کو کسی ایک قانون کا پابند نہ بنا سکتی تھین۔

مگر مذہبی وقعت اور پوپ کے اثر کو سب مانتے تھے۔ اور اسی وجہ سے ایگنس جس گاؤن سے ہوکے گزرتی بڑی خاطر و تواضع کیجاتی تھی۔ مگر باوجود ان سب لطفون کے اپنی

؎ پطرس جو حضرت مسیح کا حواری تھا۔ عیسائی اور خصوص کیتھولک فرقے والے یقین کرتے ہین اور معتقد ہین کہ وہی پہلا پوپ یا دین کا سب سے بڑا پیشوا تھا۔

؎ کروسیڈ کی لڑائیون کے شروع ہونیسے پہلے سارے یورپ مین یہی فیوڈل سسٹم جاری تھا۔ جسکے معنے یہ ہین کہ ہر زمیندار اپنے علاقے کا حکمران تھا۔ اپنی فوج رکھتا۔ اور اپنی شان دکھاتا۔ بڑی لڑائیون کے موقعون پر اس قسم کے بہت سے زمیندار جمع ہوجاتے۔ اور بڑی فوج مرتب ہوجاتی۔

تنہائی پر وہ بہت گھبراتی۔ بلکہ بعض اوقات تو مرقس کو یاد کرکے بیتاب ہو جاتی تھی۔ اکثر تنہائی مین اُسکی زبان سے نکل جاتا "افسوس! مرقس کے بعد دنیا بے مزہ ہے۔ اب ویسا رفیق کہان ملیگا؟"

اگرچہ غریب الوطنی طالب علمی اور خاصۃً ریاضت ونفس کشی نے اُسے بہت کچھ جفاکش بنادیا تھا۔ لیکن اصل مین وہ عشرت پسند اور آرام طلب تھی۔ تاہم اِسکے خلاف اُسکی طبیعت مین یہ بات البتہ تھی کہ سیر وسیاحت کی انتہا سے زیادہ شائق تھی۔ اگر سچ پوچھیے تو اسی شوق نے اُسے گھر سے نکالا تھا۔ اس سفر کی تکلیفین اور خاصۃً تنہائی وبیکسی کے ساتھ شاید اُسکی ہمت پست کر دیتین۔ مگر مسیحی دنیا اپنے مقتداؤن اور راہبون کی پرستش کرتی تھی جسں گاؤن مین گزر ہوتا اُسکے ہاتھ پاؤن چومے جاتے اور آنکھون پر بٹھائی جاتی جس شہر مین داخل ہوتی لوگ جوش وخروش سے سامنے آکے سر جھکاتے اور ہاتھون ہاتھ لیتے۔

آخر اسی طرح سفر کرتی ہوئی ایگنس وینس مین پہونچی۔ پھر وہان سے کوچ کرکے شہر ملان مین ہوتی ہوئی خاص دار السلطنت روما مین داخل ہوئی۔ مسافر اور خصوص مذہبی مسافر کیلیے سب سے اچھی ٹھہرنے کی جگہ سنٹ پطرس کی خانقاہ تھی جسمین ہمیشہ اور ہر زمانے مین ہزار ہا راہبون اور ننون کا مجمع رہتا تھا۔ اور سب کے کھانے پینے اور رہنے سہنے کے مصارف سلطنت کے ذمے تھے۔ جو مقدس جانشینان حضرت مسیح یعنے پوپون کے مصارف ادا کرتے کرتے تباہ ہوئی جاتی تھی۔ بعینہ جسطرح آجکل کی اسلامی سلطنتین اور ریاستین مشائخ اور مولویون کی خدمت گزاری کرنے مین تباہ ہو رہی ہین۔

اعلیٰ وعالیشان مدارس کی تعلیم خانقاہ کی ریاضت ونفس کشی۔ طلبہ کی ایک بڑی جماعت سے ملنے جلنے مختلف مقامات کی سیر وسیاحت۔ اور خاصۃً ایک مدت دراز تک مردونکی وضع مین رہنے اور مردونکی شان سے بسر کرنے کی وجہ سے اب ایگنس وہ پہلی شرمیلی لڑکی نہین رہی۔ اُسمین بہت کچھ متانت آگئی ہے۔ اگرچہ ریاضت نے بہت دنون تک خاموش رکھا تھا اور زندہ دلی کی صحبت مین اُٹھنے بیٹھنے کے قابل نہین رہی تھی مگر وہ عورت ہونیکا حجاب بالکل جاتا رہا۔ ریاضت اور روحانی مشقتون سے جو اُمور پیدا ہو گئے تھے کہ ہر وقت افسردہ خاطر نظر آتی اور طبیعت بجھی رہتی یہ بات بھی خانقاہ چھوڑنے اتنا سفر کرنے اور مختلف لوگون سے ملنے کی بدولت بالکل غائب ہو گئی۔ اب وہ مردون سے بے جھجک ملتی ہے اور ہر بات کا نہایت شگفتگی اور بیباکی سے جواب دیتی ہے۔

اپنی زندگی کے اس تغیر کا خیال کر کے بعض اوقات وہ مرتھ کو یاد کرتی اور دل ہی دل مین کہتی ہے "افسوس وہ نہین رہا کہ اُسکے بدلے مین خود اُسے اپنا اقرار نامہ یاد دلاتی۔ وہ سمجھا تھا کہ مین دنیا سے گئی گزری ہوئی۔ اور پھر کبھی ہوش وحواس کی باتین نہ کرونگی۔ لیکن اُسکا یہ خیال غلط تھا۔ اب مین اچھی خاصی صاحب عقل وہوش ہون۔ تمام انسانی جذبات اور دنیاوی خواہشین مجھ مین موجود ہین۔ مگر افسوس وہ ہی نہین رہا جسے اسوقت مین قائل کر کے اپنی طبیعت کا استقلال ثابت کرتی"۔

ایگنس نے سینٹ پٹرس کی خانقاہ مین دو ہی تین روز قیام کیا تھا کہ ہر طرف اُسکے علم وفضل اور باکمال راہب ہونے کی شہرت ہو گئی۔ اور وجہ یہ ہوئی کہ اُس نے پہلے تو اُس پاس کے رہنے والے راہبون سے ملاقات پیدا کی۔ اور کئی علمی صحبتون مین اپنے علم وفضل کا ثبوت دیا۔ پھر ایک موقع پر چند نفس کُش راہبون کے حلقے مین بیٹھ کے اپنے دل کی قوت سے اُن لوگون پر ایسا اثر ڈالا کہ سب کے سب بے اختیار تڑپنے لگے۔ اور ہوش مین آتے ہی اُسکے قدم چومے اور تسلیم کر لیا کہ اتنا بڑا اہل اللہ اور ایسا صاحب تصرف راہب اسوقت تک نظر سے نہین گزرا تھا۔ اور نہ اس پایے کا کوئی سنیٹ (ولی) شہر رومامین موجود ہے۔ بس پھر کیا تھا۔ ہر طرف سے لوگ زیارت کو آنے لگے جو اُسکی نوخیز لڑکونکی سی صورت اور نوعمری پر متحیر ہو جاتے جس نوکری کے لیے وہ آئی ہے اُسے اگرچہ ابتداءً اُس نے زیادہ پسند نہین کیا تھا۔ مگر سفر مین مقتدائی کی وقعت اور دینی سرگروہی کی مرجعیت دیکھ کے سمجھ گئی کہ یہ کیسی عمدہ اور قابل وقعت خدمت ہے۔ درحقیقت اس سفر ہی سے اُسے اپنی قدر و منزلت معلوم ہوئی۔ اور اب اپنے اس تعلق کو بہت پسند کرتی ہے۔ اُسکا بچپن سے یہ خیال تھا کہ جو حکومت اور حقیقی شان وشوکت ایک پادری یا بشپ کو حاصل ہے کسی بادشاہ کو بھی نہین نصیب۔ اور اسی خیال سے وہ مقدس مقتدایان دین عیسوی کو بچپن ہی مین اکثر حسد کی نگاہ سے دیکھا کرتی تھی۔ اُسکے یہی خیالات تھے جنسے فادر لزارس کو بڑی مدد ملی تھی۔ اور اُسے اُسکے گھر سے نکال سکے تھے۔ گھر سے قدم نکالتے وقت وہ یہ دھن دل مین لے کے چلی تھی کہ "علم وفضل حاصل کر کے ایک مقدس مقتدائے دین بنونگی۔ اور وہ حکومت اپنے ہاتھ مین لونگی جو کسی بادشاہ اور ڈیوک کو بھی نہین نصیب ہے"۔ مان اُسکے حسن وجمال پر نازان تھی اور چاہتی تھی کہ اُسے ایک ملکہ یا کسی بڑے صاحب حکومت امیر کی ناز آفرین بیوی بناوے۔ اور یقیناً اس بات مین اُسے کامیابی ہوتی اسلیے کہ حسن وجمال مین

وطن کی کوئی لڑکی شاید اُسکا مقابلہ نہ کرسکتی۔ مگر ایگنس اُس حکومت و عزت کو ذلیل سمجھتی تھی اور اُس سطوت و جبروت کی آرزومند تھی جو دین کی حیثیت سے ہم مذہبون پر حاصل ہوسکتی ہے۔

مگر درمیانی زمانے کی دشواریون۔ طالب علمی اور غربت کی مصیبتون۔ اور خصوص ہنری اور فادر لزارس یا ایریمنیوس کے جھگڑون نے ایسا پریشان کردیا تھا کہ اپنی پُرانی اور بچپن کی آرزوؤن کو بالکل بھول گئی تھی۔ وہ بیشک پڑہتی تھی۔ علم و فضل مین ترقی کرتی تھی۔ ریاضت و نفس کُشی کی مشق کررہی تھی۔ مگر محض ایک بےغرضی کے ساتھ مقتدائی کا پیشہ اختیار کرنے کے لیے نہین۔ اِن دنون یہ بات کبھی اسکے خیال مین بھی نہ گزرتی تھی کہ "پڑھ لکھ کے مسیحیونکی مقتدائی کرون گی۔ اور وہ حکومت و عزت نصیب ہوگی جسکی ابتداے عمر مین آرزو تھی" اِن سب باتون کے بعد روما کا سفر کرتے وقت راستے مین جب اپنی عزت اور قدر و منزلت دیکھی تو پُرانے خیالات مین ایک تازہ جوش پیدا ہوا۔ اور دل نے کہا "اگرچہ اب نہ فادر لزارس ہین۔ نہ مرقس ہے اور امید ہے کہ ہنری بھی نہ رہے گا۔ مگر مجھے اپنی طالب علمی کی محنتونکا پھل اور ریاضت و ترک دنیا کا خراج ضرور وصول کرنا چاہیے۔ چند روز اِس پُرلطف زندگی اور اس حکومت و مقدرت کا بھی مزہ اُٹھالون" الغرض اب وہ پھر دہی ترقی کی دھن مین ہے۔ اور کوشش کررہی ہے کہ جسطرح بنے ساری مسیحی دنیا کو اپنا گرویدہ اور تابع فرمان بنالے۔ اسی وجہ سے روما مین داخل ہوچکنے کے بعد بھی ایک زمانے تک اُسنے اپنے خطوط مقدس پوپ کے ملاحظے مین نہین پیش کرائے۔ کیونکہ چاہتی ہے کہ اپنے کمالات کا شہرہ اُن خطون سے پہلے پوپ کے کان تک پہونچادے۔

اپنا روحانی کمال دکھانے اور لوگون کے دل پر مراقبہ کے ذریعے سے اثر ڈالدینے مین اُسے ایسی کامیابی نظر آئی کہ اِسی پہلو پر اور زور دینا شروع کیا۔ پورا ہفتہ نہین گزرا تھا کہ کئی خانقاہون کے بڑے بڑے راہبون کے دل مغلوب ہوگئے اور اُنھین ہماری ہیروئن کے قدم چومتے ہی بنی جنہون نے اُسکے کمالات کے افسانے ہر صحبت اور ہر گرجے مین مشہور کردیے۔ اور ایک عالم کو زیارت و قدمبوسی کا مشتاق بنادیا۔ راہبون کے ہر حلقے مین مرید ہونے اور قوت باطنی حاصل کرنے کا شوق ظاہر ہوا۔ اور بڑے بڑے نامی راہب اُسکے حلقۂ ذوق مین آکے شریک ہونے لگے۔ خلاصہ یہ کہ اب روما کا پوپ سینٹ لیو چہارم بھی جو ۸۴۷ء سے دین مسیحی کی مقتدائی اور حضرت مسیح کی جانشینی کررہا ہے۔ اُس سے ملنے کا مشتاق ہے۔ اور کوشش

کر رہا ہو کہ اس نئے نوجوان سینٹ کو کسی تدبیر سے اپنے دربار مین بلائے۔

ان دنون مسلمانونکی مخالفت و دشمنی مسیحی دنیا مین بڑے زور و شور پر تھی۔ اور اُس حیرتناک جوش کی بنیاد پڑ رہی تھی جسنے سارے مسیحیون مین ایک تہلکہ ڈال کے حروب صلیبیہ کا سلسلہ جاری کیا۔ مسیحیون کے مقابلے مین اسلامی دنیا کی یہ حالت تھی کہ عربون یا دوسرے الفاظ مین یون کہا جائے کہ خلفاے بنی عباس کا اقبال زورون پر تھا۔ اُنکی فوجین ہر طرف سے بڑھتی اور فتح کرتی چلی آتی تھین۔ اگرچہ خلافت عرب کو اب تازہ فتوحات کا شوق نہ تھا اور نہ اُسکے لیے دار الخلافت مین کوئی خاص اہتمام کیا جاتا تھا۔ مگر اکثر سرحدی والیان ملک خود ہی جوش مین آکے اپنی قلمرو کے وسیع کرنے کی کوشش کرنے لگتے تھے۔ اور باصرار تمام دار الخلافت سے اجازت حاصل کر کے مسیحی سلطنتون پر حملہ کر دیتے۔ ایک طرف الجزیرہ اور شام کے عربی حکام قسطنطنیہ کے ایشیائی علاقون پر قبضہ کرتے چلے آتے تھے۔ دوسری طرف افریقہ کے والیون نے دریائی راستے سے یورپ پر فوجکشی شروع کر دی تھی جزیرۂ صقلیہ (سسلی) پر قابض ہو چکے تھے۔ جنوبی ایطالیہ پر قدم جما دیا تھا۔ اور شمال کیطرف بڑھتے چلے آتے تھے۔ انکے علاوہ اسپین مین ایک دوسری عربی خلافت قائم تھی جسنے اپنے حملون کا نشانہ مملکت فرانس کو بنا لیا تھا۔

ان زبردست حملہ آورونکے مقابل یورپ مین باوجودیکہ پوپ کی حکومت کا ہر جگہہ سکہ بیٹھا ہوا تھا مگر سارا ملک مختلف زمینداردن تعلقہ دارون یا یورپ ہی کی زبان مین کہا جائے کہ ڈیوکون اور کونٹون پر بٹا ہوا تھا جو اکثر ایک دوسرے کے دشمن تھے۔ اور ہمیشہ لڑتے بھڑتے رہتے تھے۔ اِن حالتون نے یورپ کے صاحب عقل خیر اندیشون کو نہایت ہی متردد و منتشر بنا رکھا تھا۔ مگر وہ لوگ جنکے ہاتھ مین تھوڑی بہت قوت تھی اس عام مصیبت کو محسوس نہین کر سکتے تھے۔ وہ سر سے پاؤن تک زرہ مین پٹے ہتھیار لگائے اور اوچی بنے پھرتے تھے۔ اور ہمارے ملک کے اگلے دنون والے بانکون کیطرح اپنی سپہ گری و جان بازی پر نازان تھے۔ ان لوگون کے متفق بنانے اور سبکو ایک جھنڈے کے نیچے لا کے کھڑا کر دینے مین خود پوپ کی آواز بھی کارگر نہ ہو سکتی تھی۔

پوپ لیو چہارم خود اپنے ملک کے جنوبی اضلاع پر مسلمانون کی یورشین دیکھ دیکھ کے پریشان ہوا جاتا تھا۔ اور ہزار کوشش کرتا مگر کوئی تدبیر بنائے نہ بنتی تھی۔ تاہم وہ ہر وقت

مسلمانون کی مزاحمت کے لیے تیار رہتا تھا۔ اور اپنی حکومت کا تمام زمانہ اسی کام مین لگا دیا۔ شہر ہائے ویٹیکن اور لیونین کو صرف عربون کی تاخت و تاراج سے بچانے کے لیے نہایت مضبوط کیا۔ اور ان دونون اُسکے گرد ایک زبردست شہرپناہ بنوا رہا تھا۔ الغرض وہ ہر وقت اسی دُھن مین رہتا تھا کہ مسلمانون کے حملون سے اپنے ملک کو کیونکر بچائے۔ ایسی حالت مین ممکن نہ تھا کہ سینٹ یوحنا کے ایسے صاحبِ تصرف ولی کامل کا حال سنتا۔ اور بُلا کے مشورہ نہ کرتا جسکی کرامتون کا اندرون دار السلطنت روما کے ہر گھر مین تذکرہ ہو رہا ہے اور جسکے مریدون کا شمار روز بروز نہین ساعت بساعت بڑھتا جاتا ہے۔ بہر تقدیر لیو رابع نے ارادہ کیا کہ اس اہم معاملے مین یوحنا سے مدد لے اور اُسکی روحانی قوت اور مقبول و پُر اثر دعا سے فائدہ اُٹھائے۔ مگر اسکے ساتھ خودداری اور اپنی وقعت قائم رکھنے کا بھی خیال تھا جسکی وجہ سے چند روز تک انتظار کیا کہ نووارد اور ولی شاید خود ہی پوپ کی آستان بوسی کا ارادہ کرے۔ مگر یوحنا کا ضبط بڑھا ہوا تھا۔ اُسکی ظاہری بے پروائی نے آخر لیو چہارم کا غرور توڑا۔ اور ہولی سی[ع] مین سے ایک منتخب شدہ ڈپوٹیشن یوحنا سے ملنے اور پوپ کی طرف سے ملاقات کی خواہش ظاہر کرنے کے لیے اُسکے حجرے کے سامنے آکے حاضر ہوا۔

دربار پوپ کے ان بڑے معزز و مقدس ارکان سے یوحنا نہایت لطف کے ساتھ ملا۔ بہت اخلاق سے پیش آیا۔ پوپ کی درخواست کو اپنی تمنا و آرزو کے موافق ظاہر کر کے ملنے کی تاریخ اور ساعت مقرر کر دی۔ اور اُنھین عزت سے رخصت کیا۔

تاریخ معینہ کو اُسکے استقبال کا خاص سامان کیا گیا۔ اور وہ اپنے مریدون اور معتقدون کی ایک چھوٹی جماعت کو ہمراہ لے کے مسیحیت کے رُکن اعظم اور ساری عیسائی دنیا کے سب سے بڑے مذہبی بادشاہ یا پیشوا کے عالی شان قصر مین داخل ہوا۔ نین اور راہب جنکی صورتون سے نفس کشی و ریاضت کے آثار نمایان تھے۔ قدم قدم پر عجب سکوت و خوش عقیدگی کی شان سے سر جھکائے اور مؤدب کھڑے تھے۔ ہر گزرنے والے کے لیے طرح طرح کے آداب و رسوم معین تھے جا بجا کنواری اور اُس کے بچے (مریم و مسیح) کی صورتین گذشتہ پوپون کی قدآدم تصویرین۔ اور ہزار ہا

ع ہولی سی پوپ کی اُس مذہبی کونسل کو کہتے ہین جسمین صرف وہی مشہور و گرامی قدر مسیحی شریک ہو سکتے ہین۔ جنھون نے علائق دنیوی کو چھوڑ کے رہبانیت اختیار کر لی ہو۔ اُنھین مین سے خود پوپ بھی منتخب کیا جاتا ہے۔

ولیون اور شہیدون کی شبیہین قائم تھین۔ کئی ایسی عالی شان صلیبین نصب تھین جنکی نسبت مشہور تھا کہ اصلی صلیبین ہین۔ یعنی وہ اصلی صلیب جسپر حضرت مسیح لٹکائے گئے تھے اُسکا کوئی ٹکڑا اِن مین بھی ہے۔ اِن کے علاوہ نامی ولیون کے لباس وتبرکات مظلوم شہیدون کی خوشبودار ہڈیان عــہ اور اِسی قسم کے ہزارہا تبرکات تھے جنکے آگے سجدہ کرنا سر جھکانا۔ اور زمین چومنا ہر آنے والے کے لئے ضروری تھا۔ یہ وہ آداب تھے جن سے کوئی شخص مستثنی نہین ہوسکتا تھا۔ اِس لیے کہ انکی تعظیم سے انحراف کرنا مذہب سے انحراف کرنا اور کفر تھا۔

ہماری نازنین ہیروئن یا سینٹ یوحنا انھین آداب سے یہ سمان دیکھتا جابجا خوش اعتقادی وحضور قلب کے ساتھ سجدے کرتا اور زمین چومتا ہوا خاص پوپ لیو رابع کے آستان پر پہونچا جہان بہت سے راہبون نے آکے ہاتھ چومے۔ اور خاص اوس مذہبی دربار کی طرف لے چلے جہان اُسے حضرت مسیح کے نائب کی زیارت نصیب ہوگی۔ ہمراہیون کی رہبری سے وہ ایک بڑے ہال مین داخل ہوا جہان کوئی بلند آواز سے بات نہ کرسکتا تھا۔ اور لوگ قدم بھی اٹھاتے تھے تو اِس احتیاط سے کہ چاپ نہ سنائی دے۔ چارون طرف دیوارون پر تصویرون کے ذریعے سے حضرت مسیح کی زندگی کے مختلف مدارج دکھائے گئے تھے۔ اور ہر شخص کے دل پر ایک خاص قسم کا ہیبت اثر پڑرہا تھا۔

یہان پہنچتے ہی ہولی سی کے تمام ممبرون نے اُس سے ملاقات کی۔ اور کہا ایک تھوڑی دیر توقف کیجیے۔ مقدس نائب مسیح کا ظہور ہوا چاہتا ہے۔" یوحنا کو زیادہ انتظار نہین کرنا پڑا تھا کہ ناگہان ننون کے ایک گروہ نے جو قریب ہی تھا سُریلی اور درد کی آوازون مین ایک قصیدہ گانا شروع کیا۔ ساتھ ہی تمام حاضرین کی نگاہین ایک شہ نشین کی طرف اُٹھ گئین۔ اور اب معلوم ہوا کہ پوپ لیو چہارم اپنی خلوت گاہ سے برآمد ہوتا ہے۔

ایک بوڑھا کشیدہ قامت شخص بالکل نئی وضع کا لمبوترا تاج سر پر رکھے نمایان ہوا۔ جو آہستہ آہستہ قدم بڑھاتا اور ہر حالت وحرکت سے اپنے زہد واتقا کا ثبوت دیتا ہوا آیا اور ایک اونچی کرسی پر جو شہ نشین پر رکھی تھی آگے کو جھکا ہوا بیٹھ گیا۔ اُسکے بیٹھتے ہی تمام

عــہ اِن دنون عیسائیون مین گزشتہ ولیون اور خاصۃً شہیدون کی ہڈیون کی بڑی تعظیم کیجاتی تھی۔ بڑے بڑے راہب اور پادری اپنی وقعت قائم کرنے کے لیے ایسی ہڈیون کا ایک ذخیرہ اپنے پاس فراہم رکھتے تھے۔ یہ پہچان تھی کہ بزرگان دین کی ہڈیون مین ایک قسم کی خوشبو ہوتی ہے جو اور ہڈیون مین نہین ہوتی۔

حاضرین نے سر جھکا دیا۔ اور خاموش کھڑے ہو گئے۔

اب نون کا نغمہ ختم ہو چکا تھا۔ سب خاموش تھے۔ بولنا درکنار کسی کے جسم سے کسی قسم کی حرکت بھی نہ ظاہر ہوتی تھی۔ اور اس قیامت کا سناٹا تھا کہ لوگون کی سانس لینے کی آواز بھی نہ سنائی دیتی تھی۔ اتنے مین ہولی سی کے دو معزز ممبر اپنی صف سے نکل کے یوحنا کے پاس آئے اور آہستہ سے کہا۔ "تشریف لے چلیے"

یوحنا۔ "کہان!"

ممبر۔ "مقدس پاپائے اعظم کی خدمت مین"

اسوقت ہماری ہیروئن کو نظر آیا کہ دنیا مین اور نیز دین مین وہ کتنا بڑا رتبہ رکھتی ہے۔ اور مسیحیت کے اتنے بڑے متبرک دربار مین اوسکا استقبال کس عزت و حرمت سے ہو رہا ہے۔ تھوڑی دیر تک وہ دل ہی دل مین اپنے اوپر نازان رہی پھر دربار پوپ کے اُن مخصوص ایڈی کانگون کی طرف دیکھ کے کہا۔ "چلیے"

فوراً شہ نشین کے پاس ہی ایک کرسی لا کے بچھا دی گئی۔ اور اُن لوگون نے یوحنا کو لیجا کے اس پر بٹھا دیا۔

پوپ۔ (آہستہ آہستہ اور نقاہت کے لہجے مین) "رومامین آپ کے ورود کا حال سُن کے مجھے بہت خوشی ہوئی"

یوحنا۔ "مین تو ایک گوشہ گزین اور بیچارہ شخص ہون۔ یہان حاضر ہونے کا ماحصل یہی تھا جو آج حاصل ہوا۔ کہ اس متبرک اور مقدس دربار مین آستان بوسی کی عزت حاصل ہو"

پوپ۔ (خوش ہو کے) "یہ آپ کی خوش عقیدگی ہے۔ یون تو ہر طرح کی عزت و برکت اسی جگہہ سے مل سکتی ہے۔ اور فرض ہے کہ نظام مذہبی قائم رکھنے کے لیے ہر مسیحی اس دربار کا معتقد رہے اور اس مذہبی تاج کے احکام کی پابندی کرے۔ مگر انسان کو اوسکی عبادت و ریاضت۔ محنت و نفس کشی کا پھل مسیح کے دربار اور مقدس کنواری کی برکت سے ضرور ملتا ہے"

یوحنا۔ "بجا ہے۔ خدا کی اس عام فیاضی سے کافر تک فائدہ اُٹھا رہے ہین"

پوپ "مگر نہین۔ میرا مطلب یہان گناہ کے پھل سے نہین۔ جسے آدم و حوا نے کھایا تھا۔ اور خاندانی اثر سے آج تک اپنی نسل کے ہر شخص کو کھلا رہے ہین۔ مین نیکی اور بھلائی کا پھل کہتا ہون۔ مثلاً مین آپ ہی کی ریاضت و محنت کو پیش کرتا ہون۔ آپ کے کمالات سے

زمانہ واقف ہے۔ سارا یورپ آپ کے علم وفضل کا گرویدہ ہو رہا ہے۔ ایسے ایسے دینی اور روحانی کمالات آپ کو حاصل ہو گئے۔ حالانکہ یہان سے کبھی تعلق نہین رہا۔"

یوحنا۔ "یہان سے نہین تو اس دربار کے ادنیٰ خادمون سے تعلق رہا ہے۔"

پوپ۔ (بشاش چہرے سے دیکھ کے) "یہ آپ کی عقیدتمندی کا تقاضا ہے۔ بیشک ہر مسیحی کو ایسا ہی اعتقاد رکھنا چاہیے۔ مگر خیر۔ (کچھ دیر خاموش رہ کے) مجھے آپ سے ملنے کا بڑا شوق تھا۔"

یوحنا۔ "یہ میری خوش نصیبی اور سعادت دارین تھی۔"

پوپ۔ "مین تو آپ سے پہلے ہی ملتا۔ مگر ان دنون ایسے ایسے افکار و ترددات پیش آتے رہے کہ موقع نہ ملا۔"

یوحنا۔ "مسیح کا شکر گذار ہونا چاہیے کہ اب وہ ترددات دور ہو گئے۔"

پوپ۔ "وہ ترددات کہان رفع ہوتے ہین۔! دیکھیے ولیون اور شہیدون کی کب توجہ ہوتی ہے! کافرون اور خاصۃً محمد (صلعم) کے پوجنے والون[۱] نے ہمارے سچے دین کے لیے ایسے اندیشے نہین پیدا کر رکھے ہین کہ معمولی فکر اور تھوڑے تردد سے دور ہو جائین۔ آپ کو اس زہد و اتقا اور اس راہبانہ زندگی کی وجہ سے نہ معلوم ہو سکا ہو گا کہ مسلمانون نے مسیح پر ایمان لانے والون کو کس قدر ستا رکھا ہے۔ ارض مقدس مین بھی ان کے ظلم حد سے بڑھ چلے۔ صقلیہ پر ان کا قبضہ ہو گیا۔ ہمارے اس خاص ملک روم کے جنوبی حصے پر ان کا قدم جم گیا ہے۔ اور اب آگے بڑھتے آتے ہین۔ ان کامیابیون کے ساتھ ان کے ظلمون کی یہ حالت ہے کہ ہزارہا شریف زادیان ان کی لونڈیان بن گئین۔ اور جس شہر یا گاؤن پر اُنکا قبضہ ہوتا ہے وہان کی مسیحی رعایا بھاگ کے ہماری قلمرو مین پناہ لیتی ہے۔"

یوحنا۔ "واقعی یہ افسوس کی بات ہے کہ مسلمان ہماری قسمت کے مالک ہوتے جاتے ہین۔"

پوپ۔ (جوش کے لہجے مین) "صرف افسوس نہین۔ مر جانے کی بات ہے۔ عیسائیون مین نہ دینی جوش ہے اور نہ مذہبی غیرت۔ ان کا سارا جوش و خروش آپس مین لڑنے اور خود ہم مذہبون کی جان لینے کے لیے ہے۔ ورنہ ممکن تھا کہ ان کو ہمارے اوپر یون اور اس آسانی سے غلبہ حاصل ہو جاتا؟"

یوحنا۔ "ہرگز نہین۔"

---

[۱] اگلے دنون عیسائی مسلمانون کو یہی کہتے تھے کہ یہ لوگ محمد (صلعم) کی پرستش کرتے ہین۔

پوپ - "لیکن اگر آپ کو اس امر مین میرے ساتھ اتفاق ہے تو اپنے روحانی کمال سے مدد دیجیے۔ اور دعا کیجیے کہ مسیح ہماری دستگیری کرین۔"

یوحنا - "اسکے لیے تو مین ہر وقت دعا کیا کرتا ہون۔ اور وعدہ کرتا ہون کہ ہمیشہ صدق دل سے دعا کرون گا۔"

پوپ - "ذرا توجہ سے دعا فرمایئے۔ آپ کی بے ریا عبادت اور آپ کی حق شناس زبان ممکن نہین کہ اُس روحانی دربار اور مسیح کی آسمانی بادشاہی مین ہماری شفاعت نہ کرسکے۔"

یوحنا - "یہ آپ کی دینداری ہے جو آپ کو ایسا یقین دلاتی ہے۔ ورنہ مین کس قابل ہون اُس آسمانی و روحانی درگاہ مین میری کیا ہستی ہے کہ شفاعت کے لیے لب ہلا سکون۔ میری کم عمری اور ناتجربہ کاری ہی گواہی دے رہی ہے کہ مین ایک ادنیٰ طالب علم سے زیادہ وقعت نہین رکھتا۔"

پوپ - "مگر مجھے تو اسکا اعتقاد و یقین ہے۔"

یوحنا - "مین صحیح عرض کرتا ہون کہ اثینیا کے مدرسہ الٰہیات کا ایک بالکل معمولی طالبعلم ہون۔ اور ابھی ابھی مدرسہ چھوڑ کے چلا آتا ہون۔"

پوپ - "مگر کبھی کسی طالبعلم مین تو یہ بات نہین دیکھی گئی کہ یون دنیا کو اپنا گرویدہ بنالے۔"

یوحنا - "آپ کو یقین نہین آتا تو مین ثبوت پیش کیے دیتا ہون۔" یہ کہہ کے اُسنے مدرسہ اثینیا کے اساتذہ کے دونون خط نکال کے پیش کیے۔ اور کہا "انکو ملاحظہ فرمایئے۔"

پوپ لیو رابع نے ان خطون کو غور سے پڑھا۔ اور دیر تک متحیر رہا۔ اسلیے کہ اُسکے خیال مین یوحنا کوئی معمولی طالب علم نہین ہو سکتا تھا۔ لیکن وہ خطوط جس قدر مستند تھے اوسی قدر صفائی سے ثبوت دے رہے تھے کہ جو نوعمر شخص روما مین ایک ولی خیال کیا جاتا ہے اثینیا کا ایک معمولی طالب علم ہے۔ آخر پوپ نے دیر تک سر جھکائے رہنے کے بعد نظر اوپر اوٹھا کے دیکھا۔ یوحنا سے چار آنکھین کین۔ اور کہا۔ "اگر آپ کو اس ملازمت کا شوق ہے تو مین خوشی سے بلکہ یون کہنا چاہیے کہ فخر سے مامور کرتا ہون۔ مگر غالبًا یہ تو آپ کی اس ولیانہ شان و بے پروائی کے خلاف ہوگا۔"

یوحنا - "مین نے ابھی تک رہبانیت نہین اختیار کی ہے۔ طالب علمی کی مشق نے روح کو تھوڑی بہت قوت دے دی ہے جسکی اکثر لوگ قدر کرتے ہین۔ مگر مین جب اسکی طرف توجہ کرونگا

اُسوقت اِن تمام دنیاوی باتون اور اِس مقتدائی کی شان دکھانے کو چھوڑکے ارض مقدس مین چلا جاؤن گا۔ اُسوقت دنیا مجھسے الگ ہوگی۔ اور مین اُس سے الگ ہونگا۔ لیکن ابھی مین نے اسکا ارادہ نہین کیا ہے۔ ابھی تو مین صرف اس قدر چاہتا ہون کہ آپکے معزز دینی و روحانی دربار سے کوئی تعلق پیدا کرون۔"

پوپ۔ (نہایت ہی خوش ہو کے) "آپکو مین اسی وقت یہان کے کالج کی اعلیٰ مدرسی پر مامور کرتا ہون۔ اور وعدہ کرتا ہون کہ جس وقت موقع ملیگا اپنی دینی مجلس اور ہولی سی کے مقدس ارکان مین شامل کرلونگا۔"

یوحنا۔ (پوپ کا ہاتھ چوم کے) "مین خوش ہون کہ اسوقت سے میرا شمار اِس الہامی دربار اور جانشین پطرس اعظم کے خدام مین ہے۔"

پوپ۔ یہ آپ کا دینی خلوص ہے۔ بس اب مین اپنے غزلت کدے کو جاتا ہون اور ایک دفعہ اور یاد دلاتا ہون کہ اپنی مقبول دعا اور اپنے روحانی اثر سے دین کی مدد کیجیے۔"

یہ کہہ کے اُٹھہ کھڑا ہوا۔

یوحنا نے بھی اُٹھتے اُٹھتے پوری کوشش و توجہ کا وعدہ کیا۔ اور پھر عقیدتمندی ظاہر کر کے شہ نشین سے اُتر آیا۔

اٹھارھوان باب

یوحنا کا عجیب خلوت کدہ

اب ہماری عالمۂ و فاضلہ بلکہ کاملۂ روزگار ہیرو ئن ہی دنیا کے سب سے بڑے کالج اور خاص دربار پوپ کی تعلیمگاہ کی اعلیٰ منتظم و مدرس ہے۔ اُسکے کمالات نے مریدون اور عقیدتمندون کی جماعت بہت بڑھادی ہے۔ دوسری طرف مدرسے کے تمام طلبہ اور کل مدرسین اسکے علم و فضل کے انتہا سے زیادہ معترف ہین۔ روزانہ صبح سے دوپہر تک ہمارے لائق پروفیسر یوحنا کے لکچرون پر بڑے بڑے شائقان علم کے کان لگے رہتے ہین۔ اُس کے علمی اور مذہبی لکچر نہایت ذوق و شوق سے لکھے جاتے ہین۔ اور اُسکی زبان سے نکلتے ہی شہرت حاصل کرتے ہین۔

لیکن یہ صرف اُس کی ظاہری عالمانہ یا یون کہنا چاہیے کہ مقتدائی کی زندگی ہے۔ مگر

اُسکی زندگی کا باطنی رُخ چند روز سے ایک عجیب راز بنگیا ہے۔ اور راز بھی کیسا کہ بجا سے ظاہر ہونے کے روز بروز زیادہ گہرا ہوتا جاتا ہے۔ تمام لوگون مین مشہور ہے کہ پروفیسر یوحنّا ایک بہت بڑے اور بے مثل عالم ہونے کے علاوہ صاحب تصرف عامل بھی ہین بہت سے جن اور غیر مرئی ارواح اُن کے حکم کے تابع ہین۔ جو خلوت اور تنہائی مین حاضر ہوکے اظہار عقیدت و اطاعت کرتے ہین۔ اور اُنکی دینی و علمی برکتون سے فائدہ اُٹھاتے ہین بعض لوگون نے کبھی کبھی ایسی مہیب روحون کو آتے جاتے بھی دیکھہ پایا ہے۔ اور اُنکی خلوت گاہ کے قریب آتے ہوئے کانپتے ہین۔ مشہور ہو گیا ہے کہ پروفیسر یوحنّا کے تنہائی کے حجرے اور اُنکی ریاضت گاہ مین داخل ہونے کی کوئی شخص چاہے کیسا ہی بہادر ہو جرأت نہین کر سکتا۔ بعض لوگ دل مضبوط کر کے گئے بھی تو ڈر گئے اور بد حواس بھاگے۔

خود انگینس کے مزاج مین بھی کئی قسم کے تغیر ہوے۔ پہلے اُسے مرقس کے مارے جانے کا بے انتہا صدمہ تھا۔ کوئی رات اور کوئی تنہائی کی گھڑی بے اُسکی یاد کے نہ گزرتی تھی۔ پھول سے رخسارے پہلے تو روحانی ریاضتون سے کمھلائے تھے۔ پھر صفر کی دلچسپیون سے اُن مین کچھہ کچھہ شادابی و تر و تازگی پیدا ہونے لگی تھی۔ روم پہونچنے کے بعد افکار و دردا نے افسردہ کرنا شروع کیا تھا۔ اور اب ہم دیکھتے ہین کہ اُسکے پیارے چہرے پر ایک نئی اور غیر معمولی رونق آنا شروع ہوئی ہے۔ اب اُسکی دلربا صورت ہمیشہ سے زیادہ دلفریب ہے۔ گوری رنگت کے نیچے سے خون کے لطیف شہابی اثر نے اپنی جھلک دکھائی ہے۔ عاملانہ زندگی نے آنکھون کا جادو یکایک جگا دیا ہے۔ اور شاگرد صورت دیکھتے دیکھتے متحیر ہو جاتے ہین کہ اُستاد نے یہ دلکشی اور شان معشوقی کہان سے پیدا کی۔

پوپ سے بھی اکثر ملاقات ہوتی ہے۔ ہولی سی کے ممبرون کے سوا اور کوئی شخص مقدس نائب مسیح سے اِس بے تکلفی سے نہین مل سکتا جس بے تکلفی سے کہ پروفیسر یوحنّا ملا کرتا ہے۔ بظاہر ایسا معلوم ہوتا ہے کہ پوپ لیو رابع کو اُسکی صورت سے عشق ہے۔ وہ چاہتا ہے کہ یوحنّا اپنے تمام کام چھوڑ دے۔ اور ہر وقت اُسی کی صحبت مین بیٹھا رہے۔ مگر یوحنّا کو خود اُس سے ملنے مین زیادہ دلچسپی نہین۔ اکثر ملاقات کو ٹال دیا کرتا ہے۔ اور پوپ سے زیادہ تو خود اُسکا خلوت کدہ مرجع عالم بنا ہوا ہے۔ اور علیٰ ہذا القیاس پوپ سے زیادہ اُسکی ملاقات مشکل ہے۔ اسلیے کہ اُسکی خلوت گاہ مین کوئی شخص قدم نہین رکھہ سکتا۔ جہان وہ شب دروز

عبادت میں مشغول رہتا ہے۔ اور علوم کی زکات دینے کا شائق ہے۔

ایک دن پوپ نے اُس سے زیادہ بے تکلفی کی شان اختیار کر کے کہا۔ "یوحنا میں نے سنا ہے تم نے اعمال و وظائف میں بڑی ترقی کی ہے۔ اپنی اس روحانی قوت سے دین کی مدد نہیں کرتے؟ کیا یہ نہیں ممکن کہ تمھارے موکل مسلمانوں کا دفتر اُلٹ دیں؟"

یوحنا نے اپنے عامل ہونے سے انکار نہیں کیا۔ مگر پوپ کی فرمائش اس طرح ٹالی کہ کہا۔ "کیوں نہیں! مگر ابھی میں نے اتنا کمال نہیں حاصل کر پایا ہے کہ موکلوں سے ایسا اہم کام لے سکوں۔ اور جس وقت یہ قدرت حاصل ہو جائیگی بے آپ کے کہے میرے موکل ارض مقدس تک ساری مسیحی دنیا کو کافروں سے خالی کرا لیں گے۔"

پوپ۔ "اگر ایسی نیت ہے تو جلدی اپنی قوت بڑھاؤ۔"

یوحنا۔ "عمل سے میری صرف یہی غرض ہے کہ دین کی خدمت کروں۔ اور اسی وجہ سے جتنا وقت مدرسے سے بچتا ہے عبادت گاہ اور خلوت ہی میں بسر کرتا ہوں۔"

پوپ۔ "اس کار خیر کے لیے مدرسہ کا بھی زیادہ خیال نہ کرو۔ تمھارے ماتحت اُستاد کام چلا لیں گے۔ بلکہ میرا ارادہ ہے کہ کسی آئندہ موقع پر تمھیں اپنے سی کی جماعت میں لے لوں تاکہ تمھیں بالکل آزادی حاصل ہو جائے۔"

یوحنا۔ "اگر ایسا ہوا۔ تو میں بہت جلدی ترقی کر سکوں گا۔"

اسکے بعد یوحنا پوپ سے رخصت ہو کے کالج کی عمارت میں آیا۔ اور ایک بلند چبوترے پر بیٹھ کے مسیح کے روحانی و جسمانی تعلقات پر لکچر دینے لگا۔ یہ لکچر جس عالمانہ شان سے دیا گیا اُسی کے مناسب عقیدت و ذوق سے سنا بھی گیا۔ صدہا طلبہ جن میں بڑے بڑے راہب بھی شریک تھے۔ قلم دوات لیے بیٹھے تھے۔ اُسکی شیریں آواز کو سنتے اور پُر معنی اور تشفی بخش الفاظ کو لکھتے جاتے تھے۔ تقریباً دو گھنٹوں میں یہ فصیح و بلیغ لکچر ختم کر کے یوحنا چبوترے سے اُتر آیا۔ اور اپنے عزلت نشینی کے حجروں میں جانے کو تھا کہ ایک رومی سردار نے راستہ روک کے اُسکا دامن چوم لیا اور آنکھوں سے لگا کے کہا۔ "میری ایک تمنا ہے۔ اور امید ہے کہ اُسکے پورا کرنے میں آپ بخل نہ کرینگے۔"

یوحنا۔ (رُک کے) "کیا تمنا ہے؟"

سردار۔ "میری ایک لڑکی ہے جسنے دنیا کو چھوڑ دیا ہے۔ شادی سے انکار کرتی ہے۔ اور

دینی تعلیم کی بے انتہا شائق ہے۔"

یوحنا۔ (ذرا سوچ کے) "تو پھر زنانی خانقاہ مین کیون نہین شریک ہو جاتی ؟"

سردار۔ "آپ کا یہ مطلب ہے کہ وہ نن ہو جائے ؟"

یوحنا۔ "یہ تو بغیر اسکے ضبط و ظرف کا اندازہ کیے مین نہ کہونگا۔ مگر وہ خانقاہ مین بغیر نن ہوئے بھی تعلیم پا سکتی ہے۔"

سردار۔ "لیکن وہ تو آپ ہی کی شاگردی چاہتی ہے۔ اُسکا بیان ہے کہ سوا آپ کے اور کسی کے بیان سے اُسکا اطمینان ہی نہین ہوتا۔"

یوحنا۔ "تو پھر میرے لکچرون کو سنا کرے ؟ کوئی منع نہین کر سکتا۔"

سردار۔ "نہین۔ وہ چاہتی ہے کہ آپ اُسکے حال پر خاص طور پر توجہ فرمائین۔ اُسے اپنی خدمت مین لین۔ اور موقع دین کہ آپ کی زہد و اتقا کی زندگی سے اپنے لیے سبق حاصل کرے۔"

یوحنا۔ (سوچ کے) "یہ مشکل ہے۔ میرے اشغال ایسے ہین کہ خلوت مین کسی کو شریک نہین کر سکتا۔ علاوہ برین وہ ایک نوعمر لڑکی ہے۔ اور مجھے اندیشہ ہے کہ جن چیزون کو میری خلوت گاہ مین دیکھے گی اُنکی تاب نہ لا سکے گی۔"

سردار۔ "اسکے لیے وہ پوری طرح آمادہ ہے۔ دعویٰ کرتی ہے کہ کسی چیز سے اور کسی حال مین خوف نہ کھائیگی۔"

یوحنا۔ "یہ صرف اُسکی باتین ہین فرض اور واقعہ مین بہت فرق ہوتا ہے۔"

سردار۔ "مگر میری آرزو ہے کہ آپ اُسکی درخواست کو قبول فرمائین۔"

یوحنا۔ (بہت دیر تک سر جھکائے رہنے کے بعد) "مشکل ہے۔ اچھا آپ اُسے میرے پاس لیے آئین ذرا اُسکی طبیعت کا اندازہ کرون۔"

سردار۔ "آپ اسی وقت امتحان کر سکتے ہین۔ وہ آپ کی شاگردی کے شوق مین اسقدر دیوانی ہو رہی ہے کہ میرے ساتھ آئی ہے اور یہین حاضر ہے۔" یہ جملہ اُسکی زبان سے نکلا ہی تھا کہ ایک کشیدہ قامت عورت رومی وضع کے پُرتکلف کپڑے پہنے۔ اور سر اور چہرے کو نقاب مین چھپائے ہوئے آگے بڑھی۔ اور نہایت ہی باریک آواز مین بولی۔ "مین حاضر ہون"

یوحنا نے کئی مرتبہ سر سے پاؤن تک اُسپر نظر ڈالی۔ وضع و لباس کو غور سے دیکھا۔ اور کہا۔ "لڑکی! تو اسکی متحمل ہو سکیگی کہ میرے خلوت کدے مین قدم رکھے؟"

لڑکی:۔ "جس طرح بنے گا آپ کے ایسے ولی کامل کی اطاعت کرونگی۔ اور اگر یہ جرأت اور دل کی مضبوطی کا کام ہے تو میں جان پر کھیل کے آؤنگی۔ مگر اس شوق و عقیدت سے دست بردار نہیں ہو سکتی۔"

یہ جواب سُن کے یوحنا دیر تک سوچا رہا۔ پھر نظر اُٹھا کے بولا۔ "میرے نزدیک یہ جرأت تمھارے حوصلے سے زیادہ ہے۔ جس جگہ میں روحانی سیر کرتا ہوں۔ وہاں عورت کے قدم کو ممکن نہیں کہ لغزش نہ ہو جائے۔"

لڑکی۔ "مگر میرے قدم کو لغزش نہ ہوگی۔"

یوحنا:۔ "بیٹی۔ تمھیں پہلی شخص نہیں ہو جسنے یہ حوصلہ کیا ہے۔ عورت تو عورت بہت سے مردوں کو حوصلہ ہوا۔ مگر اُن سب کی یہی حالت ہوئی کہ حجرے کے اندر قدم رکھتے ہی مرعوب ہو کے بھاگے جب مردوں کو ٹھیرنے کی تاب نہ ہوئی تو تم سمجھ سکتی ہو کہ کوئی عورت کیا تحمل کر سکیگی جسکا دل بہت ہی کمزور ہوتا ہے؟"

لڑکی:۔ "میں وعدہ کرتی ہوں کہ آخر تک استقلال دکھاؤنگی۔"

سردار:۔ "بیٹی کیوں اپنی دشمن ہوئی ہے؟ زیادہ اصرار نہ کر جب یہ ایسا نازک مقام ہے کہ صدہا مردوں کے بھی ہوش بجا نہ رہے تو تیری کیا اصل و حقیقت ہے کہ دل مضبوط رکھ سکے؟"

لڑکی۔ (ضد کے لہجے میں) "نہیں میں تو اِس مقدس خلوت کدے میں ضرور حاضر ہونگی۔ چاہے جان جاتی رہے مگر یوحنا کا متبرک دامن ہاتھ سے نہ چھوٹے گا۔"

یوحنا۔ (کسی قدر جھنجھلا کے) "اچھا۔ تو کسی کا کہنا نہیں مانتی تو آ۔ مگر دیکھ دل مضبوط رکھنا جو دہشت در کنار۔ مجھے اندیشہ ہے کہ تو سہم کے مر نہ جائے۔ اسکے لیے بڑا ظرف چاہیے کہ انسان غیر مرئی ارواح کی ملاقات کو برداشت کر سکے۔"

رومی سردار نے اپنی بیٹی کو پھر منع کیا۔ اور سمجھایا۔ مگر اُسنے کسی طرح اپنی ضد نہ چھوڑی۔ اور یوحنا کے پیچھے پیچھے اُسکی خلوت کے حجروں کی طرف روانہ ہوئی۔ رومی سردار نے ایک نہایت ہی حسرت آلود آواز میں پوچھا:۔ "اِس ضدی لڑکی کے ساتھ میں بھی حاضر ہو سکتا ہوں؟"

یوحنا۔ "ہرگز نہیں"۔ الغرض اِس رومی سردار کو یہیں مدرسے میں چھوڑ کے یوحنا نے ضدی اور جان پر کھیلنے والی لڑکی کو ساتھ لیا اور اپنے حجرے کی راہ لی۔ مگر نہایت ہی متفکر اور متردد تھا چشم و ابرو سے کچھ کچھ غیظ و برہمی کے بھی آثار نمایاں تھے۔ اپنی مخصوص خانقاہ کے دروازے

پہونچکے پھرا- اور اس لڑکی کو ایک دفعہ اور سمجھانے کی غرض سے کہا "تمھارا دل مجھے تمام عورتون سے بھی کمزور معلوم ہوتا ہے- تمھاری آواز اس قدر باریک ہے کہ مین نے کسی لڑکی کی ایسی مہین آواز نہین سنی- اس سے پتہ چلتا ہے کہ نزاکت اور دلی کمزوری مین تم تمام عورتون مین بھی بڑھی ہوئی ہو- ایسی صورت مین کسی طرح مناسب نہین کہ ایسے خطرے مین قدم ڈالو"

لڑکی "- اب تو مین اس راہ مین قدم رکھ چکی- اگر زندہ رہی تو آپکی شاگردی و خدمت کرونگی- ورنہ اس زندگی سے مرجانا بہتر"

یوحنا- (تعجب سے) "کیون؟"

لڑکی "- اسلیے کہ دل کی جو آرزو ہے جس چیز کی تمنا ہے وہی نہ حاصل ہوئی تو جینے کا مزہ نہین"

یوحنا "- خیر- اب تم نہین مانتین تو آؤ- مگر دیکھو اگر تمھین کسی قسم کا ضرر پہونچ جائے تو مجھے الزام نہ دینا"

یہ کہہ کے ہماری پرانی نازنین یعنی نئے مشہور و معروف عامل و ولی یوحنا نے اپنی بڑی مگر تاریک و پست خانقاہ مین قدم رکھا- اس خانقاہ کی عمارت دور تک پھیلی ہوئی تھی- اندر صحن بھی تھا- مختلف وسیع اور کشادہ مکانات بھی تھے- ایک چھوٹا سا خانہ باغ بھی تھا- اور اگرچہ اس عمارت کے تمام حصون مین کسی کو آنے کی اجازت نہین- اور سب لوگون کے خیال مین اسکا چپہ چپہ ایک طلسم خانہ بنا ہوا ہے- مگر خود یوحنا کی نسبت مشہور یہی ہے کہ اسکی زندگی کا زیادہ حصہ اُن چند تنگ و تاریک کوٹھریون مین بسر ہوتا ہے جو دروازے سے ملی ہوئی ہین- اور جو زاہدانہ یا عمل و سحر کے لیے نہایت مناسب و موزون ہین- کہا جاتا ہے اور خود یوحنا کا بیان ہے کہ انھین تیرہ و تاریک حجرون مین وہ چلہ کشی کرتا ہے- اور جنون- فرشتون یا اپنے موکلون سے ملتا ہے- ان مین سے پہلے دروازے کے متصل وہ کمرہ ہے جسمین وہ کبھی کبھی کسی سے خلوت کی ملاقات کر لیتا ہے- مگر اُسکے برابر دو اور کمرے بالکل فریمیسن لاج کی شان رکھتے ہین- بلکہ اُس سے بھی بڑھے ہوئے ہین- اسلیے کہ اُن مین سوا اُسکے فرشتہ بھی پر نہین مار سکتا-

بہر تقدیر یوحنا اپنے ساتھ والی لڑکی کو لیے ہوئے پہلے کمرے مین داخل ہوا- سوا دو چھوٹی چھوٹی کھڑکیون کے اور کسی طرف سے راستہ نہ تھا- ایک تو وہی جو خانقاہ سے ملی ہوئی تھی- اور دوسری وہ جس سے دوسری کوٹھری کو راستہ گیا تھا- اسمین بالکل اندھیرا تھا- اور غالباً اندھیری ہی کی مدد کے لیے تمام دیوارون اور چھت پر بہت گہرا سیاہ رنگ پھرا ہوا تھا- دو بڑی بڑی شمعین روشن تھین- اور اُن کے درمیان مین ایک انگیٹھی مین لوبان سلگ رہا تھا جسکے دھوین نے یہان کے اندھیرے مین مل کے تاریکی کو کچھ اس قدر بھیانک اور مہیب بنا دیا تھا کہ شمعون کی روشنی پر غالب آئی جاتی تھی- زمین پر فرش بھی سیاہ تھا- دونون کھڑکیون کے دونو

طرف ہڈیوں کے چار ڈھانچے کھڑے تھے۔ جو اپنے دانت نکالے ہوئے گویا انسانی غرور ونخوت کا منہ چڑھا رہے تھے۔ سیاہ دیواروں پر چند بڑی بڑی تصویرین تھین۔ جو اگرچہ مذہبی تصویرین تھین۔ مگر نہایت ہی ہیبت ناک۔ اِسلیے کہ انہین چند مشہور شہدا کی اُسوقت کی حالت دکھائی گئی تھی جب کہ انتہاے بیرحمی کے ساتھ اُن کی جانین لی گئی تھین۔ اور خاص صدر مقام پر یعنی دوسری کوٹھری مین جانے کی کھڑکی کے اوپر وہ مظلوم اور خوبصورت مسیحیہ لڑکی بالکل برہنہ اور ٹھہی ہوئی کھڑی تھی جسپر ایفی تھیٹر مین بھوکے بغیر چھوڑے گئے تھے۔

یوحنا کی ساتھ والی اِس کوٹھری مین داخل ہوتے ہی ایک دفعہ ہی۔ تمام اعضا مین رعشہ پڑ گیا۔ اور خصوص اُس برہنہ شہیدہ کی ہیبت زدہ صورت دیکھ کے ایک چیخ مارنے کو تھی۔ مگر آپ کو سنبھالا۔ اور جی کڑا کر کے یوحنا کے ساتھ قدم آگے بڑھایا۔ اب یوحنا دونون شمعون کے درمیان مین انگیٹھی کے قریب بیٹھ گیا۔ اور خوف زدہ لڑکی کی طرف دیکھ کے کہا ”مین پھر کہتا ہون کہ اپنے خیال سے باز آ۔ یہان آنے ہی سے تجھے معلوم ہو گیا ہو گا کہ اس جگہ انسان کی حالت کس قدر نازک ہوتی ہے“

لڑکی ”نہین۔ ابھی تک میرا دل مضبوط ہے۔ اور آخر تک ہر آزمائش مین ثابت قدم رہنے کی کوشش کرونگی“

یوحنا۔ (کسی قدر متحیر ہو کے) ”اچھا تو بیٹھ۔ اور ہان یہ بتا کہ تیرا نام کیا ہے؟“

لڑکی۔ ”اگنیس“ یہ نام سُن کے ہماری پُرفن نازنین نے نہایت ہی حیرت کے ساتھ دل مین کہا ”ایّن! خود میرا نام! یہ کوئی مکار شخص تو نہین۔؟“ پھر لڑکی کو جو سامنے بیٹھی تھی گھور کے دیکھا۔ اور کہا ”بس اب نقاب ہٹاؤ۔ یہ کوئی عشقبازون کی صحبت نہین کہ دلون مین شوق کی چنگاریان بھڑکانے کے لیے کوئی دلربا صورت چھپائی جائے“ یہ حکم پاتے ہی اُس لڑکی نے ایک نہایت بیخودی کے ساتھ کانپتے ہوے ہاتھون سے نقاب کو اُلٹ دیا۔ اور خوبصورت چہرے کو کھولتے ہی گویا گرد کے مہیب منظر سے ڈر کے نیچے جھکا لیا۔

اندھیرے مین صاف صورت نہ نظر آتی تھی۔ مگر یوحنا کو بظاہر اطمینان ہو گیا۔ طرح طرح کے خیالات کی ایک بھاری سِل جو اُس اگنیس کے نام نے اِسکے دل پر رکھدی تھی ہٹ گئی اور چند بے معنی اور عجیب وغریب الفاظ اُسکی زبان سے نکلے۔ ساتھ ہی کوٹھری کی طرف والی کھڑکی

ایک سخت آواز کے ساتھ کھل کے بند ہوئی۔ اور دو بڑے چمگادڑ اور ایک بڑا بھاری اُلّو اندر آ کے چارون طرف چکر لگانے اور دیوارون سے ٹکرانے لگے۔ ان چمگادڑون نے آتے ہی ایک آفت سی مچادی۔ سہمی ہوئی لڑکی انھین ڈر ڈر کے دیکھ رہی تھی۔ یہ مہیب طیور بعض اوقات اس قدر جھک کے اوڑتے تھے کہ لڑکی کے سر پر تھپیڑا مار کے نکل جاتے۔ اور وہ دل ہی دل مین کانپ اُٹھتی۔

اتنے مین ہڈیون کے جوڑ ھانچے کھڑکیون کے پاس کھڑے تھے اُنمین سے ایک نے آ کے کسی سخت ٹکر کھائی۔ اور کھڑکھڑا کے گرا۔ مضبوط دل والی لڑکی کو ایسا معلوم ہوا کہ جیسے کوئی مردہ اُسکی طرف دوڑا۔ اور وہ چیخ مارتے مارتے رہگئی۔ یوحنا اُسکی مضبوطی کو تیز نگاہون سے دیکھ رہا تھا اور حیران تھا کہ یہ غش کھا کے کیون نہین گرتی۔ ایک دفعہ اور سمجھایا کہ "اب بھی خیریت ہے۔ اگر زندگی عزیز ہے تو اس خلوت گاہ کو خالی کرو" مگر پھر بھی انکار ہی کا جواب ملا۔

یوحنا۔ "یہ چند میرے موکل جن ہین جنکو مین نے ابھی صرف تمھارے خیال سے ایسی شکلون مین بلایا ہے جن سے تم تھوڑی بہت مانوس ہو۔ مگر آئندہ کے منظر اس سے بھی زیادہ وحشتناک ہون گے۔"

ایگنس۔ "ہون"

یوحنا نے پھر کچھ الفاظ مُنہ سے نکالے۔ اور فوراً دونون پہلوون کی کالی کالی دیوارون مین چار نہایت چھوٹے چھوٹے سوراخ نمودار ہوے۔ اور اُن مین بہت ہی تیز اور کئی رنگ کی روشنی لمبی لمبی آتشین برچھیون کی طرح نکل کے نئی مہیب زدہ ایگنس پر پڑی۔ مگر اُسنے اب بھی دم نہ مارا۔ اس روشنی کے ساتھ ہی یوحنا نے اُٹھ کے ایک حرکت کی۔ اور اب جو دیکھتے ہین تو وہ ایک نہایت ہی نازک بدن حسین ومہ جبین۔ اور پری جمال عورت ہے۔ لمبے لمبے سنہرے بال شانون پر بکھرے ہوے ہین۔ اور جادو بھری نیلگون آنکھین عشق و محبت کے تیر برسا رہی ہین۔ یوحنا کا اس معشوقانہ دلفریب وضع مین نمودار ہونا تھا کہ روشنی کی شعاعین بھی اُسی کی طرف پھر گئین۔ اور یہ معلوم ہوا کہ جنت کی کوئی حور۔ یا بت پرستون کی کوئی دیوی آسمان سے اُتر آئی ہے۔ اور اس عالمِ نور کی روشنی کو بھی اپنے ساتھ لائی ہے۔ اس دلربا اور فریفتہ کرنے والی وضع مین نمودار ہو کے مقدس پروفیسر یوحنا کی زبان سے نکلا۔ "مین نے یہ کمال بھی حاصل کیا ہے جس سے زیادہ کمال شاید کوئی متنفس نہ دکھا سکے گا۔"

یوحنا کے اس چلے پر نئی ایگنس مین جیسے کوئی غیر معمولی جرأت پیدا ہو گئی۔ نہایت بے تکلفی

کے ساتھ اسکی زبان سے نکلا "یہ کمال تو ایک حد تک مین نے بھی حاصل کیا ہے"

یوحنا۔ (نہایت اضطراب کے ساتھ) "تم نے بھی!"

اگینس۔ "جی ہان۔ مین نے بھی" یہ کہہ کے اُسنے بیٹھے ہی بیٹھے کچھہ حرکت کی۔ اور یوحنا نے نہایت ہی متحیر ہوکے دیکھا کہ ایک دوشیزہ لڑکی ہونے کے عوض وہ ایک خوبرو نوجوان ہے۔ اور مردون کے لباس مین مردانہ حسن کا پورا کمال دکھا رہی ہے اسنے صرف اتنا ہی نہین کیا کہ عورت سے مرد بن گئی۔ بلکہ یوحنا کی نظر سے نظر ملاکے کہا "اب آپ یوحنا سے اگینس بن گیئن۔ تو مجھے بھی مناسب معلوم ہوا کہ اگینس سے ہنری بن جاؤن"

ایک چیخ کی آواز اگینس کی زبان سے نکلی۔ سارا علم و فضل۔ ساری اتنے دنون کی مصنوعی مردانگی گویا ایک پھونک مین خاک کی طرح اوڑ گئی۔ وہ بدحواس تھی۔ اور کچھہ بنائے نہ بنتی تھی۔ مگر تھوڑی دور تک فطری کمزوری سے گھبراکے اگینس نے اپنے ہوش و حواس درست کیے۔ آپ کو سنبھالا۔ دل مضبوط کیا۔ اور کسی پر شوکت بادشاہ کی طرح اکڑکے تحکمانہ لہجے مین کہا "ہان یون ہے! مین پہلے نہین سمجھی تھی۔ میرے راز کے جاننے والے دنیا مین اکیلے ایک تمھین رہگیے ہو۔ مگر تمھین زندہ نہ ہونا چاہیے۔ میری مصلحت کے علاوہ فادرارس اور مرقس دونون تمھین اُس عالم مین بلا رہے ہین"

ہنری۔ (ہاتھہ جوڑکے) "مگر مین نے جو کچھہ کیا تمھاری محبت کے جوش مین کیا" اور بڑھا کے جھکے اگینس کے قدم چوم لے۔

اگینس۔ (ڈانٹ کے اور حکومت کے ساتھہ) "پیچھے ہٹو" (کھڑے ہوکے) "فوراً ہٹو۔ اور ہٹو۔ اب وقت آگیا کہ تمام امور کا خاتمہ ہو۔ تم اس کے مستحق نہین کہ تم پر رحم کیا جائے" اگینس کی زبان مین کچھہ ایسا جادو تھا کہ ہنری ڈرکے پیچھے ہٹا۔ اور گویا اُسکے حسن اور اُسکی قوت سے مرعوب ہوکے ہٹتے ہٹتے دیوار سے پیٹھہ لگاکے نہایت عاجزی کے لہجے مین بولا۔

"آہ! یہ صورت! یہ پیاری صورت۔! اسی شان۔۔ اسی جوبن۔ اور مینس کی وضع مین ملجائے تو عمر بھر پرستش کرون"

اگینس (جھڑک کے) "بس! زبان سنبھالو۔ مین تمھین اپنے ہاتھہ سے نہ قتل کرونگی۔ تمھارا خون اپنی گردن پر نہ لونگی۔ مگر ہان خود مرقس اور ایرنیوس کو بلاتی ہون۔ روحانی ترقی نے اتنا کمال مجھہ مین پیدا کر دیا ہے کہ اُن کو یہان بلاکے کھڑا کر دون۔ تاکہ آئین۔ اور تم سے خود ہی

اپنا انتقام لے لین

ہنری "نہین ایسا نہ کرو۔ پرانی محبت کو یاد کرو۔ اور میری جان نہ لو"

اگینس "اب ایسا نہین ہو سکتا تیری قسمت کا فیصلہ اب انھین روحون کے ہاتھ مین ہے جنھین تیرے ہاتھ سے آزار پہونچا ہے"

ہنری "آہ! تم وہی بوڑھی ایوجن کی بیٹی اگینس ہو جو ہر وقت اور ہر گھڑی میرا دم بھرا کرتی تھی؟"

اگینس "اب اِس سے غرض نہین کہ مین وہی ہون یا دوسری۔ مگر یہ یقین جانو کہ جنھین مین بلاتی ہون وہ وہی ہین جنکی تو نے جان لی تھی" اتنا کہہ کے اگینس نے ایک دعا پڑھی ہاتھ آسمان کی طرف اُٹھا کے ہلائے۔ اور پھر ایک تالی بجائی۔ تالی کا بجنا تھا کہ اندرونی کھڑکی کھلی۔ اور مرقس اور ایرینیوس اپنی اُسی پرانی وضع اور پرانے لباس مین نکلے۔ اور چھریان کھینچ کھینچ کے دوڑے۔ اُنھون نے دوڑتے ہی ہنری کو زمین پر گرا دیا۔ اور چھری مارنے کو تھے کہ ہنری نے ان دونون کی صورتین بھیانک اور خوف زدہ آنکھون سے دیکھین۔ اور پوچھا "اتنا بتا دو کہ کیا حقیقت مین تم وہی مرقس اور ایرینیوس ہو؟"

اگینس "اُنھین بولنے کی اجازت نہین ہے۔ مگر خود پہچان کہ یہ وہی ہین یا نہین؟"

ہنری۔ "ہان ہاین" اُنکی طرف بہوت ہو ہو کے دیکھا۔ اور پھر چلّایا "بیشک ہین۔ آہ! میری نازنین اُس عالم اور روحون پر بھی حکومت کرتی ہے"

اگینس "بس۔ اب تیرا کام تمام ہونا چاہیے" مرقس اور ایرینیوس کی طرف دیکھ کے "انتظار کس بات کا ہے؟"

مرقس نے پھر چھری تانی۔ اور ہنوز سینے پر پڑنے نہین پائی تھی کہ ہنری نے پھر ایک چیخ ماری۔ چلّا چلّا کے اور رو رو کے کہا۔ "آہ! سنگدل نازنین! کاش تیرے دل مین رحم ہوتا" اور غش کھا کے گر پڑا۔ اسکے ساتھ ہی کسی نے دروازہ کھٹکھٹایا۔ اور معلوم ہوا کہ ہنری کی چیخون نے دروازے پر بہت سے لوگون کو جمع کر دیا ہے۔ اگینس کے اشارے سے وہ دونو عجیب وغریب روحین یعنی مرقس اور ایرینیوس جدھر سے آئی تھین اُسی طرف واپس گئین۔ اگینس نے ایک معمولی کوشش سے اپنے آپ کو پھر وہی معمولی پروفیسر بوڑھا بنایا اور دروازہ کھول کے پوچھا۔ "کیا ہے؟ کیون تم لوگ میری آزادی اور میرے اوقات مین مخل ہوتے ہو؟" کئی آدمیون نے ادب سے سر جھکا کے کہا "ہم یہان شور وغل کی آواز سنکے آئے۔ ورنہ

مجال نہ تھی کہ ایسے مقدس ولی کو زحمت دیتے"
یوحنا" یہ بھی تمھاری ہی زحمت دینے کا نتیجہ ہے جو تم سن رہے تھے۔ ایک شخص گریون کی وضع مین آیا۔ اور بڑے اصرار سے مجھے مجبور کر کے خلوت مین داخل ہوا کہ علوم روحانیہ کو حاصل کرے مگر تاب نہ لاسکا اور بیہوش پڑا ہے۔ مین اپنے بعض خادمون سے کہے دیتا ہون کہ اٹھا کے دروازے تک پہونچا دین۔ آئندہ تم جاؤ اور وہ جانے" یہ کہہ کے یوحنا نے دروازہ بند کیا اور تھوڑی دیر کے بعد اُسکے دو خدمتگارون نے ہنری کو گھسیٹ کے دروازے کے باہر ڈال دیا اور کنڈی لگا کے واپس چلے گئے۔

اُنیسوان باب

پوپ اگنس

ہماری کاملۂ روزگار ہیروئن اب ایک عجیب رازبنی ہوئی ہے۔ ہر شخص اُسکا حال دریافت کرنے کا متجسس ہے۔ مگر کچھ پتا نہین لگا سکتا۔ وہ خود بھی اپنے آپ کو کھینچتی جاتی ہے تمام صحبتون کو چھوڑ دیا ہے۔ اور یہ بھی ناگوار ہے جو اُسے روز کالج مین آکے طلبہ کے ساتھ لکچر دینا پڑتا ہے۔ پوپ لیو نے اگرچہ اجازت دیدی ہے کہ مدرسے کے لیے اپنے ضروری اشغال اور اپنے عالمانہ و زاہدانہ اوقات مین فرق نہ ڈالے۔ مگر یہ امر اُسے ناپسند ہے۔ سب سے ملاقات ترک کردی ہے۔ مگر اپنا فرض منصبی نہین چھوڑتی۔ اور کالج مین آتی جاتی ہے۔

تھوڑے زمانے کے بعد ہولی سی کے ارکان مین سے ایک رکن نے انتقال کیا۔ جسکا جنازہ بڑی دھوم دھام اور پورے قومی جلوس کے ساتھ قبرستان مین پہونچایا گیا۔ اور اُسکے کپڑے وغیرہ متبرک مذہبی عجائب خانے یا خزانۂ تبرکات مین داخل کیے گئے دفن کے بعد غور ہونے لگا کہ اب کون شخص اُس مرحوم شخص کی جگہہ ہولی سی مین لیا جائے۔ یونان سے فرانس تک کے بڑے بڑے بشپ اور راہب امیدوار تھے۔ مگر پوپ نے سبکی درخواستون کی طرف سے کان بہرے کر لیے۔ اور اپنے وعدے کے موافق اگنس یا بڑے زبردست عالم و عامل یوحنا کو اِس معزز خدمت پر مقرر کر لیا۔

اِس خدمت پر مامور ہونے اور اتنی بڑی عزت حاصل کرنے کے بعد اب ہماری مقدس

نازنین کو پورا اطمینان حاصل تھا۔ نہ مدرسے مین جانے کی ضرورت تھی۔ اور نہ طلبہ کے لیے اپنا وقت خراب کرنے کی۔ سوا اسکے کہ کبھی کبھی پوپ کی ملاقات کو چلی جاے۔ یا انصرام مہمات دین کی باضابطہ مجالس مین شریک ہو اب وہ کسی بات کی مُکلّف نہین ہے۔ یہ آزادی حاصل ہوتے ہی اُسنے اور زیادہ عزلت گزینی اختیار کر لی۔ ہمیشہ اپنی وسیع خانقاہ مین رہتی ہے۔ اور لوگ اُسکی زیارت کے اور زیادہ مشتاق ہوتے جاتے ہین۔ اسلیے کہ مشتاقون کو مہینون کے انتظار کے بعد کہین اتفاقاً ہی اُسکا پیارا خوبصورت۔ اور متبرک و تقدس چہرہ کے دیکھ پانے کی عزت حاصل ہوتی ہے۔

سب سے زیادہ حیرت کی یہ بات ہے کہ بخلاف سابق کے اب اوراد و وظائف اور چلہ کشی و نفس کشی سے نہ اُسکی طبیعت پر کوئی پژمردگی کا اثر پڑتا ہے اور نہ خود فراموشی کا۔ اب وہ باغ حسن کا ایک نہایت ہی شگفتہ پھول بنی ہوئی ہے۔ رنگت روز بروز نکھرتی آتی ہے۔ چہرہ چاند کو شرمانے لگا ہے۔ آنکھین بجاے وحشت کے بجلیان گراتی ہین۔ اور ہونٹھون پر ہر وقت ایک تبسم ناز نمایان ہے۔ اندیشہ پیدا ہو چلا ہے کہ اُسکا عورت ہونا کہین کھل نجاے۔ اور حسن روزافزون غمازی نکر دے۔ تاہم اطمینان ہے کہ اب تو خلوت گزینی کا پورا موقع ہے۔ اوقات مین کوئی خلل انداز نہین ہوتا۔ اور دنیا سے الگ اور لوگون سے دور رہنے سے بجاے کسی بدگمانی کے مرجعیت و مقبولیت کو اور زیادہ ترقی ہوتی ہے۔ ہولی سی کے ممبر کارڈنل کہلاتے ہین۔ اور مسیحیت کے ارکان اعظم یا حضرت عیسیٰ کی روحانی سلطنت کے وزرا خیال کیے جاتے ہین۔ اُنھین مین شمار ہماری دیندار اور مرجع قوم ناز آفرین کا بھی ہے۔ مگر وہ مقبولیت۔ وہ قدر و منزلت۔ اور وہ فخر و عزت شاید کسی کارڈنل کو کبھی نصیب ہوئی ہوگی جو یوحنا کو حاصل ہے۔

لیکن خدا جانے یہ کیا سبب ہوا کہ اب آگنس مین اس اطمینان کی حالت مین بھی ایک انقلاب اور تغیر نمایان ہوا۔ یا تو اُسکا حسن و جمال روزافزون ترقی کرتا جاتا تھا یا یکایک اُسمین ایک قسم کا تنزل شروع ہو گیا۔ چہرہ مُرجھایا جاتا ہے۔ پھول سے رخسارون مین ایک پژمردگی نمایان ہوئی۔ اور اُس معمولی شوخی اور چلبلے پن کے عوض جو اکثر بنی ہوئی اور آورد کی متانت پر غالب رہا کرتے تھے ایک بے مزہ افسردگی و سستی پیدا ہو چلی ہے۔ اس تغیر نے لوگون کے اعتقاد کو اور بڑھا دیا۔ اسلیے کہ ریاضت و نفس کشی کا اس سے واضح کوئی ثبوت نہ ہو سکتا تھا۔ جسکی ایک مسیحی مقتدا کو سخت ضرورت تھی۔ مگر غضب تو یہ ہے کہ تھوڑا بہت

جو برآمد ہو کے وہ کبھی کبھی معتقدین کو اپنی صورت دکھا دیا کرتی تھی اب یہ بھی موقوف ہو گیا۔ اسلیے کہ خانقاہ کی چار دیواری سے باہر نکلنے کا وہ نام ہی نہیں لیتی۔ اور جس قدر کم باہر آتی ہے اُسی قدر لوگوں کو زیارت کا اشتیاق بڑھتا جاتا ہے۔

اگنیس کی اس سخت اور آخری عزلت گزینی کو آٹھ نو مہینے گذرے ہوں گے کہ یکایک لیو رابع بیمار ہوا۔ اور بیماری بھی ایسی سخت تھی کہ وہی چار روز کی تنزل پذیر حالت نے بتا دیا کہ یہی مرض مرض موت ہے۔ بڑے بڑے اطبا جنھوں نے سلرنو اور ہسپانیہ کی مشہور و معروف درسگاہوں میں تعلیم پائی تھی آئے۔ علاج میں پوری سرگرمی دکھائی۔ اور کوئی تدبیر نہ تھی جو اُٹھا رکھی ہو۔ مگر موت نے مصمم ارادہ کر لیا تھا کہ بطرس اعظم کے مسند اور عام مقتدائی کے تاج و تخت کو لیو سے خالی کرائے۔ آخر ایک صبح کو یکایک مشہور ہوا کہ لیو نے اس عالمِ فانی کو رخصت کیا۔ اور وہاں گیا جہاں سے کوئی واپس نہیں آتا۔ ہر طرف ایک کہرام مچ گیا۔ اور یوں کہنا چاہیے کہ مسیحی دنیا میں یکایک ایک تہلکہ پڑ گیا۔

آخر مرحوم پوپ کی لاش بڑی دھوم دھام سے اور نہایت شانداری اور مذہبی متانت کے ساتھ آغوش لحد کے سپرد کی گئی۔ جنازے کے ساتھ ہزارہا پادریوں۔ راہبوں۔ اور ننوں کا ہجوم تھا۔ ہر طرف سے پھول برس رہے تھے۔ اُسکے لباس و ظروف میں سے ہر چیز قابل تعظیم تبرک سمجھ کے چومی چاٹی جا رہی تھی۔ اور لوگ اُسکے لباس کا ایک چھوٹا ٹکڑا بھی اپنی پوری دولت صرف کر کے لینے کو تیار تھے۔

تجہیز و تکفین کے بعد لوگ آ کے قصر لاطران میں جمع ہوے۔ جو خاص پاپاؤں کا قصر اور ندہب کا تخت گاہ ہے۔ قصر لاطران کے مربع صحن۔ چاروں طرف کی صحنچیوں۔ آس پاس کی سڑکوں گلیوں۔ اور قریب قریب کل کوٹھوں اور چھتوں پر لاکھوں آدمی جمع تھے۔ اضلاع و دہات سے بھی بے انتہا مخلوق شہر روما میں آ گئی تھی کہ مرحوم پوپ کے جنازے کا جلوس دیکھے اور نئے پوپ کی زیارت سے شرفیاب ہو۔ بوڑھے بچے۔ مرد و عورت۔ بلا استثنا و امتیاز مقدس قصر کے گرد بھیڑ لگائے کھڑے تھے۔ صدہا آدمی قصر کے برنجی پھاٹک سے سر جوڑے جھانکتے اور دیکھ رہے تھے کہ اندر کیا ہوتا ہے۔

لوگوں کا یہ ذوق و شوق۔ اور یہ ہجوم اور بھیڑ کیوں ہے؟ اس لیے کہ تمام کارڈنل آ کے جمع ہوئے ہیں۔ اور نئے پوپ کا انتخاب ہو رہا ہے۔ سارا روم اور وہاں کی تمام خلقت

بلکہ یون کہنا چاہیے کہ ساری مسیحی دنیا بیتاب و بیقرار ہے۔ اور اُس آواز پر کان لگائے ہوئے ہے جو اِس انتخاب کے بعد بتائے گی کہ کون نیا شخص مسیحیت کا مالک۔ اور مسیحیون کی قسمت کا ذمہ دار قرار پایا۔

سارا دن گذر چکا ہے۔ آفتاب کے غروب ہونے کو ایک گھنٹے سے زیادہ نہین باقی ہے۔ اٹلی کی معتدل اور روشن دھوپ تمام کلیساؤن کی چوٹیون اور خاص قصر لاطران کے برجون اور کلسون پر نہایت ہی پُرلطف سُنہرا رنگ پھیر رہی ہے۔ لیو رابع کی موت کا عام صدمہ یک بیک ایک نئی پُرجوش مسرت سے بدلا جاتا ہے۔ جس کے انتظار مین روما کی تمام آبادی اِس قدر منہمک ہے کہ گویا اپنی کُل ضرورتون اور زندگی کے سارے کاروبار کو بھول گئی ہے۔

عین اسی حالت مین ایک بوڑھا راہب قصر لاطران کے برجی پھاٹک کے قریب آیا۔ اور اپنے حلقہ اُچکے اور ایڑیان اُٹھا اُٹھا کے دیکھنے لگا کہ اندر کیا ہو رہا ہے۔ جب اُسے اِسمین کامیابی نہ ہوئی تو بھیڑ کو چیرتا اور لوگون کو ہٹاتا ہوا آگے بڑھا اور پھاٹک کے شگافون مین تھوڑی دیر تک جھانک کے اُلٹا پھرا۔ اور ایک نوعمر شخص سے جو بظاہر کوئی اُسکا معتقد اور ہمراہی معلوم ہوتا تھا مخاطب ہو کے بولا۔ "ابھی تک انتخاب نہین ہو چکا"

نوعمر۔ "نہین معلوم کارڈنل لوگ اندر بیٹھے کیا کر رہے ہین؟ یہ تو کوئی ایسا کام ہی نہین جسمین دیر ہو۔ بحث مباحثے یا لڑنے جھگڑنے کو اِسمین کوئی دخل نہین۔ صرف اپنی اپنی راے ظاہر کر دینا ہے۔ پھر اِسمین تو میرے نزدیک دیر ہونے کی کوئی وجہ نہین"

راہب۔ "تاہم بعض خاص متبرک رسوم بجا لائے جاتے ہون گے۔ دعا و عبادت کی ضرورت پڑتی ہو گی"

نوعمر۔ "کسی طرح بس اتنا معلوم ہو جاتا کہ کون شخص منتخب ہو گا"

راہب۔ (ہنس کے) "اتنی ہی چیز کے دریافت کرنے کو تو یہ سب لوگ کھڑے ہین اور یہ ساری خلقت جمع ہوئی ہے۔ اندر کا یہ راز معلوم ہو جائے تو پھر کوئی یہان کیون ٹھہرنے لگا تھا؟"

نوعمر۔ "اچھا آپ قیاس کر کے بتا سکتے ہین کہ کسکے منتخب ہونے کی امید ہے؟"

راہب۔ "یہ کون کہہ سکتا ہے؟ شاید جن لوگون کو یہان رہنے سہنے کا اتفاق ہوا ہو

قیاس سے کام لے سکیں۔"

یہ سنتے ہی بظاہر ایک فوجی معزز شخص جو امیرانہ وضع و لباس میں تھا بوڑھے راہب کی طرف کسی قدر جھک کے بولا۔"یون تو غیب کا حال کسے معلوم ہے؟ مگر اصل مین اس مقدس دینی حکومت کے دو شخص دعویدار ہین۔ اور وہی دو موزون بھی معلوم ہوتے ہین"

راہب۔(بڑے شوق کے ساتھ) "کون کون ؟"

شخص۔" ایک تو کارڈنل انطونلی۔ اور دوسرا کارڈنل یوحنا۔ جو گلبرطوس کے نام سے بھی یاد کیا جاتا ہے۔"

راہب۔" اچھا تو آپ کے نزدیک ان دونون مین سے کسے کامیابی ہو گی؟"

شخص۔" اسکا فیصلہ کرنا مشکل ہے۔ کارڈنل انطونلی تو صرف اپنی دولتمندی شوکت و حشمت پر نازان ہین۔ اور اپنی عمر و پختہ مغزی کی بنا پر امیدوار ہین۔ لمقابلہ اُن کے یوحنا ایک نوعمر آدمی ہین۔ اور نہایت خوبصورت۔ پھر اسکے ساتھ بڑے عابد و پرہیزگار۔ اور ایک زبردست عالم و راہب۔ اُن کے اوصاف سے کون واقف نہین؟ آپ نے بھی اُنکا تذکرہ سنا ہی ہوگا؟"

راہب۔"جی ہان سُنا ہے اور میرا خیال ہے کہ لوگ اُنھین کے زیادہ طرفدار ہونگے"

شخص۔"کیون نہین۔ اُنکی صورت مین یہ خاص بات ہے کہ انسان ایک نظر دیکھتے ہی اُنکا طرفدار ہو جاتا ہے۔ اور پھر اسکے ساتھ زہد و اتقا۔"

راہب۔"تب تو صاف ظاہر ہے کہ یوحنا گلبرطوس ہی کو کامیابی ہو گی۔"

شخص۔"مگر مشکل یہ ہے کہ دولت و تموّل نے کارڈنل انطونلی کے بہت طرفدار پیدا کر دیے ہین"

یہ سُن کے وہ نوجوان جو راہب کے ساتھ تھا ایک جوش کے لہجے مین بولا۔" مگر مین تو کہتا ہون کہ یوحنا ہی منتخب ہونگے۔ اور وہی مستحق بھی ہین۔"

اب شام ہو رہی ہے۔ لوگون کا جوش و شوق اور بڑھ گیا ہے۔ ہر شخص کے انتظار مین بے صبری پیدا ہو گئی ہے۔ آخر روز کی دھوپ عمارتون پر ٹھہر اپنی پھیر کے پیچھے غیر مستقل رنگ کی طرح اُڑنے لگی۔ طیور نشیمنون کے شوق مین ہر طرف سمٹ سمٹ کے جمع ہوے۔ اور بعض بیدار طیور آزادی پاتے ہی کھُلی فضا مین اور صاف و نیلگون آسمان کے نیچے چکر لگاتے لگے۔ ہوتے ہوتے اب وہ وقت بھی آ گیا کہ عالم علوی والون نے اپنی نورانی کھڑکیان کھولنا

شروع کین اور بزمِ فلک مرتب ہونے کے لیے سر شستان مین چراغ روشن ہونے لگے۔

اتنا وقت آگیا اور روما کی ساری آبادی اُسی طرح تمام گلی کوچون اور کل محلّون اور مکانون کو سنسان چھوڑ کے قصر لاطران کے چارون طرف ٹھٹھ لگائے کھڑی ہے۔ شوق و انتظار نے یہانتک بے خود بنا دیا ہے کہ اتنے بڑے مجمع عظیم اور ایسی بے حد نہایت بھیڑ بھاڑ مین ایک آواز بھی نہین سُنی جاتی۔ جو ہے بُت بنا کھڑا ہے۔ اور بالکل خاموش ہے۔

ناگہان مبارکباد کا ایک شور سنا گیا۔ اور تمام مجمع مین ایک حرکت پیدا ہوئی۔ ساتھ ہی بطرس اعظم کے کنیسۂ عظمی کا بڑا بھاری گھنٹہ بجا۔ اور سارے شہر کو خبر ہو گئی کہ نیا پوپ نیا جانشین بطرس اعظم منتخب ہو گیا۔ فوراً تمام گرجون اور کل معبدون کے گھنٹے بجنے لگے۔ مگر ابھی تک بہت کم کسی کو معلوم ہوا ہے کہ کون منتخب ہوا۔ اور پاپائی کا تاج کسکے سر پر رکھا جائے گا۔

اب کارڈنل قصر لاطران سے نکل کے چارون طرف پھیل گئے ہین۔ اُن کے مقرب لوگ ہر طرف اور ہر مجمع مین دوڑتے اور پکارتے پھرتے ہین کہ اس وقت سے کلیرلوس یوحنا ہمارے دین کے مقتدا مسیح کے نائب۔ اور تمام دنیا کی بادشاہون کی قسمت کے مالک ہین۔ یہ خبر جس طرف بیان کیجاتی ہے لوگ اُچھل اُچھل پڑتے ہین۔ اور بڑے جوش و خروش کے ساتھ خوشی و مسرت کے نعرے بلند ہوتے ہین۔ یہ انتخاب عام مذاق کے اس قدر موافق تھا کہ جو سنتا مارے خوشی کے جامے سے باہر ہو جاتا اور نعرے بلند کرتا کہ "یوحنائے رابع ہمارا سچا اور حقیقی مقتدا ہے" یوحنائے "رابع" اس لیے کہ اس سے پیشتر اسی نام کے تین پوپ گذر چکے تھے۔

یہ عام معمول تھا کہ جو مقدس و متبرک شخص نیا پوپ منتخب ہو انتخاب سے فارغ ہوتے ہی اُسکی سواری بڑی شان و شوکت اور پورے دینی جلوس کے ساتھ قصر لاطران سے نکل کے روم کے کنیسۂ عظمی سینٹ بطرس کو جاتی اور وہان کچھ مذہبی رسمین بجا لائی جاتین۔ اس معمول کے مطابق جلوس مرتب ہونے لگا۔ تمام نین کُل بشپ اور راہب۔ ہزارہا عمائد شہر اور اُن کے ساتھ لاکھون عوام اور بازاری لوگ اپنی اپنی جگہہ پر صفین باندھے اور مختلف عہدون پر بنا بنے ہوے کھڑے ہین کہ یوحنائے رابع سوار ہون تو اُن کے جلوس مین سینٹ بطرس کو روانہ ہون۔

ایک طلائی اور نہایت ہی آراستہ گاڑی جس مین چھ نقرہ گھوڑے جُتے ہوے تھے تاکہ اسمین پوپ کی سواری کے لیے قصر کے سامنے آکے کھڑی ہوئی۔ اسکے قریب ہی اور بہت سے سائیسون نے جو زرق برق وردیان پہنے تھے عام کارڈنل لوگون یعنی مقدس سی کے ممبرون اور بڑے بڑے

معزز و محترم بشپون اور راہبون کے گھوڑے ترتیب سے لا کے کھڑے کر دیے تاکہ سب لوگ اُنپر سوار ہو کے نئے پوپ کے جلوس کے ساتھ روانہ ہون۔

ہماری نوجوان نازنین جسنے فی الحال گلبطوس کا نام بھی اپنے لئے پسند کیا ہے اور جیسے سنا معلوم ہوتا ہے کہ بجائے پوپ یوحناے رابع کے ہم پوپ اگنیس کہین اپنی جگہہ سے اُٹھی۔ شہ نشین پر کھڑے ہو کے اسنے تمام حاضرین کے حق مین دعاے خیر و برکت کی۔ پھر خاص وہ لباس جو پوپون کے لیے مخصوص ہے زیب تن کیا۔ پھر تاج سر پر رکھا۔ جسکا یہ مطلب تھا کہ اُسنے اُس تخت پر قدم رکھا جسکے آگے بادشاہ اور شہنشاہ دونون قسم کے فرمان روا سر اطاعت جھکاتے ہین۔ صلیبی عصاے مقتدائی ہاتھ مین لیا۔ اور شہ نشین سے اُتر کے آہستہ آہستہ نیچے آئی۔ اور اُس پُرتکلف گاڑی مین جلوہ افروز ہوئی جسمین مخمل کے گدے بچھے تھے۔ اور مخمل پر جا بجا سونے کا کام تھا۔ اُسکا گاڑی مین قدم رکھنا تھا کہ تمام لوگ گھوڑون پر سوار ہوئے اور ایک انبوہ خلائق نے پوپ کی مقدس اور واجب التعظیم گاڑی کو گھیر لیا ہے۔ جن مین ہم اُس بوڑھے راہب اور اُس کے نوجوان معتقد کو جو ابھی انتخاب سے پہلے پھاٹک پر باتین کر رہے تھے سب کے آگے اور گاڑی کے بالکل قریب پاتے ہین۔ ایک اِس چھ گھوڑون والی گاڑی کے داہنے جانب سے اور ایک بائین جانب۔ اِن کے ساتھ کچھ اور لوگ بھی معلوم ہوتے ہین جو بظاہر اِن راہبون کے مرید و معتقد ہین۔ آخر یہ متبرک گاڑی آہستہ آہستہ چلی۔ چارون طرف سے مسرت اور جوش و خروش کے نعرے بلند ہوے۔ ساعت بساعت لوگ زیادہ سرگرمی و خوش اعتقادی سے پھول برساتے ہین۔ اور اِسی کے ساتھ گویا سلامی لینے کے لیے کُل گرجون اور تمام کنیسون سے گھنٹون کی آواز بلند ہو کے ہوا مین اُڑتی اور لوگون کے شور مبارکباد و نعرہاے جوش مین مِل جاتی ہے۔

اِس وقت اگنیس بھی دل مین متحیر ہو گی کہ انگلستان کی ایک گمنام لڑکی کو قسمت نے کہان پہونچایا۔ اور اِس گھڑی اُسکے ہاتھ مین کتنی بڑی قوت ہے۔ یورپ کے زبردست سے زبردست سلاطین کو وہ بے تاج و تخت کر سکتی ہے۔ سرکشون اور غیر معتقد اُمرا و ڈیوک کو جیسی اور جتنی سخت سزا چاہے دے سکتی ہے۔ اِن تمام باتون اور اِن امید و آرزو سے زیادہ سامانون کو دیکھ کے چاہیے تھا کہ وہ بہت ہی خوش اور بشاش ہوتی۔ مگر نہین ہم اُسے اِسوقت نہایت ہی متردد و پریشان پاتے ہین۔ لوگ اُسکا سامنا ہوتے ہی ادب سے سر جھکاتے ہین۔ اور اُسکے چہرے کی

حالت ہے کہ ایک رنگت آتی ہے اور ایک جاتی ہے۔ بیتابی ہے کہ جسکی کوئی انتہا نہین۔ بے قراری ہے کہ کسی پہلو پر قرار نہین آتا۔ نرم اور مخملی گدّون پر بیٹھی ہے مگر بے چینی پہلو پر پہلو بدلواتی ہے۔ دل سے ہزار کوشش کرتی ہے کہ دو گھڑی ایک ہی وضع سے بیٹھی رہے مگر نہین رہا جاتا۔ پھول سے رخسار بالکل کمھلا گئے ہین۔ ہونٹھ خشک ہو رہے ہین۔ اور چہرے کی رنگت فق ہوئی جاتی ہے۔

آخر یہ کیون؟ کیا وہ اتنی کم ظرف ہے کہ اپنے حوصلے سے زیادہ کامیابی کو ضبط نہین کر سکتی؟ یا ایسی پست خیال ہے کہ اتنی بڑی مقصد وری کے وقت دل و دماغ ٹھکانے نہین رہے؟ نہین۔ اسکی تو ہم اس سے امید ہی نہین کر سکتے۔ وہ دل کی مضبوط ہے اور انتہا درجے کی مستقل مزاج۔ پھر کیا ہے؟ شاید کچھ بیمار ہے؟ کسی قسم کا درد اٹھا ہے اور بے چین کیے دیتا ہے؟ کیا عجب کہ ایسا ہی ہو۔ مگر ابھی تو وہ خاموش ہے اور کچھ حال نہین کھلتا۔

اب یہ جلوس قصر لاطران کے پھاٹک سے نکلا۔ پوپ کی گاڑی شہر روما کی سب سے زیادہ آباد سڑک سے گذر کے اُس اونچے ستون کے نیچے پہونچی ہے جو ظالم قیصر روم نیرو کی یادگار ہے یعنی عین اُس مقام پر جہان کبھی قدیم بت پرستون کے ہاتھ سے مسیحیون پر سخت ظلم ہوئے تھے چارون طرف مشعلین بلند ہین۔ اور ہماری نازنین کی گاڑی کو جھرمٹ مین لیے ہوئے ہین بڑی بڑی مرصع صلیبین اسکے سر پر سایہ کیے ہوئے ہین۔ شہر کی تمام عمارتون پر رنگ برنگ جھنڈیان لٹک رہی ہین۔ جدھر دیکھیے مسیح مصلوب کی تصویرین قائم ہین۔ ہر جانب سے جوش و خروش کے ساتھ پھول برسائے جا رہے ہین۔ اور ایک جوش ہے کہ کسی طرح دبائے نہین دبتا۔ مگر بجائے اسکے کہ نیا پوپ اپنی اس عزت سے خوش ہو وہ انتہا سے زیادہ پریشان ہے اور اب اُسکے ہونٹھون سے کراہنے کی آواز نکل رہی ہے۔

ناگہان مشعلون کے دھوئین اور تماشائیون کے ہجوم مین ایک شخص نظر آیا جو بھیڑ کو چیرتا پھاڑتا۔ اور مشعل والون کو ہٹاتا اور ڈھکیلتا ہوا گاڑی کے پاس آیا۔ مطلّا و مذہب اور منقش و بنت گاڑی کے پائدان پر پاؤن رکھ کے بلندی پر کھڑا ہوا۔ اور چلّا کے برطانیہ والون کے لہجے مین اور حیرت و استعجاب کے انداز سے بولا۔ "این! یہ تو عورت ہے! اور وہی عورت جسنے اپنی چالاکیون سے ساری دنیا کو دھوکا دے دیا!"

تماشائیون اور حاضرین مین ایک شور ہوا۔ مختلف آوازین بلند ہوئین۔ "عورت! یہ کیا کہتا ہے!"

عورت اور پوپ !" بعض نے چلا کے کہا " ذرا سنو اور سننے دو کہ یہ کیا کہتا ہے !" فوراً سناٹا ہو گیا۔ گویا سب لوگ شور کر کے خاموش ہو گئے۔ اور ادھر کان لگا دیے کہ یہ شخص کیا کہہ رہا ہے۔ شخص۔ (ٹوٹی پھوٹی رومی زبان میں) " ہاں ! ہاں ! میں سچ کہتا ہوں۔ مسیح کی قسم یہ وہی ہے۔ تم نہیں جانتے۔ مگر میں خوب جانتا اور پہچانتا ہوں کہ تمھارا نیا پوپ ایک برطانی الاصل لڑکی ہے۔ جو کبھی کلبطوس کے نام سے مشہور ہوئی اور کبھی یوحنا کے نام سے۔ مگر اصل میں اسکا نام اگنیس ہے !"

چاروں طرف سے آواز آئی۔ " عورت اور پوپ ! غیر ممکن !"

یہ صدائیں سنتے ہی وہ شخص گاڑی پر چڑھ گیا۔ اور ہماری مقدس نازنین کے کانوں کے پاس سر لے جا کے چپکے سے کہا۔ " انتقام !" ساتھ ہی اگنیس کی زبان سے نہایت دہشت و خوف کے لہجے میں نکلا " ہنری !"۔ پھر اس نے بے انتہا اضطراب کے عالم میں ایک چیخ ماری۔ اور بیہوش ہو کے گاڑی کے مخملی گدے پر گر پڑی۔

اب عام لوگوں میں ایک گھبراہٹ تھی۔ اور پریشان خیالی۔ کوئی نقش حیرت بنا کھڑا تھا۔ کوئی اس عجیب و غریب راز کے ظاہر ہونے پر متردد تھا۔ اور کوئی یہ سمجھتا تھا کہ پوپ کی جان پر کسی بددین دشمن نے حملہ کر دیا۔ مگر ہنری نے سب کا اطمینان کرنے کے لیے بیہوش اگنیس کو اٹھا کے بلند کیا۔ اس کے تقدسائی لباس کو جلدی جلدی سینے کے پاس سے پھاڑ ڈالا اور اسکی جوانی کی ابھری اور عنفوان شباب کے جوش میں بھری ہوئی چھاتیوں کو باہر نکال کے سب کے سامنے پیش کیا۔ اور فخر و مباہات کے لہجے میں بولا " کیا کسی کو اب بھی شک ہے !"

یہ تماشا دیکھنا تھا کہ عام تماشائیوں۔ راہبوں۔ بشپوں۔ اور خاصۃً کارڈنل لوگوں کے غصے کی کوئی انتہا نہ تھی۔ جوش غضب میں چاہتے تھے کہ اپنی بوٹیاں نوچ ڈالیں۔ ان کے خیال میں ایک عورت کا پوپ بنجانا اتنی بڑی دینی توہین تھی جس سے زیادہ امکان سے باہر ہے۔ گویا اسوقت کسی کو یہ یاد ہی نہ تھا کہ کارڈنل یوحنا کیسا باکمال اور عابد و زاہد شخص تھا۔ ابھی کل تک کس مقبولیت اور کس مرجعیت کے ساتھ مانا جاتا تھا۔ سب طرف سے شور ہونے لگا " ایسی گستاخ عورت کو قتل کرو! اس سانس کے بعد دوسری سانس نہ لینے پائے۔ مارو اور سنگسار کرو"۔ بعض لوگ پتھر اٹھانے کو جھکے۔ بلکہ ایک آدھ ڈھیلا پڑ بھی گیا تھا کہ ہنری نے

ہاتھ کے اشارے سے سب کو روکا اور بولا۔ "آہ! اور حاملہ بھی تھی! دیکھو ابھی ابھی اسی مقتدائی کی گاڑی پر اور یہی دینی حکومت کا تہرا تاج پہنے پہنے بچہ جنی ہے" اس جملے نے سب طرف سناٹا کر دیا۔ جس سناٹے مین کہ نوزائیدہ بچے کے رونے کی آواز سُنی گئی۔

یکایک کارڈنل انطونلی جسے انتخاب مین ہماری ہیروئن نے شکست دی تھی اور دل مین بے انتہا حسد رکھتا تھا ایک بلند مقام پر کھڑا ہوا اور چلّایا "ایسی گستاخ شریر۔ ریاکار۔ اور چالاک عورت کو سنگسار کرو۔ اُسے ایک گھڑی کو بھی زندہ رہنے کی اجازت نہ دینی چاہیے۔ بس جلدی کرو۔ اور اتنے پتھر برساؤ کہ تم ھین کے نیچے اپنی شرم کو لے کے دفن ہو جائے"

ہر طرف سے شور ہوا کہ "سب لوگ گاڑی کے پاس سے ہٹ جائین"

ہنری جبرا کے گاڑی سے اترنے کو تھا کہ ناگہان کسی شخص نے دوسری طرف سے چڑھ کے اُسکا ہاتھ پکڑ لیا۔ ساتھ ہی گاڑی کے پاس ایک ہنگامہ ہوا۔ اور معلوم ہوا کہ جیسے کسی گروہ نے گرد و پیش کے لوگون پر حملہ کر دیا۔ لوگ بدحواس ہو کے بھاگے۔ مشعلین زمین پر گرین اور خاموش ہو گئین۔ اب اندھیرے کے دامن سے آہ و فریاد اور چیخنے چلّانے کی آوازین بلند ہوئین۔ اور دور والون نے جو سنگباری و سنگساری کے لیے آمادہ ہو چکے تھے کسی مخالف جماعت کو حملہ آور دیکھ کے بے اختیار پتھر برسانے شروع کر دیے۔ گاڑی کے پاس کی بھیڑ یکایک چھنٹ گئی۔ لوگ پتھرون سے بچتے اور چوٹ کھاتے ہوے ہر طرف بھاگے۔ اور ڈھیلون اور پتھرون کا مینہ نہایت بے رحمی کے ساتھ ہر طرف سے برسنے لگا۔ یہ بے رحمی کی ظالمانہ کارروائی رات بھر جاری رہی۔ ہر طرف سے لوگ ثواب سمجھ سمجھ کے دوڑے ہوئے آتے تھے۔ اور دور دور سے پتھر لا لا کے برساتے تھے۔ آخر صبح کو دیکھا تو پوپ کی گاڑی اور ساز و سامان کی جگہ ایک چھوٹی پہاڑی قائم ہے۔

بیسوان باب

نتیجہ اور خاتمہ

دریاے طبیر کے دہانے پر عین اُس جگہہ جہان یہ مشہور دریا بحیرۂ روم مین گرا ہے۔ عربی سوداگرون کا ایک جہاز ٹھہرا ہوا ہے۔ یہ جہاز موجودہ زمانے کے پُر تکلف جہازون کے خلاف نہایت ہی بھدّا اور چھوٹا ہے۔ دونون پہلوؤن پر دو برآمدے سے نکلے ہوے ہین جو ایک سرے سے دوسرے سرے

تک پھیلتے چلے گئے ہین جنپر ہر جانب چالیس لمبے لمبے پتوار بندھے ہین۔ اور ثبوت دیے ہے ہین کہ اگر پورے اسّی آدمی بیٹھ کے کھینا شروع کر دین تو غالباً اُتنا ہی تیز جائیگا جتنے کہ آجکل کے متوسط درجے کے جہاز اسٹیم کی قوت اور انجنیری کی حکمت سے جاتے ہین۔ ایک سرے پر ایک اونچا شہ نشین بنا ہوا ہے۔ جسپر کپتان بیٹھ کے ہوا کی حالت اور سمندر کی کیفیت کا اندازہ کرتا ہے۔ درمیان مین ایک بڑا بھاری مستول قائم ہے۔ اور اُسکی بلندی پر ایک آڑی لکڑی بندھی ہے۔ جسمین ہوا موافق دیکھ کے پال (پردے) لٹکا دیے جاتے ہین۔ اور جہاز کے لے جانے مین کھینے والون کے بازوؤن کے ساتھ قدرت بھی زور لگانا شروع کر دیتی ہے۔

آخر شب کا وقت ہے۔ پچھلے کی چاندنی بچپین موجون کی مجنونانہ دست برد سے سطح آب پر کہین قدم نہین جمانے پاتی۔ سارا عالم عالمِ خموشان بنا ہوا ہے۔ اور جدھر دیکھیے سنّاٹا طاری ہے۔ مگر سمندر ایسی عام خموشی کی ساعت مین بھی کسی حالت پر قرار نہین پکڑتا۔ اور بدستور بلکہ معمول سے زیادہ شور و ہنگامہ مچا رہا ہے۔ لہرین بڑی وجوش کے ساتھ مُنہ مین کف بھرے ہوے آتی ہین۔ اور اُس روپہلی چادر کو جسے چاند بار بار بچھاتا ہے دم بھر مین نوچ کے پھینکدیتی ہین۔ مگر باوجود اِن سب اندیشہ ناک اور پُر خطر حالتون کے یہ بہت غنیمت ہے کہ ہوا موافق ہے۔ جہاز والون کی مستعدی وسرگرمی سے ایسا قیاس کیا جاتا ہے کہ سفر کو تیار ہی ہین۔ اور آفتاب نکلنے سے پیشتر لنگر اُٹھا دینگے۔ مگر بادی النظر مین کسی کا انتظار کر رہے ہین۔ اور شاید اِسی خیال سے کپتان اسوقت قیام کی حالت مین بھی اپنے شہ نشین پر بیٹھا ہے۔ دریاے طبیر کے چڑھاؤ کی جانب بار بار نظر دوڑا رہا ہے۔ اور غالباً انتظار کرتے زیادہ دیر ہو گئی۔ اسلیے کہ پچھلی شب کو سردی اور پالے مین کھُلے آسمان کے نیچے بیٹھے بیٹھے اُکتا گیا ہے۔ اور بار بار جمائیان لیتا ہے۔

ناگہان سامنے سے ایک کشتی آتی نظر آئی۔ اور کئی آدمی "اب آتے ہین!" کہہ کے اُدھر دیکھنے اور ہاتھ بڑھا بڑھا کے اور اُنگلی سے اشارہ کر کرکے دوسرون کو دکھانے لگے۔ یہ کشتی اگرچہ رات کے وقت اندھیرے کے دامن سے نکلتی نظر آ گئی مگر ابھی دور ہے۔ کبھی بلند موجون کی چوٹی پر دکھائی دیتی ہے اور کبھی سطح آب مین غائب ہو جاتی ہے۔ ملّاح اگرچہ بہت زور لگا لگا کے آگے بڑھانے کی کوشش کرتے ہین مگر موجین اکثر پیچھے ہٹا دیتی جاتی اور زیادہ دور کر دیتی ہین۔ آخر بڑی دشوارون سے انسانی مستعدی سمندر کی ضد اور موجون کی روک ٹوک پر غالب آئی۔ اور کشتی قریب ہوتے ہوتے جہاز سے آ کے لگ گئی۔

ان نے مسرت کے لہجے مین چلا کے پوچھا "ہم آ گئے؟" اور کئی آوازون نے جواب دیا "ہان خدا نے بڑی مہربانی کی کہ یہان تک پہونچا دیا" اسپر کپتان نے کہا "تو اب انشاء اللہ وہان بھی پہونچ جائین گے"

فوراً سات آٹھ آدمی ایک سیڑھی لگا کے اوپر چڑھ آئے - ایک بڑا سا صندوق نہایت اہتمام سے ہاتھون ہاتھ اوپر لایا گیا - اور بغیر اسکے کوئی کسی سے کچھ بات کرے پردہ کھول دیا گیا ہوا اُسمین بھری - دو چار آدمیون نے سکان (پتوار) کو بڑی طاقت سے گھما کے جہاز کا رُخ جنوب کی طرف موڑا - ساتھ ہی دونون جانب اسّی بلّیان چلنے لگین - اور ہوا کے تھپیڑے اور انسانی قوت سے جہاز نہایت تیزی کے ساتھ جنوب کی طرف روانہ ہوا - اور ایک گھنٹہ نہین گزرنے پایا تھا اور مشرق کی طرف اپنے بچھونے سے سر اُٹھا کے آنکھین مل رہا تھا کہ ناؤ کوسون دور تھا -

اب گو جہاز والون اور مسافرون کو پورا اطمینان تھا - جسکے حاصل ہوتے ہی وہ صندوق ایک بند کمرے مین لیجا کے رکھدیا گیا - جہان تمام روشندانون کے بند ہونے سے اندھیرا چھایا ہوا تھا - اور ایک شخص نے تن تنہا اندر آ کے اور دروازہ بند کر کے اُس صندوق کا قفل کھولا - پھر اوپر کا تختہ اُٹھایا - اور ایک شخص کو جسکے ہاتھ پاؤن رسیون سے بندھے ہوئے تھے اور منہ مین بہت سا کپڑا ٹھنسا ہوا تھا باہر نکالا اُسکے ہاتھ پاؤن کھولے منہ سے کپڑا نکالا - اور کہا "بدمعاش شخص لے اب سنبھل کے بیٹھ! اور ہوشیار باتین سن"

وہ شخص جسے نئی نئی آزادی ملی تھی اپنے آزاد کرنے والے کی صورت دیکھ کے سہم گیا - سارے بدن مین لرزہ پڑا ہوا تھا آنکھین حیرت سے کھلی تھین - اور گیا اپنے ہوش و حواس مین نہ تھا - مگر پہلے شخص نے اسکی کچھ پروا نہ کی - اور ڈپٹ کے کہا "اپنے ہوش و حواس درست کر!"

حیرت زدہ شخص یہ ڈانٹ سن کے کانپا - ایک دفعہ پھر ڈر کے صورت دیکھی - اور بیٹھے ہی بیٹھے پیچھے ہٹنے کی کوشش کر کے بولا "تم زندہ ہو!"

پہلا شخص "پہلے یہ تو بتا کہ تو زندہ ہے یا مر چکا ہے؟"

شخص "مین تو سمجھتا ہون کہ مر چکا - جتنا مین پیٹا گیا ہون اتنی زد و کوب کے بعد تو انسان زندہ نہین رہ سکتا"

پہلا شخص "ہان - تو یہ سمجھ کہ ہم دونون اُس دوسرے ابدی عالم مین ہین - جہان تو اپنے اعمال اور

اپنی سیہ کاریوں کی سزا بھگتنے کے لیے بلایا گیا ہے؟"

شخص "مرقس! مسیح کے لیے بتا کہ یہ کیا راز ہے! کیا تو حقیقت مین زندہ ہے!"

مرقس "نہین ہنری۔ یہ تیرے سامنے صرف ایک روح کھڑی ہے جو اپنا انتقام چاہتی ہے۔ اور صرف یوحنا کے تصرف سے تجھے سزا دینے ——"

ہنری "آہ! پوپ یوحنا! اِس نام اور اِس صورت نے مجھے تباہ کر دیا۔ سچ بتاؤ وہ کیسی ——"

مرقس۔ (بات کاٹ کے) "مگر یوحنا کا حال سننے سے پہلے ایک اور انتقام چاہنے والی روح کو دیکھ"

جملہ ناتمام تھا کہ کمرے کا دروازہ کھلا۔ اور اریمنوس ایک تصویر کی طرح نظر کے سامنے آ کے خاموش کھڑا ہو گیا۔ ہنری نے اُسے بھیانک نگاہوں سے دیکھا۔ اور دیکھ ہی رہا تھا کہ ہوا نے ایک طرف جھونکا ڈالا۔ اریمنوس جو بے لگا و کھڑا تھا آپ کو نہ سنبھال سکا۔ ایک بڑی روح کے تھپیڑے کا شور بلند ہوا۔ اور اس مہیب آواز کے ساتھ وہ خاموش تصویر بھی ہنری پر جا گری۔ ہنری نے بے اختیار سہم کے زور سے ایک چیخ ماری اور گھگی بندھ گئی۔

مرقس نے یہ حالت دیکھ کے اریمنوس کو اُٹھایا۔ پھر ہنری کو سنبھال کے بٹھایا۔ اور پوچھا "آپ ہین نہ یہ وہی پرانے فادر اراکس!"

ہنری۔ (اپنے حواس مجتمع کر کے اور دیر کے بعد) "بیشک وہی معلوم ہوتے ہین۔ مگر کسی قدر زیادہ سن رسیدہ ہین"

مرقس "تیری شرارتون نے اُنہین قبل از وقت بوڑھا کر دیا"

ہنری۔ (مرقس کے قدمون پر سر رکھ کے) "جلدی بتاؤ مین کہان ہون! یا تو زمین و آسمان گھوم رہے ہین۔ یا میرا سر چکر کھا رہا ہے"

مرقس۔ "دونون باتین ہین" پھر کمرے کی ایک کھڑکی کھولی۔ اور کہا "دیکھ اور پہچان کر تو کہان ہے!"

ہنری۔ (سہم کے) "سمندر!" (کانپ کے اور پھر مرقس کے قدمون پر گر کے) "یہ کیا ماجرا ہے؟ تم اور اریمنوس کیونکر زندہ رہے؟ اور مین یہان کس طرح آ گیا؟"

مرقس "خیر سُن۔ اتھینیا کے مدرسے مین تیرا بُزدلی کا ہاتھ مجھ پر کاری نہین پڑا تھا۔ اُس نے بیہوش کر دیا مگر جان نہین لی۔ تو مجھے ایک بیجان لاش سمجھ کے اُٹھا لے گیا۔ اور جب لوگون کے آنے کا ڈر ہوا تو مجھے ایک غار مین ڈال کے چلا گیا۔ دوسرے دن اُس غار مین میری آنکھ کھلی۔ اور رات کا قصہ یاد آیا۔ جس طرح بنا نکل کے باہر آیا۔ اور چند دہقانون کو اپنا ہمدرد بنایا۔ اُنکی مہربانی سے